الاوامر والنواھی

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے متعلق

احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثال مجموعہ

احکامات و ممنوعات

تالیف

فضیلۃ الشیخ حسین بن المبارک الموصلی



اردو قالب
ابو انس محمد سرور گوہر

مقدمہ
حافظ صلاح الدین یوسف

تخریج و ترتیب
ابو خزیمہ سلیم اختر

حدیبیہ پبلیکیشنز



احکام و ممنوعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الأوامر والنواهي

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے متعلق

احادیث نبویہ کا بے مثال مجموعہ

احکامات و ممنوعات

تالیف

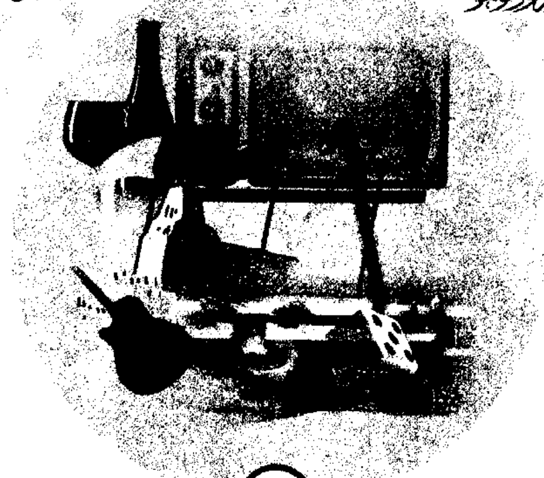
فضیلۃ الشیخ حسین بن المبارک الموصلی

اردو قالب

ابو انس محمد سرور گوہر

مقدمہ

حافظ صلاح الدین یوسف



حدیبیہ پبلیکیشنز

نام کتاب

الأوامر والنواهي

احکامات و ممنوعات

تالیف

فضیلۃ الشیخ حسین بن المبارك الموصلي

اردو قالب

ابو انس محمد سرور گوہر

تعداد .... ایک ہزار

ناشر .... محمد سمیع اللہ جنجوعہ

مطبع .... قدوسیہ اسلامک پریس

حدیبیہ پبلیکیشنز کی جملہ مطبوعات پاکستان بھر میں تمام بڑے شہروں کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔

لاہور: مکتبہ قدوسیہ 7230585 دارالسلام 7232400 نعمانی کتب خانہ 7321865 اسلامی اکیڈمی 7357587، مکتبہ رحمانیہ 7224228، مکتبہ اسلامیہ 7244973، مکتبہ سلفیہ 7237184 دارالھدیٰ 7639557، کتاب سرائے 7320318، شرکۃ الامتیاز 7311178

گوجرانوالہ مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر 233089

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 631204، مکتبہ اہلحدیث، دارارقم

کراچی: مکتبہ نور حرم 4965724، مکتبہ اہلحدیث (ٹرسٹ) دارالسلام 4393936

راولپنڈی: تجلیات طیبہ کشمیری بازار 5535168،

اسلام آباد: المسعود اسلامک بکس 2261356 سے طلب فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست موضوعات

(۳۷) کتاب الرقاق ۳۷۰

مُقدّمۃ

حامدًا و مُصليًا و مسلمًا

زیر نظر کتاب ''احکامات وممنوعات'' عربی کتاب ''الاوامر والنواہی'' کا اُردو ترجمہ ہے۔ جس کے مؤلف آٹھویں صدی ہجری کے ایک معروف فقیہ ابن المبارک الموصلی (متوفی ۷۴۲ھ) ہیں۔

ترجمہ کرنے والے ہمارے فاضل دوست مولانا ابوانس سرور گوہر صاحب ہیں جو ایک کامیاب مترجم ہیں اور سنن ابوداؤد، بلوغ المرام، ریاض الصالحین سمیت دیگر کئی کتب کو اُردو کے حسین قالب میں ڈھال چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے تاکہ وہ علم ودین کی مزید خدمت کرسکیں۔ تقبل اللّٰه سعيه

اسلام ایک کامل دین، یعنی کامل ترین نظام حیات ہے، جس میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق جامع ہدایات اور تفصیلی احکامات ہیں، ان کی دوقسمیں ہیں:

ایک قسم وہ ہے جن کی بابت کرنے کا حکم ہے اور ان کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جن کے کرنے سے روکا گیا ہے اور ان کے ارتکاب پر دنیوی اور اخروی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

پورا دین اور پورا نظامِ زندگی انہی مثبت اور منفی دوقسم کے احکامات پر مشتمل ہے اور اس کے ثمرات و برکات دونوں قسم کے احکامات پر عمل کرنے ہی میں منحصر ہیں۔ دورِ خیر القرون کے مسلمانوں یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین جو ہمارے اسلاف صالحین تھے، انہوں نے اس پر مکمل عمل کیا، اوامر بجالائے اور نواہی سے اجتناب کیا تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی عزت وسرفرازی سے نوازا اور آخرت کی لازوال نعمتوں سے بھی وہ یقیناً مالا مال ہوں گے، جیسا کہ ایسے باعمل مسلمانوں کے لیے اللہ کا وعدہ ہے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ﴾ ان کی دنیوی کامرانی ان کی آخرت کی فوز وفلاح کی نوید جاں فزا ہے۔

آج کے مسلمان ان کے برعکس زبوں حالی اور ذلت وپستی کا شکار ہیں۔ کیوں؟ محض اس لیے کہ آج کے مسلمان مکمل اسلام کو اپنانے کے لیے تیار نہیں۔ محض چند رسومات کی پابندی اور کچھ احکامات کو اپنا لینے ہی کو اپنے اسلام کے لیے کافی سمجھتے ہیں اور زندگی کے بیشتر شعبوں کو ہم نے اسلامی تعلیمات سے خارج کر رکھا ہے۔

اس کا نتیجہ ظاہر ہے، جس کو ساری دنیا دیکھ رہی ہے اور مسلمان خود اس کو بھگت رہے ہیں۔ لیکن غفلت کا خواب اتنا سہانا اور بے عملی کا خمار اتنا گہرا ہے کہ انہیں ہوش نہیں آرہا اور وہ صحیح راستے کی طرف آنے یعنی مکمل اسلام کو اپنانے کے لیے آمادہ نہیں۔

گمراہی اور بے عملی کے اس تاریک ماحول اور شب تاریک میں اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات پر مبنی زیر نظر کتاب جیسی کتابیں روشنی کی کرن اور صبح اُمید کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ترجمہ واشاعت کا اہتمام کرنے والوں کی کوششوں کو قبول فرمائے ان سے ان کا جو مقصد ہے، وہ حاصل ہو اور یہ روشن کتابیں عوام کی اصلاح وہدایت کا ذریعہ ثابت ہوں۔ آمین۔

(حافظ) صلاح الدین یوسف
مدیر: شعبۂ تحقیق وتالیف دارالسلام، لاہور

عرضِ مؤلف

ہر قسم کی حمد وتعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' جو اپنی ذات میں منفرد اور اپنی صفات کے ساتھ قائم ہے۔ اس کا کوئی ہم مرتبہ ہے نہ اس جیسا' وہ شروع سے ہے اور ہمیشہ رہے گا' اس کی انتہا نہیں۔ میں صرف اسی کی عبادت کرتا ہوں' میں اس کے سوا کسی کو منعم نہیں سمجھتا' اس کے فضل وکرم کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں' اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اس کو یکتا مانتا ہوں' اس کو یاد کرتا ہوں' اس پر ایمان لاتا ہوں اور اس کا مطیع ہوں کیونکہ وہی میرا خالق' میرا رازق' اور میرا معبود ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' ایسی گواہی کہ کلمات ختم ہو جائیں' پس اسی گواہی جیسی کہ اسے زیبا ہے' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں ان حالات میں مبعوث فرمایا کہ دین کے ستون ہر لحاظ سے کمزور اور بے بنیاد تھے۔ اور عرب آپس میں بحث ومباحثے' کثرت پر ناز کرنے' ایک دوسرے پر فخر کرنے' آپس میں مقابلہ بازی اور باہم فخر کرنے میں الجھے ہوئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعثت سے پردوں میں بند دلوں' بہرے کانوں اور ہدایت سے محروم عقلوں کو جلا بخشی' ان سے وعدے وعید کیے' ان کو احکام دیئے اور نواہی بتائے۔ انہوں نے یہ اوامر ونواہی آپ سے قبول کیے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر' آپ ﷺ کی آل پر' آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر' اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر رحمتیں نازل فرمائے۔

میں نے جس چیز کے سیکھنے کا عزم کیا اور اس کے حصول کے لئے تمام صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کیں اور اس کے عموم اور اس کی تفصیل کے طلب کرنے میں عمر کھپا دی' جس سے ابدی سعادت حاصل ہوئی اور دین ودنیا کے مصالح نصیب ہوئے وہ چیز نبی ﷺ کی احادیث ہیں۔ جو ہر قسم کے ٹیڑھ پن اور لغزش سے بری اور ہر قسم کے باطل اور غیر محمود چیزوں سے پاک ہیں اور وہ تمام علماء کے نزدیک مقبول ہیں۔ اس لئے' وہ جس ذات سے صادر ہوئی ہیں وہ تمام مخلوق کے سردار اور سب سے زیادہ سچے ہیں' خاص طور پر جب وہ عدل ونیکی اور احسان کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی' برائی اور نافرمانی سے منع کرتے ہیں۔

① میں نے یہ دونوں اقسام یعنی ''الاوامر والنواہی'' لوگوں کے ہاں مشہور حدیث کی چھ کتابوں سے منتخب کی ہیں۔ کیونکہ یہ سنت کی اصل اور بنیاد ہیں۔ وہ چھ کتابیں یہ ہیں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، الموطا، سنن ابی داؤد، سنن الترمذی اور سنن النسائی۔

② میں نے ان میں سے صرف انہی روایات کو نقل کیا جنہیں ثقات نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور بعض راویوں کے ضعف کے درپے نہیں ہوا۔

③ اگر کسی ایک حدیث پر ان چھ ائمہ نے اتفاق کیا ہے تو اس کے بارے میں میں نے کہا ہے اسے جماعت نے روایت کیا ہے۔

④ اگر کسی روایت پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اتفاق کیا ہے تو پھر میں نے ان دونوں پر اکتفا کیا ہے۔

⑤ اور اگر کسی روایت پر ان دونوں کے علاوہ کسی اور نے اتفاق کیا ہے تو پھر ان دونوں میں سے جس نے اس پر اتفاق کیا ہے' میں نے اس کا ذکر کر دیا ہے۔

⑥ اور میں نے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے نقل کیا ہے اس پر زیادہ اعتماد ہے۔

⑦ حدیث کی چھ کتابوں کے علاوہ صرف ''باب الزھد'' میں ابن ماجہ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ میں نے اس کتاب کو دو قسموں پر ترتیب دیا ہے: ❶ پہلی قسم: الأوامر ❷ دوسری قسم: النواھی۔

پس ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اسے اپنی ذات کریم کے لئے خالص کرلے بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور یہ کہ ہم اس کے عظیم جود وکرم کی بدولت اس کتاب میں موجود اوامر ونواہی کے متعلق احادیث پر عمل کر سکیں۔

① کِتَابُ الإِیْمَانِ

ایمان❶ اور اس کے احکامات کے متعلق

۱۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ))❷

''جس شخص میں (درج ذیل) تین صفات ہوں' اس نے ان کے ذریعے ایمان کا ذائقہ❸ حاصل کر

---

❶ ایمان کے لغوی معنی ہیں ''یقین''۔ دیکھئے القاموس المحیط ٤/ ١٩٧.
اور اس کے اصطلاحی معنی ہیں ''اس چیز کی تصدیق کرنا جو نبی کریم ﷺ لے کر تشریف لائے''۔ اور تصدیق سے مراد ہے: ''آپ جو چیز (شریعت) لے کر آئے اسے تسلیم کر لینا اور اسے قبول کر لینا''۔
تسلیم وقبول کے بغیر صرف دل سے تصدیق کرنا کافی نہیں' ورنہ تو بہت سے کافروں پر ایمان کا اطلاق ہوگا۔ کیونکہ وہ بھی آپ ﷺ کی نبوت ورسالت ﷺ کی حقیقت کو پہچانتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
﴿ يَعْرِفُوْنَهُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ أَبْنَاءَهُمْ ﴾ [سورہ بقرہ]
''وہ اسے ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں''۔ (ملاحظہ فرمائیں جوہرۃ التوحید ص ۴۳)

❷ بخاری کتاب الإیمان، حدیث ٢١۔ مسلم کتاب الایمان، حدیث ٦٧/ ٤٣.

❸ بعض روایات میں ''حلاوۃ الایمان'' (ایمان کی مٹھاس) کا ذکر ہے۔ یہ تخیلاتی استعارہ ہے۔ یعنی مومن کو ایمان کی اسی طرح رغبت ہوتی ہے جس طرح کسی میٹھی چیز کی رغبت ہوتی ہے۔ اور حلاوت یا ذائقے کو ایمان کے لئے لازم ہونا ثابت کیا ہے۔ اور ذائقہ یا مٹھاس کی ایمان کی طرف اضافت کی ہے۔
شیخ ابو محمد بن ابی جمرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ۔ اسے حلاوت سے اس لیے تعبیر کیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو ایک درخت سے تشبیہ دی ہے۔ فرمایا: مثلاً ﴿ كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ﴾ [سورہ ابراھیم] ''کلمہ طیبہ کی مثال طیب درخت جیسی ہے''۔
پس کلمے سے مراد کلمہ اخلاص ہے' درخت ایمان کی اصل وجڑ ہے' اتباع امر اور اجتناب نہی اس کی شاخیں ہیں' مومن جس خیر و بھلائی کا اہتمام کرتا ہے وہ اس کے پتے ہیں' عمل طاعات اس کا پھل ہیں۔ پھل کی مٹھاس' پھل کا چننا ہے اور اس کے کمال کی انتہا پھل کا پکنا ہے اور اسی سے اس کی حلاوت (مٹھاس) ظاہر ہوتی ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۱/ ۷۸)

لیا۔ ① اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے نزدیک سب ❶ سے زیادہ محبوب ❷ ہوں۔ ② کسی بندے سے محض اللہ کے لئے محبت کرتا ہو۔ ③ اسے دوبارہ کافر بننا' اس کے بعد کہ اللہ نے اسے اس سے بچا لیا' ایسے ہی ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا اسے ناگوار ہے''۔

۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَ وَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)). ❸

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد' اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ❹ نہ ہو جاؤں''۔

۳۔ سیدنا سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی' اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی بات بتا دیں کہ اس کے متعلق میں آپ ﷺ کے بعد کسی سے دریافت نہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)). ❺

''کہہ دیجئے! میں اللہ پر ایمان لے آیا، اور پھر (اس بات پر) قائم ہو جاؤ، ڈٹ جاؤ''۔ ❻

---

❶ حدیث میں لفظ ''مِمَّا'' ہے ''مِمَّنْ'' نہیں۔ اس لئے کہ ''مِمَّا'' عاقل اور غیر عاقل سب کو شامل ہے۔ اس میں عمومیت پائی جاتی ہے۔ (فتح الباری ۱/ ۷۸)

❷ الشیخ البیضاوی نے فرمایا: ''یہاں محبت سے مراد محبت عقلی ہے۔ اور اس سے مراد اس چیز کو اختیار کرنا ہے جس کا عقل سلیم تقاضا کرتی ہے' اور اس کا رجحان رکھتی ہے۔ خواہ وہ خواہش نفس کے خلاف ہو''۔ (فتح الباری ۱/ ۷۸)

❸ بخاری، کتاب الایمان، حدیث (۱۵). مسلم، کتاب الایمان، حدیث (۷۰/ ٤٤).

❹ یہاں محبت سے مراد محبت اختیار ہے' محبت طبع نہیں۔ یہ امام خطابی رحمہ اللہ کا موقف ہے۔ الشیخ النوری رحمہ اللہ نے کہا: ''نفس امارہ اور نفس مطمئنہ کے قضیے کی طرف اشارہ ہے۔ پس جس نے مطمئن نفس مطمئنہ کی جانب کو ترجیح دی تو اس کی محبت نبی کریم ﷺ کے لئے راجح نہیں۔ (دیکھئے فتح البارا ۱/ ۷۶)

❺ صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، رقم: ۹٤٥.

❻ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث آپ ﷺ کے جوامع الکلم میں سے ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾

یعنی ''انہوں نے اللہ کی توحید کا اقرار کر لیا' اس پر ایمان لے آئے پھر اس پر قائم رہے''۔

کے مطابق ہے۔ وہ توحید سے الگ نہ ہوئے اور وہ مرتے دم تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہے۔

الاستاذ ابوالقاسم القشیری نے اپنے رسالے میں لکھا ہے: استقامت ایک ایسا درجہ ہے جس کے ذریعہ تمام امور کمال و اتمام کو پہنچتے ہیں' اسی کے ہونے سے بھلائیوں کا حصول اور ان کا نظام ہے۔ اور جو شخص اپنی حالت پر مستقیم نہ ہو اس کی ساری کوشش اور جدوجہد ضائع اور بے کار ہے۔

انہوں نے کہا: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صرف اکابر لوگ ہی استقامت کی طاقت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے مراد ہے ←...

٤۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)). ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ اس امت کے جس جس یہودی اور عیسائی نے میرے متعلق سن لیا اور پھر وہ میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہ لایا تو وہ جہنمی ہے''۔

۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). ❷

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ❸ ہو سکتا حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے

...اپنے معمولات کو چھوڑنا اور من پسند چیزوں اور عادات سے الگ ہونا ہے۔ اور حقیقت صدق پر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونا ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثابت قدم رہو تمہارا شمار نہیں کیا جائے گا''۔

الشیخ الواسطی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''یہ وہ خصلت ہے جس کی وجہ سے محاسن مکمل ہوتے ہیں۔ اور اس کے نہ ہونے سے محاسن قبیح بن جاتے ہیں''۔ [ملاحظہ فرمائیں: شرح مسلم للنووی ۹/۲]

❶ مسلم کتاب الایمان، حدیث: ۲٤۰/ ۱۵۳۔ مسند احمد: ۲/ ۳۱۷ (۸۲۲٤).

❷ بخاری کتاب الایمان، حدیث (۱۳). مسلم کتاب الإیمان، حدیث ۷۱/ ٤۵.

❸ علماء رحمہم اللہ بیان کرتے ہیں: ''مومن نہیں ہو سکتا'' اس سے مراد ''کامل ایمان'' ہے، ورنہ جس شخص میں یہ صفت نہ بھی ہو تو وہ ایمان کی اصل تو حاصل کر لیتا ہے۔ اور اپنے بھائی کے لئے پسند کرنے سے مراد ہے اپنے بھائی کے لئے اطاعات اور مباح اشیاء پسند کرے۔ نسائی شریف کی روایت میں اس کی وضاحت ہے:

''حتیٰ کہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی سے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے''۔

الشیخ ابو عمرو بن الصلاح بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے اس صفت کے حاصل کرنے کو دشوار اور محال سمجھا ہے۔ حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ مراد یہ ہے تم میں سے کسی کا ایمان کامل نہیں ہوتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اسلام میں وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اور اس کا حصول اس طرح ممکن ہے کہ وہ اسی طرح کی نعمت جو اسے میسر ہے وہ پسند کرے کہ یہی نعمت اس کے بھائی کو مل جائے۔ اس کے حصول میں کسی طرح کی مزاحمت پیدا کرے نہ اس میں کمی واقع کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ چیز قلب سلیم پر آسان ہے۔ جبکہ خراب دل پر مشکل ہے۔ (دیکھئے شرح صحیح مسلم للنووی ۲/ ۱۶، ۱۷)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے ایمان کے کمال کی نفی مراد ہے۔ پھر فرمایا: اگر یہ کہا جائے تو پھر لازم آتا ہے کہ جس شخص میں یہ خصلت پائی جائے۔ وہ کامل مومن ہے خواہ وہ باقی ارکان کا اہتمام نہ کرے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ یہ مبالغے کا انداز ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۱/ ۷۳)

لیے پسند کرتا ہے‘‘۔[1]

قدر[2] پر ایمان اور اس کے متعلق احکامات

٦۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ ، وَحَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ ، وَ أَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ))۔[3]

’’جب تک بندہ تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر ایمان نہ لے آئے وہ مومن نہیں ہو سکتا‘ نیز وہ جان لے کہ جو چیز اسے پہنچی ہے وہ اس سے چوک نہیں سکتی تھی اور جو چیز اس سے چوک گئی ہے وہ اسے پہنچ نہیں سکتی تھی‘‘۔

یہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔[4] [دیکھئے مختصر الکامل للمقریزی ۹۹۰]

۷۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں‘ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہتے ہوئے سنا:

((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَسْلُ))۔[5]

’’ہر چیز حتیٰ کہ عجز‘ کمزوری اور سستی بھی تقدیر کے مطابق ہے‘‘۔

---

[1] اس سے مراد خیر و بھلائی پسند کرنا ہے۔ یہ ایک جامع کلمہ ہے جو دنیا و آخرت کی تمام طاعات و مباحات کو شامل ہے۔ اور تمام منہیات اس سے نکل جاتی ہیں۔ کیونکہ کلمہ خیر ممنوع امور میں شامل نہیں۔ اور محبت و پسند اس ارادے کا نام ہے جسے وہ خیر خیال کرتا ہے۔

الشیخ النووی رحمہ اللہ نے فرمایا: محبت اس چیز کی طرف جھکاؤ اور رجحان کا نام ہے جو محب کے موافق ہو۔ کبھی یہ اس کے جو اس کے ذریعے ہوتا ہے جیسے حسن صورت یا اس کے فعل کے ذریعے ہوتا ہے‘ کبھی اس کی ذات کے لئے جیسے فضل و کمال‘ کبھی اس کے احسان کے لئے جیسے جلب نفع یا دفع ضر۔ [دیکھئے فتح الباری ۱/ ۷۴]

الشیخ کرمانی نے فرمایا: یہ بھی ایمان میں سے ہے کہ وہ جو بری چیز اپنے لیے ناپسند کرتا ہے‘ اپنے بھائی کے لیے بھی ناپسند کرے۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر نہیں کیا کیونکہ کسی چیز سے محبت اس کی مخالف چیز کے بغض کو مستلزم ہے۔ [فتح الباری ۱/ ۷۴]

[2] قضاء و قدر کے بارے میں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے مابین اختلاف ہے۔ اشاعرہ کے نزدیک قدر حادث (نئی) اور قضاء قدیم ہے۔ جبکہ ماتریدیہ کے نزدیک قدر قدیم ہے اور قضاء حادث ہے۔ [دیکھئے جوہرۃ التوحید ص ۱۱۳]

[3] الترمذی ، کتاب الإیمان بالقدر، حدیث ٢١٤٤.

[4] یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٤٣٩).

[5] صحیح مسلم، القدر، حدیث ١٨/ ٢٦٥٥ . الموطا، القدر، حدیث (٤). مسند احمد، ٢/ ١١٠.

راضی برقضاء ہونا

۸۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رَضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخْطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ)) ❶

''ابن آدم کی سعادت مندی ہے کہ وہ اللہ کے فیصلوں پر راضی رہے' ابن آدمی کی شقاوت و بدنصیبی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ (خیر طلب) کرنا ترک کر دے' اور ابن آدم کی بدنصیبی ہے کہ وہ اللہ کے فیصلوں کو ناپسند کرے''۔

۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مِنْ عِظَمِ الْبَلَاءِ ، وَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا إِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخْطُ)) ❷

''جس قدر آزمائش بڑی ہوگی' اسی قدر جزاء بڑی ہوگی۔ اسی لیے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' پس جو شخص رضا مندی کا اظہار کرتا ہے تو اسے (اللہ کی) رضا نصیب ہو جاتی ہے' اور جو ناراضی کا اظہار کرتا ہے تو اس کے حصے میں (اللہ کی) ناراضی آتی ہے''۔

۱۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْضَلُ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ)) ❸

''جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر ہو تو اسے ان لوگوں کو بھی دیکھنا چاہئے' جو ان چیزوں میں اس سے کم ہوں اور اسے ان پر فضیلت دی گئی ہو''۔

تقدیر کو جھٹلانے کی ممانعت

۱۱۔ سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو اس نے کہا: فلاں شخص

---

❶ ترمذی، کتاب القدر (۲۱۵۱). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں محمد بن ابی حمید ضعیف الحدیث ہے۔

❷ ترمذی، کتاب الزهد (۲۳۹۶). ابن ماجه، کتاب الفتن (۴۰۳۱). روایت حسن ہے۔

❸ بخاری، کتاب الرقاق (۶۴۹۰). مسلم، کتاب الزهد والرقائق (۲۹۶۳).

آپ کو سلام کہتا ہے۔سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ تقدیر کو جھٹلاتا ہے۔ اگر واقعی ہی اس کا یہ عقیدہ بن گیا ہے تو پھر مجھے اس کا سلام نہ پہنچاؤ۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ فِيْ أُمَّتِيْ ـ اَلشَّكُّ مِنْهُ ـ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ ذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدْرِ)).❶

''اس امت یا فرمایا میری امت میں زمین میں دھنسنا اور صورت کا بدلنا ہوتا رہے گا' اور یہ ان لوگوں کے بارے میں ہوگا جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں''۔

۱۲۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوْسٌ، وَ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَا قَدْرَ. مَنْ مَّاتَ فِيْهِمْ فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَازَتَهٗ، وَمَنْ مَّرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ، وَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ)).❷

''ہر امت کے کچھ مجوس ہیں' اور اس امت کے مجوس وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: قدر کوئی چیز نہیں۔ جو شخص ان میں فوت ہو جائے اس کے جنازے میں شریک نہ ہو' اور ان میں سے جو بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو' وہ دجال کے ساتھی ہیں' اور اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے''۔

بدعتوں اور گناہ گاروں سے لاتعلقی

۱۳۔ سیدنا یحییٰ بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیدنا ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے کہا' اے ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت تھی)! ہماری طرف کچھ ایسے لوگ ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تقدیر کچھ بھی نہیں۔ اور یہ فکر ابھی ابھی پیدا ہوئی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

''جب تم ان لوگوں سے ملو تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے بیزار ہوں، اور وہ مجھ سے بیزار ہیں''۔❸

۱٤۔ سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اس قدر شدید تکلیف ہوئی کہ وہ بے ہوش ہو

❶ ترمذی، کتاب القدر عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۱۵۲).

❷ ابو داؤد، کتاب السنۃ (٤٦٩٢).

❸ مسلم، کتاب الایمان (۱/۸). ابو دائود، کتاب السنۃ (٤٦٩٥). مسند احمد، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ (۱/ ۲۷).

گئے اور اس وقت ان کا سر ان کے اہل میں سے کسی عورت کی گود میں تھا۔ اتنے میں ان کے اہل (گھر والوں) میں سے کوئی عورت چیخ چلائی۔ آپ اس وقت تو اسے کچھ نہ کہہ سکے لیکن جب افاقہ ہوا تو فرمایا:

''جس چیز سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار کیا ہے' اس سے میں بھی بیزاری کا اظہار کرتا ہوں' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے مصیبت پر چیخنے چلانے والی' سر مونڈنے والی اور گریبان چاک کرنے والی سے بیزاری کا اظہار فرمایا''۔ ❶

اسلام اور اس کے احکامات

۱۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ، وَ كُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ)). ❷

''جب تم میں سے کوئی شخص ❸ اپنے اسلام کو بہتر بنا لیتا ہے تو وہ جو بھی نیکی کرتا ہے' دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے۔ اور وہ جو بھی برائی کرتا ہے' وہ صرف اتنی ہی لکھی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملتا ہے''۔

۱۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ)). ❹

''مسلمان وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں' اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کا جان و مال محفوظ ہو''۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''یہ حدیث حسن صحیح ہے''۔

طبرانی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے' اس کے آخر میں ہے: ''مہاجر وہ ہے جو برائی ترک کر دے اور اس سے اجتناب کرے''۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے' کیونکہ اس میں روح بن صلاح ہے۔ ❺

---

❶ بخاری (۱۳۹٦). مسلم، کتاب الایمان (۱۰٤/ ۱٦۷).

❷ بخاری، کتاب الإیمان، حدیث ٤۲ . مسلم، کتاب الإیمان، حدیث ۲۰٥/ ۱۲۹ .

❸ ''تم میں سے کوئی شخص'' لفظ کے حساب سے یہ خطاب حاضرین کے لئے ہے' لیکن حکم ان کے لئے اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے عام ہے' اور اس پر اتفاق ہے۔ اگرچہ کیفیت تناول میں تنازع ہے۔ کیا وہ حقیقتاً لغوی ہے یا شرعی یا مجازی۔ [ملاحظہ فرمائیں فتح الباری ۱/۱۳۴]

❹ الترمذی، کتاب الایمان، حدیث ۲٦۲۷ .

❺ طبرانی فی الاوسط، حدیث ۲۳۲ .

حسن اسلام کے متعلق احکامات

۱۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمَائَةِ ضِعْفٍ، وَ كُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى)) ❶

''جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح اسلام پر عمل پیرا ہو جاتا ہے تو وہ جو بھی نیکی کرتا ہے' وہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے اور وہ جو برائی کرتا ہے' وہ اس کے موافق ہی لکھی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جاملتا ہے''۔

۱۸۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ. اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا)) ❷

''جب کوئی بندہ مسلمان ہو جاتا ہے اور اسلام پر اچھی طرح عمل پیرا ہو جاتا ہے' تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے جن کا اس نے (قبل از اسلام) ارتکاب کیا تھا۔ اور اس کے بعد قصاص (معاوضہ) شروع ہوتا ہے کہ نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اور برائی کا بدلہ برائی کے موافق ہی دیا جاتا ہے مگر یہ کہ اللہ اس سے درگزر فرمائے''۔

استقامت کے متعلق احکامات

۱۹۔ سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے سوال نہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) ❸

---

❶ بخاری، کتاب الایمان (٤٢). مسلم، کتاب الایمان (١٢٩/ ٢٠٥).

❷ بخاری، کتاب الایمان (٤١). نسائی، کتاب الصلوٰة (٨/ ١٠٦).

❸ مسلم ، الأیمان ، حدیث (٦٢/ ٣٨). ترمذی، کتاب الزهد، حدیث (٢٤١٠).

''کہو میں اللہ پر ایمان لایا' پھر اس پر ڈٹ جاؤ''۔

۲۰۔ سیدنا سفیان ہی فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی حکم دیں تا کہ میں اسے لازم پکڑوں۔ ارشاد فرمایا: ''تو کہہ اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا' اور پھر اس پر ڈٹ جا''۔

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کو میرے متعلق کس چیز کے بارے میں زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے؟ پس آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی پھر فرمایا: ((هذا)) ''اس سے''۔

اللہ کے لئے بغض رکھنا

۲۱۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَ أَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَ أَعْطَى لِلّٰهِ، وَ مَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ)).❶

''جو شخص اللہ کے لئے محبت کرتا ہے' اللہ کے لئے بغض رکھتا ہے' اللہ کے لئے عطا کرتا ہے اور اللہ کے لئے منع کرتا (روک لیتا ہے) تو اس نے ایمان مکمل کر لیا''۔

پراگندگی اور شکستہ حالی ایمان میں سے ہے

۲۲۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ)).❷

''کیا تم نے سنا نہیں کہ شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت کو جان و مال پر مقدم کرنا

۲۳۔ سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں''۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ابو داؤد، کتاب السنة، باب الدليل علی زيادة الايمان و نقصانه (٤٦٨١). یہ روایت حسن ہے۔

❷ ابو داؤد، کتاب الترجل (٤١٦١). ابن ماجه، کتاب الزهد (٤١١٨). یہ روایت صحیح ہے۔

((لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ)).

''نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حتیٰ کہ میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤں''۔

تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا:

''اب' اللہ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں''۔

پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْآنَ يَا عُمَرُ)).❶

''اب' اے عمر!''

۲۴۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)).❷

''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ میں اسے اس کے والد' اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت

۲۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد سے باہر تھے کہ مسجد کے سامنے میدان میں ایک آدمی ہمیں ملا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

''قیامت کب آئے گی؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا ؟)).

''تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟''

گویا کہ آدمی عاجز سا ہو گیا' پھر اس نے کہا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس کے لیے زیادہ روزے تیار کیے ہیں' نہ نماز اور نہ ہی صدقہ۔ لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں''۔

❶ بخاری، کتاب الایمان والنذور (٦٦٣٢). مسند احمد (٥/ ٢٩٣).

❷ بخاری، کتاب الایمان (١٥). مسلم، کتاب الایمان (٤٤). النسائی، کتاب الایمان وشرائعه (٨/١١٥).

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))۔ ❶

”تو جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا“۔

اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھنا

۲۶۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ حَسَّنَ الظَّنَّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى))۔ ❷

”تم میں سے ہر کسی کو اس حالت میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہو“۔

۲۷۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے تین دن پہلے فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ حَسَّنَ الظَّنَّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى))۔ ❸

”تم میں سے ہر کسی کو اس حالت میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہو“۔

۲۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ))۔ ❹

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان اور امید رکھتا ہے“۔

۲۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ))۔ ❺

”اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن، حسن عبادت کا حصہ ہے“۔

---

❶ بخاري، كتاب الادب (٣٦٨٨، ٦١٦٧). مسلم، كتاب البر والصلة (٢٦٣٩). ترمذی، كتاب الزهد عن رسول الله ﷺ (٢٣٨٥).

❷ مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها واهلها (٢٨٧٧/ ٨١). ابوداؤد، كتاب الجنائز (٣١١٣).

❸ ابوداؤد، كتاب الجنائز (٣١١٣).

❹ بخاري، كتاب التوحيد (٧٤٠٥). مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبه الخ (٢٦٧٥).

❺ روایت ضعیف ہے۔ ابوداؤد، كتاب الادب (٤٩٩٣). ترمذی (٣٦٠٤). اس کی سند میں شتیر بن نہار مجہول راوی ہے۔

شرم اور حیا ایمان میں سے ہیں

۳۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار میں سے ایک شخص کے پاس سے گزرے، جو کہ اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق سمجھا رہا تھا، وہ کہہ رہا تھا، آپ تو بہت زیادہ حیاء کرتے ہیں، حتیٰ کہ وہ اسے یوں کہنا چاہتا ہے کہ یہ چیز آپ کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ)).❶

''اسے چھوڑ دو، اس لیے کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔''

۳۱۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ)).❷

''حیاء کا انجام خیر و بھلائی ہے۔''

۳۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)).❸

''حیاء ایمان کا حصہ ہے، اور ایمان کا مقام جنت ہے۔ جبکہ بداخلاقی سنگ دلی و بے رخی کا حصہ ہے، اور سنگ دلی و بے رخی کا مقام جہنم ہے۔''

۳۳۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)).❹

''حیاء اور قلت کلام ایمان کے دو حصے ہیں، جبکہ فحش گوئی اور کثرت کلام نفاق کے دو حصے ہیں۔''

۳۴۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)).

''اللہ سے جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے، ویسے حیاء کرو۔''

---

❶ بخاری، کتاب الادب (۲۴، ۶۱۱۸). مسلم، کتاب الایمان (۳۶). ابوداؤد، کتاب الادب (۴۷۹۵).

❷ بخاری، کتاب الادب (۶۱۱۷). مسلم، کتاب الایمان (۳۷). ابوداؤد، کتاب الادب (۴۷۷۵).

❸ ترمذی، البر والصلة (۲۰۰۹). المستدرك للحاكم (۱/ ۵۲-۵۳).
شرح السنة للبغوی (۱۳/ ۱۷۲). روایت صحیح ہے۔

❹ ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللّٰه ﷺ (۲۰۷۷). مسند احمد (۵/ ۲۶۹). روایت صحیح ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! الحمد للہ: ہم اللہ سے حیاء کرتے ہیں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى، وَ تَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى، وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، وَ آثَرَ الْآخِرَةَ عَلَى الْأُولٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) [1]

''یہ بات نہیں بلکہ اللہ سے جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے' وہ یہ ہے کہ تم سر اور اس کے متعلقات (آنکھیں' کان' زبان) اور پیٹ اور اس کے متعلقات (شرم گاہ وغیرہ) کی حفاظت کرو۔ موت اور بوسیدہ چیزوں کو یاد کرو' جو شخص آخرت چاہتا ہے تو وہ دنیا کی زینت ترک کر دیتا ہے' اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتا ہے۔ پس جس شخص کا یہ کردار ہو تو گویا اس نے اللہ سے اس طرح حیاء کی جس طرح اس سے حیاء کرنے کا حق ہے''۔

دین آسان ہے

۳۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَأَبْشِرُوْا وَاسْتَعِينُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ)) [2]

''بے شک دین بہت آسان ہے' جو شخص دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا' اس لیے میانہ روی اختیار کرو' (اعتدال کے ساتھ) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ۔ صبح دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے مدد حاصل کرو''۔

نیک اعمال پر ہمیشگی

۳۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' اللہ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲٤۵۸). مسند احمد، مسند المکثرین (۱/ ۳۸۷). روایت حسن ہے۔

[2] البخاری، کتاب الایمان (۳۹). مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار (۵۰۳٦).

((أَدْوَمُهُ وَ إِنْ قَلَّ)).❶

''جس پر دوام اختیار کیا جائے' خواہ وہ قلیل ہو''۔

۳۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَ اللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتَّى تَمِلُّوا، وَ إِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهُ وَ إِنْ قَلَّ)).❷

''رک جاؤ' تم اپنے ذمہ صرف وہی کام رکھو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا' تم ہی (عبادت کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس پر دوام اختیار کیا جائے' خواہ وہ قلیل ہو اور آپ جو عمل کرتے اس کو مسلسل کرتے رہتے''۔

۳۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں' بنو اسد قبیلے کی ایک عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ هٰذِهِ ؟)).

''یہ کون ہے؟''

میں نے کہا' فلاں عورت ہے' وہ رات بھر سوتی نہیں' اور اس کی کثرت نماز کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَهْ . عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمِلُّوا ، وَكَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ)).❸

''رک جاؤ' تم اپنے ذمے صرف وہی کام لو جو کر سکتے ہو۔ اس لیے کہ اللہ (ثواب دیتے ہوئے) نہیں اکتاتا' حتیٰ کہ تم اکتا جاؤ گے۔ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کام وہ ہے جس کے کرنے والا اس پر ہمیشگی اختیار کرے''۔

نکاح کرنا سنت ہے

۳۹۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تین آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھنے کے

---

❶ بخاری، کتاب الصوم (۱۹۸۷). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا (۷۸۳).
ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۳۷۰).

❷ بخاری، کتاب الایمان (۳۹). مسلم، کتاب الصیام (۷۸۳).

❸ بخاری، کتاب الایمان (۴۳). مسلم، کتاب الصیام (۷۸۳).

لیے' نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھر تشریف لائے۔ جب انہیں بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے کم محسوس کیا' اور کہا: نبی ﷺ سے ہماری کیا نسبت' ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں پوری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا' کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا' کبھی شادی نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا:

((أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَ كَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَ أُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَ أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي))❶

''تمہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسے ایسے کہا ہے۔ سن لو! اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ کے بارے میں خشیت اور تم سے زیادہ اس کا تقویٰ رکھتا ہوں۔ لیکن میں (نفلی) روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں' نماز پڑھتا ہوں اور رات کو سوتا بھی ہوں' میں نے شادیاں بھی کی ہیں' پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا' وہ مجھ سے نہیں''۔

کم گوئی ایمان کا حصہ ہے

٤٠۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ))❷

''شرم وحیاء اور کم گوئی ایمان کے دو حصے ہیں جبکہ بدکلامی و بداخلاقی اور کثرت کلام نفاق کے دو حصے ہیں''۔

نیت سے متعلقہ احکامات

٤١۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))❸

❶ بخاری، کتاب النکاح (٥٠٦٣). مسلم، كتاب النكاح (١٤٠١).

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (٢٠٢٧). مسند احمد، باقی مسند الانصار (٥/ ٢٦٩). روایت صحیح ہے۔

❸ بخاری، کتاب بدء الوحی (١). مسلم، کتاب الامارة (١٥٥/ ١٩٠٧).

''تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے' ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے۔ پس جو شخص دنیا کمانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی پیش نظر اس نے ہجرت کی''۔

٤٢۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَ إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)).❶

''فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں' لیکن جہاد اور نیت و اخلاص باقی ہے۔ جب تم سے نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو پھر نکلو''۔

٤٣۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ)).❷

''جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب اس پوری قوم کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ پھر لوگ اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے''۔

٤٤۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھے' کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ)).

''مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم جہاں سے بھی گزرے اور تم نے جس بھی وادی کو عبور کیا تو وہ تمہارے ساتھ ہی تھے۔ بس مرض نے انہیں روک رکھا (کہ وہ تمہارے ساتھ شریک نہیں ہو سکے)''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((إِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْأَجْرِ)).❸

''مگر وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں''۔

---

❶ بخاری، کتاب المناقب (٣٩٠٠). مسلم، کتاب الامارة (٨٦/ ١٨٦٤).

❷ بخاری، کتاب الفتن (٧١٠٨). مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها و اهلها (٨٤/ ٢٨٧٩).

❸ مسلم، کتاب الامارة (١٥٩/ ١٩١١). ابن ماجه، کتاب الجهاد (٢٧٦٤).

خیر خواہی کے متعلق احکامات

۴۵۔ سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((أَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)).
''دین خیر خواہی و اخلاص کا نام ہے''۔
ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے ساتھ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((لِلّٰهِ وَ لِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ)).❶
''اللہ کے لیے' اس کی کتاب کے لیے' اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے' مسلمانوں کے حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے لیے''۔

۴۶۔ سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کرنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔❷

۴۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)).❸
''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا' حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے''۔

نیکی کا ارادہ کرنے کے متعلق احکامات

۴۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ ، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ بِعَشَرَةٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ ، وَ مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةٌ)).❹

---

❶ مسلم، کتاب الایمان (۹۵/۵۵).
❷ بخاری (۵۷). مسلم (۹۷/۵٦).
❸ بخاری، کتاب الایمان (۱۳). مسلم، کتاب الایمان (۷۱/۴۵).
❹ مسلم، کتاب الایمان (۲۰٦/۱۳۰). مسند احمد، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ۲/ ۳۱۴ حدیث (۷۲۱۵).

''جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے کر نہ سکے تو اس کے لیے نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اسے کر لے تو اس کے لیے دس سے سات سو گنا تک لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کا ارتکاب نہ کرے تو بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے اور اس کا ارتکاب بھی کر لے تو اس کے لیے ایک برائی لکھ دی جاتی ہے''۔

۴۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((**يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ سَيِّئَةً ، وَ إِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرَةً**)).❶

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے اس کے خلاف نہ لکھو' اگر اس کا ارتکاب کر لے تو پھر اس کے خلاف ایک برائی لکھو' اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اسے نہ کر سکے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ نیکی کر لے تو اس کے لیے دس گنا لکھ دو''۔

اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہونے کی ممانعت

۵۰۔ سیدنا ابو ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کے تیس بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے' ان سب کو اپنے بارے میں نفاق کا اندیشہ تھا۔ اور وہ اپنے دین کے بارے میں مکر و تدبیر سے بے خوف نہیں تھے۔ اور ان میں سے کسی کا بھی یہ دعویٰ نہیں تھا کہ وہ جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کے ایمان کے درجے پر فائز ہوں۔❷

بہتان کی ممانعت

۵۱۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((**تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ**)).

❶ مسلم، کتاب الایمان (۲۰۶/۱۳۰). مسند احمد، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ۲/ ۳۱٤ حدیث (۷۲۱۵).

❷ بخاری، کتاب الایمان ۱/ ۱۳۵، ۱۳۶.

”تم میری بیعت کرو (اس بات پر) کہ تم اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرو گے‘ چوری اور زنا نہیں کرو گے‘ اور جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرو گے“۔

اور ایک روایت میں ہے:

((وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ ، وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَ أَرْجُلِكُمْ ، وَلَا تَعْصُوْنِي فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفَا مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ ، وَ إِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ)).

”تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ اپنی طرف سے بہتان طرازی کرو گے‘ اور نہ ہی بھلائی کے کسی کام میں میری نافرمانی کرو گے‘ پس جس نے وفا کی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے‘ اور جس نے اس بارے میں کوئی کمی کوتاہی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمہ ہے‘ اگر وہ چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے“۔

پس ہم نے آپ ﷺ کی (ان تمام معاملات پر) بیعت کی۔

اور آپ ﷺ کا فرمان:

((إِذَا قُلْتَ بَاطِلاً فَذٰلِكَ الْبُهْتَانُ فَذٰلِكَ الْبُهْتَانُ)).❶

”جب تم نے کوئی باطل بات کی تو یہی بہتان ہے‘ یہی بہتان ہے“۔

تکالیف پہنچانے کی ممانعت

۵۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں‘ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ)).

”اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا‘ اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا‘ اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا“۔

عرض کیا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)).❷

”جس کا ہمسایہ اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو“۔

---

❶ بخاري، كتاب الاحكام (٧٢١٣). مسلم، كتاب الاحكام (٤١/ ١٧٠٩).

❷ بخاري، كتاب الادب (٦٠١٦). مسند احمد، اوّل مسند المدنيين اجمعين (٢/ ٣٨٦)، حديث (٧٨٩٧).

۵۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))۔[1]

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی تکلیفوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو''۔

مسلمان کو کافر کہنے کی ممانعت

۵۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا))۔

''جس نے اپنے (مسلمان) بھائی سے کہا: اے کافر! تو وہ کلمہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا))۔

''جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کو تکفیر کرتا ہے، تو وہ کلمہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ))۔[2]

''جس بندے نے اپنے (مسلمان) بھائی سے کہا: اے کافر! تو وہ کہنا ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف آتا ہے۔ اگر تو وہ ویسے ہی ہے جیسے اس نے کہا ہے تو ٹھیک، ورنہ یہ کلمہ اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے''۔

غیب دانی کا دعویٰ کرنے کی ممانعت

۵۵۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا، جو انہیں خراج دیا کرتا تھا اور وہ اس کے خراج سے کھاتے تھے۔ پس وہ ایک دن کوئی چیز لے کر آیا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھوک لگی ہوئی تھی۔

---

[1] مسلم، کتاب الإیمان (۷۳/ ٤٦)۔ مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ٤٩٤)، حدیث (۸۸۷۷)۔

[2] بخاری، کتاب الادب (٦١٠٤)۔ مسلم، کتاب الایمان (۱۱۱/ ٦٠)۔

پس انہوں نے اس سے پوچھنے سے پہلے اس سے ایک لقمہ کھالیا تو غلام نے آپ سے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ کیا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے دور جاہلیت میں ایک انسان کو غیب کی خبر بتائی تھی، حالانکہ مجھے کہانت کا کچھ پتہ نہیں تھا، بس میں نے تو اسے دھوکہ دیا تھا، وہ مجھے ملا ہے تو اس نے مجھے یہ دیا ہے، پس آپ نے جو کھایا ہے یہ اسی میں سے ہے۔ پس سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ میں انگلی ڈالی اور اپنے پیٹ کی ہر چیز (قے کر کے) نکال باہر کی۔ ❶

سنگ دلی اور بے مروتی کی ممانعت

۵۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)) ❷

''حیاء ایمان میں سے ہے، اور ایمان کا انجام جنت ہے، جبکہ فحش گوئی اور بدزبانی بے مروتی اور سنگ دلی سے ہے، اور بے مروتی وسنگ دلی کا انجام جہنم ہے''۔

نفاق کی ممانعت

۵۷۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے انہیں کہا: ہم اپنے بادشاہوں کے پاس ہوتے ہیں تو ہم ان سے کچھ باتیں کرتے ہیں، لیکن جب ہم ان کے پاس سے آ جاتے ہیں، تو ہم ان باتوں کے برعکس باتیں کرتے ہیں، جو ہم نے ان سے کی ہوتی ہیں؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم اسے نفاق شمار کیا کرتے تھے''۔ ❸

۵۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُهُ إِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً، وَ إِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً)).

''منافق کی مثال، دو گلوں کے درمیان متردد گھومنے والی بکری کی طرح ہے، کبھی اس گلے کی طرف جاتی ہے اور کبھی دوسرے گلے کی طرف جاتی ہے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

---

❶ بخاري، كتاب المناقب (٣٨٤٢).

❷ ترمذي، كتاب البر والصلة، حديث (٢٠٠٩). یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❸ بخاري، كتاب الاحكام (٧١٧٨).

"اسے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کس کے پیچھے چلے"۔ ❶

۵۹۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آج کے منافقوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے منافق زیادہ برے تھے۔ اس دور میں تو وہ نفاق چھپاتے تھے اور آج کے دور کے منافق ظاہر کرتے ہیں۔ ❷

۶۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْأَخْلَاقِ)). ❸

"اے اللہ! میں بدبختی، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

شبہات میں مبتلا ہونے کی ممانعت

۶۱۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ ، وَ إِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ ، وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ إِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَ عِرْضِهِ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيْهِ، أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَ إِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَ إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَ إِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)). ❹

"بے شک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں، بہت سے لوگ انہیں نہیں جانتے، پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا، اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہو گیا وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے قریب ہے کہ وہ اس میں چلا جائے، سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ سن لو! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ سن لو! وہ دل ہے"۔

---

❶ مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامهم (۱۷/ ۲۷۸٤). النسائی، الایمان (۸/ ۱۰۸). مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابه (۲/ ٤٥).

❷ بخاری (۷۱۱۳).

❸ ابوداؤد، نسائی۔

❹ بخاری، کتاب الایمان (۵۲). مسلم، کتاب المساقات (۱۰۷/ ۱۵۹۹).

② کِتَابُ الْعِلْمِ

٦٢۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))۔❶

''میری طرف سے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو' بنی اسرائیل سے بیان کرو کوئی حرج نہیں' اور جس نے میرے متعلق جھوٹی بات بیان کی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

٦٣۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ))۔❷

''اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے مجھ سے کوئی چیز سنی' پھر اسے جس طرح سنا تھا ویسے پہنچا دیا' کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ جسے بات پہنچائی جا رہی ہے وہ سامع سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہوتا ہے''۔

طلب علم کے لیے سفر کی فضیلت

٦٤۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ))۔❸

''جو شخص طلب علم کے لیے سفر کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک اللہ کی راہ میں ہوتا ہے''۔

❶ بخاری، کتاب احادیث الأنبیاء، حدیث (٣٤٦١).

❷ الترمذی، کتاب العلم، حدیث (٢٦٥٧).

❸ ترمذی، کتاب العلم (٢٦٤٧). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابو جعفر رازی' سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ہدایت کی (حق کی طرف) دعوت دینا

٦٥۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ دَعَا إِلَى الْهُدٰى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا إِلَى الضَّلَالَةِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)).[1]

''جس نے ہدایت کی طرف بلایا' تو اسے بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا اس دعوت کو قبول کر کے عمل کرنے والوں کو ملتا ہے۔ یہ چیز ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرتی' اور جس شخص نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اسے بھی اتنا ہی گناہ ملتا ہے' جتنا اس دعوت گناہ کو قبول کر کے گناہ کرنے والوں کو گناہ ملتا ہے۔ اور یہ چیز ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کرتی''۔

طلب علم کے لیے سفر

٦٦۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث لینے کے لیے مہینے بھر کی مسافت طے کی۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کرنے کے متعلق احکامات

٦٧۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ وَجْهَ امْرِءٍ سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ)).[3]

''اللہ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے' جس نے ہم سے کوئی بات سنی' اور پھر جیسے اسے سنا تھا ویسے ہی اسے آگے پہنچا دیا۔ بسا اوقات جسے بات پہنچائی جاتی ہے وہ سامع سے زیادہ حفاظت کرتا ہے''۔

٦٨۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسلم، كتاب العلم (٢٦٧٤). ابوداؤد، كتاب السنة (٤٦٠٩). ترمذي، كتاب العلم (٢٦٧٤).

[2] امام بخاری رحمہ اللہ نے صیغہ جزم کے ساتھ معلق روایت کیا ہے (۱/ ۲۰۸)۔ نیز دیکھیں ''فتح الباری'' (۱/ ۲۰۹-۲۱۰)۔

[3] ترمذي، كتاب العلم (٢٦٥٧، ٢٦٥٨). ابن ماجه، المقدمة (٢٣٢). روایت صحیح ہے۔

((بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ ، وَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).❶

''میری طرف سے پہنچا دوخواہ ایک آیت ہو بنی اسرائیل سے روایت بیان کرو کوئی حرج نہیں، جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سماع کی فضیلت

٦٩۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَءً اسَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ)).❷

''اللہ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور پھر اسے ویسے ہی آگے پہنچا دیا جیسے اسے سنا تھا۔ بسا اوقات جسے بات پہنچائی جاتی ہے وہ سامع کی نسبت زیادہ حفاظت کرنے والا ہوتا ہے''۔

٧٠۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''تم سنتے ہو اور تم سے سنا جاتا ہے اور جو تم سے سنتا ہے اس سے بھی سنا جاتا ہے''۔❸

سنت حسنہ کے متعلق احکامات

٧١۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)).❹

''جس شخص نے اسلام میں کوئی سنت حسنہ جاری کی تو اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد جو شخص اس پر عمل کرے گا اس کا بھی اسے ثواب ملے گا اور ان کے اجر میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے

---

❶ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء (٣٤٦١). ترمذی، کتاب العلم (٢٦٦٩).

❷ ابوداؤد، کتاب العلم (٣٦٦٠). ترمذی (٢٦٥٦).

❸ ابوداؤد، کتاب العلم (٣٦٥٩). مسند احمد، و من مسند هاشم (١/ ٣٢١). یہ روایت امام اعمش کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❹ مسلم، کتاب الزکاۃ (١٠١٧). ترمذی، کتاب العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (٢٦٧٥).

گی' اور جس شخص نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کا بوجھ اور گناہ ہوگا' اور اس کے بعد جو اس پر عمل کرے گا اس کا بوجھ اور گناہ بھی اس پر ہوگا' اور ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی''۔

طلب علم کی فضیلت

۷۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ))[1]

''جو شخص طلب علم کے لیے نکلتا ہے' تو وہ واپس آنے تک اللہ کی راہ میں ہوتا ہے''۔

۷۳۔ سیدنا قیس بن کثیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مسجد دمشق میں سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی ان کے پاس آیا تو اس نے کہا: ابودرداء! میں ایک حدیث کی وجہ سے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور میں (اس کے علاوہ) کسی ضرورت کے لیے نہیں آیا۔ انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ ، وَ إِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرَ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانِ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ ، وَ إِنَّ فَضْلِ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَ إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ))[2]

''جو شخص طلب علم کے لیے کسی راہ پر چلتا ہے تو اللہ اس وجہ سے اس کے لیے جنت کی راہوں میں سے ایک راہ آسان فرما دیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کی رضا مندی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور زمین و آسمان کی ہر چیز اور پانی میں موجود مچھلیاں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح چاند کو دیگر ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ اور علماء' انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ نیز انبیاء علیہم السلام درہم و دینار چھوڑ کر نہیں جاتے وہ تو علم کی میراث دے کر

---

[1] ترمذی، کتاب العلم (۲٦٤٧).

[2] ابوداؤد، کتاب العلم (۳٦٤١). ابن ماجه، کتاب المقدمة (۲۲۳). روایت حسن ہے۔

جاتے ہیں۔ پس جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے وافر حصہ حاصل کر لیا"۔

٧٤۔ سیدنا سنجرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى))❶

"جو شخص علم حاصل کرتا ہے تو وہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے"۔

علم کے متعلق احکامات

٧٥۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ إِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ))❷

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال' صدقہ جاریہ' نفع مند علم اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے' کے سوا اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے"۔

٧٦۔ سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ ، أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ))❸

"علم تین چیزوں' آیت محکمہ یا سنت قائمہ (صحیح طور پر ثابت شدہ) یا وراثت کے منصفانہ تقسیم علم کا نام ہے"۔

٧٧۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَ يُعْطِي اللّٰهُ ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ))❹

---

❶ ترمذی، كتاب العلم (٢٦٤٨). دارمی، كتاب المقدمة (٥٦١). یہ ابوداؤد الاعمٰی کے طریق سے مروی ہے۔ یہ روایت موضوع ہے۔ کیونکہ الاعمٰی متہم بہ ہے۔

❷ مسلم، كتاب الوصايا (١٦٣١). ابوداؤد، كتاب الوصايا (٢٨٨٠). ترمذی، كتاب الاحكام (١٣٧٦).

❸ ابو دائود، كتاب الفرائض (٢٨٨٥). ابن ماجه، المقدمة (٥٤). یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبداللہ بن زیاد افریقی اور عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی ضعیف الحدیث ہیں۔

❹ بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة (٧١، ٧٣١٢). مسلم، كتاب الزكاة (١٠٧٣).

''اللہ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے' میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں' جبکہ عطا کرنے والا اللہ ہے' اور اس امت کا معاملہ درست اور مستقیم رہے گا حتیٰ کہ قیامت آ جائے اور حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے''۔

۷۸۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)) ❶

''اللہ جس شخص کے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث لکھنے کے متعلق احکامات

۷۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی سنتا' اسے حفظ کرنے کے ارادے سے' لکھ لیا کرتا تھا۔ لیکن قریش نے مجھے روک دیا' انہوں نے کہا: تم ہر چیز لکھ لیتے ہو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک انسان ہیں' وہ غضب و رضا میں گفتگو کرتے ہیں۔

وہ بیان کرتے ہیں' میں نے لکھنا چھوڑ دیا حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

((اُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقًّا)) ❷

''لکھو پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے! یہاں سے صرف حق ہی نکلتا ہے''۔

۸۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا تو ایک قصہ ذکر کیا تو ابوشاہ (یمنی) نے کہا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے لکھوا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُكْتُبُوْا لِأَبِي شَاهٍ)) ❸

''ابوشاہ کو لکھ دو''۔

متعلّم کا بات سمجھنے کے لیے دوبارہ پوچھنا

۸۱۔ سیدنا ابوملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اگر کوئی بات نہ سنتیں یا اسے نہ سمجھتیں' تو

---

❶ ترمذی، کتاب العلم (٢٦٤٥). مسند احمد (١/ ٣٠٦).

❷ ابوداؤد، کتاب العلم (٣٦٤٦). ترمذی (٢٨٠٤). روایت صحیح ہے۔

❸ بخاری، کتاب فی اللقطة (١١٢، ٢٤٣٤). ترمذی، کتاب العلم (٢٦٦٧).

دوبارہ پوچھ لیتیں حتیٰ کہ اسے سمجھ جاتیں۔ ❶

اللہ کی رضا کے بغیر علم حاصل کرنے کی ممانعت

۸۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَعْنِي رِيحَهَا)). ❷

”جس شخص نے ایسا علم، دنیا کا مال ومتاع حاصل کرنے کے لیے حاصل کیا، جس کے ذریعے اللہ کی رضا طلب نہ کی جائے، تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا“۔

۸۳۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ فِي النَّارِ)). ❸

”جو شخص اللہ کی رضا کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے علم حاصل کرے یا اس کے ذریعے اللہ کی رضا کے سوا کسی اور چیز کا ارادہ کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے“۔

۸۴۔ سیدنا ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، وَ يَصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)). ❹

”جو شخص علماء سے مناظرہ کرنے یا نادان لوگوں پر اپنی برتری ظاہر کرنے اور اپنی طرف ان کی توجہ مبذول کرنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے، تو اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا“۔

لوگوں سے غیر معروف باتیں بیان کرنے کی ممانعت

۸۵۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں سے ایسی باتیں بیان کرو جنھیں وہ جانتے ہیں، (غیر معروف باتیں کرکے) کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی جائے۔ ❺

---

❶ بخاری، کتاب العلم (۱۰۳).

❷ ابوداؤد، کتاب العلم (۳۶۶۴). ابن ماجه، المقدمة (۲۵۲). مسند احمد، باقی مسند المكثرين (۲/ ۵۰).

❸ ترمذی، کتاب العلم (۲۶۵۵).

❹ ترمذی، العلم حدیث (۲۶۵٤).

❺ بخاری، العلم ۱/ ۲۷۲، باب من خص بالعلم قوما...

گمراہی کی طرف دعوت دینے کی ممانعت

۸۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُوْا إِلَى ضَلَالَةٍ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا))[1]

''جو داعی گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے' تو اس پر اس کی دعوت کی اتباع کرنے والے کا بھی گناہ ہوتا ہے' اور یہ چیز ان کے بوجھ اور گناہوں میں کوئی کمی نہیں کرتی''۔

گمراہی کی ممانعت

۸۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسَاءَ جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَ أَضَلُّوْا))[2]

''اللہ علم کو ایسے نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں کے سینوں سے نکال لے' بلکہ وہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلاء کو پیشوا بنالیں گے' پس ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر ہی فتوے دیں گے' اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

اللہ کی رضا کے علاوہ علم حاصل کرنے کی ممانعت

۸۸۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ يَصْرِفَ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ))[3]

---

[1] مسلم، کتاب العلم (۱٦/ ۲٦۷٤). موطا ۱/ ۲۱۸، ح (٤۱).

[2] بخاری، کتاب العلم (۱۰۰). مسلم، کتاب العلم (۱۳/ ۲٦۷۳).

[3] ترمذی، کتاب العلم (۲٦۵٤).

''جو شخص علماء سے بحث ومباحثہ' مناظرہ کرنے' یا نادان کم فہموں سے حجت بازی' یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے تو اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا''۔

علم کے بغیر فتویٰ دینے کی ممانعت

۸۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى الَّذِي أَفْتَاهُ ، وَ مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ)).❶

''جسے علم کے بغیر فتوی دیا جائے (اور وہ اس کے مطابق عمل کرے) تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے جس نے اسے فتوی دیا ہے' اور جو شخص اپنے بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دے' حالانکہ اسے پتہ ہے کہ بہتری اس کے علاوہ دوسرے معاملے میں ہے' تو اس نے اس سے خیانت اور بدخواہی کی ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی ممانعت

۹۰۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ)).❷

''مجھ پر جھوٹ نہ باندھو' کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا''۔

۹۱۔ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).❸

''مجھ پر جھوٹ باندھنا' تمہارا آپس میں کسی پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے' پس جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

۹۲۔ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).❹

---

❶ ابو داؤد، كتاب العلم (٣٦٥٧). ابن ماجه ، المقدمه ، حديث (٥٣).

❷ بخاری، كتاب العلم (١٠٦). مسلم ، المقدمه (١/١).

❸ بخاری، كتاب الجنائز (١٢٩١). مسلم، المقدمه (٤/٤).

❹ بخاری، كتاب العلم (١٠٩).

''جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی' جو کہ میں نے کہی نہ ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

۹۳۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ ، فَهُوَ إِحْدَى الْكَاذِبِيْنَ))[1]

''جس نے مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان (منسوب) کی' جسے وہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ ہے' تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے''۔

علم چھپانے کی ممانعت

۹۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ ، أُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ))[2]

''جس شخص سے کسی علم کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ اسے جاننے کے باوجود چھپائے تو اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی''۔

۹۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))[3]

''جس شخص سے کسی علم کے متعلق پوچھا جائے اور وہ اسے چھپائے' تو اللہ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالے گا''۔

---

[1] مسلم، المقدمہ حدیث (۱). ابن ماجہ، المقدمہ (۳۹).

[2] ترمذی، کتاب العلم (۲٦٤٩). ابوداؤد، کتاب العلم (۳٦٥٨).

[3] ابوداؤد ۳٦٥٨. ترمذی ۲٦٤٩.

③ كِتَابُ الطَّهَارَةِ

ختنے کے متعلق احکامات

٩٦۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بِقَدُوْمٍ)).❶

''ابراہیم (علیہ السلام) نے تیشے کے ساتھ اپنا ختنہ کیا''۔

٩٧۔ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ﷺ کس جیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا:

''ان دنوں میرے ختنے ہو چکے تھے۔ اور وہ سن بلوغت کو پہنچ جانے والے شخص کے ختنے کیا کرتے تھے''۔❷

مسواک کی اہمیت

٩٨۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)).❸

''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم فرماتا''۔

٩٩۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لیے اٹھتے تو آپ ﷺ مسواک سے

❶ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء (٣٣٥٦). مسلم (٢٣٧٠).

❷ بخاری، کتاب الاستئذان (٦٢٩٩).

❸ بخاری، کتاب الجمعة (٨٨٧). مسلم، کتاب الطھارة (٢٥٢/ ٤٢).

اپنے منہ کو صاف کرتے۔❶

۱۰۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات یا دن کے وقت سونے اور بیدار ہونے کے وقت وضو کرنے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔❷

۱۰۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسواک دیتے تاکہ میں اسے دھو ڈالوں' پس پہلے میں مسواک کرتی' پھر اسے دھوتی اور پھر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی۔❸

نظافت کے متعلق احکامات

۱۰۲۔ سیدنا ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوْا . أُرَاهُ قَالَ :أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ))❹

''یقیناً اللہ پاک ہے' پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ وہ نظیف ہے' نظافت کو پسند کرتا ہے۔ وہ کریم ہے' شرافت کو پسند کرتا ہے۔ وہ سخی ہے' سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ اور اپنے صحن کو صاف رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو''۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت انگوٹھی اتارنے کے احکامات

۱۰۳۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔❺

دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

۱۰۴۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ ، وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۱۳۶). مسلم، کتاب الطهارة (۲۵۵).

❷ ابوداؤد، کتاب الطهارة (۵۷). روایت ضعیف ہے۔ اس لیے کہ اس کی سند میں علی بن زید ضعیف اور ام محمد مجہولہ ہے۔

❸ ابوداؤد، کتاب الطهارة (۵۲). روایت حسن ہے۔

❹ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۸۸۴). مسند احمد، اوّل مسند المدنیین (۴/ ۳۹)، حدیث (۶۳۷۴).

❺ ترمذی (۱۷۴۶). ابوداؤد ، کتاب الطهارة (۱۹). امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

انَاءِ))۔❶

”جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو چھوئے نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی (کوئی چیز پیتے وقت) برتن میں سانس لے“۔

طہارت میں زیادتی کی ممانعت

۱۰۵۔ سیدنا ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! میں جنت میں داخل ہونے پر تجھ سے، جنت کے دائیں جانب سفید محل کا سوال کرتا ہوں“۔ انہوں (ابن مغفل) نے کہا: بیٹا! اللہ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((سَيَكُوْنُ فِيْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطَّهُوْرِ وَفِي الدُّعَاءِ))۔❷

”اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت و دعا میں زیادتی کریں گے“۔

بول و براز کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت

۱۰۶۔ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَلَاغَائِطٍ لٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا))۔

”جب تم بول و براز کے لیے آؤ تو قبلے کی طرف منہ کرو نہ پیٹھ، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا کرو“۔

ابوایوب بیان کرتے ہیں: ہم ملک شام آئے تو ہم نے دیکھا کہ بیت الخلاء قبلہ کی سمت بنائے گئے ہیں۔ پس ہم اس سے منہ پھیر لیتے اور اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتے۔❸

وضاحت: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے کا خطاب اہل مدینہ سے ہے، کیونکہ ان کا قبلہ جنوب کی طرف تھا۔ برصغیر میں رہنے والوں کے لیے قبلہ مغرب کی طرف ہے۔ لہٰذا ہمارے لیے جنوب اور شمال کی طرف منہ کرنے کا حکم ہے۔ مختصراً قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہیں کرنی چاہیے۔

---

❶ بخاری، کتاب الوضوء (١٥٤). مسلم، کتاب الطهارة (٦٣/ ٢٦٧).

❷ ابوداؤد، کتاب الطهارة (٩٦). ابن ماجه، کتاب الدعاء (٣٨٦٤).

❸ بخاری، کتاب الصلوٰة (٣٩٤). مسلم، کتاب الطهارة (٥٩/ ٢٦٤).

قابل لعنت وملامت جگہوں میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۱۰۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ)).

''دو قابل لعنت چیزوں سے بچو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ دو قابل لعنت چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِم)).❶

''جو لوگوں کے راستے یا ان سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کرتا ہے۔''

۱۰۸۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ: اَلْبَرَازُ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالظِّلِّ)).❷

''تین قابل لعنت چیزوں سے بچو، سرچشموں، عام گزرگاہ اور سائے میں پیشاب وغیرہ کرنے سے بچو۔''

۱۰۹۔ سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بل میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے قتادہ سے پوچھا: بل میں پیشاب کرنا کیوں ناپسند ہے؟ انہوں نے کہا: کہا جاتا تھا کہ وہ جن کا مسکن ہے۔❸

۱۱۰۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ)).❹

''تم میں سے کوئی اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے، کیونکہ عام وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔''

۱۱۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ساکن اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔❺

---

❶ مسلم، کتاب الطھارۃ (۶۸/ ۲۶۹). مسند احمد، باقی مسند المکثرین ۲/ ۴۹۳، حدیث (۸۸۷۵).

❷ ابوداؤد، کتاب الطھارۃ (۲۶). ابن ماجہ (۳۲۸). اس کی سند ضعیف ہے۔

❸ ابوداؤد، کتاب الطھارۃ (۲۹).

❹ ابوداؤد، کتاب الطھارۃ (۲۷). ترمذی، کتاب الطھارۃ (۲۱).

❺ مسلم، کتاب الطھارۃ (۹۴/ ۲۸۱).

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

۱۱۲۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُم فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَ إِذَا تَمَسَّحَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ))۔[1]

''جب تم میں سے کوئی مشروب پیے تو وہ برتن میں سانس نہ لے' اور جب وہ بیت الخلاء میں آئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور جب استنجیٰ کرے تو دایاں ہاتھ سے استنجا نہ کرے''۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد برتن میں ہاتھ ڈبونے کی ممانعت

۱۱۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي انَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ))۔[2]

''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈبوئے حتیٰ کہ اسے تین بار دھو لے' کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے' (یعنی جسم کے کس حصے پر لگتا رہا ہے؟)''۔

دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

۱۱۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَمَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُوْلُ ، وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي انَاءِ))۔[3]

''تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے' دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کرے اور برتن میں سانس بھی نہ لے''۔

---

[1] بخاری، کتاب الوضوء (۱۵۳)۔ مسلم، کتاب الطهارة (۶۵/ ۲۶۷)۔

[2] مسلم، کتاب الطهارة (۸۷/ ۲۷۸)۔ ابوداؤد، کتاب الطهارة (۱۰۳)۔

[3] بخاری، کتاب الوضوء (۱۵۳)۔ مسلم، الطهارة (۱/ ۲۵۵)، حدیث (۲۶۷)۔

پیشاب کی نجاست اور اس سے بچنا

۱۱۵۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ مکہ یا مدینہ کے کسی باغ / دیوار کے پاس سے گزرے تو آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ)).

''ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا''۔

پھر فرمایا:

((بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)).

''ہاں! ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا، اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا''۔

پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک تازہ شاخ منگوائی، اس کے دو ٹکڑے کیے، اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا، اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا:

((لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا، أَوْ إِلَّا أَنْ يَيْبَسَا)).❶

''امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی، ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی''۔

بَابُ الْوُضُوْءِ

ناگواری❷ کے باوجود وضو اچھی طرح❸ کرنا اور اس کے متعلق احکامات

۱۱۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاري، كتاب الوضوء (٢١٦). النسائي، الجنائز (٤ / ٨٦).

❷ ناگواری، شدید سردی یا جسمانی تکلیف کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ کہ شدید سردی یا جسمانی تکلیف ہونے کے باوجود (اچھی طرح وضوء کرنا)۔ (شرح صحیح مسلم ۳/۱۴۱)

❸ اچھی طرح وضو کرنے سے مراد ہے اسے مکمل کرنا اور تمام اعضاء پر مکمل طور پر پانی پہنچانا اور مقدار واجب سے زیادہ طور پر اعضاء دھونا جیسے پاؤں کو ٹخنے تک دھونے کے بجائے پنڈلی تک دھونا۔

((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَ يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟))❶

"کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں جن کے ذریعے سے اللہ خطائیں معاف کردیتا ہے❷ اور درجات بلند کر دیتا ہے❸؟"

انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیوں نہیں؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَ كَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ))❹

"ناگواری کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا' مسجد کی طرف چل کر جانا❺ اور نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا' یہ رباط ہے' یہ رباط ہے' پس یہ رباط ہے❻"۔

دورانِ وضوء انگلیوں کا خلال کرنا

۱۱۷۔ سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وضوء کے متعلق بتائیں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا))❼

"وضوء اچھی طرح کرو' انگلیوں کے درمیان خلال کرو' روزے کی حالت کے علاوہ ناک میں مبالغے کی حد تک پانی چڑھاؤ"۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطهارة.

❷ قاضی عیاض بیان کرتے ہیں: گناہوں کے مٹ جانے سے مراد گناہوں کا معاف ہو جانا ہے۔اور فرمایا: اس کا بھی احتمال ہے کہ محفوظ کتاب (جس میں اعمال لکھے جاتے ہیں) سے انہیں مٹا دیا جائے گا اور یہ اس کی مغفرت کی دلیل ہوگی۔(شرح صحیح مسلم للنووی ۳/۱۴۱)

❸ درجات بلند ہونے سے جنت میں منازل و درجات کا بلند ہونا مراد ہے۔(شرح صحیح مسلم للنووی ۳/۱۴۱)

❹ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، حديث (٢٥١/٤١). الترمذي، كتاب الطهارة، حديث (٥١).

❺ یہ گھر کا مسجد سے دور ہونے اور کثرت تکرار کی وجہ سے ہے۔

❻ الرباط: کسی پسندیدہ چیز کا پابند کر لینا' گویا کہ اس نے اپنے آپ کو اس اطاعت پر پابند کر لیا ہے۔اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ انواع رباط میں سے ہے۔

❼ ابو داود، كتاب الطهارة (١٤٠). ترمذي، كتاب الصوم عن رسول الله ﷺ (٧٨٨). النسائي، كتاب الطهارة (١/ ٦٦). ابن ماجه، كتاب الطهارة و سننها (٤٠٧، ٤٤٨). یہ روایت صحیح ہے۔

وضوء کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا

۱۱۸۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))، فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

جو شخص اچھی طرح وضوء کرے پھر یہ پڑھے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''۔

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں:

((أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ))❶

''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں' اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے کر دے''۔

وضوء کی محافظت کے متعلق احکامات

۱۱۹۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا، وَ اعْمَلُوْا إِنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ))❷

''سیدھی روش رکھو' حق پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے (کہ تم پوری پوری سیدھی روش رکھو)' اور عمل کرو' جان لو کہ تمہارے نیک اعمال میں سے نماز سب سے بہتر ہے' اور وضوء کی حفاظت صرف مؤمن ہی کرتا ہے''۔

---

❶ مسلم، كتاب الطهارة (٢٣٤). ابوداؤد، كتاب الطهارة (١٦٩). ترمذى، كتاب الطهارة عن رسول الله ﷺ (٥٥). یہ روایت صحیح ہے۔ اور امام ترمذی کے زائد الفاظ سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔

❷ موطا، كتاب الطهارة (٣٤١). ابن ماجه، كتاب الطهارة و سننها (٢٧٧). مسند احمد، باقى مسند الانصار (٥/ ٢٧٦). روایت صحیح ہے۔

جرابوں/موزوں پر مسح کرنے کے احکامات

۱۲۰۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک سفر تھا' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کرنے لگے) تو میں آپ کے موزے/ جرابیں اتارنے کے لیے جھکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

((دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ))۔❶

''انہیں رہنے دو (نہ اتارو)' اس لیے کہ میں نے انہیں وضو کرنے کے بعد پہنا تھا''۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر مسح کیا۔

۱۲۱۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا' وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔❷

۱۲۲۔ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ہم مسافر ہوتے یا حالت سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم بول و براز اور نیند کی وجہ سے تین دن اور تین راتیں اپنی جرابیں نہ اتاریں (بلکہ انہیں پر مسح کرلیا کریں)۔ لیکن اگر جنابت ہو تو پھر انہیں اتاریں (اور غسل کریں)۔❸

باوضو سونے کے احکامات

۱۲۳۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى طُهْرٍ ذَاكِرًا لِلّٰهِ، فَيَتَعَارُ مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ))۔❹

''جو مسلمان باوضو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے اور پھر رات کو کسی وجہ سے جاگ کر اللہ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب کرتا ہے تو اللہ اسے وہی کچھ عطا کر دیتا ہے''۔

وضو کے متعلق احکامات

۱۲۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الوضوء (۲۰۶). مسلم، کتاب الطھارۃ (۲۷۴). ابوداؤد، کتاب الطھارۃ (۱۵۱).

❷ مسلم، کتاب الطھارۃ (۲۷۳). ابوداؤد، کتاب الطھارۃ (۲۳).

❸ ترمذی، کتاب الطھارۃ (۹۶). نسائی، کتاب الطھارۃ (۱۲۷). روایت حسن ہے۔ اس کی سند میں عاصم بن ابی نجود حسن الحدیث ہے۔

❹ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۰۴۲). مسند احمد، مسند الانصار (۵/ ۲۷۸).

((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ)).[1]

''جب بندہ مومن وضو کرتے ہوئے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہر خطا نکل جاتی ہے جو اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ساتھ دیکھ کر کی ہوتی ہے' اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے ہر خطا نکل جاتی ہے جو اس کے ہاتھوں نے پکڑ کر کی ہوتی ہے' اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے پاؤں نے جو چل کر خطا کی ہوتی ہے وہ نکل جاتی ہے۔حتیٰ کہ وہ (بندہ مومن) گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے''۔

۱۲۵۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ)).[2]

''جو شخص وضو کرتا ہے اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اس کے جسم سے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں''۔

۱۲۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)).[3]

''میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے' تو وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے' پس تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہو کہ اپنی چمک کو بڑھائے تو وہ بڑھا لے''۔

۱۲۷۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسلم، كتاب الطهارة (۳۲/ ۲٤٤). مسند احمد، باقي مسند المكثرين ۲/ ٤٠٥، حديث (۸۰٤۰).

[2] بخاري، كتاب الوضوء (٦٤٣٣). مسلم، كتاب الطهارة (۱۳/ ۲۳۲).

[3] بخاري، كتاب الوضوء (۱۳٦). مسلم، كتاب الطهارة (۳٥/ ۲٤٦).

((مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ)).❶

"جو شخص باوضو ہونے کے باوجود دوبارہ وضو کرتا ہے تو اس وجہ سے اللہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے"۔

۱۲۸۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ، فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)).

"جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں شامل فرمالے"۔

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) کا ذکر نہیں کیا۔❷

دورانِ وضو ایڑیوں کو خشک چھوڑنے کی ممانعت

۱۲۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آ رہے تھے حتیٰ کہ راستے میں پانی کے پاس آئے تو لوگوں نے نماز عصر کے لیے جلدی جلدی وضو کیا۔ جبکہ ہم ابھی انتظار کر رہے تھے۔ ان کی ایڑیاں خشک رہ جانے کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ، أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ)).❸

"آگ میں جانے والی ایڑیوں پر افسوس، وضو اچھی طرح کرو"۔

۱۳۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی ایڑھی نہ دھوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)).❹ "آگ میں جانے والی ایڑیوں پر افسوس"۔

---

❶ ابوداؤد، کتاب الطھارۃ (٦٢). ترمذی، کتاب الطھارۃ (٥٩). مجمع الزوائد میں ہے کہ اس حدیث کا دارومدار عبدالرحمن بن زیاد افریقی پر ہے اور وہ ضعیف بھی ہے اور مدلس بھی۔

❷ مسلم، کتاب الطھارۃ (١٧/ ٢٣٤). ترمذی، کتاب الطھارۃ (٥٥).

❸ بخاری، کتاب العلم (٦٠). مسلم، کتاب الطھارۃ (٢٦/ ٢٤١).

❹ بخاری، کتاب الوضوء (١٦٥). مسلم، کتاب الطھارۃ (٢٨/ ٢٤٢).

بغیر وضوء نماز پڑھنے کی ممانعت

١٣١۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَا يَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)).❶

''اس شخص کی نماز نہیں، جس کا وضوء نہیں' اور جو شخص وضوء کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا' اس کا وضوء نہیں''۔

١٣٢۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)).❷

''جس شخص کا وضوء ٹوٹ جائے اور وہ دوبارہ وضوء نہ کرلے' تو اللہ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا''۔

١٣٣۔ ابو ملیح اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ ، وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ)).❸

''اللہ چوری کے مال میں سے کی گئی خیرات' اور طہارت کے بغیر پڑھی گئی نماز قبول نہیں فرماتا''۔

١٣٤۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ)).❹

''اللہ' طہارت کے بغیر پڑھی گئی نماز' اور چوری کے مال میں سے کی گئی خیرات قبول نہیں کرتا''۔

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کرتے وقت پردہ کرنا

١٣٥۔ سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کھلی جگہ پر بغیر ازار غسل کرتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے' اللہ کی حمد وثنا بیان کی' پھر فرمایا:

❶ ابوداؤد، كتاب الطهارة (١٠١). ابن ماجه، كتاب الطهارة و سننها (٣٩٩).

❷ بخاري، كتاب الحيل (٦٩٥٤). مسلم، كتاب الطهارة (٢/ ٢٢٥). ابوداؤد، كتاب الطهارة (٦٠).

❸ ابوداؤد، كتاب الطهارة (٥٩). النسائي، الطهارة (١/ ٧٥).

❹ مسلم، كتاب الطهارة (١/ ٢٢٤). ترمذي، كتاب الطهارة (١).

((إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ، يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ)) ❶

''بے شک اللہ حیا کرتا ہے اور پردہ پوش ہے، وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ کرے۔''

اور انہی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سِتِّيرٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارِ بِشَيْءٍ)) ❷

''بے شک اللہ عزوجل حیا دار ہے، پس جب تم میں سے کوئی غسل کرنا چاہے تو وہ کسی چیز کے ذریعے پردہ کر لے۔''

غسل خانے میں ازار باندھنا

۱۳۶۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ)) ❸

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ازار کے بغیر غسل خانے میں نہ جائے، جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو غسل خانے میں داخل نہ کرے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چلتا ہو۔''

۱۳۷۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ)) ❹

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ازار کے بغیر غسل خانے میں داخل نہ ہو۔''

۱۳۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ، وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا

---

❶ ابو داؤد، کتاب الحمام، باب النهي عن التعري (۴۰۱۲)۔ النسائی (۱/ ۲۰۰)۔

❷ النسائی، کتاب الطهارت، باب الغسل۔

❸ ترمذی، کتاب الادب (۲۸۰۱)۔ یہ روایت حسن ہے۔

❹ ترمذی، کتاب الادب (۲۸۰۱)۔

الرِّجَالُ إِلَّا بِإِزَارٍ وَامْنَعُوا مِنْهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ))۔❶

''تم عجمیوں کے علاقے فتح کرو گے اور وہاں کچھ ایسے کمرے پاؤ گے جنہیں غسل خانے کہا جاتا ہے۔ ان میں مرد ازار کے بغیر داخل نہ ہوں اور بیمار یا حالت نفاس کے علاوہ دیگر عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے منع کرنا''۔

غسل جنابت کے احکامات

۱۳۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے' پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرم گاہ دھوتے' پھر نماز کے لیے جس طرح وضوء کرتے' ویسے وضوء کرتے۔ پھر بالوں کی جڑوں میں انگلیاں داخل کرتے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کو پاکیزگی کا یقین ہو جاتا آپ ﷺ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے' پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے اور پھر اپنے پاؤں دھوتے''۔❷

جنابت کے متعلق احکامات

۱۴۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ))۔

''جب آدمی اس (بیوی) کی چار شاخوں میں (جماع کے لیے) بیٹھے پھر اس کے ساتھ کوشش کی تو پھر اس پر غسل واجب ہو گیا''۔

اور ایک روایت میں ہے: ((وَ إِنْ لَمْ يُنْزِلْ))۔❸ ''خواہ انزال نہ ہوا ہو''۔

۱۴۱۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' جو کوئی شخص اپنی اہلیہ سے جماع کرتا ہے۔ پھر وہ انزال کے وقت ذکر باہر نکال لیتا ہے' تو کیا ان دونوں پر غسل واجب ہوگا؟ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما تھیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ))۔❹ ''میں اور یہ بھی اسی طرح کرتے ہیں' پھر ہم غسل کرتے ہیں''۔

---

❶ ابو داؤد، كتاب الحمام (۴۰۱۱). ابن ماجه، كتاب الادب (۳۷۴۸). یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ضعیف راوی ہے۔

❷ بخاری، كتاب الغسل (۲۴۸). مسلم، كتاب الحيض (۳۱۶). ابو داؤد، كتاب الطهارة (۲۴۲).

❸ بخاری، كتاب الغسل (۲۹۱). مسلم، كتاب الحيض (۸۷/ ۳۴۸).

❹ مسلم، كتاب الحيض (۸۹/ ۳۵۰).

④ كِتَابُ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں میں بار بار آنے کے متعلق احکامات

١٤٢۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ. فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ:

﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ـــ الآية ﴾ [التوبة: ٩/١٨]))[1]

''جب تم کسی شخص کو بار بار مسجد میں آتا ہوا دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو' کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿اللہ کی مساجد کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں﴾''۔

بیت المقدس آنے کے متعلق احکامات

١٤٣۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بیت المقدس کے بارے میں ہمیں بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِئْتُوْهُ وَ صَلُّوْا فِيْهِ)).

''وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو''۔

اگر اس شہر میں لڑائی ہو:

((فَإِنْ لَمْ تَأْتُوْهُ فَابْعَثُوْا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِيْ قَنَادِيْلِهِ))[2]

---

[1] ترمذی، کتاب التفسیر، حدیث (٣٠٩٣). سنن ابن ماجه، کتاب المساجد، حدیث (٨٠٢). اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں رشدین بن سعد ضعیف ہے۔ دیکھئے التقریب ١٩٤٢.

[2] ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، حدیث (٤٥٧). اس کی سند حسن ہے۔

''اگر تم وہاں نہ جا سکو تو تیل بھیج دو تا کہ اس کی قندیلیں روشن کی جا سکیں''۔

١٤٤۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

((أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عليه السلام لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خِلَالًا ثَلَاثَةً: سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ ، وَ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ، وَ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حِينَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ لَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) ❶

''سلیمان بن داود علیہ السلام نے جب بیت المقدس کی تعمیر کی تو انہوں نے اللہ عزوجل سے تین چیزوں کی درخواست کی۔ (١) ایسا فیصلہ کرنے کی صلاحیت کی درخواست کی جو اس کے حکم کے موافق ہو تو وہ انہیں دے دی گئی۔ (٢) انہوں نے اللہ عزوجل سے ایسی بادشاہت کا سوال کیا کہ ان کے بعد ایسی بادشاہت کسی کو نہ دی جائے۔ تو وہ بھی انہیں عطا کر دی گئی۔ (٣) اور وہ جس وقت مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ عزوجل سے درخواست کی کہ جو شخص یہاں نماز پڑھنے کے لئے آئے تو وہ گناہوں سے اپنی پیدائش کے پہلے دن کی طرح پاک ہو جائے''۔

مساجد بنانے کے متعلق احکامات

١٤٥۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) ❷

''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے''۔

١٤٦۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا، بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ)) ❸

''جس شخص نے اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے''۔

---

❶ النسائی، کتاب المساجد، باب فضل المسجد الاقصی والصلوة فیه، حدیث (٦٩٤). اس کی سند صحیح ہے۔

❷ بخاری، کتاب المساجد (٤٥٠). مسلم، کتاب المساجد، باب فضل بناء المساجد والحث علیها (٥٣٣).

❸ ترمذی، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی فضل بنیان المسجد (٣١٩). یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبدالرحمن مولی قیس مجہول ہے۔ سنن ترمذی (٢/ ١٣٥)۔ پر علامہ الشیخ احمد محمد شاکر الحسینی رحمہ اللہ کی تعلیق ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۷۔ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِیُذْکَرَ اللّٰهُ فِیْهِ، بَنَی اللّٰهُ لَهُ بَیْتًا فِي الْجَنَّةِ)).❶

''جس شخص نے اس لئے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے''۔

تحیة المسجد

۱۴۸۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ أَنْ یَجْلِسَ)).❷

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے''۔

۱۴۹۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں مسجد پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہاں تشریف فرما تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں میں بھی بیٹھ گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَجْلِسَ ؟)).

''بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے سے تمہیں کس نے منع کیا؟''

وہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا (تو میں بھی بیٹھ گیا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ)).❸

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے''۔

تین مساجد کی طرف رخت سفر باندھنے کے متعلق احکامات

۱۵۰۔ ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، وَمَسْجِدُ الرَّسُوْلِ، وَالْمَسْجِدُ الْأَقْصٰی)).❹

---

❶ النسائی، کتاب المساجد الفضل فی بناء المساجد (٦٨٨). اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔

❷ بخاری، کتاب الصلوٰۃ، رقم (١١٦٣). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (٧١٤).
ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم (٤٦٧). محدثین کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے۔

❸ بخاری، کتاب الصلوٰۃ (٤٤٤). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (٧١٤).

❹ بخاری، کتاب الجمعۃ (١١٨٩). مسلم، صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (١٣٩٧).

"تین مساجد' مسجد حرام' مسجد رسول ﷺ اور مسجد اقصیٰ کے سوا (ثواب کی نیت سے) رخت سفر نہیں باندھنا چاہیے"۔

۱۵۱۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا ، وَالْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ، وَالْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى))۔❶

"تین مساجد' میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی ﷺ)' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے سوا (ثواب کی نیت سے) رخت سفر نہ باندھا جائے"۔

تین مساجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۵۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ))۔❷

"میری اس مسجد میں ایک نماز' مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے"۔

مسجد قباء میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۵۳۔ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ ، مَسْجِدَ قُبَاءَ ، فَيُصَلِّيَ فِيهِ كَانَ لَهُ عَدْلُ عُمْرَةٍ))۔❸

"جو شخص اس مسجد (مسجد قباء) میں آئے اور اس میں نماز پڑھے تو اسے عمرہ ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے"۔

۱۵۴۔ اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۱۹۷). مسلم، صلوٰة المسافرين و قصرها (۸۲۷).

❷ بخاری، کتاب الجمعة (۱۱۹۰). مسلم، کتاب الحج (۱۳۹۴).

❸ النسائی (۲/ ۳۷). مسند احمد (۳/ ۴۸۷). روایت حسن ہے۔

((أَلصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاء كَعُمْرَةٍ)). [1]

''مسجد قباء میں نماز ادا کرنا عمرے کی طرح ہے''۔

۱۵۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل اور سوار ہو کر ہر ہفتے مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے۔ [2]

مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانے کے متعلق احکامات

۱۵۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَ يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ)).

''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں' جس کے ذریعے سے اللہ خطائیں معاف کر دیتا ہے اور اس کے ذریعے سے درجات بلند کرتا ہے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (ضرور بتائیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَ كَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)). [3]

''ناگواری کے باوجود اچھی طرح وضوء کرنا' مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے' یہی رباط ہے''۔

''رباط'' یعنی جہاد کا ثواب رکھتا ہے۔ اصل میں رباط کہتے ہیں' جہاد کے لیے مستعد رہنے کو اور گھوڑے باندھنے کو۔ اور بعض نے کہا: رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز باندھیں۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ خصلتیں آدمی کو گناہ کی طرف جانے سے باندھ دیتی ہیں اور گناہ سے باز رکھتی ہیں۔ (لغات الحدیث)

مساجد کی طرف چلنے کے احکامات

۱۵۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ، ثُمَّ مَضٰى إِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ

---

[1] ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (٣٢٤). النسائی، کتاب الصلوٰۃ (٢/ ٣٧).
ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (١٤١١). روایت حسن ہے۔

[2] بخاری، کتاب الجمعۃ (١١٩٣). مسلم، صلوٰۃ المسافرین وقصرھا (١١٥١).

[3] مسلم، کتاب الطھارۃ (٢٥١). ترمذی، کتاب الطھارۃ (٥١).

اللّٰهِ، كَانَتْ خُطُوَاتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً ›› ❶

''جو شخص اپنے گھر سے وضو کرے' پھر اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لیے اللہ کے کسی گھر (مسجد) کی طرف جائے تو اس کے اقدام میں سے ایک قدم ایک گناہ مٹا دیتا ہے' اور دوسرا قدم ایک درجہ بڑھا دیتا ہے''۔

۱۵۸۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ›› ❷

''اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی بشارت دے دو''۔

۱۵۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ ›› ❸

''جو شخص صبح یا شام بار بار مسجد میں جائے تو اللہ جنت سے' اس کی اس قدر مہمانی تیار کرے گا جس قدر وہ صبح و شام گیا ہوگا''۔

مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

۱۶۰۔ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے' شعر گوئی اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ ❹

۱۶۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

‹‹ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَ إِذَا رَأَيْتُمْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَارَدَّ اللّٰهُ ضَالَّتَكَ ›› ❺

''جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو کہو: اللہ تمہاری تجارت کو نفع مند نہ بنائے' اور جب تم کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو: اللہ تمہاری گم شدہ چیز واپس نہ لوٹائے''۔

---

❶ مسلم، کتاب الطهارة (۲۸۲/۶۶۶)۔
❷ ابو داؤد، کتاب الصلوٰة (۵۶۱)۔ ترمذی، کتاب الصلوٰة (۲۲۳)۔ روایت صحیح ہے۔
❸ بخاری، کتاب الاذان (۶۶۲)۔ مسلم، کتاب الصلوٰة (۶۶۹)۔
مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۵۰۹)۔
❹ ابو داؤد، کتاب الصلوٰة (۱۰۷۹)۔ ترمذی، کتاب الصلوٰة (۳۲۲)۔
❺ ترمذی، کتاب البیوع (۱۳۲۱)۔ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰة (۷۹/ ۵۶۸)۔

سورج طلوع ہونے تک مسجد میں بیٹھنا

۱۶۲۔ سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں. آپ زیادہ تر سورج طلوع ہونے تک اپنی اسی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے جہاں نماز صبح ادا کرتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ اور وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) زمانہ جاہلیت کی باتیں کیا کرتے تھے اور پھر ہنستے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرمایا کرتے تھے۔❶

۱۶۳۔ سماک بن حرب رضی اللہ عنہ جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر ادا کر لیتے تو سورج طلوع ہونے تک اپنی اسی جگہ پر بیٹھے رہتے''۔❷

قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت

۱۶۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

''اللہ یہود ونصاریٰ کو تباہ و برباد کرے، انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).❸

''اللہ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے، انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا''۔

۱۶۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے لہسن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا)).❹

''جو شخص اس خبیث پودے میں سے کچھ کھائے، تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے''۔

---

❶ مسلم (٦٧٠٠).

❷ مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوٰة (٦٧٠٠). ابو داؤد، كتاب الصلوٰة (٤٨٥٠). ترمذی، كتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ (٥٨٥).

❸ بخاری، كتاب الصلوٰة (٤٣٧). مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوٰة (٢٠/ ٥٣٠).

❹ بخاری، كتاب الاذان (٨٥٦). مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوٰة (٧٠/ ٥٦٢).

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

۱۶۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ قبلہ کی طرف کچھ بلغم دیکھا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں گزرا' حتیٰ کہ اس کا اثر آپ کے چہرے مبارک پر دیکھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اسے صاف کیا اور فرمایا:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ وَ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ ، فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ)).

''جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے' اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے' پس تم میں سے کوئی اپنے قبلے کی طرف نہ تھوکے۔ بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کنارہ لیا' اس میں تھوکا اور اسے الٹ پلٹ کیا تو پھر فرمایا:

((أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا))۔[1] ''یا وہ اس طرح کر لے''۔

۱۶۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا))۔[2]

''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسے دفن کر دینا اس کا کفارہ ہے''۔

اللہ کے ذکر کے سوا مسجد میں آواز بلند کرنے کی ممانعت

۱۶۸۔ سیدنا سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مسجد میں تھا تو کسی آدمی نے میری طرف کنکری پھینکی' میں نے دیکھا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: جاؤ اور ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ پس میں ان دونوں کو آپ کے پاس لے آیا' تو انہوں نے پوچھا: تم دونوں کہاں سے ہو؟ انہوں نے کہا: طائف سے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم دونوں اس شہر سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو۔[3]

---

[1] بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۴۰۵)۔ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۵۴/ ۵۵۱)۔

[2] بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۷۱۳)۔ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۵۵۲)۔ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۴۷۴، ۴۷۶)۔

[3] بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۴۷۰)۔

⑤ كِتَابُ الْأَذَان

اذان[1] اور اس کے متعلق احکامات

۱٦۹۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).[2]

''روزِ قیامت اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی''۔[3]

۱۷۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سیدنا بلال (رضی اللہ عنہ)

---

❶ اَلْاَذَانُ، ہمزہ پر زبر، لغوی طور پر اس کا معنی ''اعلان'' ۔ (دیکھئے القاموس المحيط للفيروز آبادی ٤/ ١٩٥)
شرعی طور پر اس کے معنی ہیں: ''وہ مخصوص الفاظ جن کے ذریعے فرض نماز کے وقت ہو جانے کا پتہ چلتا ہے''۔ [دیکھئے حاشية الجمل على المنهج ۱/۲۹۵]

❷ مسلم، كتاب الصلاة، حديث (١٤/ ٣٨٧). ابن ماجه، كتاب الاذان والسنة فيها، حديث ٧٢٥.

❸ سلف وخلف نے اس کے معنی میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ''یہ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ کسی بلند چیز کو دیکھنے والا اسے دیکھنے کے لئے اپنی گردن لمبی کرتا ہے۔ تو اس کا معنی ہے کہ وہ کثرت سے ثواب دیکھ رہے ہوں گے''۔
نضر بن شمیل نے کہا: ''جب قیامت کے دن لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، تو ان کی گردنیں لمبی ہو جائیں گی تاکہ وہ اس کرب و تکلیف اور پسینے سے دوچار نہ ہو سکیں''۔
بعض نے کہا: ''ان کے متبعین زیادہ ہوں گے''۔
ابن الاعرابی نے کہا: ''وہ لوگوں میں سے زیادہ اعمال کرنے والے ہوں گے''۔
قاضی عیاض وغیرہ نے فرمایا: بعض نے أَعناقًا کو ہمزہ کے کسرے کے ساتھ روایت کیا ہے۔ یعنی اِعْنَاقًا ''وہ تیزی کے ساتھ جنت کی طرف جائیں گے۔ اس سے تیز رفتاری مراد ہے''۔ (دیکھئے شرح صحیح مسلم للنووی ۹۲/۴)

اذان دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ پس جب وہ خاموش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). ❶

"جو شخص یقین کے ساتھ اس طرح کہتا ہے (یعنی جس طرح مؤذن کہتا ہے) وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

۱۷۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ)). ❷

"جو شخص ثواب کی نیت سے سات برس اذان دیتا ہے تو اللہ اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دیتا ہے"۔

۱۷۲۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُلَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ، وَ يُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَ يَابِسٍ، وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ)). ❸

"اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں بھیجتے ہیں' اور مؤذن کے لئے' جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے وہاں کی چیزیں مغفرت طلب کرتی ہیں' ہر رطب و یابس میں جو اس کی آواز سنتا ہے' اس کی تصدیق کرتا ہے' اور اس شخص کی مثل جو اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے' اسے بھی ثواب ملتا ہے"۔

مؤذن کا جواب دینا اور اس کی دعا

۱۷۳۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ)). ❹

---

❶ النسائی، کتاب الاذان (۲/ ۲۰) باب ثواب ذلك. اس کی سند حسن ہے۔

❷ الترمذی، کتاب الصلاۃ، حدیث ۲۰٦. اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں جابر بن یزید بن حارث الجعفی ضعیف اور رافضی ہے۔ دیکھئے التقریب (۸۷۸).

❸ النسائی، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالأذان. الطبرانی الاوسط(۸۱۹٤)، الکامل لابن عدی (٦/۲٤۲٦)، مسند احمد (٤/۲۸٤).

❹ بخاری، کتاب الاذان، حدیث (٦١١). مسلم، کتاب الصلوة، حدیث (۳۸۳/۱۰). ابو داؤد، الصلوة، حدیث (۵۲۲).

''جب تم اذان سنو❶، تو تم بھی ویسے کہو❷ جیسے مؤذن❸ کہتا ہے''۔

۱۷۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُولُوا: مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَةً، ثُمَّ اسْأَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ)). ❹

''جب تم اذان سنو تو جس طرح وہ (مؤذن) کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو' اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

---

❶ حدیث کے ظاہری الفاظ سے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ اذان کا جواب دینا صرف اسی کے ساتھ خاص ہے جو اذان سنتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ کسی وقت مؤذن کو منارے پر دیکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ اذان دے رہا ہے۔ لیکن وہ دوری یا بہرے پن کی وجہ سے اس کی اذان نہیں سنتا تو اس کے لئے متابعت مشروع نہیں۔ الشیخ النووی رحمہ اللہ نے شرح المہذب میں ایسے فرمایا ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۲/ ۱۰۸)

❷ کرمانی نے فرمایا: حدیث میں ''مایقول'' جو وہ کہتا ہے۔ کے الفاظ ہیں' یہ نہیں فرمایا: ''مثل ماقال'' جس طرح اس نے کہا۔ تا کہ معلوم ہو جائے کہ وہ اس طرح کے کلمے ادا کرکے اس کے کلمے کے بعد جواب دے گا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی نسائی میں مروی روایت میں اس بارے میں صراحت ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی فرماتے جس طرح مؤذن کہتا حتیٰ کہ وہ خاموش ہو جاتا''۔

ابوالفتح الیعمری بیان کرتے ہیں: حدیث کے ظاہر سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کے فارغ ہونے کے بعد اسی کی طرح کہتے تھے۔ لیکن وہ احادیث جو مؤذن کے ہر کلمے کے بعد جواب دینے کو متضمن ہیں' وہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اس سے یکسانیت مراد ہے۔ یہ مسلم وغیرہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ اگر وہ اس کا جواب نہ دے حتیٰ کہ وہ فارغ ہو جائے تو اسے تدارک پسند ہے' اگر وقفہ زیادہ نہ ہو۔

الشیخ نووی رحمہ اللہ نے شرح المہذب میں بحث کرتے ہوئے ایسے کہا ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس کوئی عذر ہو' جیسے نماز وغیرہ تو اس بارے میں بھی یہی موقف ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۲/ ۱۰۹۔ اور العدۃ شرح العمدۃ ۲/ ۱۹۰)

❸ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن وضاح نے دعوی کیا ہے کہ ''المؤذن'' کا لفظ مدرج ہے۔ کیونکہ حدیث ''مثل ما یقول'' پر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کا تعاقب کیا گیا ہے کہ ادراج محض دعوی سے ثابت نہیں ہوتا (اس کے لیے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے)۔ (دیکھئے فتح الباری ۲/ ۱۰۹)

❹ مسلم، کتاب الصلوٰۃ، حدیث (۱۱/ ۳۸٤). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث (۵۲۳).

پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔ وہ (وسیلہ) جنت میں ایک مقام ومنزلت ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں۔ پس جس شخص نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی''۔

۱۷۵۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَا نِالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا نِالَّذِي وَعَدْتَهُ)) حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعاء پڑھتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا نِالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا نِالَّذِي وَعَدْتَهُ)).

''اے اللہ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما' اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے''۔ اس کے لئے روز قیامت میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۱۷۶۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا ، وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا)) غُفِرَلَهُ ذَنْبُهُ. ❷

جو شخص اذان سننے کے وقت یہ دعاء پڑھتا ہے: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اللہ کے رب ہونے' محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں''۔ تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

---

❶ بخاری، کتاب التفسیر، حدیث (٤٧١٩). ابوداؤد ، کتاب الصلوة ، حدیث (٥٢٩).

❷ مسلم ، کتاب الصلوة ، حدیث (١٣/ ٣٨٦). ابوداؤد ، کتاب الصلوة ، حدیث (٥٢٥).

اذان سن کر مسجد سے نکلنے کی ممانعت

۱۷۷۔ سیدنا ابوشعساء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی تو ایک آدمی مسجد سے اٹھا اور چلنے لگا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ مسجد سے باہر نکل گیا، تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی"۔ ❶

---

❶ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۲۵۸/ ۶۵۵). ابوداؤد (۵۳۶).
ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۲۰۴).

⑥ كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کا انتظار کرنا اور اس کے متعلق احکامات

۱۷۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ)). ❶

''تم میں سے ہر کوئی اس وقت تک نماز ہی میں ہوتا ہے❷ جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے۔ اور اسے اپنے اہل خانہ کے پاس جانے سے صرف نماز مانع ہوتی ہے''۔❸

۱۷۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء کو آدھی رات تک موخر کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ مبارک ہماری طرف❹ کیا اور فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الصلوٰۃ، حدیث (٦٥٩). مسلم، کتاب المساجد، حدیث (٢٧٥/ ٦٤٩).

❷ یعنی وہ نماز کے ثواب میں ہوتا ہے' اس کے حکم میں نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے بات وغیرہ کرنا جائز ہے جو کہ حالت نماز میں جائز نہیں ہوتی۔ [دیکھیے فتح الباری ۲/ ۱۶۷]

❸ اگر کوئی اور چیز اس کی نیت کو اس سے ہٹا دے تو پھر اس کا ثواب مذکور منقطع ہو جائے گا۔ اور اسی طرح اگر انتظار میں کوئی اور چیز بھی شریک ہو جائے تو بھی ثواب مذکور منقطع ہو جائے گا۔ کیا اسے مسجد میں نماز پڑھنے کی نیت سے ثواب حاصل ہو جائے گا خواہ وہ وہاں نہ بھی ہو؟ ظاہر تو اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ ثواب مذکور تو نیت اور وہاں عبادت میں مشغول رہنے کے مجموعے پر مرتب ہوتا ہے۔ لیکن مذکور شخص (جو انتظار میں بیٹھا ہوا ہے) کے لئے ثواب' اس کے لئے ہی خاص ہے۔

❹ نمازیوں کی طرف منہ کرنے کے بارے میں جو حکمت ہے اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ امام مقتدیوں کو اس چیز کی تعلیم دے جس کے وہ ضرورت مند ہیں۔ اور یہ اسی کے لئے خاص ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تعلیم و نصیحت کا ارادہ کرتا ہو۔ ...

((صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ إِنْتَظَرْتُمُوْهَا)). ❶

''لوگوں نے نماز پڑھی اور وہ سو چکے۔ اور تم نے جتنی دیر تک نماز کا انتظار کیا اتنی دیر تک تم نماز ہی میں رہے''۔

۱۸۰۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ)). ❷

''جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے''۔

امامت اور اس کے متعلق احکامات

۱۸۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ. أُرَاهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)). ❸

''قیامت کے دن تین قسم کے لوگ کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور وہ اس سے راضی ہیں۔ اور تیسرا وہ آدمی جو روزانہ پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے''۔

لا... ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ نماز ہو چکی ہے۔ اگر امام اپنی اس حالت میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا رہے تو وہ وہم میں مبتلا کر سکتا ہے کہ وہ ابھی تک تشہد ہی میں ہے۔

زین بن المنیر بیان کرتے ہیں۔ امام کا مقتدیوں کی طرف منہ کرنا امامت کا حق ہے' پس جب نماز مکمل ہو گئی تو پھر سبب زائل ہو گیا۔ پس مقتدیوں کی طرف منہ کرنے سے اس کا مقتدیوں پر فخر وغرور کرنا ختم ہو جاتا ہے۔ (فتح الباری ۲/ ۳۸۸، ۳۸۹)

❶ بخاری، کتاب الاذان، حدیث (٦٦١).

❷ النسائی، کتاب المساجد، باب الترغيب في الجلوس في المسجد وانتظار الصلوة.

❸ الترمذی، کتاب البر، حدیث (١٩٨٦). اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں ابوالیقظان عثمان بن عمیر الکوفی ضعیف ہے۔ وہ اختلاط کا شکار تھا۔ تدلیس کرتا تھا اور غالی شیعہ تھا۔ دیکھئے التقریب (٤٥٠٧).

مقتدی کا امام کی اقتدا کرنا اور اس کے احکامات

۱۸۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا ، وَ إِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا ، وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، وَ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا)). ❶

"امام تو اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء واتباع کی جائے❷ پس جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو❸ جب❹ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

امام لوگوں کو ہلکی نماز پڑھائے

۱۸۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، الأذان ، حدیث (٦٨٩). مسلم ، کتاب الصلوة ، حدیث (٧٩/ ٤١٧).

❷ الشیخ بیضاوی رحمہ اللہ وغیرہ نے فرمایا: اتباع کرنے والے کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ جس کی اتباع کر رہا ہے اس سے سبقت کرے نہ اس کے برابر اور نہ ہی اس کے موقف سے آگے بڑھے۔ بلکہ وہ اس کے احوال کی نگرانی کرے اور اس کے فعل کے مطابق اس کے پیچھے پیچھے رہے۔ اور اس کا یہ تقاضا ہے کہ وہ احوال میں کسی صورت بھی اس کی مخالفت نہ کرے۔

الشیخ النووی رحمہ اللہ وغیرہ نے فرمایا: امام کی نیت کے علاوہ ظاہری افعال کی متابعت واجب ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۲/ ۲۰۹)

❸ الشیخ ابن دقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: "فکبروا" میں فاء تعقیب کے لئے ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ مقتدی کے افعال، امام کے افعال کے بعد ہوں۔ ابن بطال نے بھی اسی طرح اس کا فیصلہ کیا ہے۔ اور تعاقب کیا۔ کہ فاء جو تعقیب کے لئے ہے وہ عاطفہ ہے۔ اور جو یہاں ہے وہ ربط کے لئے ہے۔ کیونکہ یہ جواب شرط واقع ہوئی ہے۔ پس اس لئے یہ امام کے افعال سے مقتدی کے افعال کے موخر ہونے کا تقاضا نہیں کرتی۔ بجز جزا پر شرط کے مقدم ہونے کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جزا شرط کے ساتھ ہوتی ہے۔ پس اس طرح یہ مقارنت کی نفی نہیں کرتی۔ (دیکھئے العدۃ شرح العمدۃ ۲/ ۲۴۱۔ اور فتح الباری ۲/ ۲۱۰)

❹ ابن المنیر نے کہا: اس کا تقاضا ہے کہ مقتدی کا رکوع امام کے رکوع کے بعد ہو یا تو امام کے مکمل طور پر جھک جانے کے بعد یا پھر امام شروع میں اس سے سبقت لے جائے۔ پس وہ اس کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے۔ (دیکھئے فتح الباری ۲/ ۲۱۰)

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفُ وَالسَّقِيمُ وَالْكَبِيرُ، وَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ)). ❶

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تو وہ ہلکی پڑھائے۔ کیونکہ ان میں ضعیف' بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی خود اکیلا نماز پڑھے تو پھر جتنی چاہے لمبی پڑھے''۔

۱۸۴۔ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا' میں صرف فلاں آدمی کی وجہ سے نماز فجر دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ و نصیحت کرتے وقت اس دن سے زیادہ کبھی غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ وَ ذُوالْحَاجَّةِ)). ❷

''لوگو! تم میں کچھ متنفر کرنے والے بھی ہیں۔ پس تم میں سے جو امامت کرائے تو وہ اختصار سے کام لے۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے بڑے' چھوٹے اور ضرورت مند ہوتے ہیں''۔

۱۸۵۔ سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو آخری وصیت کی وہ یہ تھی:

((إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمِ الصَّلَاةَ)). ❸

''جب تم لوگوں کی امامت کراؤ تو انہیں مختصر نماز پڑھاؤ''۔

ناپسندیدہ امام

۱۸۶۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ، اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ إِمَامُ قَوْمٍ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ)). ❹

❶ بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۷۰۲). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۶۷). موطا امام مالك، النداء للصلوٰۃ (۱/۱۳۴). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۷۹۴، ۴۹۵).

❷ بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۷۰۲). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۶۶). ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوٰۃ والسنة فيها (۹۸۴). احمد، باقی مسند المكثرين (۴/۱۱۸).

❸ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۶۸/۱۸۷).

❹ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۳۶۰).

''تین قسم کے لوگ ہیں' جن کی صلاۃ ان کے کانوں تک رہتی ہے' بھاگا ہوا غلام حتیٰ کہ وہ لوٹ آئے' وہ عورت جو اس حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو' اور کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں''۔

۱۸۷۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ صَلَاتُهُمْ ؛ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَ رَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا ۔ وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهُ، وَ رَجُلٌ إِعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ)). ❶

''تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی' وہ شخص جو لوگوں کا امام بن جائے' جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔ وہ آدمی جو نماز انتہائی آخر وقت میں پڑھتا ہے۔ اور وہ آدمی جو اپنے آزاد کردہ غلام کو دوبارہ غلام بنا لے''۔

مقتدی، امام سے پہلے اپنا سر نہ اٹھائے

۱۸۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَبْلَ امَامٍ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)). ❷

''جب تم میں سے کوئی رکوع و سجود میں امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے تو اس کو ڈر نہیں لگتا کہ کہیں اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے''۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے''۔

۱۸۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا یا جھکاتا ہے وہ محض اس لیے کہ اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ ❸

۱۹۰۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُبَادِرُوْنِي بِرُكُوْعٍ وَلَا سُجُوْدٍ فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ)). ❹

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۵۹۳). ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (۹۷۰).

❷ بخاری، کتاب الاذان (۶۹۱). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۱۱۴/ ۴۲۷). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۶۲۳).

❸ موطا، کتاب الصلوٰۃ (۱/ ۹۲)، حدیث (۵۷).

❹ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۶۱۹). ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (۹۶۳).

''تم رکوع وسجود میں مجھ سے جلدی نہ کرو، میں جس قدر تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہوتو جب میں اٹھتا ہوں تو تم مجھے پا لیتے ہو، اس لیے کہ میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں/ بھاری جسم والا ہو گیا ہوں''۔

امام سے مسابقت کرنے کی ممانعت

۱۹۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ، لَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ، وَلَا بِالْقِيَامِ، وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)).

''لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم رکوع کرنے، قیام کرنے اور نماز ختم کرنے میں مجھ سے مسابقت نہ کیا کرو، میں اپنے سامنے اور اپنے پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں''۔ پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو چیز میں نے دیکھی ہے اگر تم اسے دیکھ لو تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ''۔

انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)). ❶

''میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے''۔

سجدوں میں بازو بچھانے کی ممانعت

۱۹۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ)). ❷

''سجدوں میں اعتدال واطمینان حاصل کرو اور تم میں سے کوئی اپنے بازو کو کتے کی طرح نہ بچھائے''۔

رکوع وسجود کو پورا کرنا اور اس کے احکامات

۱۹۳۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، کتاب الصلوۃ (۱۱۲/ ۴۲۶).

❷ بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ (۵۳۲)۔ مسلم، کتاب الصلوۃ (۲۳۳/ ۴۹۳).

((أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ)). ❶

''رکوع وسجود کو پورا کرو''۔

۱۹٤۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَ إِذَا مَا سَجَدْتُمْ)). ❷

''رکوع وسجود کو پورا کرو' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع وسجود کرتے ہو تو میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں''۔

جو چیز نماز سے توجہ ہٹا دے اسے زائل کرنا اور اس کے متعلق احکامات

۱۹۵۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اسے پہنا' فرمایا:

((شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، إِلَيْهِ نَظْرَةً وَ إِلَيْكُمْ نَظْرَةً. ثُمَّ أَلْقَاهُ)). ❸

''اس نے آج میری توجہ تم سے ہٹائے رکھی' میں کبھی اسے دیکھتا اور کبھی تمہیں دیکھتا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا''۔

۱۹٦۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک نقش پردہ تھا جس کے ساتھ انہوں نے اپنے گھر کی ایک جانب کو ڈھانپ رکھا تھا' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

((أَمِيطِي عَنِّي، فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي)). ❹

''اسے مجھ سے دور کر دو' اس لیے کہ میری نماز کے دوران اس کی تصاویر میرے سامنے آتی رہیں''۔

فرائض کے ذریعے اللہ کا تقرب

۱۹۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي

---

❶ مسلم، كتاب الصلوة، حديث (۱۱۱/٤۲۵).

❷ بخاري، كتاب الأيمان والنذور، حديث (٦٦٤٤).

❸ النسائي، كتاب الزينة، حديث (۵۲۹۱). روایت حسن ہے۔ مسند احمد (۱/۳۲۲).

❹ بخاري، كتاب اللباس، حديث (۵۹۵۹).

بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ، وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ)). ❶

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے ولی (دوست) سے عداوت رکھی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ میری جس پسندیدہ چیز کے ذریعے میرا قرب حاصل کر سکتا ہے وہ میرے فرائض ہیں جو میں نے اس پر فرض کیے ہیں۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں۔ پس جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں۔ تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے' اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے دے دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دے دیتا ہوں''۔

پانچوں نمازوں کے متعلق احکامات

۱۹۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ ؟)).

''مجھے بتاؤ' اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے سے نہر گزرتی ہو اور وہ اس سے ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو' تو کیا اس پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اس پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)). ❷

''پس پانچ نمازوں کی مثال اسی طرح ہے' اللہ ان کے ذریعے خطائیں معاف کر دیتا ہے''۔

---

❶ بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع (٦٥٠٢).

❷ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (٥٢٨). مسلم (٦٦٧). ترمذی، کتاب الامثال عن رسول اللہ ﷺ (٢٨٦٨).

۱۹۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((أَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)). ❶
''پانچوں نمازیں، جمعہ (دوسرے) جمعہ تک، رمضان (دوسرے) رمضان تک کے عرصہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے''۔

۲۰۰۔ بنو کنانہ کے مخدجی نامی ایک شخص سے روایت ہے، اس نے شام میں ابو محمد نامی شخص کو کہتے ہوئے سنا: ''وتر واجب ہے''۔ مخدجی بیان کرتے ہیں، میں نے عبادۃ کی طرف کوچ کیا اور ابو محمد نے جیسے کہا تھا، ویسے اسے بتایا۔ تو اس نے کہا: ابو محمد نے غلط کہا ہے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
((خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا إِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)). ❷
''اللہ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، پس جو شخص انہیں اپنے نامہ اعمال میں لے کر آئے گا اور انہیں ہلکا جان کران کے حق میں کسی قسم کی کمی نہیں کرے گا تو ایسے شخص کے لیے اللہ کے ہاں عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور جو شخص انہیں لے کر نہیں آئے گا تو اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہیں، اگر چاہے تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے اور اگر چاہے تو اسے جنت میں داخل کر دے''۔

نماز صبح اور نماز عصر کے متعلق احکامات

۲۰۱۔ سیدنا ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
((لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا)). ❸
''جو شخص طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے (یعنی فجر اور عصر کی) نماز پڑھتا ہے، وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا''۔

---

❶ مسلم، كتاب الطهارة (۲۳۳). ترمذی، كتاب الصلوٰة (۲۱٤).
❷ ابوداؤد، كتاب الصلوٰة (۱٤۲۱،۱٤۰۷). موطا (۱۲۳/۱). النسائی (۲۳۰/۱). روایت صحیح ہے۔
❸ مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوٰة (٦۳٤). ابوداؤد، كتاب الصلوٰة (٤۲۷).

۲۰۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ فَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرِجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَ أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ)). ❶

"کچھ فرشتے رات کو اور کچھ دن کو یکے بعد دیگرے تمہارے پاس آتے ہیں، پس وہ نماز فجر اور نماز عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں، پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس آتے ہیں، جب وہ آسمان پر جاتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں، ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا ہے، اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے"۔

۲۰۳۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا:

((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا)). ❷

"یقیناً تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی، اگر تم استطاعت رکھو کہ تم نماز فجر اور نماز عصر سے مغلوب نہ ہو جاؤ تو پھر ضرور اس پر عمل کرو"۔

۲۰۴۔ سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ ، فَانْظُرْ يَا ابْنَ آدَمَ لَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ)). ❸

"جو شخص نماز صبح ادا کرتا ہے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔ اے ابن آدم! غور کرو، اللہ اپنے ذمے کے بارے میں تجھ سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے"۔

---

❶ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (٥٥٥). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦٣٢).

❷ بخاری، کتاب السنۃ (٥٥٤). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦٣٣).
ابو داؤد، کتاب السنۃ (٤٧٢٩).

❸ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦٥٧). ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (٢٢٢).

۲۰۵۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ)). ❶

''جس شخص نے نمازِ عصر ترک کر دی اس کا عمل برباد ہو گیا''۔

باجماعت نماز کے متعلق احکامات

۲۰۶۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَرْدِ بِسَبْعٍ وَ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً)). ❷

''باجماعت نماز، اکیلے شخص کی نماز سے، ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔

۲۰۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تُضْعَفُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَ فِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا تُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ)). ❸

''آدمی کی باجماعت نماز، اس کی اس کے گھر اور اس کے بازار میں پڑھی جانے والی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور یہ اس لیے کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر محض نماز کی خاطر مسجد کی طرف آتا ہے تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ پس جب وہ نماز پڑھتا ہے اور اپنی جائے نماز پر باوضو بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ ''اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما''۔ وہ جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ (ثواب کے لحاظ سے) حالتِ نماز ہی میں رہتا ہے''۔

---

❶ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (٥٥٣). ابن ماجہ، کتاب الصلوٰۃ (٦٩٤).

❷ بخاری، کتاب الاذان (٦٤٥). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦٥٠).

❸ بخاری، کتاب الاذان (٦٤٧). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦٤٩).

ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (٥٥٩).

۲۰۸۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)). ❶

''جس شخص نے نماز عشاء با جماعت ادا کی' تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا' اور جس نے (اس کے بعد) نماز فجر (بھی) با جماعت ادا کی تو اس نے گویا پوری رات قیام کیا''۔

۲۰۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)). ❷

''منافقوں پر نمازِ فجر اور نمازِ عشاء سے زیادہ ثقیل کوئی اور نماز نہیں۔ اور اگر انہیں پتہ چل جائے کہ ان کا ثواب کتنا ہے' تو وہ ان دونوں میں ضرور حاضر ہوتے خواہ انہیں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے''۔

۲۱۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاةٌ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَ عِشْرِيْنَ صَلَاةً يُصَلِّيْهَا وَحْدَهُ)). ❸

''امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز' اکیلے پڑھی گئی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔

۲۱۱۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى فِيْ مَسْجِدٍ جَمَاعَةً أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُوْلَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُتِبَتْ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ)). ❹

''جس شخص نے چالیس روز با جماعت نماز ادا کی اور اس کی نماز عشاء کی پہلی رکعت فوت نہ ہوئی تو اس وجہ سے اسے جہنم سے خلاصی کا پروانہ مل جاتا ہے''۔

۲۱۲۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا تُقَامُ فِيْهِمْ صَلَاةٌ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ ،

---

❶ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦٥٦). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (٥٥٥).

❷ بخاری، کتاب الاذان (٦٥٧). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦٥١).

❸ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦٤٩). مسند احمد (٢/٢٧٣، ٥٢٩).

❹ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (٢٤١). ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات (٧٩٨).

فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةِ)). ❶

''جس بستی میں تین افراد موجود ہوں اور وہاں نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غلبہ پا لیتا ہے' پس تم جماعت کو لازم پکڑو' بھیڑیا صرف اس بکری کو کھاتا ہے' جو (ریوڑ سے) دور چلی جاتی ہے''۔

باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

۲۱۳۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ کل (روزِ قیامت) حالت اسلام میں اللہ سے ملاقات کرے تو وہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کریں' جہاں سے بھی ان کے لیے بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے طریقے مشروع کئے ہیں۔ اور یہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھنا شروع کر دو گے' جیسے نماز سے پیچھے رہنے والا شخص اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے' تو پھر تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ بیٹھو گے۔ اور اگر تم نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ترک کر دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص بھی اچھی طرح وضو اور طہارت کر کے اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دیتا ہے' ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور ہم نے دیکھا کہ نماز سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق مشہور و معلوم ہوتا تھا۔ اور ایسے بھی ہوتا تھا کہ آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ ❷

باجماعت نماز ترک کرنے کی ممانعت

۲۱۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامُ. ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ. ثُمَّ أَنْطَلِقُ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِّنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ)). ❸

---

❶ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۵۴۷). مسند احمد، مسند الانصار (۵/۱۹۶). یہ روایت حسن ہے۔

❷ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۲۵۷/ ۶۵۴). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۵۵۰). مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابہ (۱/ ۴۱۴، ۴۱۵).

❸ بخاری، کتاب الاذان (۶۵۷). مسلم، المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۲۵۱/ ۶۵۱).

''منافقوں پر سب سے بھاری نماز' نماز عشاء اور نماز فجر ہے' اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان دونوں میں کتنا اجر ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ انہیں سرین کے بل آنا پڑے' میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں' وہ کھڑی کی جائے' پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں اپنے ساتھ کچھ آدمی لے کر' جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں' ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں''۔

۲۱۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو نہ دیکھا تو ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر ان لوگوں کے پیچھے جاؤں جو نماز سے پیچھے رہتے ہیں۔ اور ان کے گھروں میں لکڑیوں کے ساتھ انھیں جلانے کا حکم دوں۔ اگر ان میں سے ہر کوئی جان لے کہ اسے موٹی ہڈی (یعنی گوشت والی) ملے گی تو وہ ضرور نماز کے لیے آئے۔ ❶

۲۱۶۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اِتِّبَاعِهِ عُذْرٌ)).

''جو شخص منادی (اذان دینے والے) کو سنے' اور اس کی اتباع (با جماعت نماز پڑھنے) میں کوئی عذر مانع نہ ہو''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' عذر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ ، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلّٰى)). ❷

''خوف یا مرض' تو اس نے جو اکیلے نماز پڑھی ہے' وہ قبول نہیں ہوتی''۔

سورج طلوع ہونے تک مسجد میں بیٹھے رہنے کے احکامات

۲۱۷۔ سیدنا معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتِي الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)). ❸

---

❶ بخاری، کتاب الاذان (٦٤٤). مسلم، کتاب المساجد (٦٥١/٢٥١).

❷ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (٥٥١). دارقطنی، کتاب الصلوٰۃ (١/ ٤٢١)، حدیث (٦).

❸ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٢٨٧). مسند احمد، مسند المکیین (٣/ ٤٣٩). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں زبان بن فائد ضعیف الحدیث ہے۔

''جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد' اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے' اور اس دوران خیر کے سوا کوئی بات نہ کرے' حتیٰ کہ چاشت کی دو رکعت پڑھ لے' تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

گھر میں نفل نماز پڑھنا

۲۱۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا)). ❶

''اپنے گھروں میں کچھ (نفل) نمازیں پڑھا کرو' انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

۲۱۹۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا)). ❷

''جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو وہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے۔ کیونکہ اللہ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و بھلائی پیدا کر دے گا''۔

۲۲۰۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ مَسْجِدِيْ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)). ❸

''آدمی کی فرض نماز کے علاوہ اپنے گھر میں (نفل) نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے''۔

۲۲۱۔ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اشہل کی مسجد میں نماز مغرب ادا کی تو لوگوں نے نفل پڑھنے شروع کر دیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۴۳۲). مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا (۷۷۷).
ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۰۴۳). ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۴۵۱).

❷ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین (۷۷۸). ابن خزیمہ (۲/ ۲۱۲).
ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا (۱۳۷۶).

❸ البخاری، کتاب الاذان (۷۳۱). مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا (۷۸۱).
ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۰۴۴). الترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۴۵۰).

((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ)).❶

''یہ (نفل) نماز تم گھروں میں پڑھا کرو''۔

۲۲۲۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)).❷

''لوگو! اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ بندے کی وہ نماز افضل ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے''۔

فجر کی دو رکعتیں مختصر پڑھنا

۲۲۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ وَ بَدَأَ الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ)).❸

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان مختصر سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے''۔

۲۲۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى أَقُوْلَ هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ)).❹

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس قدر مختصر پڑھتے حتیٰ کہ میں کہتی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سورہ فاتحہ پڑھی ہے؟''

۲۲۵۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ وَ بَدَأَ الصُّبْحُ صَلّٰى

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ (۱۶۸۱)۔ ترمذی، کتاب الجمعۃ (۶۰۴)۔ یہ روایت شواہد کی بناء پر صحیح ہے۔ دیکھیں: صحیح ابن خزیمۃ (۱۲۰۰)، مسند احمد (۴۲۷/۵)۔

❷ بخاری، کتاب الاذان (۷۳۱)۔ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا (۷۸۱)۔ النسائی، قیام اللیل و تطوع النہار (۱۹۸/۳)۔ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ (۱۰۴۴)۔

❸ بخاری، کتاب الاذان (۱۱۵۹)۔ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا (۹۱/۷۲۴)۔

❹ بخاری، کتاب الاذان (۱۱۶۵)۔ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا (۹۲/۷۲۴)۔

رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ))۔ ❶

”جب مؤذن صبح کی اذان کہتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے“۔

۲۲۶۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ))۔ ❷

”جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ صرف دو مختصر رکعتیں پڑھا کرتے تھے“۔

اوّل وقت میں نماز پڑھنا

۲۲۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))۔ ❸

”اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف کی کتنی فضیلت ہے پھر اس کے (حصول کے) لیے قرعہ اندازی کیے بغیر گزارہ نہ ہوتا تو وہ اس بارے میں قرعہ اندازی کرتے۔ اگر انہیں پتہ چل جائے کہ اوّل وقت میں کتنی فضیلت ہے تو وہ اس کی طرف سبقت کرتے۔ اور اگر انہیں پتہ چل جائے کہ نماز عشاء اور نماز فجر میں کتنی فضیلت ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے خواہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑتا“۔

صفوں کو توڑنے کی ممانعت

۲۲۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَقِيمُوْا الصُّفُوْفَ، وَ حَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَ سُدُّوْا الْخَلَلَ، وَ لِيْنُوْا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَ صَلَهُ اللّٰهُ، وَ مَنْ

❶ بخاری، کتاب الاذان (۱۱۷۳)۔ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا (۷۲۳/ ۸۷)۔

❷ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا (۷۲۳/ ۸۸)۔

❸ بخاری، کتاب الاذان (۶۱۵)۔ مسلم، کتاب الصلوۃ (۴۳۷)۔

قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ)). ❶

''صفیں قائم کرو' کندھوں کو برابر کرو' شگاف پر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ' شیطان کے لیے شگاف نہ چھوڑو' جو شخص صف کو ملائے گا' اللہ اس پر مہربانی فرمائے گا' اور جو شخص صف کو توڑے گا' تو اللہ اسے اپنی رحمت و مہربانی سے محروم کر دے گا' (اسے توڑے گا)''۔

صفوں کے شگاف پر کرنا

۲۲۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ)). ❷

''امام کو درمیان (وسط) میں رکھو اور شگاف پر کرو''۔

نماز میں صفیں درست کرنا

۲۳۰۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ وُجُوْهَكُمْ)). ❸

''تم صفیں درست رکھو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کو بدل دے گا''۔

صفوں کی اصلاح کے متعلق احکامات

۲۳۱۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا:

((أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ـ ثَلَاثًا ـ، وَاللّٰهِ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ)). ❹

''اپنی صفوں کی اصلاح کرو۔ تین بار فرمایا۔ اللہ کی قسم! تم اپنی صفیں درست کر لو یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے مابین تفریق پیدا کر دے گا''۔

---

❶ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (٦٦٦). النسائی، الامامه (٣/ ٧٣). مسند احمد (٢/ ١٣٣).

❷ سنن ابی داؤد (٦٨١). بیهقی ٣/ ١٠٤ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ام یحییٰ بن بشیر بن خلاد مجہولہ ہے۔

❸ بخاری، کتاب الاذان (٧١٧). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (٤٣٦). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (٦٦٣).

❹ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (٦٦٢). روایت صحیح ہے۔ ابن حبان (٢١٧٣)، إحسان.

۲۳۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَ حَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَ سُدُّوا الْخَلَلَ ، وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). ❶

''صفیں درست کرو' کندھے ملاؤ' شگاف پر کرو' اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ' شیطان کے لیے شگاف نہ چھوڑو۔ جو شخص صف ملاتا ہے اللہ اسے ملائے گا اور جو اسے قطع کرتا ہے' اللہ اسے قطع کرے گا''۔

۲۳۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا)). ❷

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف کی کتنی فضیلت ہے اور پھر (اس کے حصول کے لئے) قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا تو وہ قرعہ اندازی کرتے''۔

۲۳۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَكَانَتْ قُرْعَةٌ)). ❸

''اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ پہلی صف کی کتنی فضیلت ہے تو قرعہ اندازی ہوتی''۔

۲۳۵۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کی ایک طرف سے ہوتے ہوئے دوسری طرف تشریف لے جاتے' آپ ہمارے سینوں اور کندھوں کو ہاتھ لگاتے۔ اور فرماتے:

((لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ)).

''باہم فرق پیدا نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

---

❶ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (٦٦٦). النسائی، کتاب الامامۃ (٢/ ٩٣).
مسند احمد، اول مسند الکوفیین (٢/ ٩٨). روایت صحیح ہے۔

❷ بخاری، کتاب الاذان (٦١٥). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (٤٣٧).

❸ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (٤٣٩).

((إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ)). ❶

''اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں بھیجتے ہیں''۔

۲۳۶۔ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ـ ثَلَاثًا ـ ، وَ عَلَى الثَّانِيْ وَاحِدَةً)). ❷

''رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ دعاء خیر کرتے تھے''۔

۲۳۷۔ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا:

((أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا ؟)).

''تم ویسے کیوں نہیں صفیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں صفیں بناتے ہیں؟''

ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! فرشتے اپنے رب کے حضور کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأَوَّلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ)). ❸

''پہلے وہ پہلی صفیں پوری کرتے ہیں اور پہلی صف میں خوب ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں''۔

پہلی صف میں دائیں طرف کھڑے ہونا

۲۳۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ)). ❹

---

❶ یہ روایت صحیح ہے۔ ابوداؤد، كتاب الصلوة (٦٦٤). النسائی، كتاب الامامة (٢/ ٨٩، ٩٠).

❷ یہ روایت صحیح ہے۔ نسائی، كتاب الامامة (٢/ ٩٢، ٩٣). ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها (٩٩٦). ابن خزيمه (٣/ ٢٧).

❸ مسلم، كتاب الصلوة (٤٣٨). ابوداؤد (٦٨٠). النسائی، كتاب المساجد (٧٣٠) (٢/ ٨٣). ابن ماجه (٩٩٢).

❹ یہ روایت حسن ہے۔ ابوداؤد، كتاب الصلوة (٦٨٦). ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها (١٠٠٥). ابن حجر نے فتح الباری میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ (٢/ ٢١٣).

''اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں طرف والوں کے لئے دعاء خیر کرتے ہیں''۔

۲۳۹۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم پسند کرتے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)). ❶

''میرے رب! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا''۔

نماز میں بال اور کپڑے سمیٹنے کی ممانعت

۲۴۰۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم سات اعضاء پر سجدہ کریں' پیشانی (ناک سمیت) دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے' دونوں پاؤں' اور یہ کہ ہم بال اور کپڑے نہ سمیٹیں۔ ❷

وضاحت: کپڑے اور بال سمیٹنے سے اس لیے منع فرمایا کہ ہم انہیں مٹی لگنے سے نہ بچائیں۔ جب ہم نماز پڑھیں تو انہیں چھوڑ دیں اگر زمین پر لگتے ہیں تو انہیں لگنے دیں اور سات اعضاء پر سجدہ کریں۔

بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

۲۴۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہما کو سر پر جوڑا باندھے ہوئے دیکھا تو وہ کھڑے ہو کر اسے کھولنے لگے۔ پس جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: آپ کو میرے سر سے کیا سروکار؟ انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ)). ❸

''اس کی مثال تو اس شخص جیسی ہے جو نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں''۔

---

❶ مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (۷۰۹). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۶۱۵).
نسائی، کتاب الامامۃ (۲/ ۹۴). ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (۱۰۰۶).

❷ بخاری، کتاب الاذان (۸۰۹). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۲۲۸/۴۹۰).

❸ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۲۳۲/ ۴۹۲). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۶۴۷).
مسند احمد، من مسند بنی ھاشم (۱/ ۳۹۵).

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

۲۴۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)). ❶

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے' مقدور بھر کوشش کر کے اسے روکے' اگر وہ انکار کرے تو پھر اس سے جھگڑا کرے' کیونکہ وہ تو شیطان ہے''۔

۲۴۳۔ سیدنا ابوجہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)). ❷

''نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا تو اس کے لیے چالیس تک کھڑے رہنا' اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر ہے''۔

سیدنا ابونصر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ وہ چالیس یوم ہیں یا چالیس ماہ ہیں یا چالیس سال۔

نماز میں سترہ رکھنا

۲۴۴۔ سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِي مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ)). ❸

''جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی رکھے اور کوئی اس (سترے) کے پیچھے سے گزرے' تو اس کی اسے فکر نہیں کرنی چاہیے''۔

۲۴۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ، فَإِنْ

---

❶ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۲۵۸/ ۵۰۵).

❷ بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۵۱۰). مسلم (۲۶۱/ ۵۰۷). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۷۰۱).

❸ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۹۹). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۶۸۵).

لَمْ يَجِدْ فَلْيَخُطَّ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ)). ❶

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر اسے کوئی چیز نہ ملے تو وہ اپنی لاٹھی نصب کر لے اور اگر وہ نہ پائے تو پھر ایک لکیر کھینچ لے پھر اس کے سامنے سے گزرنے والی چیز اس کے لیے مضر نہیں ہوگی''۔

پیشاب پاخانے کو روکتے ہوئے نماز پڑھنے کی ممانعت

۲٤٦۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ)). ❷

''کھانے کی موجودگی اور پیشاب پاخانے کی حاجت کے وقت نماز نہیں ہوتی''۔

۲٤٧۔ سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ وہ اپنے سرین ملا رہا ہو (یعنی پیشاب پاخانہ روک رہا ہو)''۔ ❸

نماز میں وسوسہ آنے کی ممانعت

۲٤٨۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا انْتَهَتْ رَجَعَ فَوَسْوَسَ)). ❹

''جب شیطان نماز کے لیے اذان سنتا ہے تو وہ گوز مارتا ہوا دور چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس (مؤذن) کی آواز نہیں سنتا، پس جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو وہ لوٹ آتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے، پھر جب وہ اقامت سنتا ہے تو دوبارہ چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ اس کی آواز نہیں سنتا، پس جب وہ اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ لوٹ آتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے''۔

❶ مسند احمد (۲/ ۲٤۹). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ ٦۸۹.

❷ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٦۷/ ۸٦۹). ابو داؤد، کتاب الطهارۃ (۸۹). مسند احمد، باقی مسند الانصار (٦/ ٤۹)، حدیث (۲٤۲۲۱).

❸ موطا، کتاب النداء للصلوٰۃ (۱/ ۱٦۰)، حدیث (۵۰).

❹ بخاری، کتاب الاذان (٦۰۸). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۱۹/ ۳۸۹).

نماز میں آمین کہنا

۲۴۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). ❶
''جب امام آمین کہے تو تم آمین کہو' کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت ہوگئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

۲۵۰۔ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نماز میں (کھڑے ہوتے وقت) ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے:
((إِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)). ❷
''برابر ہو جاؤ' باہم فرق نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں فرق آ جائے گا۔ تم میں سے جو اہل دانش ہیں وہ میرے قریب ہوا کریں۔ پھر جو ان کے قریب ہیں' پھر جو ان کے قریب ہیں''۔

نماز میں تحمید

۲۵۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: أَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). ❸
''جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' (اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد کی)۔ کہے تو تم کہو: اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد ہے کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا' اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

---

❶ بخاری، کتاب الاذان (۷۸۰)۔ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۱۰)۔ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۹۳۵)۔

❷ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۳۲)۔ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۶۷۴)۔ النسائی، کتاب الامامۃ (۲/۹۰)۔

❸ بخاری، کتاب الاذان (۷۹۶)۔ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۰۹)۔ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۸۴۸)۔ ترمذی (۲۶۷)۔

سخت گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کرنا اور اس کے متعلق احکامات

۲۵۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).❶

''جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈا کرو۔ کیونکہ گرمی کی شدت' جہنم کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہے''۔

۲۵۳۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).❷

''نماز ظہر کو ٹھنڈا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی کی وجہ سے ہے''۔

عشاء تاخیر سے پڑھنا

۲۵۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ)).❸

''اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ نماز عشاء کو تہائی یا نصف رات تک موخر کریں''۔

۲۵۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْلَا أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ ، وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)).❹

''اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو میں انہیں نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم فرماتا''۔

۲۵۶۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کو موخر کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا:

---

❶ بخاری، کتاب المواقیت الصلوٰۃ، حدیث (٥٣٦). مسلم، کتاب المساجد، حدیث (١٨٠/٦١٥).

❷ بخاری ، کتاب مواقیت الصلاۃ، حدیث (٥٣٨). ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، حدیث (٦٧٩).

❸ یہ روایت صحیح ہے۔ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (١٦٧). ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (٦٩١). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٢/ ٢٥٠).

❹ روایت صحیح ہے۔ نسائی، کتاب الإمامۃ (١/ ٢٦٦، ٢٦٧).

”اے اللہ کے رسول ﷺ! نمازی عورتیں اور بچے سو گئے ہیں“۔

پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرگر رہے تھے۔ اور آپ ﷺ فرما رہے تھے:

((لَوْلَا أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذَا السَّاعَةَ)). ❶

”اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو میں انہیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم فرماتا“۔

شام کے کھانے کو نماز عشاء پر مقدم کرنا

۲۵۷۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَ حَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوا بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ، وَلَا تَعْجَلُوْا عَلَى عِشَائِكُمْ)). ❷

”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے اور شام کا کھانا بھی آ جائے تو نماز مغرب سے پہلے اسے شروع کرو۔ اور نماز عشاء کے لیے جلدی نہ کرو“۔

۲۵۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوا بِالْعِشَاءِ ، وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ)). ❸

”جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پہلے کھانا کھاؤ، جلدی نہ کرو حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو جاؤ“۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ہی کیا کرتے تھے کہ اگر ان کے لیے کھانا لگا دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی تو وہ نماز کے لئے نہ آتے حتیٰ کہ (کھانے سے) فارغ ہو جاتے، حالانکہ وہ امام کی قراءت سن رہے ہوتے تھے۔

نماز عشاء کو عتمہ کہنے کی ممانعت

۲۵۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ بخاری، کتاب التمنی (۵۷۱، ۷۲۳۹).

❷ بخاری، کتاب الاذان (۶۷۲). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۵۵۷).

❸ بخاری، کتاب الاذان (۶۷۳). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۵۵۹).

((لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ)). ❶

''دیہاتی تمہاری نماز (عشاء) کے نام پر تم پر غالب نہ آجائیں۔ سن لو! اس کا نام عشاء ہے' اور وہ عشاء کے وقت اونٹوں کا دودھ دھوتے ہیں''۔

۲٦۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِسْمُ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ)). ❷

''تمہاری نماز کا نام عشاء ہے' اس لیے کہ اللہ کی کتاب میں اس کا نام عشاء ہے' اور اونٹوں کا اس وقت دودھ دھونے کی وجہ سے اسے عتمہ کہا جاتا ہے''۔

مغرب کو عشاء کا نام دینے کی ممانعت

۲٦۱۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ ، وَ يَقُوْلُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ)). ❸

''دیہاتی تمہاری نماز مغرب کے نام پر تم پر غالب نہ آجائیں' دیہاتی کہتے ہیں' وہ عشاء ہے''۔

مغرب اور عشاء کے مابین نماز

۲٦۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عَدَلْنَ لَهُ عِبَادَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً)). ❹

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتا ہے اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کرتا تو اسے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے''۔

---

❶ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۲۲۹/ ٦٤٤)۔ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٨٤).

❷ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۲۲۹/ ٦٤٤).

❸ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (٥٦۳).

❹ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (٤۳٥). ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا (۱۳۷٤).

یہ روایت نہایت ضعیف ہے۔ سند میں عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے۔

بچوں کو نماز کی تلقین کرنا

۲۶۳۔ سیدنا سبرہ بن جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مُرُوْا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ فَإِذَا بَلَغَ عَشَرَ سِنِيْنَ فَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا)). ❶

''جب بچہ سات برس کی کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور جب دس برس کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو پھر اس کی اس وجہ سے پٹائی کرو''۔

۲۶۴۔ سیدنا سبرہ بن جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلِّمُوْا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ إِبْنَ سَبْعٍ وَ اضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا إِبْنَ عَشْرٍ)). ❷

''جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز کی تعلیم دو اور جب دس برس کا ہو جائے (اور نماز نہ پڑھے)، تو پھر اس کی اس وجہ سے پٹائی کرو''۔

۲۶۵۔ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)). ❸

''جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو ان کی پٹائی کرو اور (اس عمر میں) ان کے بستر الگ کر دو''۔

فجر کی سنتوں کی اہمیت

۲۶۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے فجر کی دو رکعتوں کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے۔ ❹

۲۶۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ (٤٩٤). ترمذی، کتاب الصلوۃ (٤٠٧). یہ روایت صحیح ہے۔

❷ ترمذی، کتاب الصلوۃ (٤٠٧). روایت صحیح ہے۔

❸ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ (٤٩٥). مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابه (٢/ ١٨٧). روایت صحیح ہے۔

❹ بخاری، کتاب الجمعة (١١٦٣). مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا (٩٤/ ٧٢٤).

((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)). ❶

''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور مافیہا (جو کچھ اس دنیا میں ہے) سے بہتر ہیں''۔

ظہر کی سنتوں کے متعلق احکامات

۲۶۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ ❷

۲۶۹۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ أَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)). ❸

''جس شخص نے ظہر سے پہلے اور اس کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کی، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا''۔

۲۷۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھتے تو پھر آپ انہیں ظہر کے بعد پڑھ لیتے۔ ❹

عصر کی سنتوں کے متعلق احکامات

۲۷۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ إِمْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)). ❺

''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے، جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے''۔

۲۷۲۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ❻

---

❶ مسلم، کتاب صلٰوۃ المسافرین وقصرها (۷۲۵). ترمذی، کتاب الصلٰوۃ (٤١٦).

❷ بخاری، کتاب الجمعة (١١٨٠). مسلم، کتاب صلٰوۃ المسافرین وقصرها (٧٢٩).

❸ ابوداؤد، کتاب الصلٰوۃ (١٢٦٩). ترمذی، کتاب الصلٰوۃ (٤٢٧). روایت صحیح ہے۔

❹ ترمذی، کتاب الصلٰوۃ (٤٣٦). روایت حسن ہے۔

❺ ابوداؤد، کتاب الصلٰوۃ (١٢٧١). ترمذی، کتاب الصلٰوۃ (٤٣٠). روایت حسن ہے۔

❻ ابوداؤد، کتاب الصلٰوۃ (١٢٧٢). روایت حسن ہے۔

مغرب سے پہلے اور اس کے بعد سنتیں پڑھنے کے متعلق احکامات

۲۷۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ میں تھے، تو جب مؤذن نماز مغرب کے لیے اذان دیتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد کے ستونوں کی طرف جلدی سے بڑھتے، اور وہ دو دو رکعتیں پڑھتے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی اجنبی شخص مسجد میں آتا تو وہ کثرت کے ساتھ ان دو رکعتوں کو پڑھتا ہوا دیکھ کر یہ خیال کرتا کہ نماز ہو چکی ہے۔ ❶

۲۷۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ ❷

عشاء کی سنتوں کے متعلق احکامات

۲۷۵۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ . قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ)). ❸

"ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: جو چاہے اس کے لیے"۔

۲۷۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں، اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ جمعہ کے بعد، مغرب کے بعد اور عشاء کے بعد دو دو رکعتیں پڑھیں۔ ❹

سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم

۲۷۷۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم سات اعضاء پر سجدہ کریں۔ اور ہم بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔ سات اعضاء یہ ہیں، پیشانی (ناک بھی اس میں شامل ہے)، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ ❺

---

❶ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها (۸۳۷). بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۶۲۵).

❷ سنن ابی داؤد.

❸ بخاری، کتاب الاذان (۶۲٤). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها (۸۳۸).

❹ متفق علیه، کتاب الجمعة.

❺ بخاری، کتاب الصلوٰۃ (۸۰۹، ۸۱۰). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (٤۹۰). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۸۸۹).

سجدہ سہو کے احکامات

۲۷۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)). ❶

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ جاتا ہے اور اسے التباس کا شکار کر دیتا ہے' حتیٰ کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے' جب تم میں سے کوئی ایسی صورت سے دو چار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھا بیٹھا دو سجدے کرے''۔

۲۷۹۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ)). ❷

''جس شخص کو اپنی نماز میں شک گزرے تو اسے چاہیئے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے''۔

سجدہ تلاوت کے احکامات

۲۸۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي وَيَقُولُ يَا وَيْلَتَا أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَلَهُ الْجَنَّةُ ، وَ أُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ)). ❸

''جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور وہ سجدہ کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ کر رونے لگتا ہے اور کہتا ہے' ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا اور اس کے لیے جنت ہے۔ جبکہ مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اور میں جہنم کا مستحق ٹھہرا''۔

---

❶ بخاری، کتاب الصلوۃ (۱۱۳۲). مسلم، کتاب الصلوۃ (۳۸۹).

❷ ابو دائود، کتاب الصلوۃ (۱۰۳۳). مسند احمد (۱/ ۲۰۵). یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عتبہ بن محمد بن حارث ہے۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مجہول ہے۔

❸ مسلم، کتاب الایمان (۸۱/ ۱۳۳). ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا (۱۰۵۲).

۲۸۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب سجدے والی سورت تلاوت فرماتے تو آپ ﷺ سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے حتیٰ کہ نماز کے وقت کے علاوہ ہم میں سے کسی کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی۔ ❶

سجدہ شکر کے احکامات

۲۸۲۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کو خوش کن معاملہ درپیش ہوتا یا آپ کو خوشخبری موصول ہوتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔ ❷

کثرت سجود کے متعلق احکامات

۲۸۳۔ سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں رات بسر کیا کرتا تھا۔ میں وضوء کے لیے پانی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر کرتا یا کوئی اور کام ہوتا تو میں کر دیا کرتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:

((اَسْأَلْنِي)). ''مجھ سے مانگو''۔

میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت میں آپ کے ساتھ رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ ؟)). ''کیا اس کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتا؟''

میں نے عرض کیا، بس یہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)). ❸

''اس مسئلہ میں کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کر''۔

۲۸۴۔ سیدنا معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان سے ملا تو میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے میں کروں اور وہ مجھے جنت میں داخل کر دے۔ یا میں نے کہا: اللہ کو جو اعمال پسند ہیں ان کے متعلق بتائیں۔ وہ خاموش رہے۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا تو وہ

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۰۷۵). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰة (۵۷۵).

❷ ابو داؤد، کتاب الجمعة (۲۷۷٤). ترمذی، کتاب السیر عن رسول اللّٰه ﷺ (۱۵٤۸).
یہ روایت حسن ہے۔

❸ مسلم، کتاب الصلوٰة (٤۸۹). ابو داؤد، کتاب الصلوٰة (۱۳۲۰).

خاموش رہے۔ پھر تیسری مرتبہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا' میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً)). ❶

''تم اللہ کے لیے کثرت سجود کا اہتمام والتزام کرو۔ اس لیے کہ تم جو سجدہ کرو گے' اس کی وجہ سے اللہ تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور اس کی وجہ سے تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا''۔

معدان بیان کرتے ہیں اس کے بعد میں سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی ثوبان کی طرح ہی جواب دیا۔

رکوع میں کمر سیدھی رکھنے کے احکامات

۲۸۵۔ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَجْزِئُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ)). ❷

''جب تک تم میں سے کوئی رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی نہ رکھے تو اس کی نماز درست نہیں''۔

۲۸۶۔ شقیق سے روایت ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز میں اپنی کمر سیدھی نہ کرتے ہوئے دیکھا تو جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو اسے بلایا اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: ''تم نے نماز نہیں پڑھی' اور اگر تم فوت ہو جاتے تو تم اس دین پر فوت نہ ہوتے جس پر اللہ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا''۔ ❸

۲۸۷۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ)). ❹

''اللہ طہارت کے بغیر پڑھی گئی نماز اور چوری کے مال میں سے کی گئی خیرات قبول نہیں کرتا''۔

---

❶ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (٤٨٨). ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (٣٨٨، ٣٨٩).

❷ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (٨٥٥). ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (٢٦٥). روایت صحیح ہے۔

❸ بخاری، کتاب الاذان (٧٩١).

❹ مسلم، کتاب الطهارۃ (١/٢٢٤). ترمذی، کتاب الطهارۃ (١).

اوقاتِ مکروہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت

۲۸۸۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین اوقات میں، ہمیں نماز پڑھنے یا اپنے فوت شدگان کو دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، جب سورج طلوع ہو رہا ہوتی کہ وہ بلند ہو جائے، جب ٹھیک دوپہر ہو حتیٰ کہ سورج جھک جائے اور جب سورج غروب ہو رہا ہو حتیٰ کہ وہ غروب ہو جائے۔ ❶

۲۸۹۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ)). ❷

''صبح کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے، اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے''۔

۲۹۰۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کے علاوہ ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ)). ❸

''جمعہ کے دن کے سوا جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے''۔

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت

۲۹۱۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ، فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ)).

''اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو۔ اس لیے کہ وہ شیاطین میں سے ہے''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (۲۹۳/ ۸۳۱). ابوداؤد، کتاب الجنائز (۳۱۹۲). ترمذی، کتاب الجنائز (۱۰۳۰).

❷ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (۵۸٦). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا (۲۸۸/ ۸۲۷).

❸ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۰۸۳).

((صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ)).❶

''وہاں نماز پڑھو اس لیے کہ وہ برکت ہے''۔

پیشاب روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت

۲۹۲۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ ؛ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ ، وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ ، وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ)).❷

''تین کام ایسے ہیں جن کا کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں، کوئی آدمی لوگوں کی امامت نہ کرائے جو انہیں چھوڑ کر صرف اپنی ذات کے لیے دعا کرے، اگر اس نے ایسے کیا تو اس نے ان کی خیانت کی، کوئی شخص کسی کے گھر سوراخ سے نہ دیکھے الا یہ کہ وہ اجازت طلب کرے، اور اگر اس نے ایسے کیا تو اس نے ان کی خیانت کی۔ اور وہ پیشاب روکے ہوئے نماز نہ پڑھے، (بلکہ پہلے پیشاب کر لے پھر نماز پڑھے)''۔

عشاء کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت

۲۹۳۔ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرمایا کرتے تھے۔❸

۲۹۴۔ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اس (نماز عشاء) سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔❹

وضاحت: بعض ائمہ نے کہا ہے کہ آپ نے حرام اور مکروہ گفتگو سے منع فرمایا ہے۔ جہاں تک خیر و بھلائی کی گفتگو کا تعلق ہے، جیسے علم پڑھنا پڑھانا، صالحین کی حکایات بیان کرنا، مکارم اخلاق پر گفتگو کرنا اور مہمان سے بات چیت کرنا، یہ جائز ہیں۔

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (٤٩٣). مسند احمد، اوّل مسند الکوفیین (٤/ ٣٥٣)، حدیث (١٨٥٦٥).

❷ ابوداؤد (٩٠).

❸ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (٥٦٨). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (٢٣٥/ ٦٤٧).

❹ ابوداؤد (٤٨٤٩).

نمازِ چاشت کے متعلق احکامات

۲۹۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی:
((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَ أَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ)).❶
''ہر ماہ کے تین روزے، چاشت کی دو رکعتوں کی اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں''۔

۲۹۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اور جس قدر اللہ چاہتا مزید بھی پڑھ لیتے تھے۔❷

۲۹۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).❸
''جس شخص نے چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کی، اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

۲۹۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ)).❹
''جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل تعمیر کر دیتا ہے''۔

وضوء کے بعد نماز تحیۃ الوضوء پڑھنے کی فضیلت

۲۹۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((يَا بِلَالُ رضی اللہ عنہ ! حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ ؟))
''اے بلال! مجھے اس عمل کے بارے میں بتاؤ، جو تم نے اسلام میں کیا ہو، جس سے تم سب سے زیادہ

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۱۷۸). مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین وقصرها (۷۲۱).
❷ مسلم (۷۱۹).
❸ ترمذی، کتاب الصلوٰة (۴۷۶). یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ''النہاس بن قہم'' ضعیف ہے۔ التقریب (۷۱۸۸).
❹ ترمذی، کتاب الصلوٰة (۴۷۳). یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ''محمد بن اسحاق'' مدلس ہے۔ اور عن سے روایت کرتا ہے۔

پر امید ہو' اس لیے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے؟''

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا:

''میں نے اسلام میں جو عمل کیا ہے اور جس سے میں سب سے زیادہ پر امید ہوں' وہ یہ ہے کہ میں دن یا رات کے کسی بھی وقت وضوء کرتا ہوں تو اس وضوء کے بعد جس قدر اللہ نے میرے مقدر کیا ہوتا ہے' نماز پڑھتا ہوں''۔ ❶

نماز میں اطمینان وسکون اختیار کرنا

۳۰۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی آیا' اس نے نماز پڑھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا اور فرمایا:

((إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)).

''واپس جاؤ' نماز پڑھو' اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی''۔

پس وہ واپس گیا اور جیسے پہلے نماز پڑھی تھی ویسے ہی نماز پڑھی۔ پھر حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا:

((إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)).

''واپس جاؤ اور نماز پڑھو' اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی''۔

تین دفعہ ایسے ہوا تو وہ آدمی عرض کرتا ہے' اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا' میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ، وَ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)). ❷

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر (اللہ اکبر) کہو' پھر جو قرآن یاد ہو اس سے پڑھو' پھر رکوع کرو حتیٰ کہ رکوع میں اطمینان ہو' پھر اٹھو حتیٰ کہ تم صحیح طرح کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ تم اطمینان

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۱۴۹). مسلم، فضائل الصحابه (۲۴۵۸).

❷ بخاری، کتاب الاذان (۷۹۳). مسلم، کتاب الصلوٰة (۳۹۷ / ۴۵، ۴۲).

ابو داؤد، کتاب الصلوٰة (۸۵۶).

کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر اٹھو حتیٰ کہ تم اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ' اور اپنی پوری نماز اسی طرح ادا کرو''۔

فوت شدہ نماز کی ادائیگی کے احکام

۳۰۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَسِيَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ)).

''جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے' اس کے سوا اس پر کوئی کفارہ نہیں''۔

سیدنا قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴾ ''میری یاد کے لیے نماز قائم کرو''۔ ❶

۳۰۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴾)). ❷

''جب تم میں سے کوئی شخص نیند یا بھول جانے کی وجہ سے نماز نہ پڑھے تو جب اسے یاد آئے اسے پڑھ لے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو ﴾''۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت

۳۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ)). ❸

''یہ غبن کرنا ہے جو شیطان بندے کی نماز سے غبن کرتا ہے''۔

۳۰۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكَ وَالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ ، فَإِنَّ الْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ ، وَ إِنْ كَانَ وَلَا

---

❶ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (۵۹۷). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۶۸۴). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۴۴۲).

❷ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (۵۹۷). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۶۸۴). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۴۴۲).

❸ بخاری، کتاب الاذان (۷۵۱). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۹۱۰).

بُدَّفَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ))۔ ❶

''نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے اجتناب کرو' کیونکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت ہے' اگر دیکھنا ضروری ہی ہے تو پھر نفل نماز میں' فرض میں نہیں''۔

دورانِ نماز آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی ممانعت

۳۰۵۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ))۔ ❷

''لوگ دورانِ نماز آسمان کی طرف اپنی نظریں اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ وہ ان کی طرف واپس نہیں آئیں گی''۔

۳۰۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ))۔

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی نماز میں، آسمان کی طرف اپنی نظریں اٹھاتے ہیں''۔

اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات شدت اختیار کر گئی' حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ))۔ ❸

''لوگ اس سے باز آ جائیں یا پھر ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی''۔

۳۰۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ))۔ ❹

''لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف اپنی نظریں اٹھانے سے باز آ جائیں وگرنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی''۔

---

❶ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۵۸۹)، عن انس رضی اللّٰہ عنہ.

❷ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۱۱۷/ ۴۲۸). ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (۱۰۴۵).

❸ بخاری، کتاب الاذان (۷۵۰). ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (۱۰۴۴).

❹ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۲۹/۱۱۸). النسائی فی السھو (۳/ ۳۴).

ترک نماز کی ممانعت

۳۰۸۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)). ❶

''بے شک آدمی اور شرک وکفر کے مابین فرق ترک نماز ہے''۔

۳۰۹۔ اور ایک دوسری روایت میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے:

((بَيْنَ الْكُفْرِ وَ اِيْمَانٍ تَرْكُ الصَّلَاةِ)). ❷

''کفر وایمان کے مابین فرق ترک نماز ہے''۔

۳۱۰۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)). ❸

''ہمارے اور ان کے مابین جو عہد ہے وہ نماز ہے' پس جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا''۔

۳۱۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کیا تو فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهُ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَانَ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ أُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ)). ❹

''جس نے اس کی حفاظت کی تو روزِ قیامت اس کے لیے نور' برہان اور نجات ہوگی' اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو اس کے لیے روزِ قیامت نور ہوگا نہ برہان ہوگی اور نہ ہی نجات' بلکہ وہ قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔

---

❶ مسلم، كتاب الايمان (١٣٤/ ٨٢). ابو داؤد، كتاب السنة (٤٦٧٨).
ترمذی، كتاب الايمان (٢٦١٩ ، ٢٦١٩).

❷ ترمذی، كتاب الايمان (٢٦١٨).

❸ ترمذی، كتاب الايمان (٢٦٢١). ابن ماجه، اقامة الصلٰوة والسنة فيها (١٠٧٩).

❹ مسند احمد، ٢/ ١٦٩. روایت حسن ہے۔

۳۱۲۔ سیدنا عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ترک نماز کے علاوہ کسی اور عمل کے ترک کرنے کو کفر تصور نہیں کرتے تھے۔ ❶

۳۱۳۔ سیدنا ابوملیح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک ابر آلود دن، کسی غزوہ میں سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے کہا: نماز عصر جلدی پڑھ لو، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ)). ❷

''جس شخص نے نماز عصر ترک کر دی تو اس کے اعمال ضائع ہو گئے''۔

۳۱۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَ أَنْجَحَ ، وَ إِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسَرَ)). ❸

''روزِ قیامت بندے سے، سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہو جائے گا، اور اگر وہ درست نہ ہوئی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا''۔

۳۱۵۔ مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں، ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ہم نے کہا، نماز۔ انہوں نے کہا: جس شخص نے نماز ضائع کر دی، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، آپ نے نماز پڑھی جبکہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ ❹

۳۱۶۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)). ❺

''جس شخص سے نماز عصر فوت ہو گئی، تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا''۔

۳۱۷۔ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، بے شک نمازی وقت پر نماز پڑھتا ہے، اور اسے اس کے وقت سے فوت

---

❶ ترمذی، کتاب الایمان (۲۶۲۲).

❷ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (۵۵۳). ابن ماجه، کتاب الصلوٰۃ (۶۹۴). مسند احمد، باقی مسند الانصار ۵/ ۴۲۲، حدیث (۲۳۱۰۹).

❸ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۴۱۳). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۸۶۴).

❹ موطا ۱/ ۳۹ حدیث (۵۱).

❺ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ (۵۵۲). مسلم، المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۲۰۰/ ۶۲). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۴۱۴).

نہیں کرتا' اور جب اسے اس کے وقت سے فوت کر دیتا ہے' تو وہ اس کے لیے' اس کے اہل و مال سے اعظم یا افضل ہوتا ہے۔ ❶

نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے کی ممانعت

۳۱۸۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَّقْتِهَا ؟)).

''تمہاری اس وقت کیا کیفیت ہوگی جب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے یا وہ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے میں کمزوری ظاہر کریں گے؟''

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ)). ❷

''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا' اگر تو ان کے ساتھ بھی نماز پالے تو پھر پڑھ لینا' وہ تمہارے لیے نفل ہوگی''۔

۳۱۹۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَ إِلَّا قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ)). ❸

''ابوذر! عنقریب میرے بعد کچھ ایسے حکمران ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے میں کمزوری ظاہر کریں گے' پس نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا' اگر تم نے اسے وقت پر پڑھ لیا' تو تیرے لیے نفلی ہوگی' ورنہ تم نے اپنی نماز کو بچالیا''۔

۳۲۰۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں پیچھے

---

❶ موطا، کتاب الصلوٰۃ (۱/۱۲)، حدیث (۲۳).

❷ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۲۳۸/ ٦٤٨). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (٤٣١). ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (١٢٥٦).

❸ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ (۲۳۹/ ٦٤٨).

رہنے کا طرزِ عمل دیکھا تو انہیں فرمایا:

((تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ)).❶

''آگے بڑھو، میری اقتدا کرو، اور تمہارے بعد آنے والے تمہاری اقتدا کریں گے، لوگ پیچھے ہوتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں پیچھے کر دے گا''۔

۳۲۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)).❷

''لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں جہنم میں پیچھے دھکیل دے گا''۔

استخارے کے متعلق احکامات

۳۲۲۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے، جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے❸ پھر یہ دعاء پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ

---

❶ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۱۳۰/ ۴۳۸). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۶۸۰).

❷ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۶۸۹).

❸ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ نماز فجر کے علاوہ دو رکعت نماز علاوہ الگ نماز ہے۔ اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد فرض عین ہو اور جو اس کے متعلق ہو۔ نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فجر نماز کی دو سنتوں کے علاوہ الگ نماز ہے۔ الشیخ النووی رحمہ اللہ نے ''الاذکار'' میں کہا ہے: اگر نماز ظہر کی سنتوں کے بعد یا کسی بھی نفل نماز کے بعد دعاء استخارہ کی جائے تو ٹھیک ہے خواہ دو رکعتیں ہوں یا زیادہ۔ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسے مطلق قرار دینے میں نظر (یعنی درست نہیں) ہے۔ اور جو ظاہر ہے وہ اس طرح ہے کہ ''اگر اس شخص نے وہ مذکورہ نماز اور نماز استخارہ کی ایک ساتھ نیت کی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ لیکن اگر اس نے ان دونوں نماز کی ایک ساتھ نیت نہیں کی تو پھر ٹھیک نہیں۔ تحیۃ المسجد کی نماز کا فرق کیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے مراد دعاء میں مشغول ہونا ہے۔ جبکہ نماز استخارہ سے مراد ہے کہ دعاء اس کے بعد کی جائے یا اس کے دوران کی جائے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کی جائے۔ اسی لئے کہ ظاہری خبر کے مطابق یہی ہے کہ نماز اور دعاء معاملے کے ارادے کے وجود کے بعد ہو۔ (دیکھئے فتح الباری ۱۱/ ۱۸۹)

هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي ، (أَوْ قَالَ:) عَاجِلِ أَمْرِي وَ آجِلِهِ ، فَاقْدُرْهُ لِي وَ يَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ ، اَللّٰهُمَّ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي (أَوْ قَالَ) عَاجِلِ أَمْرِي وَ آجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَ اصْرِفْنِي عَنْهُ ، وَ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ)) وَ يُسَمِّي حَاجَتَهُ. ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی وجہ سے خیر چاہتا ہوں' تیری قدرت کے ذریعے قدرت چاہتا ہوں' تیرے عظیم فضل ❷ کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے' میں قدرت نہیں رکھتا' تو جانتا ہے' میں نہیں جانتا۔ تو تمام پوشیدہ چیزیں جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین' میری معاش اور میری آخرت کے بارے میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے۔ پھر اس میں میرے لئے برکت رکھ دے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لئے دین' معاش (دنیا) اور انجام کار میں برا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور خیر و بھلائی جہاں کہیں بھی ہو میرے لیے مقدر کر دے' پھر مجھے اس پر راضی کر دے''۔ اور اپنی حاجت کا نام لے۔

نماز تسبیح

۳۲۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَسْمَعُكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَقُولُ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ قَدِيمَهُ وَ حَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَ عَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَ كَبِيرَهُ سِرَّهُ وَ عَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُورَةً ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ أَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَةَ عَشَرَ مَرَّةً ، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ

---

❶ بخاری ، کتاب التوحید ، حدیث (۷۳۹۰). ابو داؤد ، کتاب الصلوۃ ، حدیث (۱۵۳۸).

❷ اس میں اشارہ ہے کہ رب تعالی کی عطاء اس سے افضل ہے۔ اس کی نعمتوں کے متعلق اس پر کسی کا کوئی حق نہیں۔ جیسا کہ اہل السنہ کا مذہب ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۱۱/ ۱۸۹)

الرُّکُوعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ، ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ، ثُمَّ تَرْفَعُ وَ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ ، وَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فَافْعَلْ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً))۔

''سیدنا عباس' چچا جان! کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ بیان نہ کروں؟ کیا میں تمہیں کوئی تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو (درج ذیل عمل کی وجہ سے) دس خصلتوں والا نہ بنا دوں؟ کہ جب آپ یہ عمل کریں گے تو اللہ عزوجل آپ کے اگلے پچھلے' پرانے نئے' انجانے میں اور جان بوجھ کر کیے گئے تمام چھوٹے بڑے' پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما دے؟ (وہ یہ) کہ آپ چار رکعات نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں۔ جب آپ اس قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام کی حالت میں ہی یہ کلمات پندرہ بار پڑھیں ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) پھر رکوع میں جا کر دس مرتبہ یہ کلمات ادا کریں۔ پھر آپ رکوع سے اٹھ جائیں اور دس بار یہی کلمات پڑھیں۔ پھر سجدہ میں جائیں اور یہی کلمات دس بار پڑھیں' پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس بار انہی کلمات کو دہرائیں۔ اور پھر (دوسرے) سجدے میں چلے جائیں۔ دس بار اس تسبیح کو دہرائیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور (جلسہ استراحت میں) دس بار اس تسبیح کو دہرائیں۔ اس طرح ہر رکعت میں یہ پچھتر مرتبہ ہوئیں۔ اس طرح چاروں رکعتوں میں یہ عمل دہرائیں۔ اگر آپ طاقت رکھتے ہوں تو نماز تسبیح روزانہ ایک بار پڑھیں۔ اگر آپ ایسا نہ کر سکتے ہوں تو ہر جمعہ ایک بار پڑھیں۔ یہ بھی نہ کر سکتے ہوں تو ہر ماہ ایک بار پڑھیں' اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو پھر سال میں ایک بار' اگر آپ سال میں بھی نہ کر سکیں تو پھر اپنی زندگی میں ایک بار ضرور پڑھیں''۔

ایک روایت میں ہے:

((إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ ذَنْبُكَ))۔ ❶

''اگر آپ تمام اہل زمین سے بڑھ کر گناہ گار ہوں تو بھی آپ کے گناہ بخش دیئے جائیں گے''۔

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۲۹۷)۔ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا (۱۳۸۷)۔ روایت صحیح ہے۔

نماز حاجت کے احکامات

۳۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ ، وَ لَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)).❶

''جس شخص کو اللہ سے یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ وضوء کرے اور اچھی طرح وضوء کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھے' پھر اللہ کی ثنا بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے۔ پھر یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' جو حلیم و کریم ہے۔ پاک ہے اللہ' عرش عظیم کا رب۔ تمام تعریفیں اللہ' رب العالمین کے لیے ہیں۔ میں تجھ سے تیری رحمت کے موجبات' تیری مغفرت کے عزائم کا' ہر نیکی کی غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں' میرے تمام گناہ معاف کر دے۔ میرے تمام غم دور کر دے۔ اور میری تمام حاجتیں جو تجھے پسند ہیں انہیں پوری فرما دے' سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!''۔

نماز توبہ کے احکامات

۳۲۵۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میری یہ کیفیت تھی کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا' اللہ جس قدر چاہتا مجھے اس سے فائدہ پہنچاتا۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی مجھے حدیث سناتا تو میں اس سے حلف لیتا' اگر وہ حلف دیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ بیان کرتے ہیں' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی' اور انہوں نے سچ فرمایا' انہوں نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

❶ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (۴۷۹). ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا (۱۳۸۴). روایت نہایت ضعیف ہے۔ سند میں فائد ابوالورقاء متروک الحدیث ہے۔

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾ [آل عمران: ١٣٥])).❶

''جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر اچھی طرح وضوء کرکے دو رکعتیں پڑھتا ہے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے''۔

پھر آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾ [آل عمران: ١٣٥]

''جو لوگ کسی بے حیائی کا ارتکاب کر لیتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں' تو پھر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرب طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کر سکتا''۔

دوران سفر دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

۳۲۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ ﷺ ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کرتے اور پھر انہیں ایک ساتھ پڑھ لیتے۔ اور مغرب کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ اسے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔❷

۳۲۷۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر ہوتے تو نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع فرماتے اور مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔❸

سفر سے واپسی پر نماز

۳۲۸۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے' اپنی لمبی حدیث میں روایت کرتے ہیں' اس میں وہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے' جب آپ سفر سے

---

❶ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٥٢١). ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ (٤٠٦). روایت حسن ہے۔

❷ بخاری، کتاب الجمعة (١١٠٨، ١١١٠). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها (٧٠٤/٤٦، ٤٨).

❸ بخاری، کتاب الجمعة (١١٠٧). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها (٧٠٤/ ٥١، ٥٣).

تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر حدیث بیان کی۔ ❶

قصر نماز کے احکامات

۳۲۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ میں) نماز ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں۔ اور آپ مکہ جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے اور مقام ذوالحلیفہ پر (نماز عصر کی) دو رکعتیں پڑھیں۔ ❷

۳۳۰۔ سیدنا نافع بیان کرتے ہیں، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرہ کے لیے روانہ ہوئے تو انہوں نے ذوالحلیفہ کے مقام پر قصر نماز ادا کی۔ ❸

نماز خوف کے متعلق احکامات

۳۳۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض ایام میں نماز خوف ادا کی۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ (نماز کے لیے) کھڑا ہو جاتا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل ہوتا۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ ایک رکعت پڑھ کر چلے جاتے، پھر دوسرے آتے اور آپ انہیں ایک رکعت پڑھاتے۔ اور دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت اپنے طور پر پڑھی۔ ❹

نماز عیدین کے احکامات

۳۳۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما دونوں عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ ❺

۳۳۳۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید پڑھی، آپ نے اذان و اقامت کے بغیر خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے،

---

❶ بخاری، كتاب الوصايا (۲۷۵۷). مسلم، كتاب التوبة (۲۷۷۹).

❷ بخاری، كتاب الجمعة (۱۰۸۹). مسلم، كتاب صلوة المسافرين و قصرها (۶۹۰).
ابوداؤد، كتاب المناسك (۱۲۰۲).

❸ موطا مالك ۱/۱۴۷ (۱۰).

❹ بخاری، كتاب الجمعة (۹۴۲). مسلم، كتاب صلوة المسافرين وقصرها (۸۴۳).

❺ بخاری، كتاب الجمعة (۹۲۰). مسلم، كتاب صلوة العيدين (۸۸۸).

آپ ﷺ نے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم فرمایا' اس کی اطاعت پر ترغیب دلائی' لوگوں کو وعظ و نصیحت کی' پھر آپ خواتین کے پاس آئے انہیں بھی وعظ ونصیحت کی اور فرمایا:

((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ حَطَبِ جَهَنَّمَ)).

''صدقہ کیا کرو' اس لیے کہ جہنم کا زیادہ ایندھن تم ہو''۔

پس لوگوں کے وسط میں سے ایک عورت دونوں رخساروں کو زور سے پکڑتے اور کھینچتے ہوئے بولی' اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَايَةَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ)).

''اس لیے کہ تم بہت زیادہ شکوہ شکایت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو''۔

پھر وہ اپنے زیورات اور انگوٹھیاں وغیرہ اتار کر صدقہ کے طور پر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ [1]

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش طلب کرنے کے متعلق احکامات

۳۳٤۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کے دور میں لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی [2] کھڑا ہوا تو عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! [3] مال ہلاک ہو گئے، [4] بال بچے بھوک کا شکار ہو گئے' ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک دراز

---

[1] بخاری، کتاب الجمعۃ (۹۳۵). مسلم، کتاب صلوۃ العیدین (۸۸۵).

[2] حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث میں اس اعرابی کے نام کا ذکر نہیں۔ پھر بتایا کہ وہ کعب بن مرہ تھے۔ (دیکھئے فتح الباری ۵۸۲/۲)

[3] اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سائل مسلمان تھا۔

[4] قحط سالی کی وجہ سے اناج نہیں ہوا جس پر زندگی کا دارومدار ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۵۸۳/۲)

فرمائے' اس وقت مطلع بالکل صاف تھا' آسمان پر بادل کا ٹکڑا تک نہیں تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! ہم نے ابھی ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے۔ بادل پہاڑ کی طرح پھیل گئے' پھر آپ اپنے منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کے قطرے آپ کی داڑھی سے ٹپک رہے تھے۔ پس اس روز بارش ہوئی' اگلے روز بھی بارش ہوئی اور اس سے اگلے روز بارش ہوئی حتیٰ کہ آئندہ جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کہ اس کے علاوہ کسی اور نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مکان گر گئے' مال غرق ہو گیا' پس ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپ نے اپنے دست مبارک دراز فرمائے اور دعا کی: ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)) "اے اللہ! اس بارش کو کہیں اور لے جا' ہم پر نہ برسا"۔ پس آپ نے بادلوں کی طرف اشارہ کیا' بادل چھٹ گئے اور مدینہ ڈھال کی طرح ہو گیا۔ وادی قنات [1] ایک ماہ بہتی رہی اور ہر طرف سے شادابی وخوشحالی کی خبریں آنے لگیں"۔ [2]

نماز استسقاء کے احکامات

۳۳۵۔ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم ﷺ بارش طلب کرنے کے لیے باہر تشریف لے گئے' آپ قبلہ رخ ہوئے' دعا کی اور اپنی چادر کو پلٹا' آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں اونچی آواز سے قراءت کی۔ [3]

---

[1] ٹیلوں اور پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ جہاں بارش یا سیلاب کا پانی بہتا ہو۔

[2] بخاری، کتاب الجمعه، حدیث (۹۳۳)۔ مسلم، الاستسقاء، حدیث (۸/ ۸۹۷)۔

[3] بخاری، کتاب الجمعة (۱۰۲٤)۔ مسلم، صلوٰۃ الاستسقاء (۷۹٤)۔

بَابُ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کے احکامات

۳۳۶۔ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ أَيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَ إِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَ ادْعُوْا حَتّٰى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ)).❶

''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، وہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اور انھیں کسی شخص کے مرنے سے گرہن نہیں لگتا، پس جب تم ان میں کوئی ایسی چیز دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو، حتیٰ کہ وہ تاریکی جاتی رہے''۔

۳۳۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے ایک منادی کرنے والے کو بھیجا تو اس نے اعلان کیا: ''نماز کے لیے جمع ہو جاؤ'' آپ مسجد میں تشریف لائے، لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بندی کی اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، اس میں چار رکوع اور چار سجدے کیے''۔❷

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (١٠٤١). مسلم، الكسوف (٩١١).

❷ بخاری، کتاب الجمعة (١٠٦٦). مسلم، كتاب الكسوف (٤/ ٩٠١).

۷ كِتَابُ الْجُمُعَةِ

غسل جمعہ کے احکامات

۳۳۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)). ❶

''جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔''

۳۳۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَ جَسَدَهُ)). ❷

''اللہ کے لیے ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ ہر سات ایام میں غسل کرے، جس میں وہ اپنا سر اور اپنا دھوئے۔''

۳۴۰۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ)). ❸

''غسل جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔''

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۸۷۷، ۸۹٤). مسلم، کتاب الجمعة (۸٤٤). ترمذی، کتاب الجمعة (۲۹۲).

❷ مسلم، کتاب الجمعة (۸٤۹). سیر اعلام النبلاء الجزء ۱٤ الصفحه ۱۷۲ (۲/ ۳٤۲).

❸ بخاری، کتاب الجمعة (۸۸۰). مسلم، کتاب الجمعة (۸٤٦).

جمعے کے دن خاموشی اختیار کرنے کے متعلق احکامات

۳۴۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ الإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَ فَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)). ❶

''جو شخص غسل کر کے جمعے کے لئے آتا ہے پھر حسب توفیق نوافل ادا کرتا ہے۔ پھر امام کے اپنے خطبے سے فارغ ہونے تک خاموش رہتا ہے اور پھر اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کے اس جمعے سے آئندہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔

۳۴۲۔ سیدنا نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعے کے دن امام کے خطبے کے دوران دو آدمیوں کو باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے انہیں کنکریں ماریں تاکہ وہ خاموش ہو جائیں۔ ❷

جمعہ کی سنتوں کے متعلق احکامات

۳۴۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا)). ❸

''جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ پڑھے تو وہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے''۔

۳۴۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے الگ ہو جاتے اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے۔ ❹

نماز جمعہ کے متعلق احکامات

۳۴۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَ أَنْصَتَ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ

---

❶ مسلم، کتاب الجمعة، حدیث (۲۶/ ۸۵۷).

❷ الموطا، کتاب الجمعة، حدیث (۹).

❸ مسلم، کتاب الجمعة (۸۸). ابوداؤد، کتاب الصلوٰة (۱۱۳۱).

❹ بخاری، کتاب الجمعة (۹۳۷). مسلم، کتاب الجمعة (۸۸۲).

الْجَمَاعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا))۔ ❶

''جو شخص وضوء کرے اور اچھی طرح وضوء پھر جمعہ کے لیے آئے اور خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سنے تو اس کے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیتے جاتے ہیں' اور جس شخص نے (دوران خطبہ) کنکریوں کو چھوا (ان کے ساتھ مشغول رہا) تو اس نے لغو کام کیا''۔

۳۴۶۔ سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا أَرْبَعَةٌ: عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوْ اِمْرَأَةٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوْ مَرِيضٌ))۔ ❷

''چار قسم کے لوگوں' مملوک غلام' عورت' مسافر یا مریض' کے سوا جمعہ ہر مسلمان پر حق واجب ہے''۔

۳۴۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجُمُعَةُ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ))۔ ❸

''جمعہ ہر اس شخص پر' جس نے اذان سنی' واجب ہے''۔

جمعہ ترک کرنے کی ممانعت

۳۴۸۔ سیدنا ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں' ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ))۔ ❹

''جو شخص جمعہ کو معمولی سمجھتے ہوئے تین جمعے ترک کر دے تو اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔

۳۴۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ))۔ ❺

---

❶ مسلم، کتاب الجمعة (۸۵۷). ابوداؤد، کتاب الجمعة (۱۰۵۰).

❷ ابوداؤد، کتاب الجمعة (۱۰۶۷). دارقطنی (۲/۳). بیہقی (۳/۱۸۳).

❸ ابوداؤد، کتاب الجمعة (۱۰۵۶). روایت حسن ہے۔

❹ ابوداؤد، کتاب الصلوٰة (۱۰۵۲). نسائی، الجمعه (۳/ ۷۳). مسند احمد (۳/ ۵۱۹).

❺ مسلم، کتاب الجمعة (۴۰/ ۸۶۵).

''لوگ جمع چھوڑنے سے باز آ جائیں' وگرنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے''۔

۳۵۰۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق فرمایا:

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقُ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ)). ❶

''میں نے ارادہ کیا کہ کسی آدمی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر جو لوگ جمعے سے پیچھے رہتے ہیں' انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں''۔

وضاحت: جو لوگ جمعہ نہیں پڑھتے اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے دل پر غلاف آ جاتا ہے' وہ بند ہو جاتا ہے اور پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے' اب خیر و بھلائی کی کوئی چیز اس تک نہیں پہنچ سکتی۔

خطبہ جمعہ کے دوران بات کرنے کی ممانعت

۳۵۱۔ نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ باتیں کر رہے ہیں' جبکہ امام خطبہ جمعہ دے رہا تھا۔ پس انہوں نے ان دونوں کی طرف کنکری پھینکی تاکہ وہ خاموش ہو جائیں۔ ❷

دوران خطبہ کلام کرنے کی ممانعت

۳۵۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)). ❸

''جب تم نے جمعہ کے دن' امام کے دورانِ خطبہ' اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جاؤ' تو تم نے کلام کرنے میں غلطی کی''۔

جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت

۳۵۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں' آپ فرمایا کرتے تھے:

---

❶ مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوٰة (٢٥٤/٦٥٢). مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابه (١/٥٢٢) حديث (٣٨١٥).

❷ موطا، كتاب النداء للصلوٰة (١/ ١٠٤) حديث (٩).

❸ بخارى، كتاب الجمعة (٩٣٤). مسلم، الجمعه (٢/ ٥٨٣).

((لَأَنْ يُّصَلِّيَ أَحَدُكُمْ بِظَهْرِ الْحُرَّةِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَقْعُدَ ، حَتّٰى إِذَا قَامَ امَامُ يَخْطُبُ جَاءَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)). ❶

''اگر تم میں سے کوئی کالے پتھروں والی زمین پر نماز پڑھ لے تو وہ اس کے لیے بیٹھے رہنے سے بہتر ہے، حتیٰ کہ جب امام خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ آتا ہے اور جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے''۔

۳۵۴۔ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جمعہ کے دن ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرما رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ)). ❷

''بیٹھ جاؤ، تم نے اذیت پہنچائی ہے''۔

۳۵۵۔ سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ)). ❸

''جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے تو وہ دراصل جہنم کی طرف پل بناتا ہے''۔

جمعہ کے دن روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے کی ممانعت

۳۵۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ ، وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ صِيَامٍ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ)). ❹

''جمعہ کی رات کو دیگر راتوں کے علاوہ قیام کے لیے مخصوص نہ کرو، اور جمعہ کے دن کو دیگر ایام کے علاوہ روزے کے لیے مخصوص نہ کرو، مگر یہ کہ تم میں سے کوئی روزے رکھتا ہو''۔

---

❶ موطا مالك، النداء للصلوة ۱/ ۱۱۰، حديث (۱۸).

❷ ابوداؤد، كتاب الصلوة (۱۱۱۸). نسائى الجمعه (۳/ ۸٤).

❸ ترمذى، كتاب الجمعة (۵۱۳). ابن ماجه، اقامة الصلوة والسنة فيها (۱۱۱٦).

❹ مسلم، كتاب الصيام (۱٤۸/۱۱٤٤).

⑧ أَبْوَابُ الْوِتْرِ

اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کرنا

۳۵۷۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے آخر میں یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). ❶

''اے اللہ! میں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں' تیری ناراضی سے' تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں تیری سزا سے' تیرے (عذاب) سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں' میں پوری طرح تیری تعریف کر ہی نہیں سکتا' تو اس طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی ذات کی تعریف کی ہے''۔

نماز وتر کے متعلق احکامات

۳۵۸۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْوِتْرَ حَقٌّ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ)). ❷

''یقیناً وتر حق ہے' پس جو شخص پانچ وتر پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ لے''۔

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوٰة (١٤١٤). ترمذی، کتاب الدعوات (٣٥٦٦). نسائی، قیام اللیل وتطوع النهار (٣/ ٢٤٧). ابن ماجه، اقامة الصلوٰة والسنة فیها (١١٧٩). روایت صحیح ہے۔

❷ ابوداؤد، کتاب الصلوٰة (١٤٢٢). النسائی، قیام اللیل و تطوع النهار (٣/ ٢٣٨). ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیها (١١٩٠). یہ روایت صحیح ہے۔

۳۵۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! رات کی نماز (تہجد) کی کیا کیفیت ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)). ❶

''رات کی نماز دو دو رکعت ہے' پس جب تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر ایک رکعت وتر پڑھ لو''۔

۳۶۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔ ❷

قنوت اور اس کے متعلق احکامات

۳۶۱۔ سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت (نازلہ) کی۔ ❸

۳۶۲۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے' میں انہیں وتر میں پڑھتا ہوں:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَ بَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ. تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)). ❹

''اے اللہ! مجھے ان میں ہدایت دے' جن کو آپ نے ہدایت دی' اور مجھے ان میں عافیت دے جن کو آپ نے عافیت دی' اور کارساز بن میرا' ان میں جن کی آپ نے کارسازی کی' اور برکت دے میرے لیے اس میں جو آپ نے مجھے دے رکھا ہے' اے ہمارے رب! آپ برکت والے ہیں اور بلند ہیں''۔

۳۶۳۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَ أَعُوذُبِكَ مِنْكَ. لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). ❺

---

❶ بخاری، كتاب الاذان (۱۱٤٠). مسلم، كتاب صلوة المسافرين و قصرها (۷۳۷). ابو داؤد، كتاب الصلوة (۱۳۲۱).

❷ بخاری، كتاب الجمعة (۱۱٤٠). مسلم، كتاب صلوة المسافرين وقصرها (۷۳۷).

❸ بخاری، كتاب الجمعة (۱۰۰۲). مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوة (٦۷٦-٦۷۷).

❹ ابو داؤد، كتاب الصلوة (۱٤۲۱، ۱٤۱۳). ترمذی، كتاب الصلوة (٤٦٦۳). یہ روایت صحیح ہے۔

❺ ابو داؤد، كتاب الصلوة (۱٤۱۲، ۱٤۱۳). ترمذی، كتاب الصلوة (٤٦٦۳). روایت صحیح ہے۔

''اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے، اور تیرے بچاؤ کے ذریعے سے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیرے ذریعے سے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں، جس طرح تو نے اپنی ثنا خود بیان کی ہے، ویسے میں تیری ثنا بیان نہیں کرسکتا''۔

ترک وتر کی ممانعت

٣٦٤۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْوِتْرُ حَقٌّ ، فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا)). ❶

''وتر حق (واجب) ہے۔ تو جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں''۔

❶ ابوداؤد، کتاب الصلٰوۃ (١٤١٩).
مسند احمد، باقی مسند الانصار (٥/ ٤١٨) حدیث (٢٣٠٨٣).

۹

کِتَابُ التَّهَجُّدِ وَالتَّرَاوِيحِ

عبادت میں اعتدال

۳۶۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لائے تو دیکھا کہ دوستونوں کے درمیان ایک رسی لٹک رہی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟)).

''یہ رسی کیسی ہے؟''

لوگوں نے عرض کیا:

''یہ رسی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی (لٹکائی ہوئی) ہے۔ جب وہ (نماز میں کھڑے کھڑے) تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُلُّوْا، فَلْيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَرْقُدْ)). ❶

''نہیں! اسے کھول دو' تم میں ہر شخص نشاط طبع تک نماز پڑھے' پس جب تھک جائے تو سو جائے''۔

۳۶۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۱۵۰). ابو داؤد، کتاب الصلوٰة (۱۳۱۲).

صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)). ❶

''جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ وغیرہ آئے تو اسے سو جانا چاہیے۔ حتیٰ کہ اس سے نیند جاتی رہے' اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھتا ہے تو اسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ اپنے لیے مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہے''۔

رات کا قیام

٣٦٧۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سوج جاتے تو میں نے کہا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفَلَا أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا)). ❷

''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

قیام اللیل کے متعلق احکامات

٣٦٨۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں پر ورم آ جاتے۔ میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو چکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفَلَا أَكُونَ عَبْدًا شُكُورًا)). ❸

''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

٣٦٩۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ. فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالَى انْحَلَّتْ

---

❶ بخاری، کتاب الوضوء (٢١٢). مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین و قصرھا (٧٨٦).
ابو داؤد، کتاب الصلوٰة (١٣١٠).

❷ بخاری، کتاب تفسر القرآن (٤٨٣٧). مسلم، صلوٰة المسافرین وقصرھا (٢٨٢٠).

❸ بخاری، تفسیر القرآن (٤٨٣٧). مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین وقصرھا (٢٨٢٠).

عُقْدَةٌ ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَقْدَةٌ ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عَقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَ إِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)). ❶

''جب تم میں سے کوئی رات کے وقت سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ ابھی تو بہت رات ہے' سو جاؤ۔ پھر اگر آدمی بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اور اس کے بعد اگر نماز پڑھ لے تو پھر تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور وہ نشاط اور دل شاد انداز میں صبح کا آغاز کرتا ہے۔ ورنہ خبیث النفس اور کاہلی وسستی کے انداز میں صبح کا آغاز کرتا ہے''۔

۳۷۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمَ ، وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ)). ❷

''رمضان کے بعد' اللہ کے مہینے محرم کا روزہ افضل روزہ ہے' اور فرض نماز کے بعد نماز تہجد افضل نماز ہے''۔

۳۷۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ)). ❸

''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کے وقت بیدار ہوا اور نماز تہجد پڑھی' اور اپنی بیوی کو بھی جگایا' اگر وہ انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے' (تاکہ بیدار ہو کر تہجد پڑھے)۔ اللہ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کے وقت بیدار ہوئی تو نماز تہجد پڑھی اور اپنے خاوند کو بھی جگایا۔ اگر وہ انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے''۔

۳۷۲۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۱۴۲)۔ مسلم، کتاب صلٰوة المسافرین وقصرها (۱۷۷۶)۔ ابوداؤد، کتاب الصلٰوة (۱۳۰۶)۔

❷ مسلم، کتاب الصیام(۱۱۶۳)۔ ابوداؤد، کتاب الصوم (۲۴۲۹)۔ ترمذی، کتاب الصوم (۴۳۸)۔

❸ ابوداؤد، کتاب الصلٰوة (۱۳۰۸)۔ نسائی، قیام اللیل و تطوع النهار (۳/ ۲۰۵)۔ ابن ماجه، اقامة الصلٰوة والسنة فیها (۱۳۳۵)۔ روایت صحیح ہے۔

((إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ)). ❶

"جب آدمی رات کے وقت اپنی اہلیہ کو جگائے اور وہ دونوں نماز تہجد پڑھیں یا دونوں دو رکعت نماز اکٹھے ادا کریں تو وہ دونوں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی عورتوں کے زمرے میں لکھ لیے جاتے ہیں"۔

۳۷۳۔ سیدنا بلال اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ ، وَ إِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَ مِنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ وَ تَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَ مَطْرَدَةُ الدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ)). ❷

"نماز تہجد کا اہتمام کرو' اس لیے کہ یہ تم سے پہلے صالحین کے معمول میں سے ہے۔ نیز نماز تہجد اللہ کی قربت' گناہوں سے روکنے' برائیوں کو مٹانے اور جسم سے بیماریوں کو دور رکھنے کا ذریعہ ہے"۔

۳۷۴۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). ❸

"رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جو کسی مسلمان کو مل جائے اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔ اور یہ ہر رات میں ہے"۔

۳۷۵۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ امْرِئٍ يَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ فَيَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ وَ كَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ)). ❹

"اگر کوئی آدمی رات کو نماز تہجد پڑھتا ہو لیکن اگر نیند کے غلبے کی وجہ سے وہ نہ پڑھ سکے تو اس کے لیے نماز کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس کے لیے صدقہ ہوگی"۔

---

❶ ابن ماجه، اقامة الصلوٰة والسنة فيها (١٣٣٥)۔ ابن حبان (٢٥٦٠)۔ روایت صحیح ہے۔

❷ ترمذی، کتاب الدعوات (٣٥٤٩)۔

❸ مسلم، صلوٰة المسافرين و قصرها (٧٥٧)۔ مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٣/ ٣١٣)۔

❹ ابوداؤد، کتاب الصلوٰة (١٣١٤)۔ موطا، کتاب النداء للصلوٰة (١/ ١١٧)۔
مسند احمد، باقي مسند الانصار (٦/ ١٨٠)۔ یہ روایت صحیح ہے۔

قیام رمضان کے احکامات

۳۷۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). ❶

''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کرے (تراویح پڑھے) تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

۳۷۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی اس حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو قیام رمضان کا حکم لازمی قرار دیتے ہوئے دینے کی بجائے، انہیں اس کی ترغیب دلاتے تھے''۔ ❷

۳۷۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يُّقِيْمُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). ❸

''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

---

❶ بخاری، کتاب الصوم (۱۹۰۱). مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرها (۷۵۹). ابو داؤد، کتاب الصوم (۱۳۷۲).

❷ صحیح مسلم (۱۷٤) ابو دائود (۱۳۷۱) ترمذی (۸۰۸).

❸ بخاری، کتاب صلوۃ التراویح (۲۰۱٤).

⑩ كِتَابُ الْجَنَائِزِ

مریض کی عیادت کی فضیلت

۳۷۹۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)).

''مریض کی عیادت کرنے والا جنت کی راہ میں ہوتا ہے''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)). ❶

''جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ راہ جنت میں ہوتا ہے''۔

۳۸۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ: أَنْ طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاكَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)). ❷

''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اپنے کسی دینی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک ندا کرنے والا اسے آواز دیتا ہے: تیرے لیے خوش خبری ہے، تیرا چلنا بھی مبارک ہو اور تم نے جنت میں ایک گھر (منزل) بنا لیا''۔

---

❶ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (۲۵٦۸/٤۰). ترمذی، کتاب الجنائز (۹٦۷).
مسند احمد، باقی مسند الانصار (۵/ ۲۸۳).

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۰۸). ابن ماجه، کتاب ما جاء فی الجنائز (۱٤٤۳). روایت حسن ہے۔

۳۸۱۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے روانہ ہوتے ہیں جو صبح ہونے تک اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ تیار کر دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص اس کے پاس صبح کے وقت آتا ہے تو اس کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے روانہ ہوتے ہیں جو شام ہونے تک اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ تیار کر دیا جاتا ہے۔ ❶

کفن چوری کرنے کی ممانعت

۳۸۲۔ محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ انھوں نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

((لَعَنَ رَسُوْلُ ﷺ الْمُخْتَفِيَ -يعني- نَبَّاشَ الْقُبُوْرِ)). ❷

''رسول اللہ ﷺ نے کفن چوری کرنے والے پر لعنت فرمائی۔ یعنی جو قبر کھود کر کفن چوری کرتا ہے''۔

جنازے کے ساتھ جانے کا ثواب

۳۸۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَ إِحْتِسَابًا وَ كَانَ مَعَهَا حَتّٰى يُصَلِّىَ عَلَيْهَا وَ يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ)). ❶

''جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہوتا ہے اور نماز جنازہ ہو جانے اور اس کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔ اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص نماز جنازہ پڑھ کر تدفین سے پہلے واپس آ جاتا ہے تو وہ ایک قیراط ثواب کے ساتھ لوٹتا ہے''۔

---

❶ ابو داؤد، کتاب الجنائز (۳۰۹۹)، ترمذی، کتاب الجنائز (۹۶۹)، ابن ماجه، ما جاء في الجنائز (۱۴۴۲)۔ روایت حسن ہے۔

❷ الموطا۔

❶ بخاري، كتاب الإيمان و كتاب الجنائز (۴۷، ۱۳۲۵)، مسلم، كتاب الجنائز (۹۴۵)۔
ابو داؤد، كتاب الجنائز (۳۱۶۸)، ترمذي، كتاب الجنائز عن رسول الله ﷺ (۱۰۴۰)۔

قریب المرگ شخص کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرنا

۳۸۴۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ)). ❶

''اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔''

۳۸۵۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقِّنُوا هَلْكَاكُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ)). ❷

''اپنے مرنے والے افراد کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔''

مصیبت زدہ شخص کو تسلی دینا

۳۸۶۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). ❸

''جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو تسلی دیتا ہے تو اسے اسی کے مثل اجر ملتا ہے۔''

۳۸۷۔ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ)). ❹

''جو شخص کسی ایسی عورت کو تسلی دیتا ہے جس کا بچہ گم ہو جائے تو اسے جنت میں دھاری دار چادر پہنائی جائے گی۔''

---

❶ مسلم، كتاب الجنائز (٩١٧). ابن ماجه، كتاب ماجاء في الجنائز (١٤٤٤). ابن حبان (٣٠٠٤).

❷ یہ روایت صحیح ہے۔ النسائی ٤/٥.

❸ یہ روایت ضعیف ہے۔ ترمذی، کتاب الجنائز (١٠٧٣). ابن ماجه، ما جاء في الجنائز (١٦٠٢). اس کی سند میں علی بن عاصم ضعیف ہے۔ دیکھئے الإرواء (٧٦٥).

❹ اس کی سند ضعیف ہے۔ ترمذی، كتاب الجنائز عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم (١٠٧٦). امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی سند قوی نہیں۔ یہ روایت غریب ہے۔ محقق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی روایت میں ''منیہ بنت عبید'' ہے جو کہ مجہولہ ہے۔

قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت

۳۸۸۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے' اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت کھڑی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

قبروں پر بیٹھنے کی ممانعت

۳۸۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ، فَتُحَرِّقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ)). ❷

''اگر تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے' وہ اس کے کپڑے جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے' تو یہ اس کے کسی قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے''۔

۳۹۰۔ سیدنا ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا)). ❸

''قبروں پر بیٹھو نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو''۔

اونچی قبروں کو برابر کرنا

۳۹۱۔ ابوالہیاج حیان بن حصین الاسدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسے کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا:

((أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ)). ❹

''ہر مورتی مجسمے کو مٹا دو اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دو''۔

---

❶ مسلم، کتاب الجنائز (۹۴/۹۷۰). ترمذی، کتاب الجنائز (۱۰۵۲). نسائی، کتاب الجنائز (۷۲/٤).

❷ مسلم، کتاب الجنائز (۹٦/ ۹۷۱). ابوداؤد، کتاب الجنائز (۳۲۲۸). نسائی، کتاب الجنائز (۷۷/٤).

❸ مسلم، کتاب الجنائز (۹۷/۹۷۲). ابوداؤد، کتاب الجنائز (۳۲۲۹).

❹ مسلم، کتاب الجنائز (۹٦۹). ابوداؤد، کتاب الجنائز (۳۲۱۸).
ترمذی، کتاب الجنائز عن رسول الله ﷺ (۱۰٤۹).

تصویروں اور مورتیوں کو مٹانے کے متعلق احکامات

۳۹۲۔ سیدنا ابوالھیاج حیّان بن حصین الاسدی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔ کہ میں ہر مورتی کو مٹا دوں اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دوں''۔

اور ایک روایت میں ہے:

''یہ کہ میں ہر تصویر کو مٹا دوں''۔ ❶

کسی کے فوت ہونے پر کیا کہا جائے

۳۹۳۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهِ تَعَالٰی: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَ اسْتَرْجَعَ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِبْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا وَ سَمُّوْهُ: بَيْتَ الْحَمْدِ)). ❷

''جب کسی شخص کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کا بچہ قبض کر لیا (اسے فوت کر دیا)؟ تو وہ (فرشتے) کہتے ہیں: ہاں!۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے جگر گوشے پر ہاتھ رکھ دیا؟ تو وہ کہتے ہیں: ہاں!۔ پھر وہ پوچھتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا تھا؟ وہ کہتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے ایک گھر تعمیر کر دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو''۔

مردہ لوگوں کی خوبیاں بیان کرنا

۳۹۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسند احمد، مسند العشرة المبشرة بالجنة (۷٤۱، ۱۰٦٤)، تحقیق احمد شاکر۔ مسلم، کتاب الجنائز (۹٦۹/ ۹۳)۔

❷ ترمذي، کتاب الجنائز (۱۰۲۱)۔ اس کی روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابوسنان التملی ضعیف ہے۔

((اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَ كُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيهِمْ)).❶

''اپنے فوت شدگان کے محاسن بیان کرو' اوران کی برائیوں (کے ذکر کرنے) سے باز رہو''۔

۳۹۵۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فوت شدگان کا برے الفاظ سے ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ)).❷

''اپنے فوت شدگان کا ذکر اچھے الفاظ سے کیا کرو''۔

جنازہ کے لیے کھڑے ہونا

۳۹۶۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو یہودیہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا)).❸

''موت کے لیے فزع (خوف' پریشانی' فریادرسی) ہے' پس جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو''۔

۳۹۷۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ)).❹

''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو' اور جو شخص اس کے ساتھ جائے تو وہ اس کے رکھے جانے تک نہ بیٹھے''۔

نمازِ جنازہ کے احکامات

۳۹۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اس دن خبر سنائی' جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے'

---

❶ ابوداؤد، كتاب الادب (۴۹۰۰)، ترمذی (۱۰۱۹)۔ یہ روایت منکر ہے' اس کی سند میں عمران بن انس المکی منکر الحدیث ہے۔

❷ نسائی (۴/ ۵۲) یہ روایت صحیح ہے۔

❸ مسلم، كتاب الجنائز (۷۸/ ۹۶۰)۔

❹ بخاری، كتاب الجنائز (۱۳۱۰)، مسلم، كتاب الجنائز (۷۷/ ۹۵۹)۔

آپ نے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ ادا کی۔ ❶

قرض کی ادائیگی

۳۹۹۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ يَّلْقَاهُ عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ عَلَيْهِ دِيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً)). ❷

''جن کبیرہ گناہوں سے اللہ نے منع کیا' ان کے بعد اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اس سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ مرتے وقت مقروض ہے' اور وہ اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز چھوڑ کر نہ جائے''۔

احکام سوگ برائے خواتین

۴۰۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا)). ❸

''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ منائے''۔

۴۰۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا فَإِنَّهَا تُحِدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ)). ❹

''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے' اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے سوا کسی اور میت پر تین دن سے زائد سوگ منائے' کیونکہ وہ اس پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی''۔

---

❶ بخاری، کتاب الجنائز (۱۳۱۸). مسلم، کتاب الجنائز (۹۵۱). ابوداؤد (۳۲۰۴).

❷ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۳۴۲). یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ''ابوعبداللہ القرشی'' مجہول ہے۔

❸ مسلم، کتاب الطلاق (۶۳/ ۱۴۹۰).

❹ مسلم، کتاب الطلاق (۶۴/ ۱۴۹۰).

صبر

۴۰۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس تشریف لائے جو اپنے بچے (کے فوت ہو جانے) پر رو رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا:

((إِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي)). ''اللہ سے ڈرو اور صبر کرو''۔

اس عورت نے کہا' تمھیں میری مصیبت کا احساس نہیں' پس جب آپ ﷺ تشریف لے گئے تو اسے بتایا گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ (یہ سنتے ہی) وہ ایسے ہو گئی گویا کہ اسے موت نے آ دبوچا ہو۔ پس وہ آپ کے گھر آئی اور اس نے آپ کے دروازے پر کسی دربان کو نہ پایا۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا' (میں اب صبر کرتی ہوں)۔ آپؐ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰی)). ❶

''صبر تو وہ ہے جو پہلے صدمے پر ہو''۔

میت پر کپڑے پھاڑنے کی ممانعت

۴۰۳۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ ، وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ ، أَوْ دَعٰی بِدَعْوَی الْجَاهِلِيَّةِ)). ❷

''جس شخص نے چہرے کو پیٹا' گریبان چاک کیا یا جاہلیت کی سی باتیں کیں تو وہ ہم میں سے نہیں''۔

۴۰۴۔ سیدنا اسید بن اسید تابعی رضی اللہ عنہ ایک نابغہ عورت سے روایت کرتے ہیں' اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ''معروف'' میں ہم سے جو عہد لیا تھا' اس میں آپ نے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم آپ کی نافرمانی بھی نہیں کریں گیں۔ نیز ہم چہرے کو خراشیں گی نہ تباہی کا شور مچائیں گی اور نہ ہی گریبان چاک کریں گی اور نہ ہی بال بکھیریں گی۔ ❸

۴۰۵۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مصیبت کے وقت چیخ و پکار کرنے والی' بال مونڈنے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے براءت کا اظہار فرمایا ہے۔ ❹

---

❶ بخاری، كتاب الجنائز (۱۳۰۲). مسلم، كتاب الجنائز (۹۲۶). ابو داؤد، كتاب الجنائز (۳۱۲٤).

❷ بخاری، كتاب الجنائز (۱۲۹۷). مسلم، كتاب الايمان (۱۶۵/ ۱۰۳).

❸ ابو داؤد، كتاب الجنائز (۳۱۳۱). الترغيب (٤/ ۳٥٤)، حديث (۲۲).

❹ بخاری، كتاب الجنائز (۱۲۹۶). مسلم، كتاب الجنائز (۱٦۷/ ۱۰٤).

کسی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

٤٠٦۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَ تَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي)). ❶

''تم میں سے کوئی شخص کسی بیماری و تکلیف سے دو چار ہونے کی صورت میں موت کی تمنا نہ کیا کرے، اور اگر ضرور ہی تمنا کرنی ہے تو پھر یوں کہے: اے اللہ! جب تک میرا زندہ رہنا بہتر ہے، مجھے زندہ رکھنا، اور جب وفات میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کرنا''۔

فوت شدگان کو برے الفاظ سے یاد کرنے کی ممانعت

٤٠٧۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ عَنْ مُسَاوِيْهِمْ)). ❷

''اپنے مرنے والوں کی نیکیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے اجتناب کرو''۔

٤٠٨۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا)). ❸

''فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ انہوں نے جو کچھ آگے (عمل) بھیجا ہے، اس کو جا ملے''۔

٤٠٩۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ)). ❹

''فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو ورنہ تم زندہ لوگوں (ورثاء) کو اذیت پہنچاؤ گے''۔

٤١٠۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب المرضیٰ (٥٦٧١). مسلم، الذكر والدعاء والتوبة الخ (١٠/ ٢٦٨٠).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٠٠). ترمذی، کتاب الجنائز (١٠١٩).

❸ بخاری، کتاب الجنائز (١٣٩٣). مسند احمد، باقی مسند الانصار (٦/ ٢٠٢)، حدیث (٢٥٥٢٣).

❹ ترمذی، کتاب البر والصلة (١٩٨٢). مسند احمد (٤/ ٢٥٣)، حدیث (١٨٣٨).

((إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ لَا تَقَعُوا فِيهِ))۔ ❶

''جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو' اس کے عیب بیان نہ کرو''۔

میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت

٤١١۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا: مومن کی حالت میت میں ہڈی توڑنا گناہ کے لحاظ سے ایسے ہی ہے جیسے اس کی زندگی میں اس کی ہڈی توڑی جائے۔ ❷

میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت

٤١٢۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: أَلطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ))۔ ❸

''لوگوں میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے وہ کفر کا ارتکاب کرتے ہیں' حسب و نسب میں طعن اور میت پر نوحہ کرنا''۔

٤١٣۔ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ))۔ ❹

''نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے پہلے توبہ نہ کرے تو وہ روز قیامت اس حالت میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر تارکول کا پاجامہ اور خارش زدہ قمیص ہوگی''۔

٤١٤۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ))۔ ❺

---

❶ ابو داؤد، كتاب الادب (٤٨٩٩). ترمذی، كتاب المناقب (٣٨٩٥).

❷ ابو داؤد، كتاب الجنائز (٣٢٠٧). ابن ماجه، ماجاء في الجنائز (١٦١٦).
مسند احمد، باقي مسند الانصار (٦/ ١١٧)، حديث (٤٧٩٣).

❸ مسلم، كتاب الايمان (١٢٠/ ٦٧).

❹ مسلم، كتاب الجنائز (٢٩/ ٩٣٤). ابن ماجه، ما جاء في الجنائز (١٥٨١). مسند احمد، باقي مسند الانصار (٥/ ٤٠٢)، حديث (٢٢٦٩).

❺ بخاری، كتاب الجنائز (١٢٩٢). مسلم، كتاب الجنائز (١٧/ ٩٢٧).

"میت کو اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے"۔

٤١٥۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت فرمائی۔ ❶

میت کا اعلان کرنے کی ممانعت

٤١٦۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میت کا اعلان کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّهُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ)). ❷

"میت کا اعلان کرنے سے بچو، کیونکہ وہ عمل جاہلیت میں سے ہے"۔

٤١٧۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے متعلق کسی کو اطلاع نہ دینا، میں ڈرتا ہوں کہ یہ موت کے اعلان میں شامل نہ ہو جائے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو میت پر اعلان کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ ❸

---

❶ ابوداؤد، کتاب الجنائز (٣١٢٨). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (٣/ ٨٠)، حدیث (١١٦٢٨).

❷ ترمذی، کتاب الجنائز (٩٨٦).

❸ ترمذی، الجنائز، حدیث (٩٨٦). یہ روایت ضعیف ہے۔

⑪ كِتَابُ الأُضْحِيَة

ذبائح کے متعلق احکامات

٤١٨۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دو چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)).❶

''یقیناً اللہ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض قرار دیا ہے۔ پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو، اور تم اپنی چھری تیز کر لو اور اپنے ذبیح کو آرام و راحت پہنچاؤ''۔

قربانی کے جانوروں کے متعلق احکامات

٤١٩۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ ، وَ إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ شَعَارِهَا وَ أَظْلَافِهَا ، وَ إِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ ، فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا)).❷

---

❶ مسلم، كتاب الصيد والذبائح ومايؤكل من الحيوان (١٩٥٥). ابوداؤد، كتاب الضحايا (٢٨١٤).

❷ ترمذی، كتاب الاضاحى (١٤٩٣). اس کی سند میں ابوالمثنی راوی ضعیف ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔

''قربانی والے دن' اللہ کو آدمی کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ وہ اس دن خون بہائے (قربانی کرے)۔ وہ (جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں' بالوں اور کھروں سمیت حاضر ہوگا۔ اور اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں پہنچ جاتا ہے۔ پس تم خوش دل سے قربانی کیا کرو''۔

٤٢٠۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سفیدی کے ساتھ سیاہی کی آمیزش والے (چتکبرے) اور سینگوں والے دو مینڈھے قربان کیے۔ آپ نے اس پر اللہ کا نام لیا' تکبیر پڑھی' (بسم اللہ اللہ اکبر)۔ اور اس کی گردن پر اپنا پاؤں رکھا''۔ ❶

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے کی ممانعت

٤٢١۔ سیدنا عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چار کلمات خصوصی طور پر مجھے بتائے۔ اس شخص نے کہا: امیر المومنین! وہ کون سے کلمات ہیں۔ فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ)). ❷

''اللہ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والدین پر لعن طعن کرتا ہے' جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ذبح کرتا ہے تو اللہ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے' اللہ اس پر لعنت بھیجتا ہے' جو شخص زمین کے نشانات (حدود) بدلتا ہے اللہ اس پر لعنت بھیجتا ہے''۔

---

❶ بخاری، كتاب الاضاحی (۱۷۱۲)۔ مسلم، كتاب الاضاحی (١٩٦٦).

❷ مسلم، كتاب الاضاحی (٤٣/ ١٩٧٨)۔ النسائی ، الضحايا (٧/ ٢٠٤، ٢٠٥).

⑫ كِتَابُ الصَّوم

افطار کرنے میں جلدی کرنا

٤٢٢۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)). ❶

''جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے خیر (بھلائی) پر رہیں گے''۔

٤٢٣۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُوْنَهُ)). ❷

''جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے تو دین غالب رہے گا' کیونکہ یہود ونصاری اس بارے میں تاخیر کرتے ہیں''۔

٤٢٤۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)). ❸

---

❶ بخاری، کتاب الصوم (١٩٥٧). مسلم، کتاب الصيام (١٠٩٨).
ترمذی، کتاب الصوم عن رسول الله ﷺ (٦٩٩).

❷ یہ روایت حسن ہے۔ ابوداؤد، کتاب الصوم (٢٣٥٣). ابن ماجه، کتاب الصيام (١٦٩٨).
ابن خزيمه (٢٠٦٠).

❸ روایت حسن ہے۔ ترمذی، کتاب الصوم عن رسول الله ﷺ (٧٠٠).
مسند احمد، باقی مسند المكثرين (٢/ ٣٢٩). ابن خزيمه (٢٠٥٨).

"اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندوں میں سے جو افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں وہ میرے زیادہ محبوب ہیں"۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب

٤٢٥۔ سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ)). ❶

"جو کسی روزہ دار کو افطار کراتا ہے تو روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی کیے بغیر اسے بھی روزہ دار کے برابر اجر ملتا ہے"۔

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

٤٢٦۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ)). ❷

"تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے الّا یہ کہ کوئی آدمی پہلے سے روزے رکھ رہا ہو تو وہ اس (دن) کا روزہ رکھے"۔

روزے کی حالت میں فحش کلامی کی ممانعت

٤٢٧۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَ إِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ)). ❸

"روزہ ڈھال ہے اگر تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ فحش کلامی کرے نہ جاہلوں جیسا کام کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالی دے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں"۔

---

❶ صحيح ترمذی، كتاب الصوم عن رسول الله ﷺ (٨٠٧). النسائي في السنن الكبرى (٣٣٣٠).

❷ بخاری، كتاب الصوم (١٩١٤). مسلم، كتاب الصيام (٢١/ ١٠٨٢).

❸ بخاری، كتاب الصوم (١٨٩٤). مسلم، كتاب الصيام (١٦٠/ ١١٥١).

٤٢٨۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ)). ❶

''جس دن تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو وہ فحش کلامی کرے نہ شور وغل کرے، اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں''۔

فوت شدہ روزے کی ادائیگی

٤٢٩۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اور سیدہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے روزہ رکھا ہوا تھا، کہ ہمیں کھانے کا ہدیہ بھیجا گیا۔ تو ہم نے اس میں سے کھالیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے گفتگو میں مجھ سے سبقت کرتے ہوئے کہا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اور عائشہ نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا کہ ہمیں ہدیۃً کھانا بھیجا گیا، تو ہم نے اس سے افطار کرلیا، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِقْضِيَا مَكَانَهُ يَوْمًا)). ❷

''اس کے بدلے میں ایک دن کی قضا کرو''۔

میت کی طرف سے روزے کی قضا کی ادائیگی

٤٣٠۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں، (تو کیا میں اس کی طرف سے قضا دوں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِيهِ ؟)).

''مجھے بتاؤ، اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟''

اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ)). ❸

''اللہ کا قرض تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کو ادا کیا جائے''۔

---

❶ بخاری، كتاب الصوم (١٨٩٤). مسلم، كتاب الصيام (١٦٠/ ١١٥١).

❷ مؤطا، كتاب الصيام (١/ ٣٠٦). ابو داؤد، كتاب الصوم (٢٤٥٧).
ترمذی، كتاب الصوم (٧٣٥). روایت صحیح ہے۔

❸ بخاری، كتاب الصوم (١٩٥٣). مسلم، كتاب الصيام (١١٤٨). ابو داؤد، كتاب الصوم (٣٣١٠).

٤٣١۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)). ❶

''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا ولی (سرپرست) اس کی طرف سے روزے رکھے گا''۔

ہمیشہ روزے رکھنے کی ممانعت

٤٣٢۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پوچھا گیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو مسلسل ہمیشہ روزے رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ ، أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ)). ❷

''اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا''۔

٤٣٣۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)). ❸

''جو شخص ہمیشہ روزے رکھتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے کوئی روزہ رکھا نہ افطار کیا' (اس کا عمل قبول نہیں' یہ اس کے لیے ایک طرح کی بددعا ہے)''۔

صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

٤٣٤۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ)). ❹

''تم میں سے کوئی شخص صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے' البتہ اس سے ایک دن پہلے یا اس سے ایک دن بعد کا روزہ بھی ساتھ ملا لے''۔

عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت

٤٣٥۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن روزہ رکھنے

---

❶ بخاری ۱۹۵۲. مسلم ۱۱٤۷. ابوداؤد ۲٤۰۰.

❷ مسلم، کتاب الصیام (۱۹٦/ ۱۱٦۲). ابوداؤد، کتاب الصوم (۲٤۲۵). ترمذی، کتاب الصوم (۷٦۷).

❸ النسائی، کتاب الصیام (٤/ ۱۷۵).

❹ بخاری، کتاب الصوم (۱۹۸۵). مسلم، کتاب الصیام (۱٤۸/ ۱۱٤٤).

سے منع فرمایا ہے۔ ❶

٤٣٦۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ❷

عورت کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کی ممانعت

٤٣٧۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَ بَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ)). ❸

''جس عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے''۔

رمضان میں بلا عذر روزہ چھوڑنے کی ممانعت

٤٣٨۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ ، وَلَا مَرَضٍ ، لَمْ يَقْضِهِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَ إِنْ صَامَهُ)). ❹

''جو شخص کسی علت اور کسی مرض کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے، تو اگر وہ زمانہ بھر روزے رکھتا رہے تو بھی اس کی قضا نہیں ہو سکتی''۔

مسلسل روزے رکھنے کی ممانعت

٤٣٩۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُوَاصِلُوا)).

''تم مسلسل (افطار کیے بغیر) روزے نہ رکھا کرو''۔

---

❶ مسلم، كتاب الصيام (١٣٩/ ١١٣٨). موطا، كتاب الصيام (١/ ٣٧٦) حديث (١٣٦).

❷ مسلم، كتاب الصيام (١٤٣/ ١١٤٠).

❸ بخاري، كتاب النكاح (٥١٩٢). مسلم، كتاب الزكاة (٨٤/ ١٠٢٦).

❹ بخاري، الصوم، معلقا (٤/ ١٩٠). ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: اصحاب السنن نے اسے موصول روایت کیا ہے۔ ابو داؤد، الصيام (٢٣٩٦). ترمذي، كتاب الصوم (٧٢٣). اس کی سند میں ابوالمطوس لین الحدیث اور اس کا والد مجہول ہے۔ (تقريب التهذيب)

انہوں نے عرض کیا' آپ ﷺ خود تو مسلسل (افطار کیے بغیر) روزے رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنكُمْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَ أُسْقَى)). ❶

''میں تم جیسا نہیں ہوں' میں رات بسر کرتا ہوں تو مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے''۔

٤٤٠۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے افطار کیے بغیر روزے رکھنے سے منع فرمایا تو انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' آپ ﷺ تو افطار کیے بغیر روزے رکھتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَ يَسْقِينِي)). ❷

''میں تمہاری طرح تو نہیں ہوں' کیونکہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے''۔

سحری کے احکامات

٤٤١۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً)). ❸

''سحری کھایا کرو' اس لیے کہ سحری میں برکت ہے''۔

٤٤٢۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أُكْلَةُ السُّحُوْرِ)). ❹

''ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کھانا ہے''۔

٤٤٣۔ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مجھے سحری کی دعوت دی اور فرمایا:

((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)). ❺

''مبارک کھانے کی طرف آؤ''۔

---

❶ بخاری، کتاب الصوم (١٩٦١). ترمذی، کتاب الصوم (٧٧٨).

❷ بخاری، کتاب الصوم (١٩٦٤). مسلم، کتاب الصیام (٦١/ ١١٠٥).

❸ بخاری، کتاب الصوم (١٩٢٣). مسلم، کتاب الصیام (١٠٩٥).

❹ مسلم، کتاب الصیام (١٠٩٦). ابو داؤد، کتاب الصوم (٢٣٤٣).

❺ ابو داؤد، کتاب الصوم (٢٣٤٤). النسائی، کتاب الصیام (٤/ ١٤٥). اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں حارث بن زیادہ مجہول الحدیث ہے۔

روزہ رکھنے کے احکامات

٤٤٤۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَ أَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَ طَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ ، وَ لَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)). ❶

''ابن آدم کے ہر عمل کے اجر کو بڑھا دیا جاتا ہے' اس کی نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے' اس لیے کہ وہ میرے لیے ہے' اور اس کی جزا میں ہی دوں گا' وہ (روزہ دار) اپنی شہوت اور اپنا کھانا میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی تب ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ اس کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی مہک سے زیادہ پسندیدہ اور زیادہ پاکیزہ ہے''۔

٤٤٥۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ)). ❷

''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن صرف روزہ دار اس سے داخل ہوں گے' ان کے سوا کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ پکارا جائے گا۔ روزہ دار کہاں ہیں؟ پس وہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان کے سوا کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس سے داخل نہ ہوگا''۔

٤٤٦۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی' مجھے کوئی حکم فرمائیں' جو میں آپ سے حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الصوم (۱۹۰٤). مسلم، کتاب الصیام (۱۱۵۱).

❷ بخاری، کتاب الصوم (۱۸۹٦). مسلم، کتاب الصیام (۱۱۵۲).

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ)). ❶

''تم روزے کی پابندی کرو' اس لیے کہ اس جیسا کوئی عمل نہیں''۔

رمضان کے روزے کے احکامات

٤٤٧۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ إِحْتِسَابًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). ❷

''جو شخص ایمان اور احتساب (ثواب کی نیت) سے رمضان کے روزے رکھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے''۔

٤٤٨۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ إِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). ❸

''جو شخص ایمان احتساب کے ساتھ روزے رکھتا ہے' اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں' اور جو شخص شب قدر کا قیام کرتا ہے تو اس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

٤٤٩۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ أَتْبَعَهُ بِسِتَّةٍ مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)). ❹

''جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ ایسے ہیں جیسے اس نے ہمیشہ لگاتار روزے رکھے''۔

---

❶ نسائی، کتاب الصیام (٤/ ١٦٥). ابن خزیمہ (١٨٩٣). روایت صحیح ہے۔

❷ بخاری، کتاب الصوم (١٩٠١). مسلم، کتاب الصیام (٧٥٩). ابوداؤد، کتاب الصوم (١٣٧١).

❸ بخاری، کتاب الصوم (١٩٠١). مسلم، کتاب الصیام (٧٥٩).

❹ مسلم، کتاب الصیام (١١٦٤). ابوداؤد، کتاب الصوم (٢٤٣٣).

ذوالحجہ کے روزوں کی فضیلت

٤٥٠۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ فِيهَا مَنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَ قِيَامِ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا لِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)).❶

''اللہ کو ذوالحجہ کے دس دنوں کی عبادت دیگر ایام کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔اس کے ایک دن کا روزہ اس کے روزوں کی طرح ہے۔اور اس کی ہر رات کا قیام شب قدر کے قیام کی طرح ہے''۔

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت

٤٥۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)).❷

''اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

٤٥۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ ، وَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ)).❸

''عرفہ کے دن روزے کے متعلق، مجھے اللہ سے امید ہے کہ اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

یوم عرفہ کے دن مقام عرفات میں روزہ رکھنے کی ممانعت

٤٥۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن (۹ ذوالحجہ) میدان عرفات

---

❶ ترمذی، کتاب الصوم (٧٥٨). یہ روایت ضعیف ہے۔اس کی سند میں نہاس بن قہم ضعیف ہے۔

❷ مسلم، کتاب الصیام (١١٦٢). ابوداؤد، کتاب الصوم (٢٤٢٥).

❸ ترمذی، کتاب الصوم (٧٤٩).

میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

ماہ محرم کے روزوں کی فضیلت

٤٥٤۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ)). ❷

''رمضان کے بعد اللہ کے ماہ محرم کے روزے سب سے افضل ہیں، اور فرض نماز کے بعد نماز تہجد سب سے افضل ہے''۔

٤٥٥۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا تو کہا: رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ انہوں نے اسے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ میں نے ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے سنا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ماہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس ماہ کے روزے رکھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ صِيَامًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ)). ❸

''اگر تم ماہ رمضان کے بعد روزے رکھنا چاہتے ہو تو محرم کے روزے رکھو، اس لیے کہ وہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ہے اس روز اس نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اسی میں دوسروں کی توبہ قبول فرماتا ہے''۔

یوم عاشوراء (دس محرم) کے روزے کے احکامات

٤٥٦۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس محرم کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصوم (٢٤٤٠). ابن ماجه، کتاب الصیام (١٧٣٢). مسند احمد (٢/ ٤٠٦).

❷ مسلم، کتاب الصیام (١١٦٣). ابوداؤد، کتاب الصوم (٢٤٢٩).

❸ ترمذی، کتاب الصوم (٧٤١). یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن اسحاق ضعیف اور نعمان بن سعد مجہول الحدیث ہے۔

((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ)). ❶

''اس سے گذشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

٤٥٧۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس محرم کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ ❷

٤٥٨۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ)). ❸

''اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو میں نو محرم کو (بھی) روزہ رکھوں گا''۔

وضاحت: آپ ﷺ نے یہودیوں کی مخالفت کی وجہ سے نو محرم کا روزہ رکھنے کا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ یہودی بھی دس محرم کا روزہ رکھتے تھے۔ دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ نے دس محرم کا ایک روزہ رکھنے کی بجائے نو محرم کا بھی روزہ ساتھ ملا لیا ہو۔ [واللہ اعلم]

شعبان کے روزوں کے احکامات

٤٥٩۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ شعبان سے زیادہ کسی اور ماہ کے روزے نہیں رکھتے، کیونکہ آپ ﷺ پورا شعبان روزے رکھتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ شعبان میں کم روزے رکھتے تھے۔ ❹

٤٦٠۔ سیدنا ابن ملحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ ❺

٤٦١۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سفر و حضر میں بھی ایام بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ ❻

نوٹ: چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو ایام بیض اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی راتیں خوب روشن ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان راتوں میں چاند پوری رات آب و تاب کے ساتھ چمکتا دمکتا ہے۔

---

❶ مسلم، كتاب الصيام (١١٦٢). ترمذى، كتاب الصوم (٧٥٢).

❷ بخارى، كتاب الصوم (٢٠٠٤). مسلم، كتاب الصيام (١١٢٨، ١١٣٠).

❸ مسلم، كتاب الصيام (١١٣٤). ابو داؤد، كتاب الصوم (٢٤٤٥).

❹ بخارى، كتاب الصوم (١٩٧٠). مسلم، كتاب الصيام (١١٥٦/ ١٧٦).

❺ ابو داؤد، كتاب الصوم (٢٤٤٩). ابن ماجه، كتاب الصيام (١٧٠٧). روایت حسن ہے۔

❻ نسائى، كتاب الصيام (٤/ ١٩٨ ـ ١٩٩). الصحيحة للألبانى (٥٨٠).

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا

٤٦٢۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ذَلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ ، وَ يَوْمٌ بُعِثْتُ فِيهِ ، وَ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ)). ❶

''یہ وہ دن ہے جس روز میں پیدا ہوا، اسی روز مجھے نبوت عطا ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی''۔

٤٦٣۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَ أَنَا صَائِمٌ)). ❷

''سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں''۔

٤٦٤۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ ❸

اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت

٤٦٥۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)). ❹

''جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت کے برابر) دور کر دیتا ہے''۔

٤٦٦۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ

---

❶ مسلم، كتاب الصيام (١١٦٢/ ١٩٧). مسند احمد، باقي مسند الانصار (٥/ ٢٩٧).

❷ ترمذی، کتاب الصوم (٧٤٧). روایت صحیح ہے۔

❸ ترمذی، کتاب الصوم (٧٤٥). ابن ماجه، كتاب الصيام (١٧٣٩). روایت حسن ہے۔

❹ بخاری، کتاب الجهاد والسير (٢٨٤٠). مسلم، كتاب الصيام (١١٥٣).

ترمذی، فضائل الجهاد (١٦٣٣).

وَالْأَرْضِ))۔ ❶

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین و آسمان کے برابر خندق بنا دیتا ہے''۔

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

رمضان کے آخری دس دن کا اعتکاف اور اس کے متعلق احکامات

٤٦٧۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ❷

بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کی تلاش وجستجو

٤٦٨۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ))۔ ❸

''شب قدر کی رمضان کے آخری دس دنوں میں جستجو اور تلاش کرو''۔

---

❶ ترمذی، فضائل الجهاد (١٦٢٤)۔ روایت حسن ہے۔

❷ بخاری، الاعتکاف، حدیث (٢٠٢٥)۔ مسلم، اعتکاف، حدیث (١/ ١١٧١)۔

❸ بخاری، کتاب صلوة التراویح (٢٠٢٠)۔ مسلم، کتاب الصیام (١١٦٩)۔

⑬ كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکاۃ کی ادائیگی میں جلدی کرنا

٤٦٩۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے سال پورا ہونے سے پہلے اپنی زکاۃ ادا کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تاکہ نیکیوں کی طرف مسابقت ہو جائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے کی اجازت دے دی۔ ❶

٤٧٠۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا:

((إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ)) ❷

''ہم نے سیدنا عباس (رضی اللہ عنہ) کی اس سال کی زکاۃ پہلے سال لے لی تھی''۔

زکاۃ کے متعلق احکامات

٤٧١۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا۔ تو فرمایا:

((إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

---

❶ یہ روایت حسن ہے۔ ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (١٦٢٤). ترمذی، کتاب الزکاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (٦٧٨). ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ (١٧٩٥). اس کی سند میں حجاج بن دینار ہے جو کہ حسن الحدیث ہے۔

❷ ترمذی (٦٧٩). اس کی سند بھی حدیث سابق کی سند کی طرح ہے۔

فَإِذَا عَرَفُوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ ، وَتُوَخِّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ »۔ (1)

''تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو' انہیں سب سے پہلے اللہ عزوجل کی عبادت کی دعوت دینا' جب وہ اسے مان لیں' تو انہیں بتانا کہ اللہ نے شب وروز میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے مال کا صدقہ بھی فرض کیا ہے' جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے محتاجوں پر خرچ کیا جائے گا۔ جب وہ اسے تسلیم کر لیں تو پھر ان سے صدقہ وصول کرو۔ ان کے قیمتی اموال کا خیال رکھنا اور مظلوم کی بددعاء سے بچتے رہنا اس لیے کہ اس (دعاء) اور اللہ کے مابین کوئی حجاب مانع نہیں''۔

صدقہ فطر کے متعلق احکامات

٤٧٢۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد' عورت' چھوٹے' بڑے' آزاد اور غلام پر ایک صاع (تقریباً دو کلو' سو گرام) کھجور یا جو سے صدقہ فطر فرض کیا ہے' اور عید کی نماز کو جانے سے قبل اس کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے۔ (2)

بن مانگے کسی چیز کا مل جانا

٤٧٣۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی چیز عطا کرتے تو میں عرض کرتا' آپ اسے مجھ سے کسی زیادہ ضرورت مند کو دے دیں۔ وہ بیان کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَ أَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْ وَ إِنْ شِئْتَ فَكُلْهُ وَ إِنْ شِئْتَ فَتَصَدَّقْ بِهِ ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ »۔

''اگر بن مانگے اور انتظار کیے بغیر تمہارے پاس اس طرح کا مال آ جائے تو اسے لے لیا کرو

---

(1) بخاری، کتاب الایمان (١٣٩٥)۔ مسلم، کتاب الزکاۃ (١٩)۔ ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (١٥٨٤)۔

(2) بخاری، کتاب الزکاۃ (١٥٠٣)۔ مسلم، کتاب الزکاۃ (٩٨٤ / ١٢)۔

اور اسے اپنے مال میں ملا لیا کرو اور اگر آپ چاہیں تو اسے کھالیں اور اگر چاہیں تو اسے صدقہ کر دیں اور جو مال ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے نہ پڑو۔"

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' اسی لیے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی سے کوئی چیز مانگا نہیں کرتے تھے اور اگر کوئی چیز (بن مانگے) عطا کی جاتی تو وہ اسے واپس نہیں کیا کرتے تھے' (اسے قبول کر لیتے تھے)۔[1]

صدقہ کرنے والوں کی برائی بیان کرنے کی ممانعت

٤٧٤۔ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا تو ہم اپنی کمر پر اٹھا کر صدقہ کا مال لائے۔ پس ایک آدمی آیا تو اس نے بہت کچھ صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا: یہ تو ریا کار ہے۔ اور ایک آدمی آیا تو اس نے ایک صاع (تقریباً سوا دو کلو) صدقہ کیا تو وہ لوگ کہنے لگا: اللہ اس سے بے نیاز ہے۔

پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ ... الآية ﴾

"جو لوگ ان مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر صدقہ کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں اپنی محنت مزدوری کے سوا کچھ اور میسر ہی نہیں ....."[2]

ترک زکاۃ کی ممانعت

٤٧٥۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهِ جُنْبُهُ وَ جَبِيْنُهُ وَ ظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيْدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ))۔

"اگر کوئی سونے اور چاندی والا اس کی زکاۃ ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کے دن ہوگا تو اس شخص کے لیے آگ کی پلیٹیں (تختیاں) تیار کی جائیں گی' پھر انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا' پھر ان سے

[1] بخاري، كتاب الزكاة (١٤٧٣). مسلم، كتاب الزكاة (١٠٤٥).

[2] بخاري، كتاب تفسير القرآن (٤٦٦٨). مسلم، كتاب الزكاة (٧٢/ ١٠١٨).

اس شخص کی پیشانی' اس کے پہلوؤں اور اس کی پشت کو داغا جائے گا' جب بھی وہ ٹھنڈی ہونے لگیں گی تو انہیں دوبارہ گرم کیا جائے گا اور یہ عمل اس کے ساتھ اس دن' مسلسل جاری رہے گا' جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا' حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر اسے اس کی راہ دکھا دی جائے گی' جنت کی طرف یا پھر جہنم کی طرف''۔

عرض کیا گیا' اللہ کے رسول ﷺ! اونٹوں کے بارے میں؟ فرمایا:

((وَلَا صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَ تَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ)).

''اسی طرح اونٹوں کا مالک جو ان کا حق ادا نہیں کرتا' ان کا حق یہ ہے کہ جب انہیں پانی کے گھاٹ پر لایا جائے تو ان کا دودھ دھویا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)' تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے ایک صاف چٹیل چکنے میدان میں الٹا لٹایا جائے گا اور وہاں اس کا سارا مال' حتیٰ کہ اونٹ کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو' بھی موجود ہوگا' وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے منہ سے اسے کاٹیں گے' اور اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا' اس پر یہ سلسلہ اس طرح جاری رہے گا کہ جب پہلا جانور گزر جائے گا تو آخری کو پھر لوٹایا جائے گا' حتیٰ کہ تمام بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا اور اسے اس کی راہ دکھا دی جائے گی یا تو جنت کی طرف ہوگی یا پھر جہنم کی طرف''۔

عرض کیا گیا' اللہ کے رسول ﷺ! گائے اور بکری کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهُ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَ تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ)).

''اسی طرح اگر کوئی شخص گایوں اور بکریوں کا مالک ہے' لیکن وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا اسے ایک صاف چٹیل چکنے میدان میں الٹا لٹایا جائے گا' وہاں وہ اپنے مال

میں سے کسی کو کم پائے گا نہ اس میں کوئی ایسی بکری ہوگی جس کے سینگ اندر کی طرف مڑے ہوئے ہوں، نہ ہی بن سینگ والی ہوگی اور نہ ہی کوئی ایسی ہوگی جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں۔ وہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اسے روندیں گی، اور اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا یہ سلسلہ اس طرح جاری رہے گا کہ ان میں سے ایک گزر جائے گی تو دوسری کو لایا جائے گا، حتیٰ کہ تمام بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، اور اسے اس کی راہ دکھا دی جائے گی، یا تو جنت کی طرف یا پھر جہنم کی طرف''۔

پھر عرض کیا گیا، اللہ کے رسول ﷺ! گھوڑوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ : هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَ فَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ ، وَ أَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ ، وَ أَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَ كُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا أَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طُوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَ أَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ ، وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ)).

''گھوڑے تین قسم کے ہیں، ایک بندے کے لیے بوجھ، دوسرا اوٹ پردہ، اور تیسرا بندے کے لیے اجر ہے، رہا وہ شخص جس کے لیے یہ بوجھ ہے وہ ایسا شخص ہے جس نے اسے فخر و ریاء کے لیے باندھ رکھا ہے اور اہل اسلام سے دشمنی کے طور پر اسے تیار کرتا ہے، تو ایسا گھوڑا اپنے مالک کے لیے بوجھ ہے۔ اور رہا وہ گھوڑا جو اس کے لیے (جہنم سے) اوٹ اور پردہ ہے، وہ آدمی ہے جس نے اسے اللہ کی راہ کے لیے تیار کیا، پھر وہ اس پر سواری کرنے اور اس سے احسان کرنے کے بارے میں اللہ کا حق نہیں بھولتا، تو یہ گھوڑا اپنے مالک کے لیے جہنم سے اوٹ اور پردہ ہے، اور رہا وہ گھوڑا جو اس کے لیے اجر ہے، تو وہ آدمی جس نے اہل اسلام کے لیے، اللہ کی راہ میں اسے چراگاہ اور باغ میں باندھ رکھا ہے، تو وہ گھوڑا اس چراگاہ اور باغ سے جو کچھ کھاتا ہے، تو وہ جس قدر اس سے کھاتا ہے، اسی قدر اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور وہ جس قدر اس سے پیتا ہے اور جس قدر پیشاب کرتا ہے وہ سب اس

کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور وہ جس قدر چلتا ہے' چکر یا دو چکر لگاتا ہے' اور جس قدر اس کے قدموں کے نشانات ہیں وہ سب نیکیاں شمار ہوتی ہیں' اور اگر گھوڑے کا مالک اسے کسی نہر پر لے جاتا ہے اور وہ وہاں سے پانی پی لیتا ہے' جبکہ مالک کا اسے پانی پلانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا' تو پھر بھی اس نے جس قدر وہاں سے پانی پیا ہوگا اللہ اسی قدر اس کے لیے نیکیاں لکھ لے گا''۔

عرض کیا گیا' اللہ کے رسول ﷺ! تو گدھوں کے بارے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾))[1]

''اللہ نے گدھوں کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں کیا سوائے اس نادر آیت کے جو کہ تمام امور کو محیط ہے: ﴿پس جو شخص ذرہ برابر نیکی کرتا ہے' وہ اسے دیکھ لے گا' اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرتا ہے وہ بھی اسے دیکھ لے گا﴾''۔

٤٧٦۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الَّذِي لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ فَيَلْزَمُهُ۔ أَيْ يَطُوقُهُ ۔ أَنَا كَنْزُكَ أَنَا تَرِكَتُكَ))[2]

''جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا' جس کے دونوں جبڑوں سے زہریلی جھاگ نکل رہی ہوگی' اور وہ طوق کی طرح اس کی گردن میں پڑا ہوگا' اور وہ کہہ رہا ہوگا' میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں''۔

اہل وعیال پر خرچ کرنا

٤٧٧۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بچوں پر خرچ کروں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ جبکہ میں انہیں اس طرح بھی نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ وہ میرے ہی بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ! لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ))[3]

---

[1] بخاری، کتاب الزکاۃ (١٤٠٢)۔ مسلم، کتاب الزکاۃ (٢٤/ ٩٨٧)۔ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

[2] نسائی، الزکاۃ ٥/ ٢٨۔ باب مانع زکاۃ مالہ۔ مسند احمد ٢/ ١٣٣۔

[3] بخاری، کتاب النفقات (٥٣٦٩)۔ مسلم (٤٧/ ١٠٠١)۔

''ہاں! جو کچھ تم ان پر خرچ کرو گی تمہیں اس کا ثواب ملے گا''۔

٤٧٨۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے' جبکہ مجھے شدید تکلیف تھی۔ میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! جیسا کہ آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں میں کس تکلیف میں مبتلا ہوں' میں مال دار آدمی ہوں اور میری صرف ایک بیٹی ہے جو میری وارث بنے گی۔ کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا)). ''نہیں''۔

میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! نصف۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا)). ''نہیں''۔

میں نے عرض کیا' تہائی آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ، وَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلَ فِي فِيِّ امْرَأَتِكَ)).

''تہائی اور تہائی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ و تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم اللہ کی رضا کی خاطر جو بھی خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر دیا جائے گا' حتیٰ کہ تم اپنی اہلیہ کے منہ میں جو (لقمہ وغیرہ) دو گے اس کا بھی تمہیں اجر دیا جائے گا''۔

میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں (بیماری کی وجہ سے) اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَ رِفْعَةً وَلَعَلَّكَ إِنْ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَ يُضَرَّبِكَ آخَرُونَ. اَللّٰهُمَّ امْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ)).

''(نہیں!) تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے۔ تم اللہ کی رضا کے لیے جو نیک اعمال کرو گے ان سے تمہارے درجات میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ اور تمہارا مرتبہ بلند ہوتا رہے گا۔ اور شاید تم بعد تک زندہ رہو گے یہاں تک کہ بعض لوگوں کو تم سے نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو تمہاری وجہ سے نقصان پہنچے گا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجرت کامل کر دے اور انہیں ایڑیوں کے بل مت لوٹا' (یعنی ان کو مکہ میں

موت نہ آئے)۔لیکن بے چارے سیدنا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظہار رنج وترس کرتے تھے کہ وہ مکہ ہی میں انتقال کر گئے۔''❶

۴۷۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ فِيهِ الْعِبَادُ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَ يَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا))❷

''ہر روز جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں' ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! مال کو روک کر رکھنے والے (بخیل) کو تلف وتباہی سے دوچار کر''۔

بَابُ الصَّدَقَةِ

دوسروں کو خود پر ترجیح دینا

۴۸۰۔ سیدنا مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ بات پہنچی ہے کہ وہ روزے سے تھیں کہ کسی مسکین نے ان سے سوال کیا اور گھر میں صرف ایک روٹی تھی۔ انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا کہ وہ اسے دے دو۔ اس نے کہا: آپ کے افطار کے لئے پھر اور کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم وہ اسے دے دو۔ وہ (غلام) بیان کرتے ہیں' میں نے ایسے ہی کیا (یعنی وہ روٹی اسے دے دی)۔ پس جب شام ہوئی تو ایک گھر سے بکری کا پکا گوشت آیا۔ سیدہ عائشہ نے غلام (لونڈی) کو بلا کر کہا یہ تیری روٹی سے بہتر ہے''۔❸

❶ بخاری، کتاب الجنائز (۱۲۹۵). مسلم، کتاب الوصیة (۵/ ۱۶۲۸).

❷ بخاری، کتاب الزکاة (۱٤٤۲). مسلم، کتاب الزکاة (۵۷/ ۱۰۱۰).

❸ المؤطا، باب الترغیب فی الصدقة.

ہم سفر پر صدقہ

٤٨١۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم ایک دفعہ سفر میں تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا۔ وہ دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ ، وَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ)) ❶

''جس شخص کے پاس زائد سواری ہو تو وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس زادراہ میں سے کچھ زائد ہو تو وہ اسے دے دے جس کے پاس زادراہ نہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی بہت سی اصناف کا ذکر کیا' حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ ہم میں سے جس کے پاس کچھ زائد مال ہے اسے اس پر کوئی حق نہیں۔

صدقہ کے متعلق احکامات

٤٨٢۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ وَ إِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ)) ❷

''جو شخص پاکیزہ چیز صدقہ کرتا ہے' اللہ بھی صرف پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے' تو رحمان اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اگر وہ (صدقہ) کھجور ہو تو وہ رحمان کے ہاتھ میں بڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑھی ہو جاتی ہے۔ (اور رحمان اسکی ایسے نشونما کرتا ہے) جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے یا اپنے دودھ چھڑائے بچے کی پرورش کرتا ہے''۔

٤٨٣۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا تَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللّٰهَ

---

❶ مسلم ، کتاب اللقطة ، (١٨ / ١٧٢٨). ابوداؤد ، کتاب الزکاة ، حدیث (١٦٦٣).

❷ مسلم، (١٠١٤ / ٦٣). مسند احمد (٢ / ٣٣١).

يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ))۔❶

''جو شخص پاکیزہ مال سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے' اللہ کی طرف پاکیزہ چیز ہی بلند ہوتی ہے' تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں قبول کر لیتا ہے' پھر اسے اس کے خرچ کرنے والے کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی نشوونما اور پرورش کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے''۔

٤٨٤۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ))۔

''ایک درہم' ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا' وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ فَتَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا وَ انْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى عَرْضِ مَالِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا))۔❷

''ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے' پس اس نے ان میں سے ایک صدقہ کر دیا' جبکہ دوسرا آدمی اپنے مال کے پاس آیا اور وہاں سے ایک لاکھ درہم لے کر صدقہ کر دیا''۔

٤٨٥۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ))۔❸

''صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور بری موت کو دور کر دیتا ہے''۔

٤٨٦۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک درہم ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ))۔ ''اسے اپنی ذات پر خرچ کر''۔

اس نے کہا' میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ))۔ ''اسے اپنی اولاد پر خرچ کر''۔

---

❶ بخاری، كتاب الزكاة (١٤١٠)۔ مسلم، كتاب الزكاة (١٠١٤/٦٣)۔ ترمذی، كتاب الزكاة (٦٦١)۔

❷ نسائی، كتاب الزكاة (٥/ ٥٩)۔ ابن خزيمه (٢٤٤٣)۔ ابن حبان، كتاب الزكاة، باب صدقة التطوع (٣٣٣٦)۔ روایت حسن ہے۔

❸ ترمذی، كتاب الزكاة (٦٦٤)۔ یہ روایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بجائے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ روایت حسن ہے۔

اس نے عرض کیا' میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجِكَ)). ''اسے اپنی بیوی پر خرچ کر''۔

اس نے کہا' میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ)). ''اسے اپنے خادم پر خرچ کر''۔

اس نے کہا' میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ أَبْصَرُ)). ''تم پھر بہتر جانتے ہو''۔❶

۴۸۷۔ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)).❷

''تم میں سے جو شخص جہنم سے بچنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ ضرور بچے' خواہ کھجور کے ایک حصے کے ذریعے سے ہو''۔

۴۸۸۔ سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ ، وَ عَلَى الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)).❸

''مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے' جبکہ رشتہ دار پر (صدقہ کرنا) دوہرا اجر ہے' صدقہ اور صلہ رحمی''۔

۴۸۹۔ امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' مجھے یہ خبر ملی ہے کہ کسی مسکین نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کھانا طلب کیا' اس وقت ان کے پاس انگور تھے۔ انہوں نے لڑکے سے فرمایا: انگور کا ایک دانہ لے کر اسے دے دو۔ پس اس نے آپ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور تعجب کرنے لگا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم ذرے کی مقدار کے برابر اس دانے سے تعجب کرتے ہو۔❹

۴۹۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا بِمَا تَصَدَّقَتْ وَ لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ)).❺

---

❶ ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (۱۶۹۱). نسائی (۵/ ۶۲). روایت حسن ہے۔

❷ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت مسلم، کتاب الزکاۃ (۱۰۱۶) میں ہے۔ صحیح بخاری میں نہیں۔

❸ نسائی، کتاب الزکاۃ (۵/ ۹۲). ترمذی، کتاب الزکاۃ (۶۵۸). روایت صحیح ہے۔

❹ الموطا (۲/ ۹۹۷). یہ روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ "بَلَغَنِيْ" کے صیغے سے مروی ہے۔ اور یہ اقسام ضعیف میں سے ہے۔

❺ بخاری، کتاب الزکاۃ (۱۴۲۵). مسلم، کتاب الزکاۃ (۱۰۲۴). ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (۱۶۸۵). ترمذی، کتاب الزکاۃ (۶۷۱).

''جب عورت کسی بگاڑ کے بغیر اپنے خاوند کے گھر کے اناج میں سے صدقہ کرتی ہے تو اسے صدقہ کرنے کی وجہ سے' خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو' برابر ثواب ملتا ہے۔ اور ایک دوسرے کی وجہ سے ان کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی''۔

٤۔ ابواللحم کے آزاد کردہ غلام سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مملوک تھا' پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا' کیا میں اپنے مالکوں کے مال میں سے کچھ صدقہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ! وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ))[1]

''ہاں! اور تمہیں نصف نصف اجر ملے گا''۔

زائد مال دوسرے بھائیوں کو دینے کے احکامات

٤۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم ایک سفر میں تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور دائیں بائیں چکر لگانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ))[2]

''جس کسی کے پاس زائد سواری ہو وہ اپنے اس بھائی کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ اسی طرح جس شخص کے پاس زائد زادراہ ہو' وہ اسے اس شخص کو دے دے جس کے پاس زادراہ نہیں۔ آپ نے مال کی بہت سی اصناف کا ذکر کیا حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ ہم میں سے کسی بھی شخص کو اپنی زائد چیز میں کوئی حق حاصل نہیں''۔

دودھ دینے والے جانور صدقہ کرنا

٤٩۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ أَهْدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ))[3]

''جس شخص نے کسی کو دودھ پینے کے لیے دودھ کا جانور دیا یا (اس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے)

---

[1] مسلم، کتاب الزکاۃ (١٠٢٥).

[2] مسلم، کتاب اللقطة (١٧٢٨). ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (١٦٦٣).

[3] ترمذی، کتاب الاطعمة (١٩٥٧). مسند احمد، اوّل مسند المدنيين اجمعين (٢٨٦).

چاندی دی، یا کسی بھولے بھٹکے اندھے کو راستہ بتایا تو اسے غلام آزاد کرنے کی مثل اجر و ثواب ملے گا۔''

٤٩٤۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ طُرُوْقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [1]

''بہتر صدقہ، اللہ کی راہ میں خیمہ دینا، اللہ کی راہ میں خادم دینا اور اللہ کی راہ میں اونٹ دینا ہے۔''

صدقہ کو گننے کی ممانعت

٤٩٥۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

((أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِي فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ)) [2]

''خرچ کیا کرو، گنا نہ کرو، ورنہ اللہ تمہیں بھی گن کر دے گا، اور اپنے مال کو سینت سینت کر نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تم سے اپنی رحمت روک لے گا۔''

اور ایک روایت میں ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((لَا تُوْكِي فَيُوْكِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ)) [3]

''اپنے مال کو روک کر نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تمہارے حق میں بندش اور روک کا فیصلہ فرما دے گا۔''

اصرار اور پیچھے پڑ کر مانگنے کی ممانعت

٤٩٦۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَ اللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَ أَنَا لَهُ كَارِهٌ ، فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتُهُ)) [4]

''اصرار کر کے اور پیچھے پڑ کر سوال نہ کیا کرو، پس اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے اور میری ناگواری کے باوجود اس کا سوال مجھ سے کچھ نکلوا لے تو ایسا نہیں ہوگا کہ میری

---

[1] ترمذی، کتاب فضائل الجھاد (١٦٢٦).

[2] بخاری، کتاب الزکاۃ (١٤٣٣). مسلم، کتاب الزکاۃ (٨٨/ ١٠٢٩).

[3] بخاری، کتاب الزکاۃ (١٤٣٣).

[4] مسلم، کتاب الزکاۃ (٩٩/ ١٠٣٨). نسائی، کتاب الزکاۃ (٥/ ٧٣).

طرف سے اس کو دی گئی چیز میں برکت دی جائے''۔

لوگوں سے سوال کرنے کی ممانعت

٤٩٧۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ))❶

''جو شخص مال میں اضافہ کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا (مانگتا) ہے تو وہ انگارے مانگ رہا ہے' خواہ وہ کم کرلے یا زیادہ''۔

٤٩٨۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَى وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ))❷

''تم میں سے کوئی شخص لوگوں سے مسلسل سوال کرتا رہتا ہے' حتیٰ کہ وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اس کے چہرے پر گوشت کی بوٹی تک نہیں ہوگی''۔

٤٩٩۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ)).

''جو شخص بقدر ضرورت چیز ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کا سوال اس کے چہرے پر خراش یا رگڑ یا بدنما داغ کی صورت میں ہوگا''۔

عرض کیا گیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کتنی مقدار اس کی ضرورت پوری کرسکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ))❸

''پچاس درہم یا اتنی مالیت کا سونا''۔

٥٠٠۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَيْنِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ))❹

---

❶ مسلم، كتاب الزكاة (١٠٥/ ١٠٤١). ابن ماجه، كتاب الزكاة (١٨٣٨). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٢/ ٣١٠).

❷ بخاري، كتاب الزكاة (١٤٧٤). مسلم، كتاب الزكاة (١٠٣/ ١٠٤٠).

❸ ابو داؤد، كتاب الزكاة (١٦٢٦). ترمذي، كتاب الزكاة (٦٥٠).

❹ بخاري، كتاب التفسير (٤٥٣٩). مسلم، كتاب الزكاة (١٠٣٩). ابو داؤد، كتاب الزكاة (١٦٣١، ١٦٣٢).

''مسکین وہ نہیں جسے ایک لقمہ/ ایک وقت کا کھانا یا دو لقمے/ دو وقت کا کھانا واپس کر دے۔ بلکہ مسکین تو وہ ہے جو (سوال کرنے سے) بچتا ہے''۔

۵۰۱۔ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَ مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ)) ❶

''اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور جن کی کفالت تیرے ذمے ہے' خرچ کرنے کی ابتدا ان سے کر' اور بہترین صدقہ وہ ہے جو ضروریات پوری کرنے کے بعد کیا جائے۔ اور جو شخص سوال کرنے سے بچنا چاہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے''۔

بغیر حاجت کے سوال کرنے کی ممانعت

۵۰۲۔ سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ وَ عِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ)) ❷

''جو شخص بقدر ضرورت چیز ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے تو وہ آگ کا اضافہ کر رہا ہے''۔

۵۰۳۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

((مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا أَتَكَفَّلُ لَهُ الْجَنَّةَ ؟)).

''جو شخص مجھے یہ ضمانت دے دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا' تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

تو سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ پس وہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔ ❸

۵۰۴۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَأْتِي الْجَبَلَ فَيَأْتِي بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطُوهُ أَوْ مَنَعُوهُ)) ❹

---

❶ بخاری، کتاب الزکاۃ (۱۴۲۷). مسلم، کتاب الزکاۃ (۱۰۳۴). النسائی، کتاب الزکاۃ (۵/۶۹). الدارمی، کتاب الزکاۃ (۱۶۶۰).

❷ ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (۱۶۲۹). مسند احمد، مسند الشامیین (۴/ ۲۲۲)، حدیث (۱۷۶۴۳).

❸ ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (۱۶۴۳). مسند احمد (۵/ ۳۲۵)، حدیث (۲۲۴۲۹).

❹ بخاری، کتاب الزکاۃ (۱۴۷۱).

''تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے کر پہاڑ پر جائے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر اٹھا کر لائے اور اسے فروخت کرے' تو یہ لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے' ہوسکتا ہے وہ اسے دیں یا نہ دیں''۔

صدقہ کی ہوئی چیز کو خریدنے کی ممانعت

۵۰۵۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا' پس جس شخص کے پاس وہ تھا' اس نے اسے ضائع (کمزور) کر دیا' تو میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا' میرا خیال تھا کہ وہ اسے سستا ہی بیچ دے گا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ صَدَقَتَكَ وَ إِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ))❶

''اسے مت خرید' اور اپنا صدقہ واپس نہ لے' خواہ وہ تمہیں اسے ایک درہم میں دے دے' کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا قے کر کے چاٹنے والے کی طرح ہے''۔

شدید حرص کی بنا پر سوال کرنے کی ممانعت

۵۰۶۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ))❷

''میں تو خزانچی ہوں' پس جس شخص کو میں خوش دلی اور اپنی مرضی سے دوں تو اس کے لیے اس میں برکت ہو جاتی ہے' اور جس شخص کو میں اس کے سوال کرنے اور اس کی شدید حرص کی وجہ سے دوں تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا''۔

تنگ دست کو مہلت دینے کے متعلق احکامات

۵۰۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ))❸

❶ بخاری، کتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها (٢٦٢٣). مسلم، كتاب الهبات (١/ ١٦٢٠).

❷ مسلم، كتاب الزكاة (٩٨/ ١٠٣٧). مسند احمد، مسند الشاميين (٤/ ١٢٣)، حديث (١٦٩١٥).

❸ ترمذی، کتاب البيوع، حديث (١٣٠٦).

''جس شخص نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

ردی اور گھٹیا چیز کا صدقہ کرنے کی ممانعت

۵۰۸۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لائے تو دیکھا کہ ہم میں سے کسی آدمی نے خراب اور ردی کھجور کا خوشہ (خیرات کے طور پر) لٹکا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشے کے بارے میں طعن کرنا شروع کیا' اور فرمایا:

((لَوْشَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا ، إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❶

''اگر اس صدقہ کا مالک چاہتا تو اس سے بہتر صدقہ کرتا' اس صدقہ کا مالک روزِ قیامت خراب اور گھٹیا کھجوریں ہی کھائے گا''۔

ساری جائیداد صدقہ کر دینے کی ممانعت

۵۰۹۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک آدمی سونے کا ایک انڈہ لے کر آیا تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ چیز مجھے کان (معدن) سے ملی ہے۔ آپ اسے قبول فرمائیں' پس یہ صدقہ ہے' میرے پاس اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا' تو وہ آپ کی دائیں جانب سے پھر آپ کے سامنے آگیا اور پھر ویسے ہی کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے اعراض فرمایا' تو وہ بائیں جانب سے آگیا' آپ نے پھر اس سے اعراض کیا تو وہ آپ کی پچھلی جانب سے آگیا' پس آپ نے اسے پکڑ کر اس کی طرف پھینکا' اگر وہ اسے لگ جاتا تو اسے زخمی کر دیتا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِجَمِيعِ مَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ: هَذِهِ صَدَقَةٌ. ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ. خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى)) ❷

''تم میں سے کوئی شخص اپنی کل جمع پونجی لے کر آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صدقہ ہے' پھر لوگوں سے سوال کرنے بیٹھ جاتا ہے' بہترین صدقہ وہ ہے جو دولت مندی اور تونگری کے بعد ہو''۔

❷ ابو داود، کتاب الزکاۃ (۱۶۰۸)، النسائی، الزکاۃ (۵/ ۳۳).
❸ ابو داود، کتاب الزکاۃ (۱۶۷۳)، البیہقی فی الکبیر ۴/ ۲۵۹ حدیث (۷۶۴۳).

⑭ كِتَابُ الْحَج

ذوالحجہ کے دس دنوں میں عبادت

۵۱۰۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ ۔يَعْنِي مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ۔)).

''ایسے کوئی ایام نہیں جن میں کیے گئے عمل صالح' اللہ کو ان یعنی ذوالحجہ کے دس دنوں میں کیے گئے عمل صالح سے زیادہ محبوب ہوں''۔

انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی راہ میں کیا جانے والا جہاد بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ)).[1]

''اللہ کی راہ میں کیا جانے والا جہاد بھی' سوائے اس شخص کے جو اپنے مال و جان کے ساتھ جائے اور پھر اس کی کوئی بھی چیز واپس نہ آئے''۔

۵۱۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)).[2]

---

[1] بخاری، کتاب الجمعة (۹٦۹). ابوداؤد، کتاب الصوم (۳٤۳۸).
ترمذی، کتاب الصوم عن رسول اللّٰه ﷺ (۷۵۷). ابن ماجه، کتاب الصیام (۱۷۲۷).

[2] یہ روایت ضعیف ہے۔ ترمذی، کتاب الصوم عن رسول اللّٰه ﷺ (۷۵۷). اس کی سند میں مسعود بن واصل ضعیف ہے۔ دیکھیے التقریب (٦٦۰۳). اور اس میں نہاس بن فہم ضعیف ہے۔ التقریب (۷۱۸۸).

''اللہ کو ذوالحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر کوئی ایام زیادہ پسند نہیں کہ ان میں اس کی عبادت کی جائے۔ ان دنوں میں سے ایک دن کا روزہ' سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔ اور اس کی ہر رات کا قیام' لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے''۔

حج میں تلبیہ پکارنا

۵۱۲۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُلَبِّي الْمُقِيمُ وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ)).❶

''مقیم اور عمرہ کرنے والا' حجر اسود کا استلام (بوسہ لینا' چھڑی لگانا' یا ہاتھ لگانا) کرنے تک تلبیہ پکاریں گے''۔

۵۱۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں جانتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تلبیہ پکارا کرتے تھے:

((لَبَّيْكَ أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ)).

''حاضر ہوں' اے اللہ! حاضر ہوں' حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' حاضر ہوں بے شک تیرا کوئی شریک نہیں' حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں''۔

مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

((وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)).❷

''تمام بادشاہت تیرے لیے ہے' تیرا کوئی شریک نہیں''۔

عمرہ کے احکامات

۵۱۴۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی عقیق میں فرماتے ہوئے سنا:

((أَتَانِي اللَّيْلَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَ قُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ)).❸

---

❶ یہ روایت مرفوعاً ضعیف اور موقوفاً صحیح ہے۔ ابوداؤد، كتاب المناسك (۱۸۱۷). ترمذی، كتاب الحج عن رسول الله ﷺ (۹۱۹).

❷ بخاری، كتاب الحج (۱۵٤۹). مسلم، كتاب الحج (۱۱۸٤). ابوداؤد، كتاب المناسك (۸۱۸۲). مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابه (۲/۲۸، ٤۱، ٤۳).

❸ بخاری، كتاب الحج (۱۵۳٤). ابوداؤد، كتاب الحج (۱۸۰۰).

''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا' اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں: میں نے حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کی''۔

حج کے متعلق احکامات

۵۱۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))۔ ❶

''جس شخص نے اللہ عزوجل کی رضا کے لیے حج کیا (اور اس دوران) فسق و فجور کا ارتکاب نہ کیا' تو وہ (گناہوں سے پاک ہوکر) اس روز کی طرح لوٹتا ہے' جس روز اس کی والدہ نے اسے (گناہوں سے پاک) جنم دیا تھا''۔

۵۱۶۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يُنْفِيَانِ الذُّنُوْبَ وَالْفَقْرَ كَمَا يُنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِحَجَّةٍ مَبْرُوْرَةٍ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ))۔ ❷

''حج اور عمرہ کرتے رہا کرو' اس لیے کہ وہ گناہوں اور فقر و محتاجی کو ایسے مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی میل کچیل ختم کر دیتی ہے۔ حج مبرور کی جزا جنت ہے''۔

۵۱۷۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ))۔ ❸

''جو شخص حج کرنے کا ارادہ کرے تو وہ جلدی کرے''۔

ترک حج کی ممانعت

۵۱۸۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَّلَكَ رَاحِلَةً وَ زَادًا تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ ، وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، وَ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ

❶ بخاری، کتاب الحج (۱۵۲۱)۔ مسلم، کتاب الحج (۱۳۵۰)۔

❷ ترمذی، کتاب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸۱۰)۔ روایت صحیح ہے۔

❸ ابوداؤد، کتاب المناسك (۱۷۳۲)۔

الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ﴾))❶.

''جس شخص کے پاس سواری اور اس قدر زادِ راہ ہو جو اسے بیت اللہ الحرام تک پہنچا دے' اور وہ پھر بھی حج نہ کرے' تو پھر اللہ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ یہودی بن کر فوت ہو یا عیسائی بن کر۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ جو لوگ راستے کی استطاعت رکھتے ہوں' ان پر اللہ کے لیے حج کرنا فرض ہے ﴾''۔

حجر اسود کی عظمت اور اس کے متعلق احکامات

۵۱۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے متعلق فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ))❷.

''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آنکھوں کے ساتھ اٹھائے گا پس وہ اس کے ساتھ دیکھے گا' اور زبان کے ساتھ اٹھائے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما ہو گا اس کے متعلق گواہی دے گا''۔

بیت اللہ کا طواف کرنے کے متعلق احکامات

۵۲۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ))❸.

''جس نے (بیت اللہ کے) سات چکر لگائے تو وہ غلام آزاد کرنے کی طرح ہے''۔

۵۲۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

''جس شخص نے بیت اللہ کے پچاس چکر لگائے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس

---

❶ ترمذی، الحج، حدیث (۸۱۲). اس کی سند میں ہلال بن عبداللہ مجہول ہے' اور حارث حدیث میں ضعیف ہے۔ نصب الرایہ للزیلعی: ۴/ ۴۱۰.

❷ ترمذی، کتاب الحج، حدیث (۹۶۱). اس کی سند حسن ہے۔

❸ ترمذی، کتاب الحج عن رسول اللہ ﷺ (۹۵۹). نسائی فی الکبری، مسناك الحج (۲/ ۳۹۵۱). روایت حسن ہے۔

طرح وہ اپنی پیدائش کے روز گناہوں سے پاک تھا“۔ ❶

۵۲۲۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا بِخَيْرٍ)). ❷

”بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی طرح ہے بس فرق اتنا ہے کہ تم اس کے دوران بات چیت کر لیتے ہو‘ پس جو شخص اس دوران بات وغیرہ کرے تو وہ صرف خیر و بھلائی کی بات کرے“۔

عرفہ میں وقوف کے متعلق احکامات

۵۲۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ قریش اور ان کے ہم خیال مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور انہیں حمس کہا جاتا تھا‘ جبکہ باقی عرب عرفہ میں وقوف کیا کرتے تھے۔ پس جب اسلام (کا زمانہ) آیا تو اللہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وہ عرفات جائیں‘ وہاں ٹھہریں پھر وہاں سے لوٹ کر (مزدلفہ) آئیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾

”پھر جہاں سے لوگ واپس ہوتے ہیں‘ تم بھی وہاں سے واپس ہوا کرو“۔ ❸

---

❶ ترمذی، کتاب الحج (۸٦٦). روایت شریک القاضی کے ضعف اور اس کے سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❷ ترمذی، کتاب المناسك (۹٦۰). دارمی، کتاب المناسك (۱۸٤۷، ۱۸٤۸). روایت صحیح ہے۔

❸ بخاری، کتاب تفسیر القرآن (٤٥۲۰). مسلم، کتاب الحج (۱۵۱/ ۱۲۱۹).

⑮ كِتَابُ الجِهَاد

اللہ کی راہ میں مجاہد تیار کرنا

٥٢٤۔ سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَ مَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)) ❶

''جس نے اللہ کی راہ میں کسی مجاہد کو تیار کیا یا اس کے اہل وعیال کے بارے میں جانشینی کی تو اس نے جہاد کیا''۔

٥٢٥۔ سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَ لِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَ أَجْرُ الْغَازِي)) ❷

''مجاہد کے لیے (صرف) اپنا اجر ہے جبکہ جاعل (جو شخص مجاہد کی اجرت کا انتظام کرتا ہے) کے لیے اپنا اور مجاہد کا اجر ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد

٥٢٦۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کون سا عمل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ محدثین کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے۔ بخاری، كتاب الجهاد والسير (٢٨٤٣). مسلم، كتاب الامارة (١٨٩٥). ابو داؤد، كتاب الجهاد (٢٥٠٩). نسائی، كتاب الجهاد (٦/ ٤٦).

❷ صحيح. ابو داؤد، كتاب الجهاد (٢٥٢٦). مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابه (٢/ ١٧٤).

((لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ، الْقَائِمِ، الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ، وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)).❶

''تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ انہوں نے دو یا تین مرتبہ سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال روزہ دار، شب بیدار اور اللہ کی آیات کے اطاعت گزار کی سی ہے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی واپسی تک روزہ چھوڑتا ہے نہ نماز''۔

۵۲۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا أَجِدُهُ)).

''میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا''۔

پھر فرمایا:

((هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ؟)).

''کیا تم استطاعت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد پر چلا جائے اور تم اپنی مسجد میں چلے جاؤ وہاں قیام کرو اور ذرا سستی نہ دکھاؤ اور روزہ رکھو افطار نہ کرو؟''

تو اس آدمی نے عرض کی:

''اس کی کون استطاعت رکھتا ہے؟''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''مجاہد کا گھوڑا جو اپنے طول میں دوڑتا ہے تو وہ اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں''۔❷

❶ بخاری، کتاب الجهاد (۲۷۸۷). مسلم، کتاب الامارة (۱۸۷۸). ترمذی، فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ (۱۶۰۹). نسائی، کتاب الجهاد (۶/ ۱۶).

❷ بخاری، کتاب الجهاد والسیر (۲۷۸۵). مسلم، کتاب الامارة (۱۸۷۸).

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کا اجر

۵۲۸۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((رِبَاطُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهِ ، وَ إِنْ مَاتَ فِيهِ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَ أُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَ أَمِنَ الْفَتَّانَ))۔[1]

''دن اور رات پہرہ دینا' مہینے بھر کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے بہتر ہے۔ اور اگر وہ اس دوران فوت ہو جائے تو وہ جو عمل کیا کرتا تھا' وہ جاری رہتے ہیں' اس کا رزق بھی جاری کر دیا جاتا ہے' اور وہ منکر ونکیر سے بھی محفوظ رہتا ہے''۔

۵۲۹۔ سیدنا سہل بن سہل الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ عَلَيْهَا))۔[2]

''اللہ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ دینا' دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے''۔

۵۳۰۔ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِىْ مَاتَ مُرَابِطَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَنْمِي لَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يُؤْمِنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ))۔[3]

''اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی حالت میں فوت ہونے والے کے سوا ہر میت کا اپنے عمل پر اختتام ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا عمل قیامت کے دن تک اس کے لیے بڑھتا رہتا ہے۔ اور وہ فتنہ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے''۔

۵۳۱۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ))۔[4]

''اللہ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ دینا' اس ہزار دن سے بہتر ہے' جس میں اس کے علاوہ دیگر منازل ہوں''۔

---

❶ مسلم، کتاب الامارة (۳ / ۱۹).

❷ بخاری، کتاب الجهاد والسیر (۲۸۹۲). ترمذی، فضل الجهاد (۱۱٦٤).

❸ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۵۰۰). ترمذی، فضل الجهاد (۱٦۲۱).

❹ ترمذی، کتاب فضائل الجهاد (۱٦٦۷). روایت صحیح ہے۔

تیراندازی کے متعلق احکامات

۵۳۲۔ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ بازار میں تیراندازی کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِرْمُوْا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ، إِرْمُوْا وَ أَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ)).

''اولادِ اسماعیل تیراندازی کرو' تمہارے باپ بھی بڑے تیرانداز تھے' تیراندازی کرو' اور میں فلاں فریق کے ساتھ ہوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں (یہ سن کر) دوسرا فریق (تیراندازی سے) رک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَالَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ)).

''تمہیں کیا ہوا' تم تیراندازی کیوں نہیں کرتے؟''

انہوں نے کہا:

''ہم کیسے تیراندازی کریں' جبکہ آپ ان کے ساتھ ہیں؟''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِرْمُوْا وَ أَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ)).[1]

''تیراندازی کرو' میں تم سب کے ساتھ ہوں''۔

۵۳۳۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ عَصَى)).

''جس نے تیراندازی سیکھی' پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں''۔

یا فرمایا:

''اس نے نافرمانی کی''۔[2]

۵۳۴۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' آپ منبر پر تشریف فرما تھے:

---

[1] بخاری، کتاب الجهاد والسیر (۲۸۹۹).

[2] مسلم، کتاب الامارة (۱۹۱۹).

((﴿ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ﴾ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ))[1]

''﴿جس قدر ممکن ہو کافروں کے خلاف قوت تیار رکھو﴾ (سن لو!) قوت سے مراد تیر اندازی ہے' قوت سے مراد تیر اندازی ہے' قوت سے مراد تیر اندازی ہے''۔

۵۳۵۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ وَ يَكْفِيكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ))[2]

''تم ملکوں کے ملک فتح کرو گے' اور اللہ تمہارے لیے کافی ہوگا' پس تم میں سے کوئی اپنے تیروں سے غافل نہ ہو''۔

۵۳۶۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي عَمَلِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ)).

''اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت عطا فرمائے گا۔ تیر بنانے والا جو اپنے عمل سے خیر وبھلائی کی نیت کرتا ہے' دوسرا تیر انداز اور تیسرا اس (تیر انداز) کی مدد کرنے والا''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((وَمُنْبِلَهُ فَارْمُوْا وَ ارْكَبُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَرْمُوْا مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا ، كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ مَحْمُوْدٌ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: تَأْدِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ ، وَ مُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ ، وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَ نَبْلِهِ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ، وَمَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ بَعْدَ مَا عَمِلَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا، أَوْ قَالَ كَفَرَهَا))[3]

''تیر اندازی کرو' گھڑسواری کرو' گھڑسواری کی نسبت مجھے تیر اندازی زیادہ پسند ہے۔ ہر قسم کی لہو چیز باطل ہے' تین کے سوا کوئی لہو قابل تعریف نہیں۔ آدمی کا اپنے گھوڑے کو سکھانا اور سدھارنا' اس کا اپنے اہل کے ساتھ تفریح اور کھیل کود کرنا' اور اس کا اپنی کمان سے تیر اندازی کرنا' یہ چیزیں حق ہیں' جس شخص نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے غیر اہم سمجھ کر ترک کر دیا' تو وہ ایک نعمت تھی جو اس نے

---

[1] مسلم، کتاب الامارة (۱۹۱۷).

[2] مسلم، کتاب الامارة (۱۹۱۸).

[3] النسائي (۶/ ۲۸). ابوداؤد (۲۵۱۳). ترمذی، کتاب فضائل الجهاد (۱۶۳۷). روایت حسن ہے۔

ترک کر دی۔ یا فرمایا: کہ اس نے کفران نعمت کیا''۔

۵۳۷۔ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ))۔[1]

''جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا تو وہ اس کے لیے آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

اللہ کی راہ میں بیدار رہنا

۵۳۸۔ سیدنا ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((حُرِمَتْ عَيْنٌ عَلَى النَّارِ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))۔[2]

''جو آنکھ اللہ کی راہ میں جاگتی ہے' اس پر جہنم کی آگ حرام ہے''۔

۵۳۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))۔[3]

''دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت سے روتی ہے' اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی ہے''۔

گھوڑوں کے درمیان مسابقت کے احکامات

۵۴۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کو ایک عرصہ تک کھلاتے اور پھر آہستہ آہستہ اس کی خوراک میں کمی کرتے جاتے تاکہ وہ دبلا پتلا ہو جائے۔ پھر آپ اسے مسابقت کے لیے دوڑاتے تھے۔

۵۴۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ دوڑ میں حصہ لیا اور جو گھوڑا عمر کے پانچویں برس میں تھا اس کے لیے فاصلہ مزید دور مقرر کیا۔[5]

---

1. ابوداؤد، کتاب العتق (۳۹۶۵)۔ ترمذی، کتاب فضائل الجهاد (۱۶۳۸)۔ روایت حسن ہے۔
2. النسائی، کتاب الجهاد (۶/ ۱۵)۔ مسند احمد (۴/ ۱۳۴)۔ روایت حسن لغیرہ ہے۔
3. ترمذی، کتاب فضائل جهاد (۱۶۳۹)۔ روایت حسن لغیرہ ہے۔
4. ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۵۷۶)۔ روایت صحیح ہے۔
5. روایت صحیح ہے۔ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۵۷۷)۔ مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابه (۶۴۶۶)۔

۵٤۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ)) ❶

''اونٹ یا گھوڑے دوڑانے یا تیراندازی کے سوا مقابلہ بازی جائز نہیں''۔

۵٤۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ''عضباء'' نامی اونٹنی تھی۔ وہ ہمیشہ آگے رہتی تھی۔ پس ایک اعرابی تقریباً دو سالہ اونٹنی پر آیا اور وہ اس سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہچان لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ)) ❷

''اللہ پر یہ حق ہے کہ جو چیز دنیا میں بلند ہوتی ہے تو اللہ اسے پست کر دیتا ہے''۔

اللہ کی راہ میں گھوڑا وقف کرنا

۵٤٤۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَ تَصْدِيْقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَ بَوْلَهُ فِي مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي حَسَنَاتٍ)) ❸

''جس شخص نے اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا وقف کیا تو اس کا کھانا، پینا، اس کی لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس (کی نیکیوں) کے ترازو میں ہوگا''۔

اللہ کی راہ میں شہادت کی فضیلت

۵٤۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيْدَ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ)) ❹

---

❶ ابوداؤد، کتاب الجهاد (٢٥٧٤). ترمذی، کتاب الجهاد (١٧٠٠). روایت صحیح ہے۔

❷ بخاری، کتاب الجهاد والسير (٢٨٧١). ابوداؤد، کتاب الادب (٤٨٠٢).

❸ بخاری، کتاب الجهاد، حديث (٢٨٥٣).

❹ بخاری، کتاب الجهاد والسير (٢٨١٧). مسلم، کتاب الإمارة (١٨٧٧).

''شہید کے سوا جنت میں جانے والا کوئی شخص یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس چلا جائے۔ صرف شہید جنت میں اپنی عزت و تکریم دیکھ کر یہ خواہش کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس چلا جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کیا جائے''۔

٥٤٦۔ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَ إِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ)).❶

''جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ سے شہادت طلب کرتا ہے تو وہ شہداء کے مقام و مرتبے کو پا لیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو''۔

٥٤٧۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي حَوَاصِلِ طُيُوْرٍ خُضْرٍ تَعَلَّقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ)).❷

''شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے پھلوں یا جنت کے درختوں کے ساتھ معلق ہوتے ہیں''۔

٥٤٨۔ سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفِرُ لَهُ أَوَّلَ دَفْعَةٍ وَ يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يَجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوِقَارِ، أَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَ يُزَوَّجُ اثْنَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِنَ الْحُوْرِ وَ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ)).❸

''شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ خصال و انعامات ہیں: اسے پہلی دفعہ ہی بخش دیا جاتا ہے، وہ جنت میں اپنا گھر دیکھ لیتا ہے، وہ عذاب قبر اور فزع اکبر (بڑی گھبراہٹ) سے محفوظ و مامون ہوگا، اس کے سر پر یروں اور جواہرات سے جڑا ہوا وقار کا تاج رکھا جائے گا۔ جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ بہتر (۷۲) حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی، اور اس کے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی''۔

---

❶ مسلم، کتاب الامارة (١٩٠٩). ترمذی (١٦٥٣).

❷ ترمذی ١٦٤١. روایت صحیح ہے۔

❸ ترمذی، کتاب فضائل الجهاد (١٦٦٣). روایت حسن ہے۔

اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے متعلق احکامات

۵۴۹۔ مسروق بیان کرتے ہیں، ہم نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴾

''تم اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ نہ شمار کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں رب کے ہاں رزق دیا جاتا ہے''۔

کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا، ہم نے بھی اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ فَقَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا. فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا: يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى. فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا))[1]

''ان کی روحیں سبز رنگ کے پرندے کے پیٹ میں ہیں۔ ان کے لیے عرش کے ساتھ قندیلیں معلق ہیں۔ وہ جنت میں جہاں جانا چاہیں جاتے ہیں۔ اور پھر انہی قندیلوں میں آ جاتے ہیں۔ ان کے رب نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: کیا تمہیں کسی چیز کی چاہت اور طلب ہے؟ انہوں نے کہا: ہمیں کس چیز کی چاہت ہو سکتی ہے، ہم جنت میں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں، اللہ تین مرتبہ اس طرح ان سے پوچھے گا، لیکن جب وہ دیکھیں گے کہ ان سے یہ سوال ہوتا رہے گا تو وہ عرض کریں گے، اے رب! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹائی جائیں حتیٰ کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ شہید کیے جائیں۔ پس جب وہ (رب تعالیٰ) دیکھے گا کہ نہیں کسی اور چیز کی حاجت نہیں ہے تو وہ انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دے گا''۔

---

[1] مسلم، کتاب الإمارة (۱۸۸۷). ترمذی، کتاب تفسیر القرآن (۳۰۱۱). ابن ماجه، کتاب الجهاد (۲۸۰۱).

۵۵۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ)).❶

''اللہ کی راہ میں شہید ہونا' قرض کے سوا ہر چیز ختم کر دیتا ہے''۔

۵۵۱۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی زرہ پہنے ہتھیار بند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں قتال کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَسْلِمْ)). ''پہلے اسلام قبول کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں' اس نے اسلام قبول کیا' پھر قتال کیا اور شہید ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَمِلَ قَلِيْلًا وَ أُجِرَ كَثِيْرًا)).❷

''اس نے عمل قلیل (وقت) کیا لیکن اجر بہت زیادہ پا گیا''۔

۵۵۲۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَجِبَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: اُنْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَ شَفَقَةً فِيْمَا عِنْدِيْ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ)).❸

''ہمارا رب تعالیٰ ایسے شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اس کے ساتھی شکست سے دوچار ہو گئے تو اسے یاد آیا کہ (میدان کارزار سے فرار سے) اس پر کتنا گناہ ہوگا تو وہ پھر (میدان کی طرف) پلٹ آیا۔ حتیٰ کہ وہ شہید کر دیا گیا۔ تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو یہ میرے پاس جو اجر و ثواب ہے اس کی رغبت اور میرے ہاں جو عذاب ہے اس سے ڈر کی وجہ سے (میدان کارزار کی طرف) پلٹا حتیٰ کہ اسے شہید کر دیا گیا''۔

لوگوں سے کنارہ کشی کرنا

۵۵۳۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: لوگوں میں سے کون شخص افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، کتاب الإمارة (۱۸۸٦/ ۱۲۰). مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابه (۲/ ۲۲۰).

❷ بخاری، کتاب الجهاد والسیر (۲۸۰۸). مسلم، کتاب الامارة (۸۹۰۰).

❸ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۵۳٦). مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابه (۱/ ٤۱٦). روایت حسن ہے۔

((مَنْ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)).

''جو شخص اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے''۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شُعَبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ)).

''کسی گھاٹی میں کنارہ کشی اور گوشہ نشینی اختیار کر کے اپنے رب کی عبادت کرنے والا شخص''۔

اور ایک روایت میں ہے:

''وہ اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے''۔❶

٥٥٤. سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلاً)).

''کیا میں تمہیں مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں''۔

میں نے کہا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ''اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ، وَ أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ ؟)).

''وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کے ساتھ اللہ کی راہ میں نکلتا ہے حتیٰ کہ وہ فوت ہو جاتا ہے یا شہید کر دیا جاتا ہے' اور کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں بتاؤں جس کا درجہ اس کے بعد ہے؟''

ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَجُلٌ يَعْتَزِلُ فِي شُعَبٍ مِنَ الشِّعَابِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يَعْتَزِلُ شَرَّ النَّاسِ، وَ أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ ؟)).

''وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں گوشہ نشین ہو کر نماز قائم کرتا ہے' زکوٰۃ دیتا ہے اور لوگوں کے شر سے کنارہ کش ہو جاتا ہے' اور کیا میں تمہیں بدترین شخص کے بارے میں بتاؤں؟''

ہم نے عرض کیا: جی ہاں! اللہ کے رسول ﷺ! ۔آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَّذِي يَسْأَلُ اللّٰهَ وَلَا يُعْطِي بِهِ)).

''جو اللہ سے سوال کرتا (مانگتا) لیکن اس کے نام پر دیتا نہیں''۔❷

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير (٢٨٧٦،٦٤٩٤). صحيح مسلم، كتاب الإمارة (١٨٨٨)

❷ نسائي، كتاب الزكاة (٥/ ٨٣). ابن ابى شيبه (٥/ ٢٩٤). روایت حسن ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے احکامات

۵۵۵۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَسْلَمُوْنَ أَوْ يُصِيْبُوْنَ إِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ، وَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُخَوَّفُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُوْرُهُمْ)).[1]

”جو جماعت یا لشکر اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ صحیح سلامت مال غنیمت کے ساتھ یا زخم خوردہ ہو کر واپس آ جاتے ہیں تو وہ اپنا دو تہائی اجر دنیا ہی میں حاصل کر لیتے ہیں، اور جو جماعت یا لشکر شکست کھا جاتا ہے یا خوف کا شکار ہو جاتا ہے اور اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے (مال غنیمت حاصل نہیں ہوتا) تو ان کا پورا ثواب محفوظ رہتا ہے۔“

۵۵۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ أَوْ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسُهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ)).[2]

”جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ اس نے جہاد کیا نہ اس کے دل میں اس کا خیال آیا تو اس نے نفاق کی حالت میں وفات پائی۔“

۵۵۷۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ لَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يُخْلِفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).[3]

”جس نے خود جہاد کیا نہ کسی مجاہد کو تیار کیا اور نہ ہی کسی مجاہد کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا اچھی طرح خیال رکھا تو اللہ قیامت سے پہلے اسے کسی سزا و آزمائش سے دو چار کر دے گا۔“

اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر کے متعلق احکامات

۵۵۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسلم، کتاب الامارة (۱۵۴/ ۱۹۰۶)۔ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۴۹۷)۔

[2] مسلم، کتاب الامارة (۱۹۱۰)۔ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۵۰۲)۔

[3] ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۵۰۳)۔ ابن ماجه، کتاب الجهاد (۲۷۶۲)۔ روایت حسن ہے۔

((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))❶

''اللہ کی راہ میں صبح یا شام چلنا دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے''۔

۵۵۹۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ))❷

''اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت چلنا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے''۔

کفار کو قتل کرنے کے متعلق احکامات

۵۶۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِثْنَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اِجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ))۔

''دو قسم کے آدمی جہنم میں اکٹھے نہیں ہو سکتے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہوں''۔

عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا:

((مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ))❸

''وہ مومن جو کسی کافر کو قتل کرے، پھر وہ درست رہے''۔

۵۶۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ قَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا))❹

''کافر اور اس کا قاتل جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

مرتد کو قتل کرنے کے متعلق احکامات

۵۶۲۔ سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ))۔

''جو شخص اپنا دین (اسلام) بدل لے اسے قتل کر دو''۔

---

❶ بخاری، کتاب الجهاد والسير (۲۷۹۲). مسلم، كتاب الامارة (۱۸۸۰).
ترمذی، کتاب الجهاد فضائل (۱۶۵۱).

❷ مسلم، كتاب الامارة (۱۸۸۳).

❸ مسلم، كتاب الامارة (۱۸۹۱/ ۱۳۱). نسائی، كتاب الجهاد (۶/ ۱۳).

❹ مسلم، كتاب الامارة (۱۸۹۱/ ۱۳۱). نسائی، كتاب الجهاد (۶/ ۱۳).

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' جو شخص اسلام کے دائرہ سے نکل کر ملحد ہو جائے تو ان پر غلبہ پاتے ہی انہیں قتل کر دیا جائے گا اور ان سے توبہ کرنے کو نہیں کہا جائے گا۔ (موطا ۲/ ۷۳۶۔ مرسل ہے اور ضعیف ہے)۔

ہجرت کے متعلق احکامات

٥٦٣۔ کثیر بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتائیں جس پر میں قائم رہوں اور عمل کروں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَإِنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهَا))۔❶

''تم پر ہجرت کرنا لازم ہے' اس لیے کہ اس کی کوئی مثال نہیں''۔

٥٦٤۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا))۔❷

''ہجرت منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ توبہ منقطع ہو جائے اور توبہ منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے' (قیامت آ جائے)''۔

چیونٹی اور جوؤں وغیرہ کو جلانے کی ممانعت

٥٦٥۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک حُمرہ (چڑیا کی طرح پرندہ جس کا سر سرخ ہوتا ہے) دیکھی' اس کے ساتھ دو چوزے تھے۔ پس ہم نے اس کے دونوں چوزے پکڑ لیے' پس وہ حُمرہ آئی اور اپنے پر پھیلانے لگی (یعنی وہ بے چینی سے زمین پر گر رہی تھی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا:

((مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا))۔

''اسے اس کے بچے کی وجہ سے کس نے پریشان کر رکھا ہے' اس کا بچہ اسے واپس کرو''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کی بل دیکھی' جسے انہوں نے جلا دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

((مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ ؟))۔

---

❶ نسائي (٧/ ١٣٠).

❷ ابو داود، كتاب الجهاد (٢٤٧٩). مسند احمد، مسند الشاميين ٤/ ١٢٢، حديث (١٦٩١١).

''کس نے جلایا ہے؟''

ہم نے عرض کیا' ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ)).❶

''آگ کا عذاب صرف آگ کا رب ہی دے سکتا ہے' کسی اور کو یہ لائق نہیں''۔

آگ کے ذریعے سزا دینے کی ممانعت

٥٦٦۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی مہم پر روانہ کیا تو فرمایا:

((إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا ۔ لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا ۔ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)).

''اگر تم فلاں' فلاں شخص کو پاؤ (آپ نے قریش کے دو آدمیوں کا نام لیا) تو انہیں آگ سے جلا دو''۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا)).❷

''اگر تم ان دونوں کو پالو تو انہیں قتل کر دینا''۔ (یعنی انہیں آگ سے نہ جلانا)۔

لوگوں کو عذاب پہنچانے کی ممانعت

٥٦٧۔ سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں ملک شام میں کچھ شامی لوگوں کے پاس سے گزرا' جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سر پر تیل ڈال دیا گیا تھا۔ میں نے کہا' یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ انہیں خراج کے سلسلے میں سزا دی جا رہی ہے۔ تو میں نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا)).

''اللہ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا' جو دنیا میں عذاب پہنچاتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں' ان دنوں عمیر بن سعد ان کا سردار تھا' اور وہ فلسطین میں تھا' میں اس کے پاس گیا اور اسے یہ واقعہ بیان کیا تو اس نے انہیں چھوڑنے کا حکم دے دیا۔❸

---

❶ ابوداؤد، کتاب الجهاد (٢٦٧٥).

❷ بخاری، کتاب الجهاد والسير (٢٩٥٤). ترمذی (١٥٧١). مسند احمد (٢/ ٤١١).

❸ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (١١٧/ ٢٦١٣). ابوداؤد، کتاب الخراج والامارة والفيء (٣٠٤٥).

جانوروں کو لڑائی پر اکسانے کی ممانعت

۵٦٨۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑائی پر اکسانے سے منع کیا ہے۔" ❶

بزدلی اور نامردی کی ممانعت

۵٦٩۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں' مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مومن کی شرافت و عزت اس کا تقوی ہے' اس کا دین اس کا حسب ہے' اس کی مروت اس کا خلق ہے' جبکہ جرأت و نامردی یہ طبعی چیزیں ہیں' اللہ جسے چاہتا ہے انہیں ودیعت فرماتا ہے' پس بزدل و نامرد شخص اپنے والدین سے راہ فرار اختیار کرتا ہے جبکہ بہادر شخص لڑتا ہے اور اپنی سواری کی بھی پروانہیں کرتا' اور قتل' موت کی ایک شکل ہے' اور شہید وہ ہے جس نے اپنی جان کو اللہ سے ثواب کی امید پر وقف کر رکھا ہے۔ ❷

قرآن مجید لے کر دشمن ملک کا سفر کرنے کی ممانعت

۵۷۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن ملک کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے' (کہ وہ کہیں قرآن مجید کی بے حرمتی نہ کریں)۔ ❸

۵۷۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمِنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)). ❹

"قرآن مجید لے کر سفر نہ کیا کرو' اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ دشمن اسے قبضہ میں نہ لے لے"۔

میدان جہاد سے فرار ہونے کی ممانعت

۵۷۲۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابو داؤد، کتاب الجهاد (٢٥٦٢). ترمذی، کتاب الجهاد (١٧٠٨).

❷ الموطا ٢/ ٤٦٣، حدیث (٣٥).

❸ بخاری، کتاب الجهاد والسیر (٢٩٩٠). مسلم، کتاب الامارة (٩٢/ ١٨٦٩).
موطا، کتاب الجهاد (٢/ ٤٤٦).

❹ موطا، کتاب الجهاد (٢/ ٤٤٦). مسلم، الإمارة (٣/ ١٤٩١).

((مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ)).

''جو شخص اس حال میں آئے کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو' نماز قائم کرتا ہو' زکاۃ دیتا ہو اور وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو تو اس کے لیے جنت ہے''۔

پس انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے آپ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ)).❶

''اللہ کے ساتھ شریک بنانا' مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جہاد سے فرار اختیار کرنا''۔

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

۵۷۳۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' کسی غزوہ میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔❷

ذمیوں کو قتل کرنے کی ممانعت

۵۷٤۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يُرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَ إِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا)).❸

''جس نے کسی ذمی شخص کو قتل کر دیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے''۔

تقسیم کی اجرت لینے کی ممانعت

۵۷۵۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ نسائی، التحریم (۷/۸۱)۔ مسند احمد (۵/٤۸۲)۔

❷ بخاری، کتاب الجهاد والسیر (۳۰۱۵)۔ مسلم، کتاب الجهاد والسیر (۲۵/ ۱۷٤٤)۔

❸ بخاری، کتاب الجزیة (٦۸۸۵)۔ مسلم (۳۷/۱٦٦۰)۔ سنن ترمذی، کتاب الدیات، رقم حدیث (۱۳۲۳)۔

((إِيَّاكُمْ وَالْقَسَامَةَ)).

''تم قسامہ سے بچو''۔

ہم نے عرض کیا' قسامہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلشَّيْءُ يَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْقُصُ مِنْهُ)).

''چیز لوگوں کی ملکیت ہو' اور یہ اس میں سے کچھ کم کر دے''۔

اور ایک روایت میں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلرَّجُلُ يَكُوْنُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَظِّ هٰذَا وَحَظِّ هٰذَا)).❶

''آدمی لوگوں کی کئی جماعتوں پر مقرر ہوگا' وہ کبھی ان کے حصے سے کچھ لے لے گا اور کبھی ان کے حصے سے کچھ لے لے گا''۔

بے صبری اور بوکھلاہٹ کی ممانعت

۵۷۶۔ سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال اور قیدی لائے گئے تو آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا۔ آپ ﷺ کو خبر پہنچی کہ آپ ﷺ نے جن کو نہیں دیا' وہ ناخوش ہیں' پس آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی' پھر فرمایا:

((أَمَّا بَعْدُ! فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي ، وَلٰكِنِّي أُعْطِي أَقْوَامًا أَرَىٰ فِي قُلُوْبِهِمَ الْجَزْعَ وَالْهَلَعِ ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ)).

''امابعد! اللہ کی قسم! میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا' اور جس کو میں نہیں دیتا وہ مجھے اس شخص سے زیادہ عزیز ہے جسے میں دیتا ہوں' لیکن میں جن لوگوں کو دیتا ہوں' میں ان کے دلوں میں بوکھلاہٹ اور بے صبری دیکھتا ہوں' اور میں جن کو چھوڑ دیتا ہوں' وہ اس بے نیازی اور خیر و بھلائی کی وجہ سے ہے جو ان کے دلوں میں پیدا کی گئی ہے' عمرو بن تغلب بھی انہیں میں سے ہے''۔

وہ (سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! میں یہ نہیں چاہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس کلمہ کے عوض مجھے سرخ اونٹ ملیں۔❷

---

❶ ابو داؤد، کتاب الجهاد (۲۷۸۳).

❷ بخاری، کتاب الجمعة (۹۲۳). مسند احمد، اوّل مسند البصريين (۵/ ۸٤)، حدیث (۲۰۶۹۹).

⑯ كِتَابُ النِّكَاح

شادی کرنے کا حکم

۵۷۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ))[1]

''نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اسے ضرور شادی کرنی چاہئے، اس لیے کہ یہ باعث شرم وحیاء اور باعث عفت وعصمت ہے۔ اور جو شخص استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے۔ اس سے اس کی شہوت جماع کم ہوگی''۔

دعوت قبول کرنے کے متعلق احکامات

۵۷۸۔ سیدنا نافع بیان کرتے ہیں، میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ))[2]

''جب تمہیں دعوت دی جائے تو اس دعوت کو قبول کیا کرو''۔

---

[1] بخاری، کتاب النکاح (٥٠٦٦)۔ مسلم، کتاب النکاح (١٤٠٠)۔ ابوداؤد، کتاب النکاح (٢٠٦٤)۔

[2] بخاری، کتاب النکاح، حدیث ٥١٧٩۔ مسلم، کتاب النکاح۔ (١٠٣ ١٤٢٩)۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شادی اور غیر شادی کے موقع پر آتے خواہ وہ روزے کی حالت ہی میں کیوں نہ ہو۔

۵۷۹۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ)).[1]

''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ قبول کرے۔ پھر اگر چاہے تو وہاں جا کر کھا لے اور اگر چاہے تو نہ کھائے''۔

شادی کرنے والے شخص کے لیے برکت کی دعا

۵۸۰۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ پر زعفران رنگ کا اثر دیکھا تو فرمایا:

((مَا هٰذَا ؟)).

''یہ کیا ہے؟''

انہوں نے عرض کی، میں نے شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).[2]

''اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے ہو''۔

۵۸۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی شادی کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

((بَارَكَ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ)).[3]

''اللہ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی پر اکٹھا کرے''۔

---

[1] مسلم، کتاب النکاح، حدیث (۱۰۵/ ۱۴۳۰).

[2] محدثین کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے۔ بخاری، کتاب النکاح (۵۱۴۸). مسلم، کتاب النکاح (۱۴۲۷). ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۱۰۹). ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۹۴).

[3] روایت صحیح ہے۔ ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۱۳۰). ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۹۱). ابن ماجہ، کتاب النکاح (۱۹۰۵).

نکاح کے موقع پر دف بجانے کے متعلق احکامات

۵۸۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَ اجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدَّفِّ)) ❶

''اس نکاح کا اعلان کرو، اسے مسجدوں میں کرو اور اس موقع پر (شادی کے موقع پر) دف بجاؤ''۔

۵۸۳۔ محمد بن حاطب جمحی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ اَلدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ)) ❷

''حلال اور حرام میں جو فرق ہے وہ دف بجانا اور نکاح کے موقع پر آواز بلند کرنا ہے''۔

عورتوں کے درمیان عدل کرنے کے متعلق احکامات

۵۸۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ شِقُّهُ سَاقِطٌ)) ❸

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ساقط ہوگا''۔

۵۸۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ إِمْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلٰى أَحَدِهِمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ)) ❹

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف میلان رکھتا ہو تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ٹیڑھا ہوگا''۔

---

❶ ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۸۹). روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں عیسیٰ بن میمون ضعیف ہے۔ ابن ماجہ، کتاب النکاح (۱۸۹۵) کی ایک روایت میں اس میں ''اسے مسجدوں میں کرو'' کے الفاظ نہیں۔ جہاں تک ''نکاح کا اعلان کرو'' کے الفاظ، تعلق ہے تو یہ ٹھیک ہیں۔

❷ نسائی، کتاب النکاح (۳۳۶۹). ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۸۸). روایت حسن ہے۔

❸ ابو داؤد، کتاب النکاح (۲۱۳۳). ترمذی، کتاب النکاح (۱۱۴۱). روایت صحیح ہے۔

❹ ابو داؤد (۲۱۳۳). روایت صحیح ہے۔

عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کے احکامات

۵۸٦۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ أَعْوَجَ وَ إِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَ إِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ))۔[1]

''عورتوں سے اچھا سلوک کیا کرو، اس لیے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور پسلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر والا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے، اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، پس تم عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔''

ولیمے کے احکامات

۵۸۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد نشان دیکھا تو فرمایا:

((مَا هٰذَا ؟))۔ ''یہ کیا ہے؟''

انہوں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے گٹھلی برابر سونے کے برابر حق مہر کے بدلے ایک عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ))۔[2]

''اللہ تجھے برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری کا ہو۔''

۵۸۸۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ ، وَالثَّانِي سُنَّةٌ ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ ، مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ))۔[3]

''ولیمے کا کھانا، پہلے دن حق ہے، دوسرے دن سنت اور تیسرے دن کا کھانا ریاکاری اور شہرت ہے، اور جو شخص سنانے اور دکھلانے کے لیے کام کرتا ہے تو اللہ اس کے متعلق لوگوں کو سنا، دکھا دے گا۔''

---

[1] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء (۳۳۳۱)۔ مسلم، کتاب الایمان (۵۸/ ۱٤٦۸)۔

[2] بخاری، کتاب المناقب (۳۹۳۷)۔ مسلم، کتاب النکاح (۷۹/۱٤۲۷)۔

[3] ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۹۷)۔

دبر میں جماع کرنے کی ممانعت

۵۸۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰی رَجُلٍ أَتٰی رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا)). ❶

''اللہ عزوجل اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت کی پیٹھ پر جماع کرے''۔

۵۹۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتٰی إِمْرَأَةً فِي دُبُرِهَا)). ❷

''وہ شخص لعنتی ہے جو عورت کی پیٹھ میں جماع کرے''۔

عورت کا اپنے خاوند کو ایذا پہنچانے کی ممانعت

۵۹۱۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ: لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ دَخِيْلٌ عِنْدَكِ يُوْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ وَ يَنْقَلِبُ إِلَيْنَا)). ❸

''اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں اذیت پہنچاتی ہے تو اس کی (بننے والی) بیوی حور کہتی ہے، اسے تکلیف نہ پہنچاؤ، اللہ تجھے ہلاک کرے، یہ تو تیرے ہاں مہمان ہے، قریب ہے کہ وہ تجھ سے علیحدہ ہو کر ہمارے پاس چلا آئے''۔

عورت کا اپنے خاوند کے بستر سے احتراز کی ممانعت

۵۹۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى الْفِرَاشِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيْئَ ، فَبَاتَ عَلَيْهَا غَضْبَانُ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰی تُصْبِحُ)). ❹

---

❶ ترمذی، کتاب الرضاع (۱۱۶۵).

❷ ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۱۶۲). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (۵/ ۵۸۵) حدیث (۹۷۴۶).

❸ ترمذی، کتاب الرضاع (۱۱۷۴). ابن ماجه، کتاب النکاح (۲۰۱۴).

❹ بخاری، کتاب بدء الخلق (۳۲۳۷). مسلم، کتاب النکاح (۱۲۲/ ۱۴۳۶).

''جب آدمی اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے' جبکہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو جائے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں''۔

۵۹۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْا اِمْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَتَأْبٰى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى زَوْجُهَا عَنْهَا))۔[1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلاتا ہے اور وہ آنے سے انکار کرتی ہے تو جب تک اس کا آدمی اس سے راضی نہیں ہو جاتا' آسمان والا رب اس سے ناراض رہتا ہے''۔

ترک دنیا کی خاطر شادی نہ کرنے کی ممانعت

۵۹٤۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ترک دنیا کی خاطر شادی نہ کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا۔ اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔[2]

۵۹۵۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک دنیا (کی خاطر شادی نہ کرنے) سے منع کیا ہے۔

اور ایک روایت میں اضافہ کرتے ہوئے سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَ ذُرِّيَّةً ﴾ ''ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول مبعوث کیے اور ان کے لیے بیویاں اور اولاد بنائی''۔[3]

پھوپھی بھتیجی، خالہ بھانجی سے ایک ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت

۵۹٦۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا ، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ خَالَتِهَا))۔[4]

---

[1] مسلم، كتاب النكاح (۱۲۲/ ۱٤۳٦).

[2] بخاري، كتاب النكاح (٥۰۷۳). مسلم، كتاب النكاح (٦/ ١٤٠٢).

[3] ترمذي، كتاب النكاح (١٠٨٢). نسائي، كتاب النكاح ٦/ ٤٩٠٤، باب النهي عن التبتل.

[4] بخاري، كتاب النكاح (٥١٠٩). مسلم، كتاب النكاح (٣٣/ ١٤٠٨).

''عورت سے اس کی پھوپھی کی موجودگی میں اور عورت سے اس کی خالہ کی موجودگی میں ایک ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا''۔

غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر شادی کرنا منع ہے

۵۹۷۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَهُوَ عَاهِرٌ))۔[1]

''جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر شادی کرتا ہے تو وہ زانی ہے''۔

بانجھ عورت سے شادی کرنے کی ممانعت

۵۹۸۔ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا' حسب ونسب اور حسن و جمال والی ایک عورت مجھے ملی ہے' لیکن وہ بچے پیدا نہیں کرسکتی' کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا)) ''نہیں''۔

پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آپ کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔[2]

''خوب محبت کرنے والی اور خوب بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو' کیونکہ میں روز قیامت تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا''۔

شغار (وٹہ سٹہ) کی ممانعت

۵۹۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے' اور وہ یہ ہے کہ آدمی' دوسرے آدمی کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی یا اپنی بہن کا نکاح اس (دوسرے)

---

[1] ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۰۷۸). ترمذی، کتاب النکاح (۱۱۱۱).

[2] ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۰۵۰). النسائی، کتاب النکاح (٦/ ٥٤).

آدمی سے کرے گا اور ان کا کوئی مہر نہیں ہوگا۔ ❶

٦٠٠۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔ اور شغار یہ ہے کہ آدمی' کسی آدمی سے کہے: تم اپنی بیٹی کا میرے ساتھ نکاح کر دو' اور میں اپنی بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں گا' یا اپنی بہن کا میرے ساتھ نکاح کر دو اور میں اپنی بہن کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں گا۔ ❷

آدمی سے بیوی کی پٹائی کرنے پر باز پرس کرنے کی ممانعت

٦٠١۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ)). ❸

''آدمی سے' اپنی بیوی کی پٹائی کرنے پر' باز پرس نہیں کی جائے گی''۔

متعہ کی ممانعت

٦٠٢۔ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے سال نکاح متعہ (ایک مدت معین کر کے عورت سے نکاح کرنے) کی اجازت دی تھی' پھر ہمیں منع فرما دیا۔ ❹

٦٠٣۔ ربیع بن سبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع کیا اور فرمایا:

((إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ كَانَ أَعْطَى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ)). ❺

''یہ آج سے لے کر روزِ قیامت تک کے لیے حرام ہے' اگر کسی نے کوئی چیز دی ہوئی ہو تو وہ اسے واپس نہ لے''۔

٦٠٤۔ محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ بخاري، كتاب النكاح (٥١١٢). مسلم، كتاب النكاح (٥٧/ ١٤١٥).

❷ مسلم، كتاب النكاح (٦١/ ١٤١٦). ابن ماجه، كتاب النكاح (١٨٨٤). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٢/ ٦٥٣).

❸ ابوداؤد، كتاب النكاح (٢١٤٧).

❹ مسلم، كتاب النكاح (١٨/ ١٤٠٥).

❺ مسلم، كتاب النكاح (٢٨/ ١٤٠٦).

نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔❶

حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے کی ممانعت

٦٠٥۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے' دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔❷

٦٠٦۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ))۔❸

''اللہ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے' دونوں پر لعنت فرمائی ہے''۔

عورت کا کسی دوسری عورت کے متعلق اپنے خاوند کو باتیں بتانا منع ہے

٦٠٧۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا))۔❹

''عورت' عورت سے مل کر اس کی اپنے شوہر سے اس طرح تعریف نہ کرے' گویا کہ وہ اس (عورت) کو دیکھ رہا ہے''۔

شوہر کی ناشکری کرنے کی ممانعت

٦٠٨۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأَيْتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ ، يَكْفُرْنَ))۔

''میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتیں دیکھیں' وہ ناشکری کرتی تھیں''۔

عرض کیا گیا' اللہ کی ناشکری کرتی تھیں؟ فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب النکاح (٥١١٥). مسلم، کتاب النکاح (٢٩/ ١٤٠٧). ترمذی، کتاب النکاح (١١٢١). النسائی، النکاح (٦/ ١٠٢).

❷ ترمذی، کتاب النکاح (١١٢٠). النسائی، الطلاق (٦/ ١٢١).

❸ ابوداؤد، کتاب النکاح (٢٠٧٦). ترمذی، کتاب النکاح (١١١٩). ابن ماجہ، کتاب النکاح (١٩٣٥).

❹ بخاری، کتاب النکاح (٥٢٤٠). ابوداؤد، کتاب النکاح (٢١٥٠). ترمذی، کتاب الادب (٢٧٩٢).

((يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَيَكْفُرْنَ احْسَانَ، إِنْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ))۔[1]

''شوہر اور احسان کی ناشکری کرتی تھیں' اگر تم نے ان میں سے کسی کے ساتھ زندگی بھر اچھا سلوک کیا ہو' پھر وہ تمہاری طرف سے کوئی چیز (کمی) دیکھ لی' تو وہ پکار اٹھے گی میں نے تمہاری طرف سے کبھی خیر و بھلائی دیکھی ہی نہیں''۔

بیوی کے راز افشاں کرنے کی ممانعت

٦٠٩۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَ تُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا))۔

''روز قیامت سب سے برا مقام اس شخص کا ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور وہ اپنے شوہر کے پاس آتی ہے (وہ ایک دوسرے سے ملاپ کرتے ہیں) پھر وہ شخص اس (بیوی) کے راز افشاں کرتا ہے''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ

((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ. أَفْضَاءُ: الْمُجَامَعَةُ. وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا))۔[2]

''روز قیامت اللہ کے ہاں سب سے بڑی امانت یہ ہے میاں بیوی آپس میں مجامعت کریں' پھر وہ آدمی اس (بیوی) کے راز افشاں کرے''۔

سرپرست کے بغیر نکاح کرنے کی ممانعت

٦١٠۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا

---

[1] بخاری، الإیمان (۲۹). مسلم، کتاب الکسوف (۱۷/ ۹۰۷).

[2] مسلم، کتاب النکاح (۱۲۳/ ۱۴۳۷). ابوداؤد، کتاب الادب (۴۸۷۰). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۳/ ۸۵)، حدیث (۱۱۶۶۱).

اسْتَحَلَّ فَرْجَهَا ، فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ))۔❶

''جس عورت نے اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس نے اس کے ساتھ تعلق زن وشوہر قائم کرلیا ہے تو وہ مہر کی مستحق ہے کیونکہ اسی کی وجہ سے اس کی شرم گاہ اس مرد کے لیے حلال ہوئی ہے' اگر وہ آپس میں اختلاف وانتشار کا شکار ہو جائیں تو پھر جس کا کوئی سرپرست نہ ہو' اس کا سرپرست بادشاہ ہوتا ہے''۔

۶۱۱۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ))۔❷

''ولی (سرپرست) کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

حاملہ قیدی باندی سے جماع کرنے کی ممانعت

۶۱۲۔ سیدنا رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ ۔ يَعْنِي إِتْيَانَ الْحُبَالٰى ۔ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا ، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ))۔❸

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنا پانی' کسی اور کی کھیتی کو دے' یعنی حاملہ خاتون سے جماع کرے' اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی قید ہو کر آنے والی باندی سے جماع کرے حتیٰ کہ حیض آنے سے اس کا رحم صاف ہو جائے' اور کسی شخص کے لیے' جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' حلال نہیں کہ وہ مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اسے فروخت کر دے''۔

---

❶ ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۰۸۳)۔ ترمذی، کتاب النکاح (۱۱۰۲)۔

❷ ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۰۸۵)۔ ترمذی، کتاب النکاح (۱۱۰۱)۔

❸ ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۱۵۸)۔ ترمذی، کتاب النکاح (۱۱۳۱)۔

۱۷ کِتَابُ الطَّلَاق

طلاق طلب کرنے کی ممانعت

٦١٣۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)).[1]

''جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے''۔

عورت کا اپنے خاوند سے خلع لینے کی ممانعت

٦١٤۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)).

''جس عورت نے بلاوجہ اپنے خاوند سے خلع لیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی''۔

اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتِ)).[2]

''جو خلع لینے والی ہیں وہ نفاق والی ہیں''۔

ظہار کرنے کی ممانعت

٦١٥۔ سیدنا ابوتمیمہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی بیوی سے میری پیاری

---

[1] ابوداؤد، کتاب الطلاق (٢٢٢٦). ترمذی، کتاب الطلاق (١١٨٧). ابن ماجه (٢٠٥٥).

[2] ترمذی، کتاب الطلاق واللعان الخ (١١٨٦).

بہن' کہتے ہوئے سنا تو آپ نے اسے ناپسند کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ❶

بچے کا انکار کرنے کی ممانعت

٦١٦۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت ملاعنت (لعان) نازل ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ ، وَ أَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ فَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ)) ❷

''جس بھی عورت نے بچے کو کسی ایسی قوم کی طرف منسوب کیا جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں' تو اس کا اللہ (کے دین اور رحمت) کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں' اور اللہ اسے جنت میں داخل نہیں کرے گا' اور (اسی طرح) اگر کوئی آدمی اپنے بچے کا انکار کر دے' جبکہ وہ (بچہ) اس کی طرف دیکھ رہا ہو تو روزِ قیامت اللہ اس سے حجاب فرمالے گا (اسے اپنے دیدار سے محروم کر دے گا) اور اسے تمام مخلوق کی موجودگی میں رسوا کرے گا''۔

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کے متعلق احکامات

٦١٧۔ سیدنا سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى)) ❸

---

❶ ابو داؤد، کتاب الطلاق (۲۲۱۱).

❷ ابو داؤد، کتاب الطلاق (۲۲٦۳). النسائی فی الطلاق (٦/ ١٤٧).

❸ بخاری، کتاب العقیقة (٥٤٧١، ٥٤٧٢). ابو داؤد، کتاب الضحایا (۲۸۳۹). ترمذی، کتاب الاضاحی (١٥١٥).

''لڑکے کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے' لہٰذا اس کی طرف سے (عقیقہ کر کے) خون بہاؤ اور اس کی طرف سے تکلیف دور کرو''۔

٦١٨۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى))❶

''لڑکا اپنے عقیقے کی وجہ سے رہن رکھا ہوتا ہے' (پیدائش سے) ساتویں روز اس کی طرف سے (دو جانور) ذبح کیے جائیں گے' اس کا سر منڈایا جائے گا اور نام رکھا جائے گا''۔

٦١٩۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔❷

٦٢٠۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب نبوت پر سرفراز ہونے کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔❸

---

❶ ترمذی، کتاب الاضاحی (۱۵۲۲)، ابو داؤد، کتاب الضحایا (۲۸۳۸)۔ روایت صحیح ہے۔

❷ ترمذی، کتاب الذبائح (۱۵۱۳)، ابن ماجہ، کتاب الذبائح (۳۱۶۳)۔ روایت صحیح ہے۔

❸ بزار (۱۲۳۷)۔ یہ روایت باطل ہے' صحیح نہیں۔ اس کی سند میں عبداللہ بن المحرر راوی انتہائی ضعیف ہے۔

⑱ كِتَابُ الْمِيرَاثِ

علم المیراث

٦٢١۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ قَبْلَ الظَّانِّيْنَ ۔ يَعْنِي الَّذِيْنَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالظَّنِّ)).

''بلا یقین بات کرنے والوں سے پہلے علم المیراث سیکھ لو۔'' ❶

٦٢٢۔ سیدنا مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے آزاد کردہ غلام عکرمہ کو علم المیراث سیکھنے سکھانے کے بارے میں معتبر قرار دیتے تھے۔ ❷

---

❶ یہ موقوفاً صحیح ہے۔ بخاری (۱۲/ ٦)۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۱۲/ ٦) میں فرمایا: اس اثر کے موصول ہونے کے متعلق مجھے پتہ نہیں چل سکا۔

❷ امام بخاری نے اسے کتاب الخصومات باب التوثق ممن تخشی معرتہ میں معلقاً ذکر کیا ہے۔ ابن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابن سعد نے ''الطبقات'' میں اور ابو نعیم نے ''الحلیۃ'' میں اسے موصولاً روایت کیا ہے۔ دیکھیے فتح الباری (۵/ ۹۰)۔

⑲ کِتَابُ الطِّبِّ

اللہ پر توکل

۶۲۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدًا، وَ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُم أُمَّتِي فَقِيلَ لِي: هَذَا مُوسٰى وَ قَوْمُهُ وَلٰكِنْ أُنْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي: أُنْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي: هَذِهِ أُمَّتُكَ وَ مَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، وَلَا عَذَابٍ))۔

''مجھ پر امتیں پیش کی گئیں' میں نے کسی نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ دس سے کم افراد ہیں' اور کسی نبی کے ساتھ ایک آدمی یا دو آدمی ہیں اور کسی نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ کوئی بھی آدمی نہیں۔ پھر مجھے دور سے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی اور میں نے سمجھا کہ یہ میری امت ہے لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی امت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افق کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ پھر مجھے کہا گیا کہ دوسرے افق کی طرف دیکھیں تو وہ بھی بہت بڑی جماعت تھی مجھے بتایا گیا یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے افراد ہیں جو حساب و عذاب کے بغیر جنت میں جائیں گے''۔

پھر آپ اٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حساب و عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہونے والوں کے متعلق اندازہ لگانا شروع کیا تو بعض نے کہا شاید کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ہوں۔ بعض نے کہا کہ وہ لوگ ہوں جو مسلمان پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ کے ساتھ شریک نہیں کیا۔ انہوں نے اور بھی باتیں کیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا:

((مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ ؟)).

''تم کس چیز کے بارے میں اندازے لگا رہے ہو؟''

انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)).

''یہ وہ لوگ ہیں جو دم کرتے ہیں نہ دم کرنے کی درخواست کرتے ہیں اور نہ ہی وہ فال لیتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں''۔

پس سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور درخواست کی کہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتَ مِنْهُمْ)).

''تم انہی میں سے ہو''۔

پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی' اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ)).❶

''اس بارے میں عکاشہ رضی اللہ عنہ تم سے سبقت لے گیا ہے''۔

علاج کرانے کے متعلق احکامات

٦٢٤۔ سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اعرابیوں نے کہا:

''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! کیا ہم علاج نہ کرایا کریں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ! يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شَفَاءً أَوْ دَاوَءً إِلَّا دَاءٌ وَاحِدٌ)).

---

❶ بخاري، كتاب الطب (٥٧٠٥، ٥٧٥٢). مسلم، كتاب الإيمان (٢٢٠).

مسند احمد، ومن مسند بني هاشم (١/ ٢٧١).

''ہاں! اللہ کے بندو! علاج کرایا کرو اللہ نے ایک بیماری کے سوا ہر بیماری کی شفا بنائی ہے۔ یا دوا بنائی ہے''۔

انہوں نے عرض کی:

''وہ کون سی بیماری ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْهَرِمُ)).❶ ''بڑھاپا''۔

٦٢٥۔ سیدنا ابوداود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ الدَّوَاءَ وَالدَّاءَ وَ جَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوُوْا وَلَا تَتَدَاوُوْا بِحَرَامٍ)).❷

''اللہ تعالیٰ نے دوا اور بیماری ایک ساتھ نازل کی ہے۔ اور ہر بیماری کی دوائی بنائی ہے۔ پس تم علاج کرایا کرو دوائی لیا کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرایا کرو''۔

٦٢٦۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِبْتَ دَوَاءَ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).❸

''ہر بیماری کی دوا ہے۔ پس جب دوا بیماری کے مطابق ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا مل جاتی ہے''۔

سینگی لگوانے کے متعلق احکامات

٦٢٧۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سینگی' پچھنے لگوایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کسی کے اجر میں کوئی کمی نہیں کیا کرتے تھے۔❹

٦٢٨۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب معراج پر گئے تو آپ ﷺ فرشتوں کی

---

❶ ترمذی، کتاب الطب عن رسول اللہ ﷺ (۲۰۳۸). مسند احمد، کتاب مسند احمد مع تعلیق للانوط، باب مسند احمد بن حنبل (۲۰) ٤/ ۲۷۸. روایت صحیح ہے۔

❷ ابوداؤد، کتاب الطب (۳۸۷٤). روایت حسن ہے۔ دیکھئے سلسلہ الصحیحہ للألبانی رحمہ اللہ (۱٦۳۳).

❸ مسلم، کتاب السلام (۲۲۰٤).

❹ بخاری، کتاب الجارۃ (۲۲۸۰). مسلم، کتاب المساقات (۱۵۷۷).

جس بھی جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کو یہی فرماتے کہ ''پچھنے لگواؤ''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ يَوْمَ أَحَدٍ وَ عِشْرِيْنَ))۔❶

''(مہینے کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوانا بہتر ہے''۔

٦٢٩۔ سیدنا مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ كَانَ دَوَاءٌ يَبْلُغُ الدَّاءَ فَإِنَّ الْحِجَامَةَ تَبْلُغُهُ))۔❷

''اگر دوائی بیماری کے لیے مؤثر ہے تو سینگی لگوانا بھی اس (بیماری) کے لیے مؤثر ہے''۔

٦٣٠۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اللہ کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُذْهِبُ الدَّمَ وَ يُخَفِّفُ الْقَلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ))۔❸

''پچھنے لگانے والا کیا ہی اچھا بندہ ہے، وہ خون نکالتا ہے تو دل سے بوجھ اتر جاتا ہے اور بصارت تیز ہو جاتی ہے''۔

شراب سے علاج کرنے کی ممانعت

٦٣١۔ سیدنا طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرمایا یا ناپسند کیا تو انہوں نے عرض کیا: میں اسے دوا کے لیے بناتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ))۔❹

''وہ دوا نہیں بلکہ وہ تو بیماری ہے''۔

طاعون زدہ شہر سے نکلنے اور وہاں جانے کی ممانعت

٦٣٢۔ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، کتاب الطب (۲۰۵۲)۔ ابن ماجہ، کتاب الطب (۳٤۷۷)۔ روایت منکر ہے۔

❷ الموطا، کتاب الجامع (۲/ ۹۷٤)۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

❸ ترمذی، کتاب الطب (۲۰۵۳)۔ روایت منکر ہے۔

❹ مسلم، کتاب الاشربۃ (۱۲/ ۱۹۸٤)۔ مسند احمد، اوّل مسند الکوفیین (٤/ ۳۸۹) حدیث (۱۸۸۸۳)۔

((إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا)) ❶

''جب تم کسی ملک میں طاعون کی وبا کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ' اور جب تم ایسے ملک میں ہو جہاں طاعون پھیل چکا ہو تو پھر وہاں سے نہ نکلو''۔

بخار کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

٦٣٣۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام میّب کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا:

((مَالَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تَزَفْزَفِيْنَ ؟)).

''ام سائب یا ام میّب! تمہیں کیا ہوا' کانپ رہی ہو؟''

انہوں نے کہا' بخار ہے' اللہ اسے برکت نہ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبِّي الْحُمَّى. فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ. كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)) ❷

''بخار کو برا بھلا مت کہو' اس لیے کہ وہ اولاد آدم کے گناہ اس طرح ختم کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل ختم کر دیتی ہے''۔

علم طب نہ جانتے ہوئے علاج کرنے کی ممانعت

٦٣٤۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَطَبَّبُ وَلَا يَعْلَمُ الطِّبَّ مِنْهُ فَهُوَ ضَامِنٌ)) ❸

''جو شخص علم طب نہیں رکھتا' لیکن وہ اس کے باوجود علاج کرتا ہے تو (نقصان ہو جانے کی صورت میں) وہ ضامن ہے''۔

---

❶ بخاری، کتاب الطب (٥٧٢٨). مسلم، کتاب السلام (٩٢/ ٢٢١٨).

❷ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (٥٣/ ٢٥٧٥).

❸ ابو داؤد، کتاب الدیات (٤٥٨٦). النسائی، القسامة (٨/ ٤٠٦).

بیماری کے متعدی ہونے کا عقیدہ رکھنے کی ممانعت

٦٣٥۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ)).

''کوئی بیماری متعدی ہے نہ بدشگونی کی کوئی حیثیت ہے' البتہ فال مجھے پسند ہے''۔

انہوں نے پوچھا' فال کیا چیز ہے؟ فرمایا:

((كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ)).❶

''اچھی بات''۔

٦٣٦۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ؛ فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ)).❷

''کوئی بیماری متعدی ہے نہ بدشگونی کی کوئی حیثیت ہے' نحوست صرف تین چیزوں' گھوڑے' عورت اور گھر میں ہے''۔

٦٣٧۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ)).❸

''بیماری کا متعدی ہونا' الو کا منحوس ہونا اور صفر کوئی چیز نہیں ہے''۔

---

❶ بخاري، كتاب الطب (٥٧٥٦). مسلم، كتاب السلام (١١١/ ٢٢٢٤).

❷ بخاري، كتاب الطب (٥٧٧٢). مسلم، كتاب السلام (١١٥/ ٢٢٢٥).

❸ بخاري، كتاب الطب (٥٧٥٧). مسلم، كتاب السلام (١٠١/ ٢٢٢٠).

۲۰

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

سانپوں کو مارنے کے متعلق احکامات

٦٣٨۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ)) ❶

''سانپوں کو قتل کرو اور دو نقطوں والے اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو، اس لیے کہ وہ بینائی کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں''۔

٦٣٩۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي)) ❷

''ہر قسم کے سانپوں کو قتل کرو، پس جو شخص ان کے انتقام سے ڈر جائے (اور انہیں نہ مارے) تو وہ مجھ میں سے نہیں''۔

گرگٹ/چھپکلی کو مارنے کے متعلق احکامات

٦٤٠۔ سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گرگٹ/چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب بدء الخلق (٣٢٩٧). مسلم، کتاب الحج (٢٢٣٣). ابو داؤد، کتاب الادب (٥٢٥٤).

❷ ابو داؤد، کتاب الادب (٥٢٤٩).

((كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ))۔❶

''وہ ابراہیم (علیہ السلام) پر پھونک سے آگ تیز کرتا تھا''۔

٦٤١۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً دُوْنَ الْأُوْلٰى ، وَ فِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ))۔❷

''جس نے پہلی ضرب میں گرگٹ/چھپکلی کو مار دیا تو اس کے لیے اتنی اتنی نیکی ہے، اور جس نے اسے دوسری ضرب میں مارا تو اس کے لیے پہلی مرتبہ مارنے سے کم اتنی اتنی نیکی ہے۔ اور تیسری مرتبہ مارنے میں اس سے بھی کم''۔

کنکری پھینکنے کی ممانعت

٦٤٢۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انگشت شہادت اور انگوٹھے سے) کنکری پھینکنے سے منع کیا تو فرمایا:

((إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَ إِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَ يَكْسِرُ السِّنَّ))۔❸

''یہ شکار مارتا ہے نہ دشمن کو زخمی کرتا ہے بلکہ یہ آنکھ کو پھوڑ ڈالتا اور دانت کو توڑ ڈالتا ہے''۔

حیوانات کو قتل کرنے کی ممانعت

٦٤٣۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی چوپائے کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔❹

---

❶ بخاری، کتاب بدء الخلق (٣٢٥٩). مسلم، کتاب السلام (٢٢٣٧).

❷ مسلم، کتاب السلام (٢٢٤٠). ابو داؤد، کتاب الادب (٥٢٦٣).
ترمذی، کتاب الاحکام والفوائد (١٤٨٢).

❸ بخاری، کتاب الادب (٦٢٢٠). مسلم، کتاب الصید والذبائح ومایؤکل (٥٤/ ١٩٥٤).

❹ مسلم، الصید والذبائح و ما یؤکل من الحیوان (٦٠/ ١٩٥٩). ابن ماجه، کتاب الذبائح (٣١٨٨).

٦٤٤۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ رُوْحٌ غَرَضًا))۔❶

''کسی ذی روح چیز پر نشانہ بازی نہ کرو''۔

٦٤٥۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنِ اتَّخَذَ الرُّوْحَ غَرَضًا))۔❷

''اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس شخص پر جو کسی ذی روح کو باندھ کر نشانہ بازی کرے''۔

---

❶ مسلم، کتاب الصید والذبائح و ما یؤکل من الحیوان (۵۸/ ۱۹۵۷)۔
ترمذی، کتاب الصید (۱٤۷۵)۔
ابن ماجه، کتاب الذبائح (۳۱۸۷)۔

❷ مسلم، کتاب الصید والذبائح ومایؤکل من الحیوان (۵۹/۱۹۵۷)۔
نسائی، کتاب الضحایا (۷/ ۲۱۰)۔

۲۱ كِتَابُ الْأَطْعِمَة

کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا

٦٤٦۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي الْأَوَّلِ فَلْيَقُلْ فِي الْآخِرِ: بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ))❶

''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ بسم اللہ پڑھے۔ اور اگر وہ شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو آخر پر یوں پڑھے: ''بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ''. اللہ کے نام کے ساتھ اس کے شروع اور اس کے آخر میں''۔

٦٤٧۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، اتنے میں ایک اعرابی آیا تو اس نے اسے دو لقموں میں کھا لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَا لَوْ أَنَّهُ سَمَّى لَكَفَاكُمْ))❷

''اگر وہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تمہیں کافی ہوتا''۔

کھانا کھلانے کے متعلق احکامات

٦٤٨۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کون سا

---

❶ ابو داؤد، کتاب الاطعمة (٣٧٦٧). ترمذی، کتاب الاطعمة (١٨٥٨). روایت صحیح ہے۔

❷ ابو داؤد، کتاب الاطعمة (٣٧٦٧). ترمذی، کتاب الاطعمة (١٨٥٨). روایت صحیح ہے۔

اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُطعِمُ الطَّعَامَ ، وَتَقرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَ عَلَى مَنْ لَا تَعرِفُ)).[1]

''کھانا کھلاؤ اور جسے جانتے ہو اسے بھی اور جسے نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو''۔

٦٤٩۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَعَامُ الإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ)).[2]

''دو افراد کا کھانا تین کے لئے اور تین افراد کا کھانا چار کے لئے کافی ہے''۔

٦٥٠۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الإِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةِ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةِ)).[3]

''ایک کا کھانا دو کے لئے' دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے''۔

حلال کھانے کے متعلق احکامات

٦٥١۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ تَعَالَى:

﴿ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ اعْمَلُوا صَالِحًا ﴾ [المؤمنون: ٥١]

وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ﴾ [البقرة: ١٧٢]

ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ . يَا رَبِّ. وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَ غُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ

---

[1] بخاری، الإستئذان، حدیث (٦٢٣٦).
مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان تفاضل الاسلام، حدیث (٦٣/٣٩).

[2] بخاری، کتاب الأطعمة، حدیث (٥٣٩٢). مسلم، کتاب الأشربة، حدیث (١٧٨/ ٢٠٥٨).

[3] مسلم، کتاب الأشربة، حدیث (١٧٩/ ٢٠٥٩).

لِذَلِكَ ؟))۔❶

''بے شک اللہ تعالیٰ طیب و پاک ہے اور پاکیزہ چیزیں قبول کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم فرمایا جس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو﴾۔

نیز فرمایا:

﴿اے ایمان دارو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ﴾۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے آدمی کا ذکر کیا جو دور دراز کا سفر طے کرتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں پاؤں گرد آلود ہیں وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ دراز کر کے دعا کرتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! ۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام' اس کا پینا حرام' اس کا لباس حرام اور اس کی پوری نشو ونما حرام سے ہوئی' تو اب اس کی دعائیں کیسے قبول ہوں؟''

٦٥٢۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَ عَمِلَ صَالِحًا فِي سُنَّةٍ وَ أَمِنَ النَّاسُ مِنْ بَوَائِقِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))۔

''جو شخص پاکیزہ چیزیں کھاتا ہے اور سنت کے مطابق عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

ایک آدمی نے کہا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس دور میں تو یہ چیزیں بہت سے لوگوں میں ہیں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي))۔❷

''یہ میرے بعد کے ادوار میں ہوگا''۔

٦٥٣۔ سیدنا ابو تمیمہ' سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں وصیت فرمائیں''۔

---

❶ مسلم، حدیث (١٠١٥). ترمذی (٢٩٨٩).

❷ الترمذی، ٢٥٢٠. ضعیف سنن. ایضًا مشکوٰۃ شریف. یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس میں ابو بشر صاحب ابی وائل مجہول ہے۔ دیکھئے التقریب (٧٩٥٠).

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفٍّ دَمٍ هَرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ)).[1]

''انسان کے جسم میں سے اس کا پیٹ سب سے پہلے گلے سڑے گا۔ پس جو شخص پاکیزہ چیزیں کھانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے ضرور ایسا کرنا چاہیے۔ اور جو شخص استطاعت رکھتا ہو کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان لپ بھر خون حائل نہ ہو تو اسے ضرور ایسے کرنا چاہیے''۔

اکٹھے کھانا کھانے کے متعلق احکامات

٦٥٤۔ سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے عرض کی:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوا!!''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ)).

''شاید کہ تم الگ الگ کھاتے ہو؟''

انہوں نے کہا: ''جی ہاں!''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاجْتَمِعُوْا عَلَى طَعَامِكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ)).[2]

''اجتماعی طور پر مل کر کھانا کھاؤ' اللہ کا نام لو' اس میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی''۔

پلیٹ کے کناروں سے کھانے کے متعلق احکامات

٦٥٥۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسْطِهِ)).[3]

---

[1] بخاری، کتاب الاحکام، باب من شاق شق اللہ علیہ۔ مشکوٰۃ باب التوکل والصبر الجزء الثانی، حدیث (۷۱۵۲)۔ یہ ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے۔

[2] ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ (۳۷۶٤)۔ یہ روایت ضعیف ہے۔

[3] ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، (۳۷۷۲)۔ ترمذی، کتاب الاطعمۃ (۱۸۰۵)۔

''برکت کھانے کے وسط میں نازل ہوتی ہے' اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کے وسط میں سے نہ کھاؤ''۔

٦٥٦۔ سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں چھوٹا بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں تھا۔ اور میرا ہاتھ پلیٹ کی ہر سمت حرکت کرتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((يَا غُلَامَ سَمِّ اللّٰهِ وَ كُلْ بِيَمِينِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ)) ❶

''اے بچے! اللہ کا نام لو' اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھاؤ''۔

ضیافت کے متعلق احکامات

٦٥٧۔ سیدنا ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تو میرے دونوں کانوں نے اسے سنا' میری دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اسے محفوظ کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ)).

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے اور اس کی خوب خاطر مدارت کرے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی خاطر مدارت کب تک کرنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَوْمٌ وَ لَيْلَةٌ ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ)) ❷

''ایک رات اور دن جبکہ ضیافت تین دن تک' اور جو اس کے بعد ہو تو وہ صدقہ ہے''۔

٦٥٨۔ سیدنا ابو کریمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ ، إِنْ شَاءَ اقْتَضٰى وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ)) ❸

---

❶ بخاری، کتاب الاطعمة، (٥٣٧٦، ٥٣٧٨)۔ مسلم، کتاب الاطعمة، (٢٠٢٢)۔
ابو داؤد، کتاب الاطعمة، (٣٧٧٧)۔

❷ بخاری، کتاب الادب (٦١٠٩)۔ مسلم، کتاب الایمان (٣/ ١٣٥٢، ١٣٥٣)۔
ابو داؤد، کتاب الاطعمة (٣٧٤٨)۔

❸ ابو داؤد، کتاب الاطعمة (٣٧٥٠)۔ ابن ماجه، کتاب الادب (٣٦٧٧)۔ روایت صحیح ہے۔

''مہمان کی رات کی ضیافت ہر مسلمان پر واجب ہے' پس جو شخص اس کے گھر میں صبح کرے تو وہ اس پر قرض ہے' اگر وہ (مہمان) چاہے تو تقاضا کرے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے''۔

٦٥٩۔ سیدنا مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! میں کسی آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ مجھے ٹھہراتا ہے نہ میری ضیافت کرتا ہے۔ پھر وہ میرے پاس سے گزرتا ہے تو کیا میں اسے ٹھہراؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ، أَقْرِهِ)).

''اسے نہ ٹھہراؤ''۔

وہ بیان کرتے ہیں' آپ نے مجھے بوسیدہ لباس میں دیکھا تو فرمایا:

((هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ ؟)).

''کیا تیرے پاس مال ہے؟''

میں نے عرض کیا' اللہ نے مجھے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے' میرے پاس اونٹ بھی ہیں اور بکریاں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلْيُرَ عَلَيْكَ)).[1]

''تو پھر ان کا اثر تجھ پر ظاہر ہونا چاہئے''۔

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ (انگلیاں) چاٹنے کے احکامات

٦٦٠۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا)).[2]

''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ صاف نہ کرے حتیٰ کہ اسے چاٹ لے''۔

---

[1] ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ (٢٠٠٦). مسند احمد، مسند المکیین (٣/ ٤٧٣). روایت صحیح ہے۔

[2] بخاری، کتاب الاشربة (٥٤٥٦). مسلم، کتاب الاشربة (٢٠٣١). ابوداؤد، کتاب الاطعمة (٣٨٤٧).

کھانے کے عیب نکالنے کی ممانعت

٦٦١۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ کو کوئی چیز مرغوب ہوتی تو اسے کھا لیتے اور اگر وہ چیز ناپسند ہوتی تو اسے ترک کر دیتے۔ ❶

٦٦٢۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں عیب نکالتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، اگر وہ چیز آپ کو پسند ہوتی تو اسے کھا لیتے اور اگر اسے ناپسند کرتے تو خاموش ہو جاتے۔ ❷

زیادہ کھانے کی ممانعت

٦٦٣۔ نافع بیان کرتے ہیں، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ ایک مسکین کو بلاتے اور اس کے ساتھ کھانا کھاتے تھے، ایک دن میں نے ایک آدمی کو آپ کے پاس بھیجا، وہ آپ کے ساتھ کھاتا رہا، پس اس نے زیادہ کھا لیا، تو انہوں نے کہا: نافع! اسے دوبارہ میرے پاس نہ بھیجنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعيٍ وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)). ❸

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

اس حدیث میں تمثیل بیان کی گئی ہے کہ مومن دنیا کی تھوڑی سی چیزیں ملنے پر بھی راضی ہوتا ہے جبکہ کافر زیادہ کی حرص رکھتا ہے۔

---

❶ بخاري، كتاب الاطعمة (٥٤٠٩). مسلم، كتاب الاشربة (١٨٧/ ٢٠٦٤).

❷ مسلم، كتاب الأشربة (١٨٨/ ٢٠٦٤).

❸ بخاري، كتاب الاطعمة (٥٣٩٣). مسلم، كتاب الاشربة (١٨٢/ ٢٠٦٠).

۲۲ كِتَابُ الْأَشْرِبَة

شراب کو ضائع کرنا

٦٦٤۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ سے یتیموں کو وراثت میں ملنے والی شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَهْرِقْهَا)). ''اسے بہا دو۔''

انہوں نے پوچھا: ''کیا میں اس کا سرکہ نہ بنالوں؟''

فرمایا: ((لَا)). ''نہیں۔'' ❶

٦٦٥۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی، جب سورت مائدہ نازل ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ یتیم کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَهْرِقُوْهُ)). ''اسے بہا دو۔'' ❷

پانی پینے کے آداب

٦٦٦۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (پانی) پیتے تو تین سانس لیتے تھے۔ ❸

---

❶ ابو داؤد، كتاب الاشربة، حديث (٣٦٧٥).

❷ الترمذي، كتاب البيوع، حديث (١٢٦٣).

❸ بخاري (٥٦٣١). مسلم (٢٠٢٨/ ١٢٢).

٦٦٧۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو تین سانس لیتے تھے۔ اور فرماتے:

((إِنَّهُ أَرْوٰى وَ أَبْرَأُ وَ أَمْرَأُ))۔❶

''اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی زیادہ بہتری اور زیادہ بڑھوتری ہے''۔

برتن کو ڈھانپنا

٦٦٨۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَ أَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ))۔❷

''برتن کو ڈھانپ کر رکھو اور مشکیزے کو باندھ کر رکھو کیونکہ سال میں ایک ایسی رات ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے۔ جب وہ کسی ایسے برتن کے پاس سے جس پر ڈھکنا نہ ہو یا ایسے مشکیزے کے پاس سے جو بندھا ہوا نہ ہو تو وہ وبا اس میں داخل ہو جاتی ہے''۔

٦٦٩۔ سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لیکن وہ ڈھانپا ہوا نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا))۔❸

''آپ اسے ڈھانپ ہی لیتے خواہ تم عرضاً کوئی لکڑی رکھ لیتے''۔

شراب نوشی کی ممانعت

٦٧٠۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ، وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا وَلَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ))۔❹

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے' اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے' جس شخص نے دنیا میں شراب نوشی کی اور وہ توبہ کیے بغیر اسی حالت میں فوت ہو جائے تو وہ آخرت میں اسے (شراب طہور) نہیں پیئے گا''۔

---

❶ مسلم، كتاب الاشربة (٢٠٢٨/ ١٢٣).

❷ مسلم، كتاب الاشربة (٢٠١٤/ ٩٩).

❸ مسلم، كتاب الاشربة (٢٠١٠/ ٩٣).

❹ بخاري، كتاب الاشربة (٥٥٧٥). مسلم، كتاب الاشربة (٧٣/ ٢٠٠٣).

٦٧١۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَا دَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرُوْقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ ، وَ إِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا ، وَ إِنِ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ، وَ إِنْ مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا))۔❶

''جو شخص شراب پیے اور اسے نشہ نہ آئے تو جب تک وہ شراب اس کے پیٹ یا اس کی رگوں میں رہے گی' اس کی نماز قبول نہیں ہوگی' اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو وہ کفر کی حالت میں فوت ہوگا' اور اگر اسے نشہ چڑھ جائے تو پھر اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی' اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو وہ کفر کی حالت میں فوت ہوگا''۔

٦٧٢۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت کی ① شراب بنانے والے ② بنوانے والے ③ شراب دینے والے ④ شراب پلانے والے ⑤ اسے اٹھانے والے ⑥ جس کے لیے اٹھائی جارہی ہے ⑦ اس کے بیچنے والے ⑧ اس کے خریدنے والے ⑨ اسے تحفہ میں دینے والے ⑩ اور اس کی قیمت کھانے والے (سب پر لعنت کی ہے)۔❷

٦٧٣۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ))۔❸

''ہر نشہ آور مشروب حرام ہے''۔

٦٧٤۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ))۔❹

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے' جس شراب کا ایک فرق (تقریباً سات کلو' بارہ مد یا سولہ رطل) نشہ کرے تو اس کا ایک چلو بھی حرام ہے''۔

---

❶ النسائی، الأشرب (۸/ ۲۸۳)

❷ ترمذی، البیوع (۱۲۹۵).

❸ بخاری، کتاب الوضوء و کتاب الاشربة (۲۴۲). مسلم، کتاب الاشربة (۲۰۰۱/ ۶۷).

❹ ابو داؤد، کتاب الاشربة (۳۶۸۷). ترمذی، کتاب الاشربة (۱۸۶۶). مسند احمد، باقی مسند الانصار (۶/ ۸۰) حدیث (۲۴۴۷۷).

٦٧٥۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ))۔ ❶

''جس چیز کی کثیر تعداد نشہ کرے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے''۔

٦٧٦۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی جیشان (یمن کے علاقے) سے آیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ملک میں پی جانے والی مکئی کی شراب کے متعلق سوال کیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَ مُسْكِرًا هُوَ ؟))۔ ''کیا وہ نشہ آور ہے؟''

اس نے عرض کیا' جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَ إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ))۔

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے' اور اللہ پر یہ عہد ہے کہ وہ نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والے شخص کو طِيْنَةِ الْخَبَالِ پلائے گا''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! طِيْنَةُ الْخَبَالِ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عِرْقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عَصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ))۔ ❷

''جہنمیوں کا پسینہ یا ان کا نچوڑ''۔

جن برتنوں میں پینا منع ہے

٦٧٧۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا' مجھے اپنی زبان میں ان مشروبات کے متعلق بتائیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ پھر اسے میرے لیے اپنی زبان میں واضح کریں۔ کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان سے مختلف ہے۔ انہوں نے بتایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز لاکھی گھڑے' کدو کی تونبی' تارکول ملے ہوئے برتن اور پیالہ نما کھدائی کیے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔ ❸

---

❶ ابو داؤد، کتاب الاشربة (٣٦٨١)۔ ترمذی، کتاب الاشربة (١٨٦٥)۔

❷ مسلم، کتاب الاشربة (٢٠٠٢)۔

مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٣/ ٤٤١)، حديث (١٤٨٩٣)۔

❸ مسلم، کتاب الاشربة (٥٩/ ١٩٨٨)۔ النسائي الاشرب (٨/ ٢٧٤)۔

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت

٦٧٨۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ مِنْ إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ)).❶

''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی انڈیلتا ہے''۔

٦٧٩۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے' انہوں نے پانی طلب کیا' تو ایک مجوسی نے چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا' تو انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا' حالانکہ میں نے اسے کہا بھی تھا کہ وہ مجھے اس میں نہ پلائے' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ)).❷

''تم ریشم پہنو نہ ریشمی قیمتی کپڑا' تم سونے اور چاندی کے برتن میں پیو نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ' کیونکہ یہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں''۔

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

٦٨٠۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ راوی کہتے ہیں' ہم نے عرض کیا' تو کھانے کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ذٰلِكَ أَشَرُّ)).

''یہ تو اس سے بھی زیادہ برا ہے''۔

یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ)).❸

''اس سے بھی زیادہ خبیث ہے''۔

---

❶ بخاری، کتاب الاشربة (٥٦٣٤). مسلم، کتاب الاشربة (٢/ ٢٠٦٥).

❷ بخاری، کتاب الاطعمة (٥٤٢٦). مسلم، اللباس والزینة (٤/٢٠٦٧).

❸ مسلم، کتاب الاشربة (١١٣/ ٢٠٢٤). ترمذی، کتاب الاشربة (١٨٧٩).

٦٨١۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ))[1]

''تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نہ پیئے، پس جو کوئی بھول جائے تو وہ قے کر دے''۔

مشروب میں پھونک مارنے کی ممانعت

٦٨٢۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے، اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔[2]

٦٨٣۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔[3]

---

1. مسلم، کتاب الاشربة (١١٦/ ٢٠٢٦).
2. ابو داؤد، کتاب الاشربة (٣٧٢٢).
مسند احمد، باقی مسند المکثرین (٣/ ٩٨)، حدیث (١١٧٦٦).
3. ابو داؤد، کتاب الاشربه (٣٧٢٨).

۲۳ کِتَابُ الْبُیُوْع

سامان واپس کرنا

٦٨٤۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من أقال مسلمًا أقاله اللہ عزوجل عثرته))۔❶

"جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی لغزشیں معاف کر دیتا ہے"۔

تجارت میں نرمی برتنا

٦٨٥۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غُفِرَ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ سَهْلاً إِذَا بَاعَ سَهْلاً إِذَا اشْتَرَىٰ سَهْلاً إِذَا اقْتَضَى))۔❷

"تم سے پہلے دور میں ایک آدمی تھا جسے بخش دیا گیا' اس لیے کہ وہ نرمی برتتا تھا۔ جب خرید و فروخت کرتا تو نرمی برتتا اور جب تقاضا کرتا تو بھی نرمی برتتا تھا"۔

٦٨٦۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَ إِذَا اشْتَرَىٰ وَ إِذَا اقْتَضَى))۔❸

---

❶ ابو داؤد، کتاب الإجارة، حدیث ٣٤٦٠۔

❷ روایت صحیح ہے۔ صحیح البخاری، کتاب البیوع (٢٠٧٦)، ترمذی (١٣٢٠)۔
ابن ماجه، کتاب التجارات (٢٢٠٣)۔

❸ بخاری، کتاب البیوع (٢٠٧٦)، ترمذی، کتاب البیوع (١٣٢٠)۔

''اللہ نرمی کرنے والے شخص پر رحم فرمائے' جب وہ بیچتا ہے' جب خریدتا ہے اور جب وہ (قرض کا) تقاضا کرتا ہے (تو نرمی کرتا ہے)''۔

٦٨٧۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ)) ❶

''یقیناً اللہ خرید وفروخت اور قضاء میں نرمی برتنے کو پسند کرتا ہے''۔

تنگ دست سے درگزر کرنا

٦٨٨۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَ فِي مَنْ قَبْلَكُمْ تَاجِرٌ يُدَانُ النَّاسَ فَإِنْ رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفُتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ)) ❷

''تم سے پہلے دور میں ایک تاجر تھا۔ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اگر وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے ملازموں/لڑکوں سے کہتا کہ اس سے درگزر کرو' شاید کہ اللہ ہم سے درگزر فرمائے' پس اللہ نے اس سے درگزر فرمایا''۔

تنگ دست کو مہلت دینے کے متعلق احکامات

٦٨٩۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)) ❸

''جس شخص نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

قرض کم کرنے کے متعلق احکامات

٦٩٠۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ انہوں نے سیدنا ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے' رسول اللہ

---

❶ ترمذی، کتاب البیوع (۱۳۱۹)، روایت حسن ہے۔

❷ بخاری، کتاب البیوع (۲۰۷۸)، مسلم، کتاب المساقات (۱۵۶۲)، النسائی، کتاب الجنائز (٤٦٩٥)۔

❸ ترمذی، کتاب البیوع، حدیث (۱۳۰٦)۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں، مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا تو ان دونوں کی آواز بلند ہو گئی حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ہوتے ہوئے اسے سن لیا۔ پس آپ ان کی طرف تشریف لائے حتیٰ کہ اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر آواز دی تو فرمایا:

((یَا کَعْبُ!)) ''اے کعب!''

میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

((قُمْ فَاقْضِہِ))۔[1]

''اپنا قرض آدھا کم کر دو''۔

٦٩١۔ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ سَرَّہُ أَنْ یُنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ یَضَعُ عَنْہُ))۔[2]

''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ اسے روزِ قیامت کی تکلیفوں سے بچا لے تو وہ تنگ دست کو مہلت و رعایت دے یا اس کے قرض میں کمی کر دے''۔

٦٩٢۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَہُ أَظَلَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّہُ))۔[3]

''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کے قرض میں کمی کر دے تو اللہ روزِ قیامت اسے اپنے عرش کے سائے تلے جگہ نصیب فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

٦٩٣۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ سَرَّہُ أَنْ یُنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ یَضَعْ عَنْہُ))۔[4]

''جس شخص کو پسند ہو کہ اللہ اسے قیامت کی تکلیفوں اور سختیوں سے نجات دے دے تو وہ تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرے یا اسے معاف کر دے''۔

---

1. بخاری، کتاب الصلوۃ (٤٧١)۔ مسلم، کتاب المساقات (٢/ ١٥٥٨)۔
2. مسلم، کتاب المساقات (٣٢/ ١٥٦٣)۔
3. ترمذی، کتاب البیوع (١٣٠٦)۔
4. مسلم، کتاب المساقات (١٥٦٣)۔

قرض کی ممانعت

٦٩٤۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ يَلْقَاهُ عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوْتَ الرَّجُلُ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً))[1]

''کبیرہ گناہوں کے بعد' جن سے اللہ نے منع کیا ہے' اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں فوت ہو کر اللہ سے ملاقات کرے کہ اس کے ذمے قرض ہو اور اس نے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑی ہو''۔

٦٩٥۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالًا يُرِيْدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ ، وَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالًا يُرِيْدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ))[2]

''جو شخص لوگوں کے اموال' ان کی ادائیگی کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ اسے ادا کرنے کی توفیق سے نوازتا ہے' اور جو شخص تلف کرنے کی نیت سے اموال لیتا ہے تو اللہ اسے تلف کر دیتا ہے''۔

٦٩٦۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ))۔

''شہید کی' قرض کے سوا ہر چیز بخش دی جاتی ہے''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ))[3]

''اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا' قرض کے سوا ہر چیز مٹا دیتا ہے''۔

قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی ممانعت

٦٩٧۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] ابو داؤد، کتاب البیوع (٣٣٤٢)۔ مسند احمد، اول مسند الکوفیین (٤/ ٤٧٨) حدیث (١٩٥١٤)۔

[2] بخاری، کتاب فی الاستقراض و اداء الدیون والحجر والتفلیس (٢٣٨٧)۔

ابن ماجہ، کتاب الاحکام (٢٤١١)۔ مسند احمد، باقی مسند المکثرین (٢/ ٤٧٩)۔

[3] مسلم، کتاب الامارۃ (١١٩/ ١٨٨٦)۔

مسند احمد، اول مسند المکثرین من الصحابۃ (٢/ ٢٩٥) حدیث (٧٠٦٨)۔

((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، وَ إِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ)).

''مال دار شخص کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے' جب تم میں سے کسی کو کسی مال دار کے پیچھے لگا دیا جائے (کہ وہ مال دار شخص قرض ادا کرے گا) تو اسے پیچھے لگ جانا چاہیے''۔ ❶

قرض کی ادائیگی اچھے انداز سے کرنا

٦٩٨۔ سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوعمر اونٹ قرض لیا' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ''میں اس شخص کو نوعمر اونٹ دوں''۔ میں نے عرض کیا: ''میرے پاس تو ایک بہترین نوجوان اونٹ ہے''۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). ❷

''اسے وہی دے دو' اس لیے کہ بہترین شخص وہ ہے جو اچھے انداز سے قرض ادا کرتا ہے''۔

عاریۃً لی ہوئی چیز کو واپس لوٹانا

٦٩٩۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ مستعار (ادھار) لیا' وہ ضائع ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے کو اس کے مالکوں کو ضمانت دی۔ ❸

٧٠٠۔ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ)).

''جب انسان کوئی چیز لیتا ہے تو اس کی ادائیگی تک وہ اس کا ذمہ دار ہے''۔ ❹

---

❶ یہ حوالہ قبول کر لینا چاہیے۔ بخاری، کتاب الحوالات (٢٢٨٨، ٢٤٠٠).
مسلم، كتاب المساقاة (٣٣/ ١٥٦٤). ابوداؤد (٣٣٤٥).

❷ مسلم، كتاب المساقاة (١٦٠٠).

❸ ترمذی:۔ لیکن کتاب کے محقق بیان کرتے ہیں' سنن ترمذی میں یہ روایت مجھے نہیں ملی۔ ابن عدی نے ''الکامل'' (۲/۳/۱۲۶۳) میں اسے روایت کیا ہے۔ اس روایت کے الفاظ ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ نے پیالہ مستعار لیا''۔

❹ ابوداؤد، كتاب البيوع (٣٥٦١). ترمذی، كتاب البيوع (١٢٦٦). روایت ضعیف ہے۔ اس میں حسن راوی مدلس ہے۔

غلے کو ناپنے کے متعلق احکامات

۷۰۱۔ سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ)).❶

”اپنا غلہ ناپ کرلیا کرو اس سے تمہیں برکت حاصل ہوگی“۔

۷۰۲۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَ إِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ)).❷

”جب تم غلہ بیچو تو ناپ لیا کرو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو“۔

اندازے سے غلہ بیچنے کی ممانعت

۷۰۳۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)).❸

”جو شخص غلہ خریدے تو اس پر پورا پورا قبضہ کر لینے سے پہلے‘ اسے فروخت نہ کرے“۔

اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم اہل قافلہ سے اندازے سے غلہ خرید لیتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمادیا کہ ہم اسے‘ اس کی جگہ سے منتقل کیے بغیر نہ بیچیں۔

ہاتھ کی کمائی سے کھانے کے متعلق احکامات

۷۰۴۔ سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ، وَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ)).❹

---

❶ بخاري، كتاب البيوع (٢١٢٨). سنن ابن ماجه (٢٢٣٢).

❷ بخاري، كتاب البيوع (٤/ ٤٠٣). تعليقاً.

❸ بخاري، كتاب البيوع (٢١٢٦). مسلم، كتاب البيوع (١٥٢٦).

❹ بخاري، كتاب التجارات، باب الحث على المكاسب، حديث (٢٠٧٢).
ابن ماجه، كتاب التجارات، باب الحث على المكاسب، (٢١٣٨).

”اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں۔ اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے“۔

یتیم کے مال سے تجارت کرنا

۷۰۵۔ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کیا تو فرمایا:

((أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ بِهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ))❶

”سن لو! جو شخص کسی یتیم کی کفالت کرتا ہے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ اس کے ذریعے تجارت کرے، اسے ترک نہ کیے رکھے، حتیٰ کہ اسے صدقہ (زکوٰۃ) ختم کر دے“۔

۷۰۶۔ سیدنا مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہیں خبر پہنچی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”یتیم کے مال سے تجارت کرو، اس لئے کہ کہیں اسے صدقہ نہ کھا جائے“۔❷

شفعہ کے متعلق احکامات

۷۰۷۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر غیر تقسیم شدہ مال میں حق شفعہ رکھا ہے، لیکن جب (تقسیم ہونے کے بعد) حدیں قائم ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو پھر شفعہ ساقط ہو جاتا ہے۔❸

۷۰۸۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا، وَ إِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمْ وَاحِدًا))❹

”پڑوسی اپنے پڑوسی پر شفعہ کرنے کا زیادہ حق دار ہے، جو کہ اس کا منتظر ہو، اگرچہ وہ غائب ہو، بشرطیکہ ان کا راستہ ایک ہو“۔

۷۰۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ یہ روایت ضعیف ہے۔ ترمذی، کتاب الزکاۃ عن رسول اللہ ﷺ (٦٤١). اس کی سند میں مثنی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

❷ روایت صحیح ہے۔ موطا ١ / ٢٥١.

❸ بخاری، کتاب الشفعة (٢٢٥٧). ابوداؤد، کتاب البیوع (٣٥١٤).

❹ ابوداؤد، کتاب البیوع (٣٥١٤). ترمذی، کتاب الاحکام (١٣٦٩). روایت صحیح ہے۔

((اَلشَّرِیْكُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ)).❶

”شریک شفیع (حق شفعہ والا) ہوتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے“۔

۷۱۰۔ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ)).❷

”گھر کا پڑوسی گھر کا زیادہ حق دار ہے“۔

وکالت (نمائندگی، نیابت) کے احکامات

۷۱۲۔ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دے کر قربانی کا جانور خریدنے کے لیے بھیجا۔ پس انہوں نے ایک دینار کا ایک مینڈھا خریدا اور اسے دو دینار کا بیچ دیا۔ پھر ایک دینار سے قربانی کا جانور خریدا اور اسے لے آئے اور ساتھ وہ منافع والا دینار بھی لے آئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار صدقہ کر دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی کہ ان کی تجارت میں برکت ہو۔❸

سودے کے عیب چھپانے کی ممانعت

۷۱۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں گیلی ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

((مَا هٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ ؟)).

”غلے والے! یہ کیا ہے؟“

اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس پر بارش ہو گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ . مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا)).

”آپ نے اس (گیلے حصے) کو غلے کے اوپر کیوں نہ کر دیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔ جس نے ہمیں

---

❶ ترمذی، کتاب الاحکام (۱۳۷۱). روایت ضعیف ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے برقرار رکھا۔ الفتح ۴/۴۳۶۔ درست بات یہ ہے کہ یہ مرسل روایت ہے۔

❷ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۵۱۷). روایت حسن ہے۔

❸ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۳۸۶). ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۵۷). اور ترمذی کی روایت میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی قربانی کی اور دینار صدقہ کر دیا۔

دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“ ❶

۷۱۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:

((كَيْفَ تَبِيعُ الطَّعَامَ ؟)).

”تم اناج کیسے فروخت کر رہے ہو؟“

اس نے آپ کو بتایا تو اللہ نے وحی کی کہ آپ اس میں اپنا ہاتھ داخل کریں۔ پس آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ داخل کیا تو وہ گیلا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا)). ❷

”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں“۔

۷۱۵۔ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَ إِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرْكَةُ بَيْعِهِمَا)). ❸

”بیع کرنے والے جب تک جدا نہیں ہو جاتے انہیں (بیع منعقد یا فسخ کرنے کا) اختیار باقی رہتا ہے، اگر وہ سچ بولیں اور واضح کریں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اور اگر وہ (بیع کے متعلق نقص وغیرہ) چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کی بیع سے برکت ختم کر دی جاتی ہے“۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۷۱۶۔ سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيْهِ)). ❹

”(قیمت بڑھانے کے لیے) حرم میں غلہ ذخیرہ کرنا، اس میں الحاد کے مترادف ہے“۔

۷۱۷۔ سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ)). ❺

”گناہ گار شخص ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے“۔

---

❶ سنن ترمذی، کتاب البیوع، رقم الحدیث (۱۳۳۶). ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۴۵۲).

❷ حوالہ سابق.

❸ بخاری، کتاب البیوع (۲۱۰۸). ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۴۵۹).

❹ ابوداؤد، کتاب المناسك (۲۲۰).

❺ مسلم، کتاب المساقات (۱۳۰/ ۱۶۰۵).

آزاد آدمی کو بیچنے اور اس کی قیمت کھانے کی ممانعت

۷۱۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛ رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَ رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَ رَجُلٌ إِسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ الْعَمَلَ وَلَمْ يُوَفِّهِ أَجْرَهُ))۔❶

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جو میرا نام لے کر عہد کرے' اور پھر اسے توڑ ڈالے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جائے' اور تیسرا وہ آدمی جو کسی مزدور کو اجرت پر رکھے' اس سے پورا پورا کام لے لیکن اسے اس کی مزدوری نہ دے''۔

شراب فروشی کی ممانعت

۷۱۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ فلاں شخص نے شراب فروخت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ فلاں شخص کو ہلاک کرے' کیوں اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَّلُوْهَا فَبَاعُوْهَا))۔❷

''اللہ یہود پر لعنت فرمائے' ان پر چربیاں حرام کی گئیں تو انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت شروع کر دی''۔

۷۲۰۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيْرَ))۔❸

''جو شخص شراب بیچے تو وہ خنزیر کے ٹکڑے ٹکڑے کرے (اور انہیں بیچے)''۔

مُغنّیات کی بیع کی ممانعت

۷۲۱۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب البیوع (۲۲۲۷). ابن ماجه، کتاب الاحکام (۲٤٤۲).

❷ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء (۳٤٦۰). مسلم، کتاب المساقات (۷۲/ ۱۵۸۲).

❸ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳٤۸۹). مسند احمد، اول مسند الکوفیین (٤/ ۲۵۳) حدیث (۱۸۲۱۲).

((لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ ـ اَلْمُغْنِيَاتِ ـ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ ، وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ، وَ ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ، وَ فِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾)). ❶

''مغنیات کو بیچو نہ خریدو اور نہ ہی انہیں تعلیم دو۔ ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو گانا بجانا اور اس کے آلات خریدتے ہیں ﴾''۔

پھلوں کے پکنے سے پہلے ان کی بیع کی ممانعت

۷۲۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی بیع سے منع فرمایا' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی صلاحیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:

((حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ)). ❷

''حتیٰ کہ اس کی آفت گزر جائے''۔

۷۲۳۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سرخ یا زرد ہو جائے اور گیہوں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سفید ہو جائے اور آفت سے بچ جائے۔ آپ نے بائع اور مشتری دونوں کو اس سے منع فرمایا۔ ❸

۷۲۴۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ پھلوں کو بیچا جائے حتیٰ کہ وہ سرخ اور زرد ہو کر کھانے کے قابل ہو جائیں۔ ❹

۷۲۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو جائے' اور اناج کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ پک کر تیار ہو جائے۔ ❺

---

❶ ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۸۲). ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۱۶۸).

❷ بخاری، کتاب البیوع (۲۱۹۹). مسلم، کتاب البیوع (۳۵/ ۱۵۲۶).

❸ مسلم، کتاب البیوع (۵۰/ ۱۵۳۵). ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۳۶۸).

❹ مسلم، کتاب البیوع (۸۴/ ۱۵۳۶). بخاری، کتاب البیوع (۲۱۹۶).

❺ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۳۷۱). ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۲۸).
ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۲۱۷).

کسی مقامی شخص کا کسی بیرونی شخص کے لیے بیع کرنا منع ہے

۷۲۶۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ))[1]

''کوئی مقامی شخص کسی بیرونی شخص کے لیے بیع نہ کرے' لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض کے ذریعے رزق فراہم کرتا ہے''۔

۷۲۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی مقامی شخص کسی بیرونی شخص کے لیے بیع کرے خواہ وہ اس کا ماں اور باپ دونوں کی طرف سے (حقیقی' سگا) بھائی ہو۔[2]

خرید وفروخت کی خاطر شہر سے باہر اہل قافلہ سے ملنے کی ممانعت

۷۲۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال فروخت کو راستے میں جا کر ملنے (خریدنے) سے منع فرمایا ہے۔[3]

۷۲۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ))[4]

''تم مال تجارت کو شہر سے باہر جا کر راستے میں نہ ملو حتیٰ کہ اسے بازاروں میں اتار لیا جائے''۔

کسی شخص کی دوسرے شخص کی بیع پر بیع کرنے کی ممانعت

۷۳۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ))[5]

''تم میں سے کوئی شخص' دوسرے شخص کی بیع پر بیع نہ کرے''۔

---

1. مسلم، کتاب البیوع (۲۰/ ۱۵۲۲). ابوداؤد، کتاب البیوع (۳٤٤۲).
2. بخاری، کتاب البیوع (۲۱٦۱). مسلم، کتاب البیوع (۲۱/ ۱۵۲۳).
3. یہ حدیث بخاری ومسلم میں اس سیاق کے علاوہ ہے۔
4. بخاری، کتاب البیوع (۲۱٦۵). مسلم، کتاب البیوع (۱٤/ ۱۵۱۷).
5. بخاری، کتاب البیوع (۲۱۳۹). مسلم، کتاب النکاح (٤۹/ ۱٤۱۲).

۷۳۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَبْتَاعَ أَوْ يَذَرَ)).❶

''کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے حتیٰ کہ وہ خرید لے یا چھوڑ دے''۔

ایسی چیز کی بیع کی ممانعت جو پاس موجود نہ ہو

۷۳۲۔ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی آدمی بیع کے ارادے سے میرے پاس آتا ہے' لیکن وہ چیز میرے پاس موجود نہیں' جو اسے مطلوب ہے' تو کیا میں اسے بازار سے خرید کر اسے لے دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ)).❷

''جو چیز تمہارے پاس موجود نہ ہو' اسے فروخت نہ کرو''۔

ماں اور بچے کے درمیان جدائی ڈالنے کی ممانعت

۷۳۳۔ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).❸

''جو شخص والدہ اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دے تو روزِ قیامت اللہ اس کے اور اس کے محبوب ترین شخص کے درمیان جدائی ڈال دے گا''۔

۷۳۴۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک باندی اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور بیع لوٹا دی۔❹

دو غلام بھائیوں کے مابین جدائی ڈالنے کی ممانعت

۷۳۵۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام عطا کیے تو میں نے ان میں سے ایک کو

---

❶ نسائی، البیوع (۷/ ۲۲٦).

❷ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۵۰۳). ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۳۲).

❸ ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۸۳). مسند احمد، باقی مسند الانصار (۵/ ٤۸۲)، حدیث (۲۳۵٦۰).

❹ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲٦۹٦).

بیچ دیا' تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

((مَا فَعَلَ غُلَامُكَ ؟)).

''تیرے غلام نے کیا کیا؟''

میں نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((رُدَّهُ رُدَّهُ)).

''اسے واپس لاؤ' اسے واپس لاؤ''۔❶

کتے اور بلی کی قیمت کی ممانعت

۷۳۶۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے' اگر کوئی شخص کتے کی قیمت کا مطالبہ کرنے آئے تو اس کے ہاتھ مٹی سے بھر دو۔❷

۷۳۷۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔❸

غلاموں سے روزی روکنے کی ممانعت

۷۳۸۔ سیدنا خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کی آمدن وخرچ کا حساب رکھنے والا ان کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: کیا تم نے غلاموں کو ان کی روزی دے دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں! انہوں نے فرمایا: جاؤ اور انہیں دے کر آؤ' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ)).❹

''آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے غلام کی روزی بند کر دے''۔

۷۳۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۸٤).

❷ ابو داؤد، کتاب البیوع (۳٤۸۲). مسند احمد (۱/۳۰۹)، حدیث (۲۰۹۹).

❸ ابو داؤد، کتاب الاطعمة (۳۸۰۷). ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۷۹).

❹ مسلم، الزکاة حدیث (٤۰/ ۹۹٦۰).

((كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ))۔❶

''آدمی (کی تباہی) کے لیے یہی گناہ کافی ہے جن کی خوراک اس کے ذمے ہے' یہ انہیں ضائع کر دے''۔

کاہن کی اجرت کی ممانعت

۷٤۰۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتے کی قیمت' زانیہ کی اجرت اور کاہن کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔❷

اونٹ اونٹنی کی جفتی کرانے کی اجرت لینے کی ممانعت

۷٤۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو اونٹنی پر جفتی کرانے کی اجرت لینے' پانی بیچنے اور زمین کو کھیتی کے لیے کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔❸

نر کو مادہ کے ساتھ جفتی کرانے کی اجرت لینے کی ممانعت

۷٤۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جفتی کرانے کا معاوضہ لینے سے منع فرمایا ہے۔❹

۷٤۳۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ کے ساتھ جفتی کرانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔❺

مال کو جوڑ کر رکھنے کی ممانعت

۷٤٤۔ احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں قریش کے چند افراد کے ساتھ تھا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے' مال جمع کر رکھنے والوں کو ان کی پشتوں پر داغ دینے کی بشارت دو جو ان کے پہلوؤں سے

---

❶ ابو داؤد، كتاب الزكاة (١٦٩٢). مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابة (٢/ ٢١٨)، حديث (٦٥٠٢).

❷ بخاري، كتاب الاجارة (٢٢٨٢). مسلم، كتاب المساقاة (٣٩/ ١٥٩٧). ابو داؤد (١٥٦٧).

❸ مسلم، كتاب المساقات (٣٥/ ١٥٦٥). النسائي، كتاب البيوع (٧/ ٢٧٣).

❹ بخاري، كتاب الامارة (٢٢٨٤). ابو داؤد، كتاب البيوع (٣٤٢٩).

❺ النسائي، البيوع (٧/ ٢٧٤).

نکل آئے گا' اور انہیں ان کی گدیوں پر داغنے کی بشارت دو جو ان کی پیشانیوں سے نکل آئے گا' راوی بیان کرتے ہیں' پھر وہ کچھ دور ہو کر بیٹھ گئے' راوی کہتے ہیں' میں نے کہا' یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں' میں چل کر ان کے پاس گیا اور کہا: میں تھوڑی دیر پہلے آپ سے کیا سن رہا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے تو وہی کچھ کہا ہے' جو میں نے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: وہ کہتے ہیں' میں نے کہا: آپ اس عطا کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اسے لے لو' کیونکہ اس میں آج معونت وگزران ہے' اور جب یہ تمہارے دین کی قیمت بن جائے تو پھر اسے چھوڑ دینا۔ ❶

مال کو ضائع کرنے کی ممانعت

۷۴۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا ؛ فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا ، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا ، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)) ❷

''اللہ تمہارے لیے تین چیزیں پسند فرماتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے' وہ یہ پسند کرتا ہے کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور یہ کہ تم سب مل کر اللہ کی رسی کو تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اور وہ یہ ناپسند کرتا ہے کہ تم سنی سنائی باتیں بیان کرتے پھرو' وہ کثرت سوال کو ناپسند کرتا ہے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے''۔

مسلمانوں کے سکے کو توڑنے کی ممانعت

۷۴۶۔ سیدنا علقمہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے رائج سکے کو بلا وجہ توڑنے سے منع فرمایا ہے۔ ❸

---

❶ مسلم، کتاب الزکاۃ (۳۵/ ۹۹۲). مسند احمد، مسند الانصار (۵/ ۲۰۱)، حدیث (۲۱۵٤۱).

❷ بخاری، کتاب الادب (۵۹۷۵). مسلم، کتاب الاقضیۃ (۱۷۱۵). موطا (۲/ ۹۹۰)، حدیث (۲۰).

❸ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳٤٤۹). ابن ماجہ، کتاب التجارات (۲۲۶۳).
مسند احمد، مسند المکیین (۳/ ۵۱۲)، حدیث (۱۵٤۹۳).

محصول لینے کی ممانعت

۷۴۷۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ))۔❶

''محصول لینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی دینے کی ممانعت

۷۴۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض قیمت بڑھانے کے لیے (جبکہ خریدنے کی نیت نہ ہو) بولی دینے سے منع فرمایا ہے''۔❷

سود کی ممانعت

۷۴۹۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ مغیرہ نے کہا' میں نے ابراہیم سے کہا: اس کے لکھنے والے اور اس کے دو گواہوں پر۔ تو انہوں نے کہا: ہم نے جو سنا ہے' وہی بیان کرتے ہیں۔❸

۷۵۰۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' کھلانے والے' اس کے گواہ اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی۔❹

۷۵۱۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَ هَاءَ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَ هَاءَ))۔❺

''سونا چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے الا یہ کہ دست بدست ہو' گندم کے عوض گندم فروخت کرنا سود ہے مگر دست بدست ہو تو صحیح ہے' جو جو کے عوض فروخت کرنا سود ہے مگر دست بدست ہو تو صحیح

---

❶ ابوداؤد، کتاب الخراج والامارۃ والفیئ (۲۹۳۷).

❷ بخاری، کتاب البیوع (۲۱۴۲). مسلم، کتاب البیوع (۱۳/ ۱۵۱۶).

❸ مسلم، کتاب المساقات (۱۰۵/ ۱۵۹۷).

❹ ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۰۶). ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۳۳۳).

❺ بخاری، کتاب البیوع (۲۱۷۰). مسلم، کتاب المساقات (۷۹/ ۱۵۸۶).

ہے اور کھجور کے بدلے کھجور بیچنا سود ہے الا یہ دست بدست ہو۔"

۷۵۲۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ)).

"سود ادھار میں ہے"۔

اور ایک روایت میں ہے:

((إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ)).[1]

"سود صرف ادھار میں ہوتا ہے"۔

ادھار لی ہوئی چیز واپس کرنا

۷۵۳۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ ادھار لیا، وہ ضائع ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا تاوان ادا کیا۔[2]

---

[1] بخاری، کتاب البیوع (۲۱۷۸)۔ مسلم، کتاب المساقات (۱۰۲/ ۱۵۹۶)۔

[2] ترمذی شریف۔

۲۴ كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

قاضی کا منصب طلب کرنے کی ممانعت

۷۵۴۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَ سَأَلَ فِيهَا شَفَعَاءَ وُكِّلَ إِلَى نَفْسِهِ، وَ مَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ))۔[1]

''جو شخص قاضی کے منصب کی خواہش رکھے اور اس بارے میں سفارشی تلاش کرے تو اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے' اور جسے یہ منصب زبردستی دیا جائے تو پھر اللہ اس پر ایک فرشتہ نازل کر دیتا ہے جو اسے درست اور سیدھا رکھتا ہے''۔

۷۵۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ ، وَ إِنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ))۔[2]

''جو شخص مسلمانوں کا قاضی بننا چاہے حتیٰ کہ وہ اس منصب پر فائز بھی ہو جائے اور پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آ جائے تو اس کے لیے جنت ہے' اور اگر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آ جائے تو اس کے لیے جہنم ہے''۔

---

[1] ابوداؤد، کتاب الاقضیة (۳۵۷۸)۔ ترمذی، کتاب الاحکام (۱۳۲۴)۔ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲۷۰/۳)۔

[2] ابوداؤد، کتاب الاقضیة (۳۵۷۵)۔

۷۵۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ)) ❶
''جس شخص کو لوگوں کا قاضی بنا دیا گیا وہ تو چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا''۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنْ وُلِّيَ الْقَضَاءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ)) ❷
''جسے منصب قضاء دے دیا گیا یا جسے لوگوں کا قاضی بنا دیا گیا' وہ تو چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا''۔

عدل سے فیصلہ کرنے کے متعلق احکامات

۷۵۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' فرمایا:
((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ ، وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ ، وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ ، وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ ، وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) ❸
''اللہ قیامت کے دن' سات قسم کے لوگوں کو اپنے سائے تلے جگہ نصیب کرے گا جب اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ① عادل حکمران' ② وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا' ③ وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہے' ④ دو آدمی جو آپس میں اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرتے ہیں' ⑤ وہ اسی پر ملتے ہیں اور اسی بنیاد پر جدا ہوتے ہیں' وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت برائی کی دعوت دے تو وہ کہے' میں اللہ سے ڈرتا ہوں' ⑥ وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے تو اسے اس قدر مخفی رکھتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے' ⑦ اور وہ آدمی تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں''۔

۷۵۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِي حُكْمِهِمْ وَ أَهْلِيْهِمْ

---

❶ ابو داؤد، کتاب الاقضیة (۳۵۷۲). ترمذی، کتاب الاحکام (۱۳۲۵).

❷ ابو داؤد، کتاب الاقضیة. ترمذی، کتاب الاحکام.

❸ بخاری، کتاب الزکاة (۱۴۲۳، ۶۸۰۶). مسلم، کتاب الزکاة (۱۰۳۱).

وَمَا وُلُّوْا))۔❶

''انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے' جو اپنے فیصلوں' اپنے اہل وعیال اور اپنے ماتحتوں کے درمیان عدل کرتے ہیں''۔

۷۵۹۔ سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَهْلَ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٍ مُوَفَّقٍ، وَ رَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى، وَ مُسْلِمٌ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ))۔❷

''جنتی تین قسم کے ہیں' انصاف کرنے والا توفیق یافتہ کامیاب و بامراد بادشاہ' مہربان آدمی جو ہر رشتے دار کے لیے دل میں نرم گوشہ رکھتا ہے۔ اور عیال دار پاک دامن مسلمان جو سوال کرنے سے بچتا ہے''۔

ظالم کی مدد کرنے کی ممانعت

۷۶۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ))۔❸

''جس شخص نے کسی جھگڑے میں ناجائز مدد کی تو وہ اللہ کی ناراضی کا مستحق ٹھہرا''۔

جھگڑے میں بلاغت کی ممانعت

۷۶۱۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا:

((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَ إِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ يَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ، فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا))۔❹

''میں بھی ایک انسان ہوں' میرے پاس تنازعات آتے ہیں' ممکن ہے ان میں سے بعض' بعض سے زیادہ بلیغ انداز میں گفتگو کرتا ہو اور میں اسے سچا سمجھ لوں اور اس کے حق میں فیصلہ دے دوں' اگر میں

---

❶ مسلم، کتاب الامارة (۱۸۲۷)۔ مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابه (۲/ ۱۶۰)۔

❷ مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها و أهلها (۲۸۶۵)۔ مسند احمد، مسند الشامیین (۴/ ۱۶۲)۔

❸ ابو داؤد، کتاب الاقضیة (۳۵۹۸)۔ ابن ماجه، کتاب الاحکام (۲۳۲۰)۔

❹ بخاری، کتاب المظالم والغضب (۲۴۸۵)۔ مسلم، کتاب الاقضیة (۵/ ۱۷۱۳)۔

کسی شخص کو کسی مسلمان کا حق دے دوں (جو کہ اس کا نہیں) تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے' چاہے تو اسے اٹھالے یا اسے چھوڑ دے''۔

ظالمانہ فیصلہ کرنے کی ممانعت

۷٦۲۔ سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ ، فَإِذَا جَارَ تَخَلَّا عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ))۔❶

''اللہ اس قاضی کے ساتھ ہے جو ظلم نہیں کرتا' پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے' اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے''۔

۷٦۳۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ، فَأَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ وَ قَضٰى بِهٖ، وَ رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَ رَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ))۔❷

''قاضی تین قسم کے ہیں' (ان میں سے) ایک جنتی اور دو جہنمی ہیں' پس وہ جو جنتی ہے' وہ آدمی ہے جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا' اور وہ آدمی جس نے حق کو پہچانا اور ظالمانہ فیصلہ کیا تو وہ جہنمی ہے' اور وہ آدمی جس نے لاعلمی سے لوگوں کے مابین فیصلہ کیا تو وہ بھی جہنمی ہے''۔

رشوت کی ممانعت

۷٦٤۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لُعِنَ الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ))۔❸

''رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر حکم میں لعنت ہے''۔

۷٦٥۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لُعِنَ الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ))۔❹

''حکم میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی گئی ہے''۔

---

❶ ترمذی، کتاب اللباس (۱۳۳۰). ابن ماجه، کتاب الاحکام (۲۳۱۲).

❷ ابو داؤد، کتاب الاقضیة (۳۵۷۳).

❸ ترمذی ، الاحکام (۱۳۳٦). حدیث حسن صحیح ہے۔ مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۵۱۳).

❹ ابو داؤد، کتاب الاقضیة (۳۵۸۰). ترمذی، کتاب الاحکام (۱۳۳۷). حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵ كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود قائم کرنے کے متعلق احکامات

۷۶۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا))۔[1]

''کسی سرزمین پر ایک (شرعی) حد کا قائم کیا جانا اس کے باشندوں کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہاں تیس دن بارش ہوتی رہے''۔

۷۶۷۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا إِذَا سَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلَى مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالُوْا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا. فَإِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيعَهُمْ، وَ إِنْ أَخَذُوْا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَ نَجَوْا جَمِيعًا))۔[2]

''اللہ کی حدود کی پاسداری کرنے والا اور ان میں مبتلا ہونے والا اس قوم کی طرح ہیں جنہوں نے ایک کشتی کے بارے میں قرعہ اندازی کی۔ ان میں سے بعض کے حصے میں اس کا بالائی حصہ آیا اور

---

[1] النسائي، كتاب سارق، باب الترغيب في إقامة الحد. ابن ماجه، كتاب الحدود، حديث (٢٥٣٨).
اس کی سند میں جدید بن یزید ضعیف راوی ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔

[2] بخاري، كتاب الشركة، حديث (٢٤٩٣). الترمذي، كتاب الفتن، حديث (٢١٧٣).

بعض کے حصے میں نچلا حصہ۔ نچلے حصے والوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ بالائی حصے والوں کے پاس جاتے۔ انہوں نے کہا: اگر ہم اپنے ہی حصے میں سوراخ کرلیں تو اس طرح ہم اپنے اوپر والے لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔ اگر انہوں (اوپر والوں) نے انہیں اپنے منصوبے پر عمل کرنے دیا تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اگر انہوں نے انہیں روک دیا تو اس طرح سب بچ جائیں گے''۔

۷۶۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

((أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْآتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ)).[1]

''حدود کے سوا ''ہیئت'' والوں کی لغزشوں سے درگزر کرو''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ہیئت والوں سے ایسے لوگ مراد ہیں جن میں کوئی عیب ظاہر نہ ہوا ہو''۔

حدود رفع کرنے کے متعلق احکامات

۷۶۹۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِدْرَءُ وا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ لَهُ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الإِمَامَ يَخْطِئُ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ)).[2]

''جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدود رفع کرو، اگر کہیں گنجائش نکلتی ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ کیونکہ قاضی کا درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے''۔

جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارنے کے متعلق احکامات

۷۷۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَحُدَّهَا وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَحُدَّهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ)).[3]

---

[1] ابوداؤد، کتاب الحدود، حدیث (۴۳۷۵).

[2] الترمذی، کتاب الحدود، حدیث (۱۴۲۴).

[3] بخاری، کتاب الحدود (۶۸۳۷، ۶۸۳۸). مسلم، کتاب الحدود (۱۷۰۳).
ابوداؤد، کتاب الحدود (۴۴۷۰).

''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا واضح ہو جائے تو اس پر حد قائم کرے اور اسے عار نہ دلائے۔ پھر اگر زنا کرے تو اس پر حد قائم کرے اور اسے عار نہ دلائے۔ اور اگر تیسری مرتبہ زنا کرے اور اس کا زنا کرنا واضح ہو جائے تو اسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی رسی کے عوض فروخت کرنا پڑے''۔

زنا کی سزا

۷۷۱۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان قبیلے کے ایک آدمی اور ایک یہودی مرد و عورت کو رجم کیا۔❶

۷۷۲۔ ابواسحاق الشیبانی بیان کرتے ہیں' میں نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں!۔ وہ کہتے ہیں' میں نے پوچھا سورۂ نور کے نزول کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہیں نے فرمایا: مجھے پتہ نہیں۔❷

لوگوں پر جھوٹا الزام لگانے والے کی سزا

۷۷۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بکر بن لیث قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے چار بار زنا کیا ہے' پس اس کو سو کوڑے مارے گئے' اس لیے کہ وہ غیر شادی شدہ تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عورت کے متعلق دلیل اور شہادت طلب کی تو اس عورت نے کہا:

''اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی قسم! اس نے جھوٹ کہا ہے''۔

تو پھر اسے جھوٹا الزام لگانے کی پاداش میں اسّی کوڑے مارے گئے۔❸

شراب نوش کی سزا

۷۷٤۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' اس نے

---

❶ مسلم، کتاب الحدود (۱۷۰۱). ابوداؤد، کتاب الحدود (٤٤٥٥).

❷ بخاری، کتاب الحدود (٦٨١٣). مسلم، کتاب الحدود (۱۷۰۲).

❸ ابوداؤد، کتاب الحدود (٤٤٦٧). یہ روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں قاسم بن فیاض مجہول راوی ہے۔ دیکھئے التقریب (٥٤٧٤).

شراب پی رکھی تھی' آپ ﷺ نے کھجور کی دو شاخوں کے ساتھ اسے چالیس بار مارا۔ راوی بیان کرتے ہیں' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کیا۔ ❶

۷۷۵۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نعلین کے ساتھ چالیس مرتبہ مار کر حد قائم کی۔ مسعر بیان کرتے ہیں' میرا خیال ہے کہ یہ شراب کے بارے میں تھی۔ ❷

چور کی سزا

۷۷۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مخزومیہ عورت کی' قریش کے ہاں بہت اہمیت تھی' جس نے چوری کی تھی' انہوں نے کہا' اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ہاں کون سفارش کرے؟ پھر انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے چہیتے اور محبوب سیدنا اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) کے سوا کوئی اور اس کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پس سیدنا اسامہ نے آپ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ؟)).

''کیا تم اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟''

پھر آپ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا:

((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَ أَيْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)). ❸

''تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کر دیا' ان کا طرز عمل یہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے' اور جب ان میں سے کوئی ضعیف شخص چوری کرتا' تو وہ اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا''۔

چور کا ہاتھ کاٹنے کے متعلق احکامات

۷۷۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ چوتھائی دینار اور اس سے زائد مقدار کی چوری کرنے

---

❶ بخاري، كتاب الحدود (۱۲/ ٦۳). مسلم، كتاب الحدود (۱۷۰٦). ابو داؤد، كتاب الحدود (٤٤٧٩).
❷ ترمذي، كتاب الحدود (١٤٤٢). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں سفیان بن وکیع اور زید العمی ضعیف ہیں۔
❸ بخاري، كتاب الحدود (٦٧٨٨). مسلم، كتاب الحدود (١٦٨٨). ابو داؤد، كتاب الحدود (٤٣٧٣).

پر چور کا ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔❶

۷۷۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ڈھال' جس کی قیمت تین درہم تھی' کی چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا۔❷

۷۷۹۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا' تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پناہ طلب کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ! لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)).❸

''اللہ کی قسم! اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا (بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ہوتیں تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا''۔

چوری کی ممانعت

۷۸۰۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ)).❹

''جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا''۔

۷۸۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ)).❺

''اللہ چور پر لعنت کرے' انڈہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے' اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے''۔

قصاص لینے سے درگزر کرنا

۷۸۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اگر قصاص کا کوئی مقدمہ آپ کے پاس آتا تو آپ اس بارے میں درگزر کرنے کا حکم فرماتے۔❻

---

❶ بخاری، كتاب الحدود (٦٧٨٩). مسلم، كتاب الحدود (١٦٨٤). ابوداؤد، كتاب الحدود (٤٣٨٣).

❷ بخاری، كتاب الحدود (٦٧٩٥). مسلم، كتاب الحدود (١٦٨٦). ابوداؤد، كتاب الحدود (٤٣٨٦).

❸ بخاری، كتاب الحدود (٦٧٨٨). مسلم، كتاب الحدود (١٦٨٩).

❹ بخاری، كتاب الحدود (٦٧٨٢). نسائی، قطع السارق (٨/ ٥٧).

❺ بخاری، كتاب الحدود (٦٧٨٣). مسلم، كتاب الحدود (٧/ ١٦٨٧).

❻ ابوداؤد، كتاب الديات (٤٤٩٧). روایت صحیح ہے۔

۷۸۳۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)).

''اگر کسی آدمی کو اپنے جسم میں (کسی کی طرف سے) کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ بدلہ نہیں لیتا تو اللہ اس وجہ سے اس شخص کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔'' [1]

جانوروں سے جماع کرنے کی ممانعت

۷۸۴۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتٰى بِهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ)).

''جو شخص کسی جانور سے جماع کرے تو اس کو جانور سمیت قتل کر دو۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا، جانور کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا کہ جس جانور کے ساتھ اس طرح کا فعل کیا گیا ہو اس کا گوشت کھایا جائے یا اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ [2]

دھوکہ دہی اور ڈاکہ ڈالنے کی ممانعت

۷۸۵۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ لوگ، رسول اللہ ﷺ کی دودھ دینے والی اونٹنیاں لوٹ کر لے گئے، پس آپ نے انہیں پکڑ لیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں لوہے کی گرم سلائیاں پھیر دیں۔ [3]

اغلام بازی کی ممانعت

۷۸۶۔ سیدنا عمرو بن ابی عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] ترمذی، کتاب الدیات (۱۳۹۳). ابن ماجه، کتاب الدیات (۲۶۹۳). یہ روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ ابوالسفر اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ابوالسفر کا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

[2] ابوداؤد، کتاب الحدود (۴۴۶۴). امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث قوی نہیں۔

[3] النسائی، التحریم (۷/ ۹۱).

((مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ))[1]

''جو شخص عمل قوم لوط کا ارتکاب کرتا ہے' وہ ملعون ہے''۔

۷۸۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ))[2]

''تم جس شخص کو عمل قوم لوط کا ارتکاب کرتا ہوا پاؤ تو فاعل اور مفعول کو قتل کر دو''۔

۷۹۰۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا))[3]

''اللہ عزوجل اس آدمی کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا' جو کسی مرد یا عورت کی پشت میں جماع کرے''۔

اغلام بازی کرنے والے کی سزا

۷۹۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ))[4]

''تم جس شخص کو قوم لوط والا فعل (اغلام بازی) کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو''۔

حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت

۷۹۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مخزومی عورت' جس نے چوری کی تھی' اس کی قریش کے ہاں بہت اہمیت تھی۔ انہوں نے کہا' رسول اللہ ﷺ سے اس (عورت) کے متعلق کون بات (سفارش) کرے۔ لیکن کسی کو آپ سے بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی تو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ)).

---

1. ابوداؤد، کتاب الحدود (٤٤٦٢)؛ ترمذی، کتاب الحدود (١٤٥٦).
2. ترمذی۔ اس کی تخریج گزر چکی ہے۔
3. ترمذی، کتاب الحدود (١٤٥٦).
4. ابوداؤد، کتاب الحدود (٤٤٦٢)، ترمذی، کتاب الحدود (١٤٥٦). روایت صحیح ہے۔

''کیا تم اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟''

پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے، خطبہ دیا تو فرمایا:

((إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ ، وَ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ ، وَ أَيْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)).❶

''تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے، اور جب ان میں سے کمزور آدمی چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتی تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا''۔

۷۹۳۔ یحییٰ بن راشد بیان کرتے ہیں، ہم ایک دن سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ ہمارے پاس آئے تو میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ، وَ مَنْ خَاصَمَ عَلٰى بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سُخْطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ ، وَ مَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)).

''جس شخص کی سفارش، اللہ کی حدود میں سے کسی حد (کے نفاذ) میں حائل ہوگئی تو اس نے اللہ عزوجل کی مخالفت کی۔ اور جس نے جانتے بوجھتے جھوٹا مقدمہ لڑا تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے دستبردار ہو جائے۔ اور جو شخص کسی مومن پر بہتان لگاتا ہے تو اللہ اسے پریشانی کی دلدل میں دھکیل دیتا ہے، حتیٰ کہ وہ اپنی بات سے رجوع کر لے''۔

اور ایک روایت میں یہ اضافہ کیا ہے:

((وَمَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ)).

''جس نے کسی مقدمے میں ظلم پر مبنی اعانت کی تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق بن جاتا ہے''۔❷

❶ بخاری، کتاب الحدود (۲۷۳۳)، مسلم، کتاب الحدود (۱۰/ ۱۶۸۸).

❷ ابوداؤد، کتاب الاقضية (۳۵۹۷)، ابن ماجه، کتاب الاحکام (۲۳۲۰).

(۲۶) کِتَابُ الْأَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہنا

۷۹٤۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدْ إِسْتَثْنٰی))۔[1]

''جس شخص نے قسم اٹھائی اور پھر کہا ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) تو اس نے استثناء کرلیا''۔

۷۹۵۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاسْتَثْنٰی فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ غَیْرُ حِنْثٍ))۔[2]

''جو شخص قسم اٹھائے اور استثناء (ان شاء اللہ کہہ لے) کرلے تو اب اگر وہ چاہے تو رجوع کرلے اور اگر چاہے تو ترک کردے۔ اس میں وہ گناہ گار نہیں ہوگا''۔

قسم کا کفارہ

۷۹٦۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَأٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ))۔[3]

---

[1] النسائی، کتاب الایمان، باب الاستثناء (۷/ ۲٦).

[2] ابوداؤد، کتاب الأیمان، حدیث (۳۲٦۱). النسائی، کتاب الإیمان، باب من حلف فاستثنی (۱۲/۷۰).

[3] مسلم، کتاب الایمان (۱٦۵۰). موطاء النذور والایمان (۲/ ٤۷۸).
ترمذی، کتاب النذور والایمان (۳٦۱).

''جو شخص کوئی قسم اٹھا لے اور پھر وہ اس سے بہتر معاملہ دیکھے تو وہ (بہتر معاملہ اختیار کر لے اور) اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے''۔

۷۹۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَأَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ))[1]

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور وہ اس کے علاوہ معاملے میں بہتری دیکھے تو وہ بہتر معاملے کو اختیار کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے''۔

نذر پوری کرنے کے متعلق احکامات

۷۹۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دورِ جاہلیت میں، مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کرنے کی نیت کی تھی (اب میں کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوْفِ بِنَذْرِكَ))[2]

''اپنی نذر پوری کرو''۔

۷۹۹۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ))[3]

''جس شخص نے نذر مانی ہو کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اسے پورا کرے، اور جس نے اس کی معصیت کی نذر مانی ہو، وہ اسے پورا نہ کرے (اس کی معصیت نہ کرے)''۔

---

[1] مسلم، كتاب الايمان (١٦٥٠). بيهقي، الجزء التاسع او العاشر باب من حلف على يمين فرأى غيرها (١٠/ ٣١).

[2] بخارى، كتاب الاعتكاف (٢٠٤٢). مسلم، كتاب الايمان (٢٧/ ١٦٥٦).

[3] بخارى، كتاب الايمان والنذور (٦٦٩٦). ابو داؤد، كتاب الايمان والنذور (٣٢٨٩). ترمذى، كتاب النذور والايمان (١٥٢٦).

اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھانے کی ممانعت

۸۰۰۔ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ

((أَنَّ رَجُلاً قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَان ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ ، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَ أَحْبَطْتُ عَمَلَكَ))[1]

''ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کون ہے جو مجھ پر قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا۔ (سن لو!) میں نے اسے تو معاف کر دیا لیکن تیرے اعمال ضائع کر دیے''۔

۸۰۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلَانِ مُتَآخِيَيْنِ أَحَدُهُمَا مُذْنِبٌ وَالْآخَرُ فِي الْعِبَادَةِ مُجْتَهِدٌ فَكَانَ لَا يَزَالُ يَرَى الْآخَرَ عَلٰى ذَنْبٍ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ فَقَالَ: أَقْصِرْ ، فَقَالَ: خَلِّنِي وَ رَبِّي ، أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا. فَقَالَ لَهُ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ ، أَوْ قَالَ: لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. فَقَبَضَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى لِلْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ عَلٰى مَا فِي يَدِي قَادِرًا، وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: أُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اِذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ)).

''بنی اسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی تھے' ان میں سے ایک گناہ گار تھا جبکہ دوسرا بہت عبادت گزار تھا۔ جب نیک آدمی دوسرے کو گناہ کرتا دیکھتا تو کہتا' باز آ جاؤ۔ پس ایک دن اس نے اسے گناہ کرتے دیکھا تو کہا' باز آ جاؤ۔ اس نے کہا: میرے رب کی قسم! مجھے میرے حال پر چھوڑ دو' کیا تجھے مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تو اس نے اسے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا۔ یا کہا: اللہ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ پس اللہ نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں۔ اور وہ دونوں رب العالمین کے پاس اکٹھے ہوئے تو رب تعالیٰ نے عبادت گزار سے کہا: کیا تو میرے اختیارات پر قادر تھا' اور گناہ گار سے کہا: تم میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور دوسرے کے متعلق فرمایا: اسے جہنم میں لے جاؤ''۔

---

[1] مسلم، کتاب البر والصلة والادب (۱۳۷/۲۶۲۱).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اس نے ایک بات کہی' جس نے اس کی دنیا وآخرت تباہ کر دی''۔ ❶

جھوٹی قسم اٹھانے کی ممانعت

۸۰۲۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقِّهٖ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ)).

''جس نے کسی مسلمان آدمی کے مال پر ناحق قسم اٹھائی تو وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا''۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی کتاب سے ہمیں یہ آیت سنائی:

﴿ إِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ أَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۔ إلی آخر الایة ۔ ﴾

''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی سی قیمت وصول کرتے ہیں..... آخر آیت تک''۔ ❷

۸۰۳۔ سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا تذکرہ کیا تو فرمایا:

((وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَأَدْخَلَ فِیْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُکْتَةً فِیْ قَلْبِهٖ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ)). ❸

''جو حلف اٹھانے والا مجبوری سے قسم کھائے اور وہ اس میں مچھر کے پر کے برابر کوئی چیز داخل کر دے تو روزِ قیامت اس کے دل پر نکتہ لگا دیا جاتا ہے''۔

۸۰۴۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ مَصْبُوْرَةٍ کَاذِبًا فَلْیَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهٖ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)). ❹

''جو شخص قسم کھانے پر مجبور کیا جائے' اس کے لیے قید کیا جائے اور وہ جھوٹی قسم کھائے تو وہ اپنی مرضی سے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

---

❶ ابو داؤد، کتاب الادب (٤٩٠١). مسند احمد، باقی مسند المکثرین ٢/٣٢٣، حدیث (٨٣١٢).

❷ بخاری، کتاب تفسیر القرآن (٤٥٤٩، ٤٥٥٠). مسلم، کتاب الایمان (٢٢٢/ ١٣٨).

❸ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن (٣٠٢٠). مسند احمد، مسند المکیین (٣/٦٠٠) حدیث (١٦٠٤٩).

❹ ابو داؤد، الأیمان والنذور حدیث (٣٢٤٢).

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھانے کی ممانعت

۸۰۵۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر (رضی اللہ عنہ) کو اپنے باپ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ))[1]

''اللہ نے تمہیں اپنے آباء کی قسم اٹھانے سے منع کیا ہے' پس جو شخص قسم اٹھانے لگے تو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے''۔

۸۰۶۔ سیدنا نافع' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے ایک آدمی کو کعبہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا' تو انہوں نے اسے فرمایا: اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ اٹھاؤ' اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ وَ أَشْرَكَ))[2]

''جس شخص نے اللہ کے سوا کسی کی قسم اٹھائی تو اس نے کفر و شرک کیا''۔

۸۰۷۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا))[3]

''جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں''۔

دین اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی قسم اٹھانے کی ممانعت

۸۰۸۔ سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ))[4]

''جو شخص دین اسلام کے علاوہ کسی مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا ہے''۔

---

[1] بخاری، کتاب الادب (٦١٠٨). مسلم، کتاب الایمان (٣/ ١٦٤٦).

[2] ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور (٣٢٥١). ترمذی، کتاب النذور والایمان (١٥٣٥). حدیث حسن ہے۔

[3] ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور (٣٢٥٣). ترمذی، کتاب النذور والایمان (١٥٣٥). حدیث حسن ہے۔

[4] ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور (٣٢٥٧). بخاری، کتاب الایمان والنذور (٦٠٤٧). مسلم، کتاب الایمان (١٧٦/ ١١٠).

۸۰۹۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِّنَ الْإِسْلَامِ ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ ، وَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا)).❶

”جس نے قسم اٹھائی اور کہا: میں اسلام بیزار ہوں، اگر تو وہ جھوٹا ہے، تو پھر وہ ویسے ہی ہے جیسے اس نے کہا ہے، اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی وہ صحیح سلامت اسلام کی طرف واپس نہیں آتا۔“

بیع پر قسم اٹھانے کی ممانعت

۸۱۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْحَلْفُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرْكَةِ)).❷

”قسم اٹھانے سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن برکت اٹھ جاتی ہے۔“

۸۱۱۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يُمْحِقُ)).❸

”بیع کرتے وقت زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، اس لیے کہ اس سے مال بک تو جاتا ہے لیکن برکت ختم کر دیتا ہے۔“

۸۱۲۔ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا ، وَ إِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا فَعَسٰى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحَ مَا تَيَسَّرَ وَ يُمْحِقَا بَرْكَةَ بَيْعِهِمَا، اَلْيَمِينُ الْفَاجِرُ مُنْفِقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ)).❹

”خرید و فروخت کرنے والے دونوں افراد کو جب تک جدا نہ ہوں (بیع منعقد کرنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور (عیب و خوبی) بیان کریں تو ان کے لیے ان کی بیع میں برکت دی جائے گی، اور اگر (عیب وغیرہ) چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو قریب ہے کہ وہ کچھ قدر فائدہ

---

❶ ابوداؤد (۳۲۵۸). النسائی فی الأیمان والنذور ۷/ ۶ ، ابن ماجه، کتاب الکفارات (۲۱۰۰).

❷ بخاری، کتاب البیوع (۲۰۸۷). مسلم، کتاب المساقات (۱۳۱/ ۱۶۰۶).

❸ مسلم، کتاب المساقات (۱۳۲/ ۱۶۰۷). نسائی فی البیوع (۷/ ۲۱۶). ابن ماجه (۲۲۰۹).

❹ بخاری، کتاب البیوع (۲۱۱۰). مسلم، کتاب البیوع (۴۷/ ۱۵۳۲). ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۴۵۹).

حاصل کرلیں اور برکت ختم کر بیٹھیں۔ اسی طرح جھوٹی قسم سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے“۔

دن بھر خاموش رہنے (چپ کا روزہ رکھنے) کی ممانعت

۸۱۳۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا:

((لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ ، وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ))۔❶

”بلوغت کے بعد یتیمی اور دن بھر خاموش رہنے کا کوئی تصور نہیں“۔

۸۱۴۔ قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی زینب نامی عورت کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے اسے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اسے کیا ہے کہ یہ بولتی نہیں؟ لوگوں نے بتایا، اس نے خاموش رہنے کا قصد کیا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بات چیت کرو، کیونکہ یہ حلال نہیں، اور یہ عمل جاہلیت ہے، پس اس نے بولنا شروع کر دیا“۔❷

معصیت کی نذر ماننے کی ممانعت

۸۱۵۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا:

((إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَ إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ))۔❸

”یہ کسی خیر و بھلائی پر منتج نہیں ہوتی، اس کے ذریعے تو بس بخیل شخص سے مال نکلوایا جاتا ہے“۔

۸۱۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ))۔❹

”معصیت کی کوئی نذر نہیں، اس کا کفارہ، قسم والا کفارہ ہے“۔

۸۱۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ ابوداؤد، كتاب الوصايا (۲۸۷۳).

❷ بخاری، كتاب المناقب (۳۸۳٤).

❸ بخاری، كتاب القدر (٦٦٠٨). مسلم، كتاب النذر (٤/ ١٦٣٩).

❹ ابوداؤد، كتاب الايمان والنذور (۳۲۹۰). ترمذی، كتاب النذور والايمان (١٥٢٤). النسائی، الايمان والنذور (٧/ ٢٤).

((لَا نَذْرَ إِلَّا فِيْمَا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَلَا يَمِيْنَ فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ))۔❶
''نذر صرف اسی کام میں ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی طلب کی جائے' اور قطع رحمی کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں''۔

جھوٹی قسم کی ممانعت

۸۱۸۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ))۔
''جس نے کسی مسلمان شخص کے مال کو ناحق ہتھیانے کے لیے قسم اٹھائی تو وہ اللہ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا''۔

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کے لیے اللہ عزوجل کی کتاب سے یہ آیت تلاوت فرمائی:
﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ أَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا .... إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ ﴾
''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑی قیمت لیتے ہیں ..... آخر آیت تک''۔❷

۸۱۹۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، وَ أَوْجَبَ لَهُ النَّارَ))۔
''جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق ہتھیا لے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کے لیے جہنم واجب کر دی''۔

انہوں نے عرض کیا' خواہ کوئی معمولی سی چیز ہو (تب بھی)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((وَ إِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ أَرَاكٍ))۔❸
''اگرچہ پیلو کی ایک ٹہنی ہو''۔

۸۲۰۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اس نے کہا: پھر کون سا؟ فرمایا:

---

❶ ابوداؤد، کتاب الطلاق (۲۱۹۲).

❷ بخاری، کتاب تفسیر القرآن (۴۵۴۹۔ ۴۵۵۰). مسلم، کتاب الایمان (۲۲۲/ ۱۹۷).

❸ مسلم، کتاب الإیمان (۲۱۸/۱۳۷). مسند احمد، باقی مسند الانصار (۵/۲۰۷)، حدیث (۲۲۳۰۲).

يَمِيْنِ غموس (سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: اور (یمین غموس) کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا:

((اَلَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَعْنِي بِيَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ)) [1]

''کوئی شخص جھوٹے ہونے کے باوجود جس قسم کے ذریعے مسلمان شخص کا مال ہتھیا لیتا ہے ایسی قسم ''یمین غموس'' ہے''۔

۸۲۱۔ سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا تو فرمایا:

((وَمَا حَلَفَ الْحَالِفُ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَأَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جُنَاحِ بَعُوْضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِيْ قَلْبِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) [2]

''جس شخص نے اللہ کی جھوٹی قسم اٹھائی اور اس میں مچھر کے پر کے برابر کوئی چیز' بات داخل کر دی تو روز قیامت تک اس کے دل پر نکتہ لگا دیا جاتا ہے''۔

۸۲۲۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ مَصْبُوْرَةٍ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) [3]

''جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

---

[1] صحيح البخاري. ایضًا.

[2] ترمذی، كتاب تفسير القرآن (۳۰۲۰). مسند احمد، مسند المكيين (۳/۶۰۰)، حديث (۱۶۰۴۹).

[3] ابو داؤد، كتاب الايمان والنذور. تخریج پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۲۷ کِتَابُ الْهِبَةِ

اولاد کے درمیان عدل کرنا

۸۲۳۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد نے اپنا کچھ مال مجھ پر صدقہ کر دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا' جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ نہیں بنا لیتے' میں راضی نہیں ہوں گی۔ پس میرے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئے تا کہ وہ آپ کو میرے صدقہ پر گواہ بنائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

((أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ ؟)).

''کیا تم نے اپنی تمام اولاد کے ساتھ اس طرح (کا سلوک) کیا ہے؟''

انہوں نے عرض کیا' نہیں!۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ)).

''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو''۔

پس میرے والد واپس تشریف لائے اور وہ صدقہ واپس کر دیا۔ ❶

ہدیہ قبول کرنے کے متعلق احکامات

۸۲٤۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرما لیتے اور اس کا کچھ بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ بخاری، كتاب الهبة و فضلها والتحريض عليها (٢٥٨٦). مسلم، كتاب الهبات (١٦٢٣/ ٩۔ ١٠).

❷ بخاری، كتاب الهبة و فضلها والتحريض عليها (٢٥٨٥). ابوداؤد، كتاب البيوع (٣٥٣٦).

۸۲۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أُهْدِيَ لِي كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ)).❶

''اگر بکری کا پایہ مجھے ہدیہ دیا جائے تو میں قبول کرلوں گا اور اگر اس کی دعوت پر مجھے بلایا جائے تو میں دعوت قبول کرلوں گا''۔

۸۲۶۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کسریٰ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔ اور کئی بادشاہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ نے ان کی طرف سے بھیجے گئے تحائف قبول فرمائے۔❷

تحفے کا بدلہ دینے کے احکامات

۸۲۷۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُوهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّهُ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ)).❸

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو' جو اللہ کے نام پر سوال کرے اسے عطا کرو' جو تمہیں دعوت دے اسے قبول کرو' اور جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اس کو (نیک) بدلہ دو۔ اگر تم اسے بدلہ دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے اتنی دعا کرو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے''۔

۸۲۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ذویزن کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک سرخ جوڑے کا ہدیہ بھیجا تو آپ نے اسے قبول فرمالیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو ہدیہ بھیجا گیا تھا آپ نے اسے خریدا بھی۔❹

---

❶ ترمذی، کتاب الاحکام (۱۳۳۸)۔ مسند احمد (۳/ ۲۰۹)۔ روایت صحیح ہے۔

❷ ترمذی (۱۵۷۶)۔ روایت ضعیف ہے۔ اس کی اسناد میں ثویر بن ابی فاختہ ضعیف ہے۔

❸ ابو داؤد، کتاب الزکاۃ (۱۶۷۲)۔ مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابہ (۲/ ۹۴)۔

❹ ترمذی میں یہ الفاظ نہیں۔ ابو داؤد ۴۰۳۴ میں یہ الفاظ ہیں: ''ذویزن کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک جوڑے کا ہدیہ بھیجا تو آپ ﷺ نے تینتیس اونٹوں یا تینتیس اونٹنیوں کے عوض اسے خرید لیا۔

ہدیہ (تحفہ) کے متعلق احکامات

۸۲۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ ، وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ)).❶

''آپس میں تحفے دیا کرو، اس لیے کہ تحفہ سینے کا کینہ ختم کر دیتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو تحفہ دینا معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کے پائے کا کچھ حصہ ہی کیوں نہ ہو''۔

۸۳۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ (تحفہ) قبول کیا کرتے تھے اور اس کا پورا پورا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔❷

۸۳۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری دو پڑوسنیں ہیں۔ میں ان میں سے کس کو ہدیہ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا)).❸

''دونوں میں سے جس کا گھر تیرے زیادہ قریب ہے''۔

۸۳۲۔ عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَصَافَحُوا يَذْهَبُ الْغِلُّ ، وَتَهَادَوْا وَتَحَابُّوا يَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ)).❹

''باہم مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ ختم ہو جاتا ہے، باہم تحفے دیا کرو اس طرح آپس میں محبت پیدا ہوگی اور رنجش جاتی رہے گی''۔

ہبہ واپس لینے کی ممانعت

۸۳۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِيهِ)).❺

❶ ترمذی، کتاب الولاء والھبة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۱۳۰).

❷ بخاری، کتاب الھبة وفضلها والتحریض علیها (۲۵۸۵).

❸ بخاری، کتاب الادب (۶۰۲۰).

❹ موطا ۲/ ۹۰۸، حدیث (۱۶).

❺ بخاری، کتاب الھبة و فضلها والتحریض علیها (۲۶۲۲). مسلم، کتاب الھبات (۵/ ۱۶۲۲).
ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۵۳۹).

''ہماری بری روایت نہیں ہے' وہ آدمی جو کوئی چیز دے کر واپس لے لیتا ہے تو وہ کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اسے کھا جاتا ہے''۔

۸۳۴۔ سیدنا ابن عباس وسیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ، وَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي عَطِيَّتِهِ أَوْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ، فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ))۔❶

''کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ کوئی عطیہ دے کر یا ہبہ کرنے کے بعد اسے واپس لے لے سوائے والد کے جو وہ اپنے بچے کو ہبہ کرتا ہے' اور وہ شخص جو اپنا عطیہ یا ہبہ واپس لے لیتا ہے' کتے کی طرح ہے' جو کھاتا ہے' اور جب وہ خوب سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے اور پھر اپنی قے کھا جاتا ہے''۔

خوشبو قبول نہ کرنے کی ممانعت

۸۳۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ))۔❷

''جس شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے' اس لیے کہ وہ فضا کو معطر کر دیتی ہے' اور اٹھانے میں ہلکی ہے''۔

۸۳۶۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ : اَلْوَسَائِدُ ، وَالدُّهْنُ ، وَالطِّيبُ))۔❸

''تین چیزیں' تکیہ' تیل (چکناہٹ) اور خوشبو' واپس نہیں کرنی چاہئیں (انہیں قبول کر لینا چاہیے)''۔

۸۳۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے واپس نہیں کرتے تھے۔❹

سفارش کرنے پر تحفہ قبول کرنے کی ممانعت

۸۳۸۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۵۳۹). ترمذی، کتاب البیوع (۲۱۳۲).

❷ ابوداؤد، الترجل (۴۱۷۲). نسائی، الزینہ ۸/۱۶۶۵ . مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/۴۲۹).

❸ ترمذی، کتاب الادب (۲۷۹۰).

❹ نسائی، الزینہ، باب الطیب (۸/ ۱۶۵). مسند احمد (۳/ ۳۰۶).

((مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةٍ فَأَهْدِي لَهُ هَدِيَّةٌ عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا))۔[1]

''جس شخص نے کسی کی سفارش کی' اور اسے اس پر تحفہ پیش کیا جائے' اور وہ اسے قبول کر لے تو اس نے سود کے ایک بہت بڑے باب کو اختیار کر لیا''۔

عطیہ دے کر احسان جتلانے کی ممانعت

۸۳۹۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ))۔

''تین قسم کے لوگ ہیں' اللہ ان سے کلام کرے گا' نہ قیامت کے دن ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا' اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے تین بار اسے پڑھا۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ لوگ ناکام و نامراد ہوں' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْبِلُ ، وَالْمَنَّانُ ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ))۔[2]

''ازار لٹکانے والا' احسان جتلانے والا' اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سودا بیچنے والا''۔

۸۴۰۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ))۔[3]

''احسان جتلانے والا' والدین کا نافرمان اور عادی شراب نوش جنت میں نہیں جائے گا''۔

۸۴۱۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ))۔[4]

''فساد ڈلوانے والا' بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

---

1. ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۵٤۱). مسند احمد، باقي مسند الانصار (۵/۳۰۸)، حدیث (۲۲۳۱٤).
2. مسلم، کتاب الایمان (۱۷۱/ ۱۰٦). ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۱۱).
3. النسائی ، الاشربه (۸/ ۲۸٤).
4. ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹٦۳).
مسند احمد، مسند العشرة المبشرین بالجنة (۱/ ٦)، حدیث (۱٤).

۲۸ كِتَابُ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ

عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا ممنوع ہے

۸٤۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ))[1]

''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے' اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے والد، یا اپنے خاوند، یا اپنے بیٹے، یا اپنے بھائی، یا کسی محرم کے بغیر تین یا اس سے زائد آیام کا سفر کرے''۔

۸٤۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا))[2]

''کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن اور رات کا اکیلے سفر کرنا حلال نہیں''۔

اکیلے سفر کرنے کی ممانعت

۸٤٤۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

1. بخاری، کتاب الجمعة (۱۱۹۷). مسلم، صلوٰة المسافرین وقصرها (۴۱۳/ ۱۳۳۸).
2. بخاری، کتاب الجمعة (۱۰۸۸). مسلم، کتاب الحج (۴۲۱/ ۱۳۳۹).

((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ))❶.

''اکیلے سفر کرنے کا جو نقصان مجھے معلوم ہے' وہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کوئی سوار بھی رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے''۔

سفر میں کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنے کی ممانعت

۸٤٥۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرْسٌ))❷.

''جس قافلے میں کتا اور گھنٹی ہو تو (رحمت کے) فرشتے ان کے ساتھ نہیں ہوتے''۔

مردوں کے، عورتوں کے درمیان چلنے کی ممانعت

۸٤٦۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی دو عورتوں کے درمیان میں چلے۔❸

۸٤٧۔ سیدنا ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جبکہ آپ مسجد سے باہر تھے' اور آدمی راستے میں عورتوں سے گھل مل گئے تھے' فرمایا:

((إِسْتَأْخِرْنَ فَلَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ))❹.

''تم پیچھے ہٹو' تم راستے کے درمیان میں نہ چلا کرو' بلکہ تم راستے کے کناروں پر چلا کرو''۔

اس کے بعد عورت دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی حتیٰ کہ دیوار کے ساتھ لگنے کی وجہ سے اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ الجھ جاتا۔

عورتوں کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۸٤۸۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اچانک اٹھ جانے والی نظر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

❶ بخاري، كتاب الجهاد والسير (٢٩٩٨). ابن ماجه، كتاب الادب (٣٧٦٨).
مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابه (٢/٣٢) حديث (٤٧٤٧).

❷ مسلم، كتاب اللباس والزينة (١٠٣/٢١١٣). ابوداؤد، كتاب الجهاد (٢٥٥٥).
ترمذي، كتاب الجهاد (١٧٠٣).

❸ ابوداؤد، كتاب الادب (٥٢٧٣).

❹ ابوداؤد، كتاب الادب (٥٢٧٢).

دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِصْرِفْ بَصَرَكَ)).❶

''اپنی نظر پھیر' ہٹا لو''۔

۸۴۹۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعُ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ)).❷

''علی! مسلسل نہ دیکھتے رہو' پہلی نظر کا تمہیں حق حاصل ہے' دوسری کا نہیں''۔

عورت کا مرد کی طرف دیکھنا منع ہے

۸۵۰۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی' اور اس وقت میمونہ بنت حارث بھی آپ کے پاس تھیں کہ اتنے میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے' یہ حکم حجاب نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِحْتَجِبَا مِنْهُ)).

''تم دونوں اس سے پردہ کرو''۔

ہم نے عرض کیا' کیا وہ نابینا نہیں ہے' وہ ہمیں دیکھتا ہے نہ پہچانتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا ؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ ؟)).❸

''کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟''

---

❶ مسلم، کتاب الآداب (۴۵/۲۱۵۹). ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۱۴۸). ترمذی، کتاب الادب (۲۷۷۶).

❷ ابوداؤد، کتاب النکاح (۲۱۴۹). ترمذی، کتاب الادب (۲۷۷۷).

❸ ابوداؤد، کتاب اللباس (۴۱۱۲). ترمذی، کتاب الادب (۲۷۷۸).

(۲۹) کِتَابُ فِي اللُّقَطَةِ

زمین پر گری ہوئی چیز کے متعلق احکامات

۸۵۱۔ منبعث کے آزاد کردہ غلام یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن خالد کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے زمین پر پڑے ہوئے سونے یا چاندی کو اٹھانے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِعْرِفْ وِكَائَهَا وَ عِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ عِنْدَكَ وَدِيعَةً فَإِنْ جَاءَ خَاطِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)).

''اس کی تھیلی اور رسی کو خوب پہچانو پھر سال بھر اس کا اعلان کرو۔ اگر پتہ نہ چلے تو اس کو خرچ کر لو لیکن تمہارے پاس امانت ہونی چاہیے کہ کسی بھی وقت اس کا مالک آ جائے تو تم اسے اس کو ادا کر سکو''۔

پھر آپ ﷺ سے اونٹ کے متعلق پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَالِيْ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا)).

''میرا اس سے کیا تعلق، اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس کی رفتار اور اس کا پانی اس کے پاس ہوتا ہے، وہ پانی پر آ سکتا ہے درخت سے پتے وغیرہ کھا سکتا ہے اتنے میں اس کا مالک آ ہی جاتا ہے''۔

پھر آپ سے بکری کے متعلق پوچھا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)).[1]

''وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے لہٰذا اسے پکڑ کر پاس رکھ لو''۔

[1] بخاری، کتاب المساقاة (۹۱، ۲۳۷۲، ۲٤۲۷). مسلم، کتاب اللقطة (۱۷۲۲).
ابو داؤد، کتاب اللقطة (۱٦۸۸). ترمذی، کتاب الاحکام (۱۳۸۷).

لوگوں کی اجازت کے بغیران کے جانوروں کا دودھ دھونے کی ممانعت

۸۵۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَا شِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتَهُ فَتُكْسَرُ خِزَانَتَهُ فَيُنْتَقَلُ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ ، فَلَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ)).[1]

''کوئی شخص، کسی کے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر، دودھ نہ دھوئے' کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے مشرب پر قبضہ کرلیا جائے اور اس کے گودام کو توڑ کر اس کا اناج نکال لیا جائے' پس اس کے جانوروں کا کمزور ہو جانا اس کے لیے پریشانی کا باعث بنے گا۔ پس کوئی شخص، کسی کے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر، دودھ نہ دھوئے''۔

[1] بخاری، کتاب في اللقطة (۲٤۳٥). مسلم، کتاب اللقطة (۱۳/ ۱۷۲٦).

۳۰۔ كِتَابُ الْعِتْقِ

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

۸۵۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ))[1]

''جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ اس (غلام) کے ہر عضو کے بدلے اس شخص کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کو اسی کی شرم گاہ کے بدلے (جہنم سے آزاد کر دیتا ہے)''۔

۸۵۴۔ سیدنا ابن نجیح السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاهُ مِنَ النَّارِ))[2]

''جو شخص کسی مومن کو آزاد کرتا ہے تو یہ اس کا جہنم سے (آزادی کا) فدیہ بن جاتا ہے''۔

غلام کے اپنے آقا کے لیے مخلص ہونے کے احکامات

۸۵۵۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))[3]

''جب غلام اپنے آقا کے لیے مخلص ہو اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے''۔

---

[1] بخاری، کتاب العتق (۲۵۱۷، ۶۷۱۵)۔ مسلم، کتاب العتق (۱۵۰۹)۔

[2] ابو داؤد، کتاب العتق (۳۹۶۵، ۳۹۶۶)۔ نسائی، کتاب الجهاد (٦/ ٢٦، ٢٧، ٢٨)۔ روایت صحیح ہے۔

[3] بخاری، کتاب العتق (۲۵٤٦)۔ مسلم، کتاب الایمان (٤٣/ ١٦٦٤)۔

۸۵۶۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَ يُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ))۔[1]

''وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرتا ہے، اور اس کے مالک کا جو اس پر حق خیر خواہی اور حق اطاعت ہے، وہ بھی ادا کرتا ہے، تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے''۔

۸۵۷۔ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً))۔[2]

''جب مسلمان ثواب کی نیت سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے''۔

۸۵۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَ دِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ))۔[3]

''ایک دینار وہ ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جو تم غلام آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جو تم کسی مسکین پر خرچ کرتے ہو، اور ایک دینار وہ ہے جو تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہو، ان سب میں سے اس کا اجر سب سے زیادہ ہے جو تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا''۔

۸۵۹۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ. دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))۔[4]

''سب سے افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے، وہ دینار ہے جو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار جو آدمی اللہ کی راہ میں استعمال ہونے والی اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار جو وہ اللہ

---

[1] بخاری، کتاب العتق (۲۵۵۱)۔ مسند احمد، اول مسند الکوفیین (۴/۴۹۵) حدیث (۱۹۶۵۵)۔

[2] بخاری، کتاب المغازی (۴۰۰۶)۔ مسلم، کتاب الزکاۃ (۴۸/ ۱۰۰۲)۔

[3] مسلم، کتاب الزکاۃ (۳۹/۹۹۵)۔ مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/۶۲۲) حدیث (۱۰۱۳۱)۔

[4] مسلم، کتاب الزکاۃ (۳۸/۹۹۴)۔ ابن ماجہ، کتاب الجہاد (۲۷۶)۔
مسند احمد، باقی مسند الانصار (۵/ ۳۶۶) حدیث (۲۲۴۴۳)۔

کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔"

غلام کو مارنے کی ممانعت

۸۶۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ ظَلَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ))۔❶

"جو شخص اپنے کسی غلام کو اس کے ناکردہ جرم یا اس پر ظلم کرتے ہوئے مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔"

۸۶۱۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَارْفَعُوا عَنْهُ))۔❷

"جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ عزوجل کا ذکر کرے تو پھر اس سے ہاتھ اٹھا لو۔"

قیدی کو رہا کرانا

۸۶۲۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فُكُّوا الْعَانِيَ (أَيِ الْأَسِيرَ) وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ))۔❸

"قیدی کو رہائی دلاؤ، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔"

آزاد شخص کو غلام بنانے کی ممانعت

۸۶۳۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ: مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَرَجُلًا أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا۔ وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ۔ وَمَنِ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ))۔❹

"تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، پہلا وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرائے جبکہ لوگ اسے

---

❶ مسلم، کتاب اللباس والزینة (۳۰/ ۱۶۵۷).

مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۶۳) حدیث (۵۰۵۰).

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۵۰).

❸ بخاری، کتاب الاطعمة (۵۳۷۳). ابوداؤد، کتاب الجنائز (۳۱۰۵).

❹ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۵۹۳).

ناپسند کرتے ہوں' دوسرا وہ شخص جو نماز کو آخری وقت میں نماز پڑھتا ہو' اور جو شخص اپنے آزاد کردہ شخص کو دوبارہ غلام بنالے''۔

غلام کے بھاگنے کی ممانعت

۸٦٤۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ))❶

''جب غلام فرار ہو جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔

۸٦٥۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِ))❷

''جب کوئی غلام فرار ہو جائے تو اس کی نماز واپس لوٹ آنے تک قبول نہیں ہوتی''۔

منافق شخص کو ''آقا!'' کہنے کی ممانعت

۸٦٦۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ: سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ))❸

''تم منافق کو سید (آقا) نہ کہو' اس لیے کہ اگر وہ آقا' سردار ہوا تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا''۔

۸٦۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ، إِسْقِ رَبَّكَ، وَ لْيَقُلْ: سَيِّدِي وَمَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ، عَبْدِي وَ أَمَتِي وَلْيَقُلْ: فَتَايَ فَتَاتِي وَ غُلَامِي))❹

''تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلاؤ' اپنے رب کو وضو کراؤ' اپنے رب کو پانی پلاؤ۔ بلکہ یوں کہے: میرے سردار' میرے آقا۔ اور تم میں سے کوئی یوں نہ کہے' میرے بندے

---

❶ مسلم، كتاب الايمان (۱۲٤/ ۷۰).

❷ مسلم، كتاب الإيمان (۱۲٤/۷۰). النسائي، كتاب تحريم الدم (۷/۹٤).

❸ أبو داؤد، كتاب الادب (٤۹۷۷).

❹ بخاري، كتاب العتق (۲۵۵۲). مسلم، كتاب الالفاظ من الادب وغيرها (۱۵/ ۲۲٤۹).

میری بندی' بلکہ یوں کہے: میرا خادم' میری خادمہ اور میرا غلام"۔

غلام کا اپنے مالک کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا منع ہے

۸٦۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)).[1]

"جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسروں کو اپنا ولی بنائے تو اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے"۔

---

[1] مسلم، کتاب الفتن (۱۸/ ۱۵۰۸).

ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۱٤).

مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۵۲۲)، حدیث (۹۱۹۷).

(۳۱) كِتَابُ الشَّهَادَات

جھوٹی شہادت (گواہی) کی ممانعت

۸۶۹۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا تو فرمایا:

((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ)).

''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی اور قتل کرنا''۔

اور نبی کریم ﷺ فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالَ: قَوْلُ الزُّوْرِ ـ أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّوْرِ)).[1]

''کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟'' اور فرمایا: ''جھوٹی اور باطل بات''۔ یا فرمایا: ''جھوٹی گواہی''۔

۸۷۰۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ؟)).

''کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟''

ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں؟ ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)).

''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا''۔

---

[1] بخاري، كتاب الادب (٥٩٧٧). مسلم، الإيمان (١/ ٩٢).

آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ بیٹھ گئے اور فرمایا:

((أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)).

''سن لو! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی''۔

آپ ﷺ بار بار اس کا تکرار فرماتے رہے' حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ ❶

۸۷۱۔ سیدنا ایمن بن خزیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ إِشْرَاكًا بِاللّٰهِ)).

''لوگو! جھوٹی گواہی دینے کو' اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے مساوی قرار دیا گیا ہے''۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ وَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾

''بتوں کی نجاست (شرک) سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو''۔ ❷

ظلم پر گواہی دینے کی ممانعت

۸۷۲۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ بنت رواحہ نے ان کے والد سے اپنے بیٹے کو اپنے مال سے کچھ مال ہبہ کرنے کے متعلق سوال کیا' تو انہوں نے سال تک اسے ملتوی رکھا۔ پھر انہوں نے دینا چاہا تو انہوں (ان کی والدہ) نے کہا: آپ نے میرے بیٹے کو جو کچھ ہبہ کیا ہے' اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنائیں' تب میں راضی ہوں گی۔ پس میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا' اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے' میں اس وقت بچہ تھا' میرے والد نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! اس کی والدہ بنت رواحہ یہ پسند کرتی ہے کہ میں نے اس کے بیٹے کو جو کچھ ہبہ کیا ہے' اس پر میں آپ کو گواہ بناؤں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا بَشِيْرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟)).

''بشیر! کیا اس کے سوا بھی تمہاری اولاد ہے؟''

انہوں نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الادب (۵۹۷۶). مسلم، کتاب الایمان (۱۴۳/ ۸۷).

❷ ترمذی، کتاب الشهادات (۲۲۹۹). مسند احمد، مسند الشامیین (۴/ ۲۱۹)، حدیث (۱۷۶۱۶).

((أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا ؟)).

''کیا تم نے ان سب کو اسی قدر ہبہ کیا ہے؟''

انہوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا . فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ)).

''پھر مجھے گواہ نہ بناؤ' اس لیے کہ میں ظلم و ناانصافی پر گواہ نہیں بنتا۔''[1]

گواہی دینے میں مسابقت کرنے کی ممانعت

۸۷۳۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)).[2]

''بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں' پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے' پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے' پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی کی گواہی اس کی قسم پر اور اس کی قسم اس کی گواہی پر سبقت لے جائے گی''۔

---

[1] مسلم، کتاب الهبات (۱۴/ ۱۶۲۳).

[2] بخاری، کتاب الشهادات (۲۶۵۲). مسلم، فضائل الصحابه (۲۱۰/ ۲۵۳۳).

۳۲ کِتَابُ الصُّلْحِ

صلح کرانے کی فضیلت

۸۷٤۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ ؟)).

''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو روزے اور نماز کے درجے سے افضل ہے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)).[1]

''لوگوں میں صلح کرانا۔ کیونکہ آپس میں فساد تو قطع رحمی ہے''۔

صلح اور بھائی چارہ

۸۷۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)).[2]

---

[1] ابوداؤد، كتاب الأدب، حديث (٤٩١٩). الترمذي، كتاب صفة القيامة، حديث (٢٥٠٩).

[2] مسلم، كتاب البر والصلة والاداب (٣٦/ ٢٥٦٥). ابوداؤد، كتاب الادب (٤٩١٦). اور مسلم ہی کی روایات میں ہے: ''ہر جمعرات اور سوموار کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

''سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں' پس مشرک کے سوا ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے بجز اس آدمی کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی رنجش ہو' تو کہا جاتا ہے' ان دونوں کو ڈھیل دو حتیٰ کہ وہ صلح کرلیں' ان دونوں کو ڈھیل دو حتیٰ کہ وہ صلح کرلیں''۔

۸۷۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا كَمَا أُمِرْكُمْ ، اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ ، اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا ۔ وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهٖ ۔ ، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَ عِرْضُهُ وَ مَالُهُ ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ ۔ أَعْمَالِكُمْ ، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا)).

''بدگمانی سے بچو' کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے' ٹوہ نہ لگایا کرو' مقابلہ بازی نہ کیا کرو' باہم حسد کیا کرو نہ بغض رکھا کرو اور نہ ہی قطع تعلق کیا کرو اور اللہ کے بندو! جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے' بھائی بھائی بن جاؤ' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' آپ اپنے سینے (دل) کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ کسی بندے کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' مسلمان مسلمان پر مکمل طور پر حرام ہے' اس کی جان' اس کی عزت اور اس کا مال اس پر حرام ہے۔ یقیناً اللہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمہاری صورتوں کو' بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے' اور ایک روایت میں ''تمہارے اعمال کو'' کے الفاظ ہیں۔ اور باہم حسد کرو نہ بغض رکھو اور نہ ہی ٹوہ لگاؤ اور نہ ہی قیمت بڑھانے کے لیے بولی دو' اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((لَا تُقَاطِعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا)).

''آپس میں قطع رحمی کرو نہ قطع تعلقی کرو اور باہم بغض رکھو نہ حسد کرو' اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((وَلَا تَهَاجَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ)).❶

''باہم قطع تعلقی نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کی بیع پر بیع کرو''۔

۸۷۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَقَاطِعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)).❷

''باہم بغض رکھو نہ حسد کرو، اور قطع تعلقی کرو نہ قطع رحمی کرو، اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ، اور کسی مسلمان کے لیے حلال / جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد قطع تعلقی کرے''۔

---

❶ بخاری، کتاب النکاح (۵۱۴۳). مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (۲۸/ ۲۵۶۳).

❷ بخاری، کتاب الادب (۶۰۶۵). مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (۲۳/ ۲۵۵۹).

۳۳ كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیت کے متعلق احکامات

۸۷۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيْدُ أَنْ يُوْصِيَ بِهِ أَنْ يَبِيْتَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ)).

''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس کے متعلق وصیت کرنا چاہے اور وہ دو راتیں اس طرح گزار دے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو''۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

''جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق سنا ہے تو کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس لکھی ہوئی وصیت نہ ہو''۔ ❶

بوقت وفات وصیت کرتے ہوئے نقصان نہ پہنچانا

۸۷۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى سِتِّيْنَ سَنَةً ، ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ ، فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ ، فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ)).

''مرد اور عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت والے عمل کرتے رہتے ہیں، پھر ان کی موت کا وقت آ جاتا ہے اور وہ وصیت کرتے وقت نقصان پہنچا دیتے ہیں تو ان کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے''۔

❶ بخاری، کتاب الوصایا (۲۷۳۸). مسلم، کتاب الوصیة (٤/ ١٦٢٧).

پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ﴾

''وصیت کے بعد جس کی صیت کی گئی یا قرض کی ادائیگی کے بعد''۔

اللہ کے اس فرمان تک:

﴿ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾

''یہ بڑی کامیابی ہے''۔❶

یعنی مکمل آیت تلاوت فرمائی۔

مسلمانوں کے لیے وقف کرنے کے احکامات

۸۸۰۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے خیبر کی اراضی میں سے کچھ زمین ملی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسی زمین ملی ہے جس طرح کا پسندیدہ مال مجھے پہلے نہیں ملا اور نہ ہی اس سے قیمتی مال میرے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)).

''اگر آپ چاہیں تو اس کا اصل رکھ لیں اور اگر چاہیں تو اسے صدقہ کر دیں''۔

پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کرتے ہوئے فرمایا: اسے فروخت کیا جائے نہ ہبہ کیا جائے اور نہ ہی کسی کی وراثت میں دیا جائے، اور انہوں نے اسے فقراء، رشتہ داروں، غلام کو آزاد کرنے، ضعیفوں اور مسافروں پر صدقہ کر دیا۔ اور جو شخص اس کی سرپرستی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ بھلے طریقے سے اس میں سے کھا لے اور ایسے شخص کو کھلا دے جو مال میں اضافہ نہ کرنا چاہتا ہو۔❷

اور ایک روایت میں ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی پھلوں والی زمین کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحْبِسْ أَصْلَهَا وَ سَبِّلْ ثَمَرَهَا)).❸

''اس کی اصل روک لو اور اس کا پھل اللہ کی راہ میں دے دو''۔

---

❶ ابو داؤد، كتاب الوصايا (٢٨٦٧). ترمذي، كتاب الوصايا (٢١١٧).

❷ بخاري، كتاب الشروط (٢٧٣٧). مسلم، كتاب الوصية (١٥/ ١٦٣٢).

❸ نسائي (٦/ ١٩٤). ابن ماجه، كتاب الاحكام (٢/ ٨٠١).

۳۴ كِتَابُ الْمَنَاقِب

انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے پر ترجیح دینے کی ممانعت

۸۸۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى ـ وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيهِ ـ))[1]

''کسی بندے کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ یوں کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی طرف منسوب کیا''۔

۸۸۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ ـ وَفِي رِوَايَةٍ ـ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى))[2]

''اس کے کسی بندے کو لائق نہیں' اور ایک روایت میں ہے' کسی بندے کے لائق نہیں کہ وہ کہے' میں یونس بن متی سے بہتر ہوں''۔

۸۸۳۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ))[3]

''انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو''۔

---

[1] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء (۳۳۹۵)۔ مسلم، کتاب الایمان (۱۶۷/ ۲۳۷۷)۔

[2] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء (۳۴۱۶)۔ مسلم، کتاب الفضائل (۱۶۶/ ۲۳۷۶)۔

[3] ابو داؤد، کتاب السنة (۴۶۶۸)۔ مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۳۹/۳) حدیث (۱۱۲۷۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کے متعلق احکامات

۸۸۴۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ أَصْحَابِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ ، وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَ تَمَسَّكُوْا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)).❶

"میرے بعد میرے صحابہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار کی راہ پر چلنا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے تمسک اختیار کرنا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت

۸۸۵۔ سیدنا زِر بن حُبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا:

"اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا (اگایا) اور روح کو پیدا کیا! نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا کہ مومن شخص مجھ سے محبت کرے گا اور جو منافق ہے وہ مجھ سے بغض رکھے گا"۔❷

۸۸۶۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ)).❸

"منافق شخص سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کرے گا اور مومن شخص اس سے بغض نہیں رکھے گا"۔

۸۸۷۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما

---

❶ الترمذی ، کتاب المناقب، باب مناقب ابن مسعود (۳۸). اور اس میں تفرد ہے۔ اور اس کے الفاظ ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد سے تمسک اختیار کرو۔

❷ مسلم، کتاب الایمان (۷۸). ترمذی، کتاب المناقب (۳۷۳۶).
النسائی، کتاب الایمان والشرائعه (۸/ ۱۱٦). ابن ماجه، المقدمة (۱۱٤).

❸ ترمذی (۱۱٦۱، ۳۷۱۷). مسند احمد (٦/ ۲۹۲). اگرچہ یہ روایت مساور الحمیری کی وجہ سے ضعیف ہے جو کہ مجہول ہے۔ لیکن حدیث سابق کی وجہ سے حسن ہے۔

کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هٰذَيْنِ وَ آبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).❶

''جس شخص نے مجھ سے، ان دونوں سے، ان دونوں کے والد اور ان دونوں کی والدہ سے محبت کی تو وہ قیامت کے دن میرے درجے میں میرے ساتھ ہوگا''۔

۸۸۸۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَ أَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَ أَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي)).❷

''اللہ نے جو تمہیں اتنی نعمتوں سے نوازا ہے تو اس سے محبت کرو، اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرو''۔

۸۸۹۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور سیدنا حسن و سیدنا حسین (رضی اللہ عنہم) کے متعلق فرمایا:

((أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ)).❸

''جس سے تمہاری لڑائی اس سے میری لڑائی اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری صلح''۔

انصار سے محبت کے متعلق احکامات

۸۹۰۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا:

((لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ)).❹

''صرف مومن ان سے محبت کرے گا اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا۔ پس جو شخص ان سے محبت کرے گا تو اللہ اس سے محبت کرے گا۔ اور جو ان سے بغض رکھے گا تو اللہ اس سے بغض رکھے گا''۔

۸۹۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ (۳۷۳۳). اس کی سند علی بن جعفر کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❷ ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۳۷۸۹)۔ یہ روایت عبداللہ بن سلیمان النوفلی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❸ ترمذی، کتاب المناقب (۳۸۷۰). ابن ماجہ، المقدمۃ (۱٤٥). یہ روایت صبیح راوی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❹ بخاری، کتاب المناقب (۳۷۸۳). مسلم، کتاب الایمان (۷۵). ترمذی، کتاب المناقب (۳۹۰۰).

((إِنَّ الْإِيْمَانَ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَ آيَةُ النِّفَاقِ: بُغْضُ الْأَنْصَارِ))❶

''انصار سے محبت ایمان ہے' اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے''۔

تکلیف دہ بات پہنچانے کی ممانعت

۸۹۲۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَ أَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ))❷

''تم میں سے کوئی میرے کسی صحابی کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچائے۔ اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ جب میں ان کے پاس آؤں تو (ان کے متعلق) میرا سینہ (ہر قسم کی ناراضی سے) محفوظ ہو''۔

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے:

((لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا))❸

''تم میں سے کوئی کسی کے متعلق مجھے کوئی چیز نہ پہنچائے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے کی ممانعت

۸۹۳۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَللّٰهُ أَللّٰهُ فِي أَصْحَابِي، أَللّٰهُ أَللّٰهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَ مَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ))❹

''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا' میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا' میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنا لینا' پس جس نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی' اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے

---

❶ بخاری، کتاب المناقب (۳۷۸۴). مسلم، کتاب الایمان (۷٤).
مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۳/ ۱۳۰).
❷ ابو داؤد، کتاب الادب (٤۸٦۰).
❸ ترمذی، کتاب المناقب (۳۸۹٦).
❹ ترمذی، کتاب المناقب (۳۸٦۲).
مسند احمد، اوّل مسند المدنیین اجمعین (۵/ ٦۷)، حدیث (۲۰۵۷٤).

بغض رکھا‘ جس نے انہیں اذیت پہنچائی تو اس نے مجھے اذیت پہنچائی‘ اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی تو اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ کو اذیت پہنچائی تو عنقریب اللہ اسے پکڑ لے گا“۔

انصار سے بغض رکھنے کی ممانعت

۸۹۴۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ وَ آيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ))۔❶

”انصار سے بغض رکھنا منافق کی علامت ہے‘ اور انصار سے محبت مومن کی علامت ہے“۔

۸۹۵۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ))۔❷

”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا“۔

عرب سے بغض رکھنے کی ممانعت

۸۹۶۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُبْغِضْنِي فَيُفَارِقَكَ دِينُكَ))۔

”مجھ سے بغض نہ رکھنا ورنہ وہ تجھے تیرے دین سے جدا کر دے گا“۔

میں نے عرض کیا‘ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے بغض رکھوں گا جبکہ اللہ نے آپ کے ذریعے مجھے ہدایت سے نوازا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي))۔❸

”تم عرب سے بغض رکھو گے تو وہ مجھ سے بغض رکھنے کے مترادف ہے“۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے‘ یہ ابوبدر شجاع بن ولید کی حدیث سے معروف ہے‘ اور میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا: ابوظبیان کی سلمان سے ملاقات ثابت نہیں‘ اور سلمان علی سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔

---

❶ بخاری، کتاب الایمان (۱۷). مسلم، کتاب الایمان (۱۲۸/ ۷٤).

❷ مسلم، کتاب ایمان (۱۳۰/ ۷۷).

❸ ترمذی، کتاب المناقب (٥/ ۷۲۳) حدیث (۳۹۲۷). مسند احمد ٥/ ٤٤۱.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینے کی ممانعت

۸۹۷۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)).❶

''میرے صحابہ کو گالی نہ دینا' اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو وہ ان میں سے کسی کے مد (تقریباً ۷۰۰ گرام) یا نصف مد خرچ کرنے کے مقام کو بھی نہیں پہنچ سکتا''۔

۸۹۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)).❷

''میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دینا' پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ برابر سونا خرچ کر دے تو وہ ان میں سے کسی کے مد (تقریباً ۷۰۰ گرام) خرچ کرنے کے مقام کو پہنچ سکتا ہے نہ اس کے نصف کو''۔

۸۹۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ)).❸

''جب تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والوں کو دیکھو تو کہو: تمہاری شر پر اللہ کی لعنت ہو''۔

۹۰۰۔ سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا:

''میرے بھانجے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مغفرت طلب کرنے کے بارے میں انہیں حکم دیا گیا''۔❹

---

❶ بخاری ٣٦٧٣۔ مسلم ٢٢٢/ ٢٥٤١.

❷ مسلم، فضائل الصحابه (٢٥٤٠).

❸ ترمذی، کتاب المناقب (٣٨٦٦). امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ اس میں نضر بن حماد اور سیف بن عمر مجہول ہیں۔

❹ مسلم، کتاب التفسير (١٥/ ٣٠٢٢).

۳۵ كِتَابُ فَضَائِلُ الْقُرْآن

قرآن مجید آہستہ پڑھنے کے احکامات

۹۰۱۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ))۔[1]

''اعلانیہ یعنی اونچی آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ آواز سے تلاوت کرنے والے چھپ کر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے''۔

قرآن کی تلاوت کرنا اور اس کے احکامات

۹۰۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ))۔[2]

''جب کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں مذاکرہ کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے

---

[1] ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، حدیث (۱۳۳۳)۔
ترمذی، کتاب فضائل القرآن، حدیث (۲۹۱۹)۔ اس کی سند حسن ہے۔

[2] مسلم، کتاب الذکر والدعاء، حدیث (۳۸/ ۲۶۹۹)۔ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، حدیث (۱۴۵۵)۔

ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے“۔

قرآن مجید کو غور سے سننے کے متعلق احکامات

۹۰۳۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((إِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ)).

”مجھے قرآن سناؤ“۔

وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)).❶

”میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں“۔

پس میں نے سورہ النساء پڑھی، حتیٰ کہ میں اس آیت تک پہنچا:

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾ [النساء: ٤/ ٤١]

”پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر اُمت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے“۔

تو میں نے اپنا سر اٹھایا میرے پاس بیٹھے ہوئے کسی آدمی نے اشارہ کیا، میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہہ رہے تھے۔❷

قرآن مجید کی تعلیم دینا

۹۰۴۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)).❸

”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے“۔

---

❶ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورہ نساء فکیف اذا جئنا۔

❷ مسلم، صلاۃ المسافرین، حدیث (٢٧٤/ ٨٠٠)۔

❸ بخاری، کتاب فضائل القرآن (٥٠٢٧)۔ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٤٥٢)۔
ترمذی، کتاب فضائل القرآن عن رسول اللہ ﷺ (٢٩٠٧)۔

۹۰۵۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: .

((خَيْرُكُمْ وَ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ))[1]

''تم میں سے بہتر اور افضل وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا''۔

تلاوت کے ذریعے قرآن مجید کی حفاظت و دیکھ بھال کرنے کے متعلق احکامات

۹۰۶۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعَاهَدُوْا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا))[2]

''اس قرآن کی حفاظت و دیکھ بھال کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! وہ چھوٹ (بھول) جانے میں اس اونٹ سے بھی زیادہ شدید ہے جو اپنی رسی میں بندھا ہوتا ہے''۔

۹۰۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَ إِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ))[3]

''صاحب (حافظ) قرآن' بندھے ہوئے اونٹ کی مثل ہے' اگر وہ اس کی نگرانی اور دیکھ بھال کرے گا تو اس پر قابو رکھے گا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو وہ چلا جائے گا''۔

۹۰۸۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بِئْسَ مَا لِأَحَدِكُمْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ هِيَ نُسِّيَ، إِسْتَذْكِرُوْا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا))[4]

''اگر کوئی شخص یوں کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں آیت بھلا دی تو یہ برا ہے۔ بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کرو۔ وہ آدمیوں کے سینوں سے نکلنے کے بارے میں جانوروں کے اپنی رسیوں سے نکل جانے سے بھی زیادہ شدید ہے''۔

---

[1] ترمذی، کتاب فضائل القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۹۰۷).

[2] بخاری، کتاب فضائل القرآن (۵۰۳۳). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا (۷۹۱).

[3] بخاری، کتاب فضائل القرآن (۵۰۳۱). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (۷۸۹).

[4] بخاری، کتاب فضائل القرآن (۵۰۳۲). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (۷۹۰).

قرآن مجید اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا

۹۰۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ))۔❶

"اللہ تعالیٰ جس طرح اپنے نبی ﷺ کو اچھی آواز کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت کان لگا کر سنتا ہے۔ اس طرح کسی اور چیز کے بارے میں کان نہیں لگاتا"۔

۹۱۰۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے نماز عشاء میں "سورہ والتین والزیتون" کی تلاوت فرمائی اور میں نے آپ ﷺ سے بہتر کسی کی آواز نہیں سنی۔❷

۹۱۱۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ))۔❸

"(اے ابوموسیٰ!) تمہیں داود علیہ السلام کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے"۔

قرآن پر عمل کرنے کے متعلق احکامات

۹۱۲۔ سیدنا سہل بن معاذ جہنی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ عَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا))۔❹

"جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو روز قیامت اس کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک، دنیا کے گھروں میں موجود سورج کی چمک سے، زیادہ اچھی ہوگی۔ اور اگر وہ (سورج کسی مسافت کے بغیر) تمہارے پاس ہو (تو پھر اس کی چمک دمک کس قدر ہوگی)۔ اب اس شخص کے مقام ومرتبے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس کے مطابق عمل بھی کیا ہو"۔

---

❶ بخاری، کتاب فضائل القرآن (٥٠٢٤). مسلم، صلوٰۃ المسافرین وقصرها (٧٩٢). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٤٧٣).

❷ بخاری (٧٦٧، ٧٦٩، ٤٩٥٢). مسلم (٤٦٤ / ١٧٧).

❸ بخاری، کتاب فضائل القرآن (٥٠٤٨). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقوها (٧٩٣). ترمذی، کتاب فضل تل القرآن عن رسول اللّٰہ ﷺ (٣٨٥٥).

❹ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٤٥٣). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں زبان بن فائد ضعیف الحدیث ہے۔

قراءت قرآن کے متعلق احکامات

۹۱۳۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ)). ❶

''قرآن پڑھا کرو، اس لیے کہ وہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارشی بن کر آئے گا''۔

۹۱۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)). ❷

''ماہر قرآن (روزِ قیامت) کراماً کاتبین کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ رک رک کر پڑھتا ہے اور اسے دشواری ہوتی ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہے''۔

۹۱۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَ ارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تَتْلُوهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا)). ❸

''(روز قیامت) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا، پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا ویسے ہی ترتیل کے ساتھ پڑھ، اور جہاں تیری قراءت کی آخری آیت ہوگی، وہی تیری منزل ہوگی''۔

۹۱۶۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا ، لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ ، وَلَامٌ حَرْفٌ ، وَ مِيمٌ حَرْفٌ)). ❹

''جو شخص اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھے تو اس کے لیے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے، اور نیکی دس گنا کے برابر، میں نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے

---

❶ مسلم، كتاب صلوة المسافرين و قصرها (٨٠٤).

❷ بخاری، كتاب التفسير (٤٩٣٧). مسلم، كتاب صلوة المسافرين وقصرها (٧٩٨).

❸ ابو داؤد، كتاب الصلوة (١٤٦٤). ترمذی، كتاب فضائل القرآن (٢٩١٤). روایت صحیح ہے۔

❹ ترمذی، كتاب فضائل القرآن (٢٩١٠). روایت صحیح ہے۔

اور میم ایک حرف ہے''۔

۹۱۷۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: مَنْ شُغْلَهُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَنْ مَسْأَلَتِي أُعْطِيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ)) ❶

''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص قراءت قرآن میں مشغول ہونے کی وجہ سے مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے تو میں اسے مانگنے والوں کو دینے کی نسبت' بہتر وافضل چیز عطا کرتا ہوں''۔

۹۱۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَجِيْءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ ، فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكِرَامَةِ. ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ زِدْهُ ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ اِرْضَ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ. فَيُقَالُ لَهُ: اِقْرَأْ وَارْقَ ، وَ تُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٍ)) ❷

''روزِ قیامت قرآن آئے گا تو کہے گا: اے رب! اسے (صاحب قرآن کو) زیور پہنا۔ پس وہ اسے تاج کرامت پہنائے گا۔ پھر کہے گا: اے رب! اسے مزید عطا فرما۔ پس وہ اسے عزت کا چوغہ پہنائے گا۔ پھر کہے گا: اے رب! اس سے راضی ہو جا۔ پس وہ اس سے راضی ہو جائے گا اور اسے کہا جائے گا۔ پڑھتا جا اور بلند درجات پر چڑھتا جا۔ اور ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی کا اضافہ کر دیا جائے گا''۔

۹۱۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ يَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ)) ❸

---

❶ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۹۲۶). دارمی، کتاب فضائل القرآن (۳۳۵۶). یہ روایت نہایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں محمد بن حسن ہمدانی' متروک ہے۔ جبکہ عطیہ مدلس ہے اور اس کا حافظہ درست نہیں۔

❷ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۹۱۵). روایت صحیح ہے۔

❸ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲۶۹۹). ابوداؤد، کتاب الصلوٰة (۱۴۵۵). ترمذی، کتاب القراء ات (۲۹۴۵).

''جب کچھ لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ عزوجل کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے''۔

۹۲۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَ حَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ))[1]

''جس شخص نے قرآن پڑھا' اسے زبانی یاد کیا' اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھا اور اس کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھا تو اللہ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور اس کے خاندان کے ایسے دس افراد کے بارے میں سفارش کرے گا' جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو گی''۔

درس قرآن کی فضیلت

۹۲۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ ، وَ مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))[2]

''جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں بیٹھ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ فرشتوں کے پاس ان کا ذکر کرتا ہے۔ اور جس شخص کو اس کے اعمال پیچھے چھوڑ دیں تو اس کا نسب اسے آگے نہیں پہنچا سکتا''۔

---

[1] ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۹۰۵). یہ روایت نہایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں حفص بن سلیمان راوی ہے جو کہ متروک الحدیث ہے۔

[2] مسلم، کتاب الذکر والدعاء الخ (۲٦٤٧). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٤٥٥).

مخصوص سورت کی قراءت کے متعلق احکامات

۹۲۲۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي ، وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ))❶

''اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں سورۂ فاتحہ جیسی کوئی سورت نہیں اتاری۔ یہ سبع مثانی (بار بار پڑھی جانے والی سات آیتیں) ہے۔ یہ میرے (رب تعالیٰ) اور میرے بندے کے درمیان (نصف نصف) تقسیم کی ہے۔ اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے طلب کیا''۔

۹۲۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يَقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ))❷

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' اس لیے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے''۔

۹۲۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ ، وَ سَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ أَيِّ الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ))❸

''ہر چیز کی کوہان (چوٹی) ہوتی ہے' اور قرآن کی کوہان سورۂ بقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت یعنی آیت الکرسی ہے جو کہ قرآن کی سیدھ ہے''۔

۹۲۵۔ سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ))❹

''جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے تو یہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں''۔

---

❶ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن (۳۱۲۵). نسائی (۲/ ۱۳۹). روایت صحیح ہے۔

❷ مسلم، کتاب الصلوٰۃ المسافرین وقصرھا (۷۸۰). ترمذی، فضائل القرآن (۲۸۷۷).

❸ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۸۷۸). اس کی سند ضعیف ہے۔ [اس میں حکیم بن جبیر راوی ضعیف ہے۔]

❹ بخاری، کتاب فضائل القرآن (۵۰۰۹). مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا (۸۰۷، ۸۰۸). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۳۹۷).

۹۲۶۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ))❶

”اللہ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی، اور اس سے دو آیتیں اتار کر سورۂ بقرہ کو مکمل کیا، اور جس گھر میں تین روز انہیں پڑھا جائے تو شیطان اس کے قریب نہیں آتا“۔

سورة الكهف

۹۲۷۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)).

”جو شخص سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لے تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا“۔

اور ایک روایت میں ہے:

((مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ))❷

”سورۃ الکہف کے آخر سے (دس آیات)“۔

سورهٔ یسین

۹۲۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ، وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ))❸

”ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے، اور جو شخص سورۂ یٰسین پڑھتا ہے، اس کے پڑھنے کی وجہ سے اللہ پڑھنے والے کے لیے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب لکھ دیتا ہے“۔

سورة الدخان

۹۲۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۸۸۲). الدارمی، فضائل القرآن. مسند احمد (٤/ ۲۷٤). روایت صحیح ہے۔

❷ مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها (۸۰۹). ابو داؤد، کتاب الملاحم (٤۳۲۳).

❸ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۸۸۷). اس کی سند ضعیف ہے۔

((مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ))❶

''جو شخص جمعہ کی رات سورہ حم الدخان کی تلاوت کرے تو اسے بخش دیا جاتا ہے''۔

سورۂ حشر کی آخری آیات ....

۹۳۰۔ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. ثُمَّ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ سُوْرَةِ الْحَشْرِ ، وَ كَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيْ ، وَ إِنَّ مَاتَ فِي يَوْمِهِ مَاتَ شَهِيْدًا ، وَ مَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ فَكَذٰلِكَ))❷

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور پھر سورۂ حشر کی تین آیات تلاوت کرے تو اللہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مامور کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اور اگر وہ اسی روز فوت ہو جائے تو وہ شہادت کی موت سے سرفراز ہوتا ہے۔ اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے تو وہ بھی اسی (صبح کے وقت پڑھنے والے کی) طرح ہے''۔

سورۂ تبارک

۹۳۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنَ الْقُرْآنِ سُوْرَةٌ ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ))❸

''جو شخص تیس آیات والی سورت کی تلاوت کرتا ہے تو وہ بندے کے لیے شفاعت کرے گی، حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ اور وہ سورت ''تبارک الذی بیدہ الملک'' ہے''۔

ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: ((شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا)) اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی۔

---

❶ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۸۸۸، ۲۸۸۹)۔ یہ روایت بھی ضعیف ہے۔

❷ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۹۲۲)۔ مسند احمد، اوّل مسند البصریین (۵/ ۲۶)۔ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں خالد بن طہمان راوی ضعیف ہے۔

❸ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۴۰۰)۔ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۸۹۱)۔ روایت صحیح ہے۔

۹۳۲۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کسی صحابی نے کسی قبر پر اپنا خیمہ لگا لیا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ قبر ہے۔ اس میں ایک انسان تھا جو سورۂ الملک پڑھنے لگا حتیٰ کہ اس نے اسے مکمل طور پر پڑھا۔ پس وہ صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگا لیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ قبر ہے۔ تو اچانک اس میں ایک انسان سورۂ ملک پڑھنے لگا حتیٰ کہ اس نے اسے مکمل طور پر پڑھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ الْمَانِعَةُ ، هِيَ الْمُنْجِيَةِ تَنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))[1]

''وہ سورت (عذاب سے) مانع ہے اور وہ نجات دہندہ ہے جو اسے عذاب قبر سے بچائے گی''۔

سورۂ زلزلت

۹۳۳۔ سیدنا ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میرے لیے کچھ پڑھنا مقرر فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ)).

''حم سے شروع ہونے والی تین سورتیں پڑھو''۔

آپ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا۔ آدمی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میرے لیے کوئی جامع سورت پڑھا دیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے سُورت ''اذا زلزلت'' پڑھائی۔ حتیٰ کہ اس کی قراءت سے فارغ ہوئے تو اس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں اس میں کبھی بھی کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر وہ آدمی واپس چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ ۔ مَرَّتَيْنِ ۔))[2]

''یہ آدمی کامیاب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا''۔

سورۂ اخلاص

۹۳۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَزَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ))[3]

---

[1] ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۸۹۰).

[2] ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۳۹۹). روایت حسن ہے۔

[3] مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (۸۱۱). مسند احمد، مسند الانصار (۶/ ۴۴۳).

''اللہ نے قرآن کو تین اجزا میں تقسیم کیا۔ اور قل ھو اللہ احد کو اجزاء قرآن میں سے ایک جز قرار دیا''۔

۹۳۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا:

((أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟))❶

''میں تمہیں تہائی قرآن سناتا ہوں' پس آپ نے ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○ اللّٰهُ الصَّمَدُ ﴾ آخر سورت تک سنائی''۔

۹۳۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ يُمْحِي عَنْهُ ذُنُوبَهُ خَمْسِينَ سَنَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دِيْنٌ)).

''جو شخص روزانہ سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے تو قرض کے سوا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں''۔

اور فرمایا: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلٰى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ لَهُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَدْخِلْ عَلٰى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ))❷

''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور دائیں پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو رب عزوجل قیامت کے دن اسے فرمائے گا۔ دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا''۔

۹۳۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سورت قل ھو اللہ احد سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ))❸

''تمہاری اس سے محبت' تمہیں جنت میں لے جائے گی''۔

المعوذتین

۹۳۸۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا (۸۱۲). ترمذی، کتاب فضائل (۲۹۰۰).

❷ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۸۹۸). سند میں محمد بن مرزوق ہے جو کہ وہم کا شکار ہے۔ دیکھئے التقریب (۲/۲۰۵). نیز اس کی سند میں حاتم بن میمون راوی بھی ضعیف ہے۔ الشیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ضعیف الجامع (۵۷۹۵).

❸ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۹۰۱). روایت صحیح ہے۔

((أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)).❶

''کیا تم نے اس رات نازل ہونے والی آیات نہیں دیکھیں، ان جیسی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں''۔

۹۳۹۔ سیدنا عبداللہ بن خبیب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم بارش اور اندھیری رات میں (مسجد میں) آئے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھائیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا:

((قُلْ)). ''کہو''۔

میں نے عرض کیا، میں کیا کہوں؟ فرمایا:

((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، اللّٰهُ صَمَدُ ، وَالْمَعَوَّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)).❷

''قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد۔ اور معوذتین صبح وشام پڑھا کرو، یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گے''۔

قرآن کے ذریعے سے لوگوں سے سوال کرنے کی ممانعت

۹۴۰۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھتا، پھر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کرتا، پس سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ، وَسَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)).❸

''جو شخص قرآن پڑھے تو وہ اس کے ذریعے اللہ سے سوال کرے، اور عنقریب ایسے لوگ بھی آئیں گے کہ وہ قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے''۔

قرآن مجید بھلا دینے کی ممانعت

۹۴۱۔ سیدنا سعید بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرها (۸۱٤). ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۹۰۲). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱٤٦۲).

❷ ابو داؤد، کتاب الادب (۵۰۸۲). ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۳۵۷۵). روایت صحیح ہے۔

❸ ترمذی، کتاب فضائل القرآن (۲۹۱۷).

((مَا مِنْ إِمْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ)).❶

''جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور پھر اسے بھلا دے تو وہ روز قیامت اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ وہ جزام کے مرض میں مبتلا ہوگا''۔

۹۴۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَ عُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ فِيهَا ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا الرَّجُلُ ثُمَّ نَسِيَهَا)).❷

''میری امت کے اجر مجھ پر پیش کیے گئے' حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے' اور میری امت کے گناہ بھی مجھ پر پیش کیے گئے' اور ان میں سب سے بڑا گناہ یہ دیکھا کہ اگر کسی آدمی نے قرآن مجید کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد کی اور پھر اسے بھلا دیا''۔

قرآن مجید کے متعلق رائے سے گفتگو کرنے کی ممانعت

۹۴۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).❸

''جس قدر تمہیں علم ہے' اس کے علاوہ میری طرف سے بات کرنے سے بچتے رہنا' پس جس شخص نے عمداً مجھ پر جھوٹی بات کی' تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

۹۴۴۔ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ)).❹

''جس شخص نے اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) کے متعلق اپنی رائے سے کچھ کہا' اور اس نے درست کہا' تو بھی اس نے خطا کی''۔

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ (۱٤۷٤). دارمی، کتاب فضل القرآن (۳۳٤۰).
مسند احمد، باقی مسند الانصار (٥/ ۲۸٤).

❷ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ (٤٦۱). ترمذی، فضائل القرآن الخ (۲۹۱٦).

❸ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن (۲۹٥۱). مسند احمد، ومن مسند بنی ھاشم (۱/ ۲۸۳)، حدیث (۲٦۷۹).

❹ ابوداؤد، العلم (۳٦٥۲). ترمذی، کتاب تفسیر القرآن (۲۹٥۲).

۳۶ كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ

ذکر کے حلقے قائم کرنا

۹۴۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا)).

''جب تم جنت کے باغوں میں سے گزروتو سیر ہو کر کھا پی لیا کرو''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حِلَقُ الذِّكْرِ)).

''ذکر کے حلقے''۔[1]

دعاء اور اس کے آداب

۹۴۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات (۳۵۰۹، ۳۵۱۰). مسند احمد (۳/ ۱۵۰). روایت ضعیف ہے۔اس کی سند میں حمید بن مکی مجہول الحال ہے۔اور محمد بن ثابت راوی ضعیف ہے۔

يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبُ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ))❶.

''ہمارا رب ہر رات' جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے' اور کہتا ہے: جو مجھ سے دعا کرے' میں اس کی دعاء قبول کرتا ہوں' جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کرتا ہوں' جو مجھ سے مغفرت طلب کرے' میں اسے بخش دیتا ہوں''۔

۹۴۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ))❷.

''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ سختیوں اور تکلیفوں کے وقت' اللہ اس کی دعائیں قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی وخوش حالی میں کثرت سے دعاء کرے''۔

۹۴۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ))❸.

''بندہ سجدے کی حالت میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے' پس (اس حالت میں) کثرت سے دعا کیا کرو''۔

۹۴۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ ، وَ اعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ))❹.

''قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اللہ سے دعا کرو' جان لو کہ اللہ بے پروائی اور غفلت سے کی گئی دعا قبول نہیں فرماتا''۔

۹۵۰۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ))❺.

''دعاء ہی عبادت ہے''۔

---

❶ بخاری، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا (۱۱۴۵). مسلم، کتاب الجمعة (۷۵۸). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۳۱۵).

❷ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۳۸۲). روایت حسن ہے۔ دیکھئے الصحیحة للالبانی رحمه الله نمبر (۵۹۳).

❸ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۸۲). ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۸۷۵۷).

❹ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۴۷۹). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں صالح المری ضعیف الحدیث ہے۔

❺ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۴۷۹). ترمذی، کتاب الدعوات (۲۹۶۹). روایت صحیح ہے۔

۹۵۱۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند تھا کہ تین بار دعاء کی جائے اور تین بار مغفرت طلب کی جائے۔ (یعنی دعاء استغفار کا کلمہ تین تین بار کہا جائے)۔❶

۹۵۲۔ سیدنا اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کا ذکر کرتے تو اس کے لیے دعاء کرتے، لیکن آپ پہل اپنے سے کرتے تھے۔❷

مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں دعاء کرنا

۹۵۳۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ))❸

''جب کوئی بندہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعاء کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے ایسی ہی چیز تجھے بھی ملے''۔ (یعنی وہ ویسی ہی دعاء اس دعاء کرنے والے کے لیے کرتا ہے)۔

۹۵٤۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ))❹

''بندے کی وہ دعا جو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کرتا ہے، قبول ہوتی ہے۔ اس کے پاس ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے دعاء خیر کرتا ہے، تو اس کے پاس کھڑا ہوا فرشتہ کہتا ہے۔ آمین! تیرے لیے بھی اسی کے مثل ہے''۔

۹۵۵۔ سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْرَعُ الدُّعَاءِ: إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ))❺

''جو دعاء کسی کی عدم موجودگی میں کی جائے وہ جلد قبول ہوتی ہے''۔

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۵۲٤). روایت صحیح ہے۔

❷ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۳۸۵). ابوداؤد، کتاب الحروف والقراءات (۳۹۸٤).

❸ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲۷۳۲).

❹ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲۷۳۳).

❺ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۵۳۵). ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ بخاری فی "الادب المفرد" (٦۲۳). اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔

فضائل ذکر

۹۵۶۔ ابومسلم اَغر بیان کرتے ہیں' میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ)).❶

''جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کے پاس کرتا ہے''۔

۹۵۷۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' قیامت کے دن کون سی عبادت' اللہ کے ہاں' افضل اور ارفع درجے پر ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ذِكْرُ اللّٰهِ)).

''اللہ کا ذکر''۔❷

۹۵۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَ إِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَ إِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)).❸

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں' اگر وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں (اپنے علم وفضل اور قدرت سے) اس کے ساتھ ہوتا ہوں' اگر اس نے مجھے اپنے نفس میں یاد کیا تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں' اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس سے بہتر جماعت (فرشتوں) میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک

---

❶ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲۷۰۰). ترمذی، کتاب القراء ات (۳۳۷۸).

❷ کتاب کے مولف نے صحیحین کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن محقق کتاب نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اور کہا ہے کہ مجھے یہ حدیث صحیحین میں نہیں ملی۔ بلکہ یہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مسند احمد ۳/ ۷۵ اور ترمذی، کتاب الدعوات (۳۳۷۶) میں مروی ہے۔

❸ بخاری، کتاب التوحید (۷۴۰۵). مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲۶۷۵).

ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں' اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہو تو میں دو ہاتھ اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں' اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں''۔

۹۵۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَ يُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَ يُمَجِّدُونَكَ. فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ. فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي ؟ !! قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاشَدَّ تَمْجِيدًا وَ أَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا. فَيَقُولُ فَمَاذَا يَسْأَلُونَ. قَالَ: يَقُولُونَ: يَسْئَلُونَكَ الْجَنَّةَ. قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا. قَالَ: يَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْأَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَ أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ أَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً. قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ. قَالَ: فَيَقُولُ: وَ هَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْهَا. فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ أَشَدَّ لَهَا مُخَافَةً. فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى مِنْهُمْ جَلِيسُهُمْ)) [1]

''اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں گشت کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں' جب اللہ کے ذکر میں مشغول لوگ انہیں ملتے ہیں تو وہ اپنے ساتھیوں کو پکارتے ہیں' ادھر آؤ تمہارا مطلوب مل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان کا رب ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ واقف ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں: وہ تیری تسبیح وتکبیر اور حمد وثناء میں مصروف تھا۔ وہ ان سے دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟!! وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو پھر اس سے بھی زیادہ تیری

[1] بخاری، كتاب الدعوات (٦٧٠٨). مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار (٢٦٨٩).

عبادت کرتے۔ اور اس سے بھی زیادہ تیری حمد وثناء اور تسبیح بیان کرتے۔ پھر اللہ فرماتا ہے: وہ کیا چیز مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے جنت طلب کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! پروردگار! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو وہ اسے حاصل کرنے کے لیے اس سے بھی زیادہ اس کی خواہش کرتے، اس میں رغبت رکھتے ہوئے اس کے حصول کے لیے مزید کمربستہ ہو جاتے۔ پھر اللہ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں۔ آگ (جہنم) سے۔ وہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ پھر پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟ وہ کہتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو وہ اس سے دور بھاگتے، اس سے بہت زیادہ ڈرتے۔ اللہ فرماتا ہے: (فرشتو!) میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: ان میں ایک ایسا شخص بھی ہے جو ان (ذکر کرنے والوں) میں سے نہیں تھا۔ وہ تو محض کسی ضرورت کے تحت وہاں آیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے: وہ ایسی مجلس ہے کہ اس میں شریک اور ہم نشین کوئی شخص محروم نہیں رہ سکتا''۔

۹۶۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ)).

''مفردون' سبقت لے گئے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ''مفردون'' کون لوگ ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ)).❶

''اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں''۔

۹۶۱۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)).❷

---

❶ مسلم، كتاب الذكر والدعاء الخ (٢٦٧٦). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٢/ ٣٢٣).

❷ بخاری، كتاب الدعوات (٦٤٠٧). مسلم، كتاب صلوة المسافرين وقصرها (٧٧٩).

''جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے' اور جو شخص اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا' ان کی مثال زندہ اور مردہ جیسی ہے''۔

٩٦٢۔ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول ﷺ! شرائع اسلام مجھ پر بہت زیادہ ہو گئے ہیں' مجھے کوئی ایسی چیز (عمل) بتائیں جس پر میں عمل پیرا ہو جاؤں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ))[1]

''تمہاری زبان ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیے''۔

٩٦٣۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَ أَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَ أَرْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقُوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ)).

''کیا میں تمہیں' تمہارے سب سے بہتر' تمہارے بادشاہ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ تمہارے درجات میں سب سے بلند' تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر اور تمہارے لیے دشمن سے مقابلہ کرنے اور انہیں قتل کرنے سے بہتر' عمل کے بارے میں نہ بتاؤں''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''کیوں نہیں! ضرور بتائیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى))[2]

''اللہ تعالیٰ کا ذکر''۔

امید اور اس کے متعلق احکامات

٩٦٤۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَ رَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات (٣٣٧٥). ابن ماجہ، کتاب الدعوات (٣٧٩٣). روایت صحیح ہے۔

[2] ترمذی، کتاب الدعوات (٣٣٧٧). ابن ماجہ، کتاب الادب (٣٧٩٠). روایت حسن ہے۔

مِنْكَ وَلَا أُبَالِي ، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي ، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً))۔❶

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا تو میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا' خواہ تیرے گناہ کس قدر بھی ہوں' اور اس کی مجھے کوئی پروا نہیں۔ ابن آدم! اگر تیرے گناہ بلندیٔ آسمان تک پہنچ جائیں۔ پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ لے کر میرے پاس آ جائے' پھر تو مجھ سے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی مغفرت لے کر تیرے پاس آؤں گا''۔

اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا

۹٦٥۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ ، وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِنْتِظَارُ الْفَرَجِ))۔❷

''اللہ سے اس کا فضل طلب کرو' اس لیے کہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے۔ اور کشادگی، فراخی کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے''۔

۹٦٦۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ))۔❸

''تمھیں اپنی تمام حاجتیں اور ضرورتیں اپنے رب سے مانگنی چاہئیں حتیٰ کہ اگر کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگنا چاہیے''۔

۹٦٧۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ))۔❹

---

❶ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۵٤۰)۔ روایت حسن ہے۔

❷ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۵۷۱)۔ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں حماد بن واقد ضعیف الحدیث ہے۔ دیکھئے الکامل (٦/ ۲٤۸، ۲٤۹)۔

❸ ترمذی، کتاب الدعوات (۳٦۰٤)۔ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے سلسلة الضعیفة للالبانیؒ (۱۳٦۲)۔

❹ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۳۷۳)۔

"جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا' تو وہ (اللہ) اس پر ناراض ہوتا ہے"۔

۹۶۸۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو "یا ذاالجلال والاکرام" کہتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَدْ أُسْتَجِيْبَ لَكَ فَسَلْ)).

"تمہاری دعا قبول ہوگی' پس سوال کرو"۔

اور ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ))۔❶

"تم نے بلاء (آزمائش) کا سوال کیا ہے' پس اس سے عافیت طلب کرو"۔

۹۶۹۔ سیدنا مالک بن یسار کوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا))۔❷

"جب تم اللہ عزوجل سے دعاء کرو تو سیدھے ہاتھوں سے دعا کیا کرو، اس سے الٹے ہاتھوں سے نہ مانگا کرو"۔

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا

۹۷۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو وہ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں' فرمایا:

((إِذَا أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ. فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَ يَأْخُذُ بِالذَّنْبِ)).

"جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے' اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا' اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے گرفت بھی کرتا ہے"۔

---

❶ ترمذی، صحیح و ضعیف. سنن الترمذی، کتاب الدعوات (۳۶۵۰). مسند احمد (۵/ ۲۳۱ روایت حسن ہے۔

❷ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱٤۸٦). روایت حسن ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

((اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ)).❶

''جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے''۔

نیک لوگوں سے دعا کرانے کے متعلق احکامات

۹۷۱۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمرہ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا:

((لَا تَنْسَانَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ)).

''پیارے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا''۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ فرمایا جو مجھے دنیا بھر کی چیزیں مل جانے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اور ایک روایت میں ہے، فرمایا:

((أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ)).❷

''پیارے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا''۔

یقین کے متعلق احکامات

۹۷۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُدْعُوا اللّٰهَ وَ أَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ ، وَ اعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)).❸

''اللہ سے اس کیفیت سے دعا کرو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو، جان لو کہ اللہ غافل اور لاپروا دل سے کی جانے والی دعا قبول نہیں فرماتا''۔

۹۷۳۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال منبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے اور فرمایا:

---

❶ بخاري، كتاب التوحيد (٧٥٠٧). مسلم، كتاب التوبة (٢٧٥٨).

❷ ابوداؤد، كتاب الصلوٰة (١٤٩٨). ترمذی، كتاب الدعوات (٣٥٦٢).

❸ ترمذی، كتاب الدعوات (٣٤٧٩).

((إِسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ)) ❶

''اللہ سے گناہوں کی بخشش اور عافیت طلب کرو' اس لیے کہ تم میں سے کسی کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی''۔

پناہ لینے کے متعلق احکامات

۹۷۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)) ❷

''بلا کی مشقت ❸ سے' بدبختی کے ملنے ❹ سے' برے فیصلے ❺ سے اور دشمنوں کے خوش

---

❶ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۵۵۸).

❷ بخاری، کتاب القدر، حدیث (٦٦١٦). مسلم، کتاب الذکر والدعاء، حدیث (۵۳/ ۲۷۰۷).

❸ اس میں اشارہ ہے کہ علم وقدرت صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ بندے کو اس میں کوئی اختیار نہیں۔ اسے وہی کچھ ملتا ہے جو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مقدر کر دے۔ گویا کہ وہ یہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! تو قادر ہے اس سے پہلے کہ تو قدرت میں تخلیق کرے۔ اور تو اسے مجھے عطا کرنے سے پہلے بھی قادر تھا اور بعد میں بھی قادر ہے۔ (دیکھیے فتح الباری ۱۱/ ۱۹۰)

اس حدیث میں درج ذیل فوائد ہیں:

① بندہ کوئی کام کرنے کے باوجود قادر نہیں ہوسکتا۔

② بندے کے متعلق کسی چیز کے ہونے' اس کے متعلق اس کا ارادہ کرنے اور اس پر اس کی قدرت ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کو سب علم ہے۔ اس لئے بندے پر واجب ہے کہ وہ تمام امور کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق کو اسی کی طرف منسوب کرے۔ اور اپنے تمام امور میں اپنے رب تعالیٰ سے سوال کرے۔

❸ ابن بطال نے کہا: بلا کی مشقت سے مراد انسان کو پہنچنے والی ہر قسم کی شدت' مشقت' جسے وہ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو نہ ہٹانے کی قدرت۔

بعض نے کہا: ایسی مشقت جس پر وہ مرنے کو ترجیح دیتا ہو۔ (دیکھیے فتح الباری ۱۱/ ۱۵۳)

❹ ابن بطال نے کہا: بدبختی کے ملنے سے' دنیا و آخرت کے امور کی بدبختی مراد ہے۔ (دیکھیے فتح الباری ۱۱/ ۱۵۳)

❺ ابن بطال نے کہا: یہاں قضا سے مراد مقضی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم مکمل طور پر حسن ہے' اس میں کوئی برائی نہیں۔ ان کے علاوہ کسی نے کہا ہے کہ قضاء سے مراد اجمالی طور پر ازل میں کلیات کے بارے میں حکم ہے۔ اور القدر سے مراد جزئیات کے وقوع کے متعلق حکم ہے جو ان کلیات کے متعلق تفصیلی طور پر ہے۔ (دیکھیے فتح الباری ۱۱/ ۱۵۳)

ہونے ❶ سے اللہ کی پناہ طلب کرو"۔

۹۷۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))❷

"اے اللہ! میں ناتوانی سے، سستی سے، بزدلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں عذاب قبر اور حیات وممات کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

۹۷۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهُمَا بِئْسَ الْبِطَانَةِ))❸

"اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اس لئے کہ وہ برا ساتھی ہے۔ اور میں خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس لئے کہ یہ برا ہم نشین ہے"۔

۹۷۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ))❹

"اے اللہ! میں فقر، قلت اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے"۔

---

❶ ابن بطال نے کہا: دشمنوں کے خوش ہونے سے مراد ایسی خوشی ہے جو دل کو شکستہ کر دے اور نفس کو متاثر کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا سے تعوذ حاصل کر کے امت کو تعلیم دی ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام چیزوں سے محفوظ رکھا تھا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کا احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے اپنی امت کے اس میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے پناہ طلب کی ہو۔ اور راوی مسدد کی صیغہ امر کے ساتھ روایت اس کی تائید کرتی ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۱۱/۱۵۳)

❷ بخاری، کتاب الدعوات، حدیث (۶۳۶۷). مسلم، كتاب الذكر والدعاء، حديث (۲۷۰۶/۵۰).

❸ ابو داؤد، کتاب الصلوة، حدیث (۱۵۴۷).

النسائی، کتاب الاستعاذة، حديث (۸/ ۲۳۱)، باب الاستعاذه من الجوع.

❹ ابو داؤد، کتاب الصلوة، حدیث (۱۵۴۴).

النسائی، کتاب الاستعاذه، باب الاستعاذه من الذلة. اس کی سند صحیح ہے۔

۹۷۸۔ اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)).❶

''اے اللہ! میں عذاب قبر' عذاب جہنم' حیات وممات کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

۹۷۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَ مِنْ شَيِّءِ الْأَسْقَامِ)).❷

''اے اللہ! میں کوڑھ سے، برص کی بیماری سے، جنون سے اور تمام برے امراض سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

۹۸۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ)).❸

''اے اللہ! میں آپ کی دی ہوئی نعمت کے زائل ہونے' آپ کی دی ہوئی عافیت کے بدل جانے' آپ کے ناگہانی عتاب اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں''۔

۹۸۱۔ اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ)).❹

''اے اللہ! میں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو' ایسی دعاء سے جو سنی نہ جاتی ہو' ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا

---

❶ بخاری، کتاب الجنائز، حدیث (۱۳۷۷). مسلم، کتاب المساجد، حدیث (۱۳۱ / ۵۸۸).

❷ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، حدیث (۱۵۵٤).

النسائی، کتاب الاستعاذہ، باب الاستعاذۃ من الجنون (٥٤٩٥).

❸ مسلم، کتاب الذکر والدعاء، حدیث (۹٦/۲۷۳۹).

❹ الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث (۳٤۸۲). اس کی سند حسن ہے۔ اس کی سند میں زہیر بن اقمر ابوکثیر الزبیدی ہے۔ جو کہ مقبول ہے۔ دیکھئے التقریب (۲۰۸۳). النسائی، باب الاستعاذۃ من قلب لا یخشع. اس کی سند صحیح ہے۔

ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دیتا ہو تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

استغفار کے متعلق احکامات

۹۸۲۔ الأغر مزنی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)).❶

''میرے دل پر خواہش طاری ہو جاتی ہے اور بے شک میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں''۔

۹۸۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً)).❷

''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زائد بار اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں رجوع کرتا ہوں''۔

۹۸۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ہم گنا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ)).❸

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے''۔

۹۸۵۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَزِمَ الإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرِجًا ، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)).❹

---

❶ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، (۲۷۰۲/۴۱).

❷ بخاری، کتاب الاستغفار (۶۳۰۷). الترمذی، کتاب الدعوات (۳۳۱۲).

❸ ابو داؤد، کتاب الصلوٰة، باب فی الاستغفار (۱۵۱۶).
ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من المجلس (۳۴۳۰).

❹ ابو داؤد، باب فی فضل الاستغفار (۱۵۱۸). اس کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں حکم بن مصعب مجہول راوی ہے۔

''جو شخص استغفار کو لازم کر لیتا ہے تو اللہ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہے' ہر غم سے نجات دے دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق فراہم کرتا ہے کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا''۔

۹۸۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ))۔[1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں لے جائے اور (تمہاری جگہ) ایسی قوم کے لے آئے جو گناہ کرتے ہوں' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہوں تو اللہ انہیں بخش دے''۔

۹۸۷۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَ إِنْ كَانَ قَدْفَرَّ مِنَ الزَّحْفِ))۔[2]

''جو شخص یہ دعاء پڑھتا ہے: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ باقی اور قائم رہنے والا ہے۔ میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں' خواہ وہ میدان جہاد سے فرار ہوا ہو''۔

۹۸۸۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ: أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَ أَنَا عَبْدُكَ وَ أَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. مَنْ قَالَهَا بِالنَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))۔[3]

''سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے

---

[1] مسلم (۲۷۴۹)۔ بیہقی فی الآداب (۱۰۲۸)۔

[2] ابو داؤد، باب فی الاستغفار، (۱۵۱۷)۔ الترمذی، کتاب الدعوات، (۳۵۷۲)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مستدرک حاکم (۱/ ۵۱۱)۔

[3] بخاری، کتاب الاستغفار، (۶۳۰۶)۔ ترمذی، کتاب الدعوات، (۳۳۹۰)۔

مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں۔ میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں۔ میں نے جو برائی کی ہے اس بارے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو نے مجھے جن نعمتوں سے نوازا مجھے ان کا اقرار ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے۔ پس مجھے بخش دے۔ اس لئے کہ تیرے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ جو شخص دن کے وقت یقین کے ساتھ انہیں پڑھتا ہے اور وہ اسی دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہے۔ اور جو اسے رات کے وقت پڑھتا ہے، پھر صبح ہونے سے پہلے پہلے وہ فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہے"۔

توبہ کا بیان

۹۸۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ))[1]

"اللہ کی قسم! میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔

۹۹۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: أَرْجِعُ إِلٰى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتّٰى أَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَ شَرَابُهُ فَاللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ))[2]

"اللہ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی محسوس ہوتی ہے جو جس نے قیام کے لئے ناموافق اور مہلک بیماریوں والی زمین پر پڑاؤ ڈالا۔ اس کے پاس سواری ہے، جس پر اس کا کھانا

---

[1] ابن ماجه، كتاب الادب، باب الاستغفار (٦٣٠٧). اس میں "سو مرتبہ" کی بجائے ستر مرتبہ کا ذکر ہے۔ دیکھئے فتح الباری ١١/ ٨٥.

[2] بخاری (٦٣٠٨). مسلم (٢٧٤٤). ترمذی (٢٤٩٨). مسند احمد (١/ ٣٨٣).
مشكوٰة المصابيح، باب الاستغفار والتوبة. صحيح الترغيب والترهيب، باب الترغيب في التوبة.
احياء علوم الدين، باب بيان وجوب التوبة.

پیتا ہے۔ پس اس نے اپنا سر رکھا اور گہری نیند سو گیا۔ جب وہ بیدار ہوا تو دیکھا کہ اس کی سواری غائب ہے۔ وہ اس کی تلاش میں نکلتا ہے۔ حتیٰ کہ جب گرمی اور پیاس کی شدت تیز ہو جاتی ہے یا پھر جو اللہ عزوجل چاہے' تو وہ کہتا ہے' میں واپس اسی جگہ جاتا ہوں جہاں پہلے قیام کیا تھا وہاں جا کر سو جاتا ہوں۔ حتیٰ کہ مر جاؤں گا۔ وہ اپنے بازو پر اپنا سر رکھتا ہے تا کہ وہ فوت ہو جائے۔ پس وہ بیدار ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اس کے سامنے کھڑی ہے اور اس پر اس کا زاد راہ اور اس کا پانی بھی اس پر موجود ہے۔ (تو وہ خوش ہو جاتا ہے)۔ پس اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس شخص کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنی سواری ملنے پر خوشی ہوتی ہے''۔

۹۹۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)).❶

''جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے''۔

۹۹۲۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)).❷

''اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تا کہ دن کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کر لے اور وہ دن کے وقت اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تا کہ رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کر لے (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)۔ حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے''۔

۹۹۳۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)).❸

''اللہ بندے کی توبہ قبول فرما لیتا ہے جب تک اس کا دم گلے میں نہیں اٹکتا''۔

---

❶ مسلم، كتاب التوبة (٢٧٠٣).

❷ مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار (٢٧٥٩).
السنن الكبرىٰ للبيهقي الجزء٨ ص ١٣٦ (١١١٨٠).

❸ ترمذي، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار... الخ (٣٥٣٧). مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابه مسند عبدالله بن عمرؓ (٤٢٥٣). امام ترمذی نے فرمایا یہ روایت حسن ہے۔

اللہ کا تقرب کیسے؟

۹۹٤۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَ إِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوْعًا وَ إِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هُرْوَلَةً))❶

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ برابر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں''۔

معاملات کو اللہ کے سپرد کرنا

۹۹۵۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ: ((اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَنْجَأَ وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَ نَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَ إِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا))❷

اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعاء پڑھو: ''اے اللہ! میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں' اپنا رخ تیری طرف کرتا ہوں' اپنے معاملات تیرے سپرد کرتا ہوں' اور رغبت و شوق اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنی پشت تیری طرف جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ ہے نہ مقام نجات میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر بھی جسے تو نے بھیجا''۔ پس اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو تم فطرت (دین) پر فوت ہو گے اور اگر صبح کر لی (زندہ اٹھ گئے) تو تمہاری صبح بہتر ہوگی۔

---

❶ بخاری، کتاب التوحید (۷٤۰۵). مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲٦۷۵). ترمذی، کتاب الدعوات (۳٦۰۳).

❷ بخاری، کتاب الدعوات (٦۳۱۳، ۷٤۸۸). مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبہ (۲۷۱۰).

انبیاء اور صالحین کو وسیلہ بنانا

۹۹۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب قحط سالی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے بارش کے لیے دعاء کی درخواست کرتے تھے۔ اور فرماتے:

''اے اللہ! ہم تیرے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تجھ سے استدعا اور التماس کرتے تھے اور تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا۔ اور اب ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے ذریعے تجھ سے درخواست کرتے ہیں، پس تو ہم پر بارش برسا تو ان پر بارش ہو جاتی تھی''۔❶

مسافر کو الوداع کرنا

۹۹۷۔ سیدنا سالم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص سفر کرنا چاہتا تو وہ فرماتے میرے قریب آؤ، میں تمہیں ایسے الوداع کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الوداع کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ))۔❷

''میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں''۔

۹۹۸۔ سیدنا عبداللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کو الوداع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے:

((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَ أَمَانَتَكُمْ وَ خَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ))۔❸

''میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں''۔

چھینک کے متعلق احکامات

۹۹۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو دعا دی اور دوسرے کو دعا نہ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو دعا نہیں دی تھی اس نے

---

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۰۱۰)۔

❷ روایت صحیح ہے۔ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۴۴۳)۔

❸ روایت صحیح ہے۔ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۶۰۱)۔

عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اسے دعا دی ہے اور مجھے دعا نہیں دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ))❶

''اس نے تو الحمد للہ کہا تھا اور تم نے الحمد للہ نہیں کہا''۔

۱۰۰۰۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ))❷

''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اسے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ کر دعا دو۔ اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو پھر اسے دعا نہ دو''۔

۱۰۰۱۔ سیدنا عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثَةً فَإِذَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَ إِنْ شِئْتَ فَلَا))❸

''چھینکنے والے کو تین مرتبہ دعا دو اگر وہ زیادہ بار چھینکے تو پھر اگر چاہو تو اسے دعا دو اور اگر چاہو تو نہ دو''۔

تسبیح کے متعلق احکامات

۱۰۰۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ))❹

''دو کلمے زبان پر ہلکے' ترازو میں بھارے اور رحمان کو پیارے ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم''۔

---

❶ بخاری، کتاب الادب (٦٢٢٥). مسلم، الزهد والرقائق (٢٩٩١).
ابوداؤد، کتاب الادب (٥٠٣٩). ترمذی، کتاب الادب (٢٧٤٢).

❷ مسلم، کتاب الزهد والرقائق (٢٩٩٢). بخاری فی الأدب المفرد (٩٤١).
مسند احمد، اوّل مسند الکوفیین.

❸ روایت ضعیف ہے اس کی سند میں مجہول راوی ہیں۔ ابوداؤد، کتاب الادب (٥٠٣٦). ترمذی، کتاب الادب عن رسول اللہ ﷺ (٢٧٤٤).

❹ بخاری، کتاب الدعوات (٦٤٠٦). مسلم، الدعاء والذکر والتوبة والاستغفار (٢٦٩٤).
ترمذی، کتاب الدعوات (٣٤٦٧).

۱۰۰۳۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ)).

''کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکی کما سکتا ہے''۔

آپ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے دریافت کیا، ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ تُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)).❶

''جو شخص سو مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے یا اس کی ایک ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں''۔

۱۰۰۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَ حِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا وَاحِدًا قَالَ مِثْلَمَا قَالَ أَوْ زَادَ)).❷

''جو شخص صبح شام سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ'' پڑھتا ہے تو قیامت کے دن اس سے بہتر عمل لے کر کوئی نہیں پیش ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جس نے اس کی مثل یا زائد مرتبہ یہ کلمات پڑھے ہوں گے''۔

۱۰۰۵۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ؟ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)).❸

''کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلام نہ بتاؤں؟ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' اس کا پسندیدہ کلام ہے''۔

۱۰۰۶۔ سیدہ ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح صبح میرے پاس سے تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ آپ نے نماز صبح ادا کی، اور وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے بعد تشریف لائے اور وہ ابھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (٢٦٩٨). ترمذی، کتاب الدعوات (٣٤٦٣).

❷ مسلم، الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (٢٦٩١). ابو داؤد، کتاب الادب (٥٠٩١). ترمذی، کتاب الدعوات (٣٤٦٩).

❸ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (٢٧٣١). ترمذی، کتاب الدعوات (٣٥٩٣).

((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا ؟)).

''میں نے جس حالت میں تمہیں چھوڑا تھا' تم ابھی تک اسی حالت میں ہو؟''

انہوں نے کہا:

''جی ہاں!''

پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))[1]

''میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں اگر ان کا اس چیز سے وزن کیا جائے جو تم نے صبح سے کہے ہیں تو یہ ان پر بھاری ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی تعریف سمیت پاک ہے اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر' اپنی ذات کی رضا کے برابر' اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر ہے''۔

۱۰۰۷۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ))[2]

''جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

سبحان اللہ' الحمد للہ اور اللہ اکبر کے متعلق احکامات

۱۰۰۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجر فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی' صاحب ثروت تو بلند درجے اور دائمی نعمتیں حاصل کر گئے' وہ بھی ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس مال ہے۔ وہ اس سے حج کرتے ہیں' عمرہ کرتے ہیں' جہاد کرتے ہیں' اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْءً تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ تَسْبِقُونَ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَمَا صَنَعْتُمْ ؟)).

---

[1] مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲۷۲۶). ابوداؤد، کتاب الصلوٰة (۱۵۰۳). ترمذی، کتاب الدعوات (۳۵۵۵).

[2] ترمذی، کتاب الدعوات (۳۴۶۴). روایت حسن ہے۔

''کیا میں تمہیں کوئی ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے تم اس چیز کو پالو گے جس میں لوگ تم سے سبقت لے گئے اور اپنے بعد آنے والوں میں سے تم سبقت لے جاؤ گے۔ اور اس شخص کے سوا کوئی بھی تم سے افضل نہیں ہوگا جو تمہاری طرح کا عمل کرے گا؟''

انہوں نے عرض کی:

''کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ!''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((تُسَبِّحُوْنَ وَ تَحْمَدُوْنَ وَ تُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ)).❶

''تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر پڑھو''۔

۱۰۰۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعِيْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدَ الْبَحْرِ.

جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہتا ہے اور یہ ننانوے ہو گئے پھر سو پورا کرنے کے لیے کہا:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے، ہر قسم کی تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

تو اس کی خطائیں سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو وہ معاف کر دی جاتی ہیں۔❷

۱۰۱۰۔ اور وہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ أَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتِ

---

❶ بخاری، کتاب الدعوات (۶۳۲۹). مسلم، المساجد و مواضع الصلوۃ (۵۹۵). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۵۰۴).

❷ بخاری، کتاب الدعوات (۶۳۲۹). مسلم، المساجد و مواضع الصلوۃ (۵۹۵). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۵۰۴).

عَلَيْهِ الشَّمْسُ ›› [1]

یہ کلمات ‹‹ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ›› ''اللہ پاک ہے' ہر قسم کی تعریف اسی کے لیے ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ سب سے بڑا ہے''۔ کہنا مجھے دنیا بھر کی چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۰۱۱۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَقْرِأْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامُ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَ أَنَّهَا قِيعَانٌ وَ أَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ››۔

''معراج کی رات میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے فرمایا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری طرف سے اپنی امت کو سلام پہنچانا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی نہایت زرخیز اور اس کا پانی شیریں ہے۔ اور وہ چٹیل میدان ہے۔ اور ‹‹ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ›› پڑھنا وہاں پودے لگانا ہے''۔ [2]

الحمدللہ کہنے کے متعلق احکامات

۱۰۱۲۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، وَ يَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ›› [3]

''اللہ عزوجل بندے سے اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ وہ کھانا کھا کر اور پانی پی کر اللہ کا شکر اور اس کی حمد بیان کرتا ہے''۔

۱۰۱۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار (٢٦٩٥). ترمذی، كتاب الدعوات (٣٥٩٧).

[2] ترمذی، کتاب الدعوات (٣٤٦٢). یہ روایت نہایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن اسحاق راوی نہایت کمزور ہے۔ نیز عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔

[3] مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبه والاستغفار (٢٧٣٤). ترمذی، كتاب الاطعمة (١٨١٦).

((كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ أَقْطَعُ)).❶

''ہر اہم کام جس کی ابتدا الحمد للہ سے نہ کی جائے وہ دست بریدہ اور نامکمل ہے''۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھنے کی فضیلت

۱۰۱۴۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ عَشَرَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ)).❷

''جس شخص نے ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) دس مرتبہ پڑھا تو وہ اس طرح ہے جیسے اس نے اولاد اسماعیل سے دس غلام آزاد کیے''۔

۱۰۱۵۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھتے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)).❸

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہت اور حمد و ثناء اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' ہم صرف اس کی عبادت کرتے ہیں' نعمت و فضل اسی کا ہے۔ اچھی ثنا بھی اسی کی' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں' خواہ کافروں کو ناگوار گزرے''۔

سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۱۶۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

---

❶ ابوداؤد، كتاب الادب (٤٨٤٠). ابن ماجه، كتاب النكاح (١٨٩٤). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں قرۃ بن عبدالرحمٰن صدوق ہے' لیکن وہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔ اس حدیث کی سند اور متن میں اضطراب ہے۔ دیکھیے ارواء الغليل رقم (١، ٢).

❷ بخاری، كتاب الدعوات (٦٤٠٤). مسلم، الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار (٢٦٩٣). ترمذی، كتاب الدعوات (٣٥٥٣).

❸ مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوٰة (٥٩٤). ابوداؤد، كتاب الصلوٰة (١٥٠٦).

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ مُحِيَ عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ))۔

''جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اس کی بادشاہت اور اس کے لیے حمد ہے۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے موت نہیں آئے گی۔ ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' اللہ اس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھ دیتا ہے' اس کی ایک لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند کرتا دیتا ہے۔''❶

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ کی فضیلت

۱۰۱۷۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ؟))۔

''کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟''

تو میں نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول (ﷺ)! ضرور بتائیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))۔❷

''گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے''۔

۱۰۱۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ))۔❸

''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کثرت کے ساتھ پڑھا کرو' اس لیے کہ یہ جنت کا خزانہ ہے''۔

مسنون دم کے متعلق احکامات

۱۰۱۹۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب ہم میں سے کسی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی تو رسول اللہ ﷺ

---

❶ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۴۲۸)۔ یہ روایت صحیح لغیرہ ہے۔ اور یہ بازار کی دعاء کے طور پر معروف ہے۔

❷ بخاری، کتاب الدعوات (۶۴۰۹)۔ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار (۲۷۰۴)۔

❸ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۶۰۱)۔ روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ مکحول کے واسطے سے مروی ہے۔ اس کی سند متصل نہیں۔ مکحول نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے۔ پھر فرماتے:

((أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا))[1]

''پروردگار! لوگوں کی بیماری دور کر دے' شفاء عطا فرما' تو ہی شفا دینے والا ہے' تیرے علاوہ کوئی شفا دینے والا نہیں۔ اور شفا درحقیقت تیری ہی شفاء ہے جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی''۔

۱۰۲۰۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بیمار ہیں؟''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ !)).

''ہاں!''

تو جبریل علیہ السلام نے دعا پڑھی:

((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ))[2]

''اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں''۔

۱۰۲۱۔ سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس تکلیف کی شکایت کی جو وہ مسلمان ہونے کے دن سے اپنے جسم میں محسوس کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ))[3]

''جسم کے جس حصے میں تکلیف محسوس کرتے ہو' وہاں اپنا ہاتھ رکھو' اور تین مرتبہ "بِسْمِ اللّٰهِ" اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو: أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ. میں اللہ اور اس کی قدرت کی اس تکلیف سے پناہ چاہتا ہوں' جو میں محسوس ہوں کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے''۔

۱۰۲۲۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] بخاری، کتاب المرضی (۵۶۷۵) مسلم، کتاب السلام (۲۱۹۱).

[2] مسلم، کتاب السلام (۲۱۸۶). ترمذی، کتاب الجنائز (۹۷۹).

[3] مسلم، کتاب السلام (۲۲۰۲). ابوداؤد، کتاب الطب (۳۸۹۱).

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْهُ أَجَلُهُ ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: ((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ)) إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے' جس کا وقت وفات نہ آ پہنچا ہو' اور وہ اس (مریض) کے پاس سات مرتبہ یہ دعاء پڑھے:

((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ)) .

''میں اللہ عظیم جو عرش عظیم کا رب ہے سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے''۔

تو اللہ عزوجل اسے شفا عطا فرما دیتا ہے''۔ ❶

نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

۱۰۲۳۔ سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا: ''اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ)) ❷

''کہو: اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر آپ ﷺ کی ازواج پر اور آپ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ بیشک تو شان بزرگی والا ہے۔ تعریف کے لائق (اور) شان و بزرگی والا ہے۔ اور محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کے لائق شان و بزرگی والا ہے''۔

۱۰۲۴۔ سیدنا ابن عجرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے آپ پر سلام پڑھنا تو سیکھ لیا ہے، اب ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم اس طرح کہا کرو:

((أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

---

❶ ابو داؤد، کتاب الجنائز (۳۱۰۶). ترمذی، کتاب الطب عن رسول اللہ ﷺ (۲۰۸۳). روایت صحیح ہے۔

❷ بخاری، کتاب تفسیر القرآن (۴۷۹۷). مسلم، کتاب الصلوٰۃ (۴۰۶). ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۹۷۶).

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))❶

''اے اللہ! رحمتیں نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر، جیسا کہ آپ نے رحمتیں نازل فرمائیں ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو........''۔

۱۰۲۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَةً))❷

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے''۔

۱۰۲۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً))❸

''بے شک قیامت کے دن تمام لوگوں سے میرے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا' جو ان میں سے مجھ پر زیادہ درود پڑھتا ہوگا''۔

۱۰۲۷۔ سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضٌ عَلَيَّ))۔

''تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن زیادہ افضل ہے۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے صلاۃ پڑھا کرو۔ اس لیے کہ تمہاری صلاۃ مجھ پر پیش کی جاتی ہے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! ہماری صلاۃ آپ پر کیسے پیش کی جاتی ہے جبکہ آپ تو وفات پا چکے ہوں گے؟ یا راوی نے بیان کیا' آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ))❹

''اللہ نے انبیاء (علیہم السلام) کے جسموں کو زمین (مٹی) پر حرام قرار دیا ہے''۔

۱۰۲۸۔ سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح البخاری (٤٧٩٧)۔ مسلم (٤٠٦)۔

❷ مسلم، کتاب الصلوٰۃ (٤٠٨)۔ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٥٣٠)۔ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ (٤٨٥)۔

❸ ترمذی (٤٨٤)۔ روایت صحیح ہے۔

❹ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٠٤٧، ١٥٣١)۔ ابن ماجہ، ماجاء فی الجنائز (١٠٨٥)۔ روایت صحیح ہے۔

((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) ❶

''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر صلاۃ نہ پڑھے''۔

۱۰۲۹۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) ❷

''وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر صلاۃ نہ پڑھا''۔

دعاء کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے متعلق احکامات

۱۰۳۰۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو آپ انہیں چہرے پر پھیرنے کے بعد نیچے کرتے تھے۔ ❸

۱۰۳۱۔ سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور (دعا کے بعد) انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے تھے۔ ❹

سونے کی دعا

۱۰۳۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)) ❺

''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو وہ اپنے تہبند کے اندر کی طرف کے کپڑے سے اپنے بستر کو جھاڑے، اس لیے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس میں کون سی چیز آ گئی تھی۔ اور پھر یہ دعا پڑھے: میرے پروردگار تیرا مبارک نام لے کر اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں، اور تیرے بابرکت نام ہی

---

❶ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۵۴۵). مسند احمد، مسند اهل البیت (۲/ ۲۵۴). روایت صحیح ہے۔

❷ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۵۴۶). مسند احمد، مسند اهل بیت (۱۷۳۶). روایت حسن ہے۔

❸ ترمذی، کتاب الدعوات (۳۳۸۶). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں حماد بن عیسیٰ ضعیف الحدیث ہے۔

❹ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ (۱۴۹۲). مسند احمد، مسند الشامیین (۴/ ۲۷۱)، حدیث (۱۷۹۶۶).

❺ بخاری، کتاب الدعوات (۶۳۲۰). مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة (۶۴/ ۲۷۱۴).

سے اسے اٹھاؤں گا' اگر تو میری جان روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے''۔

اونچی آواز سے دعا اور ذکر کرنے کی ممانعت

۱۰۲۳۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو لوگوں نے اونچی آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ إِرْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمًّا وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ ، وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهِ)).

''لوگو! اپنے آپ پر مہربانی کرو' تم کسی بہرے اور غائب شخصیت کو نہیں پکار رہے' بلکہ تم تو سننے اور دیکھنے والی ذات کو پکار رہے ہو' اور وہ تمہارے ساتھ ہے' اور جس ذات کو تم پکار رہے ہو وہ تو تمہاری سواری کی گردن سے بھی تم سے زیادہ قریب ہے''۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں آپ کے پیچھے اپنے دل میں ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)). ''گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے''۔ پڑھ رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ؟))

''اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟''

میں نے عرض کیا' کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))[1]

صرف اپنے لیے دعا کرنے کی ممانعت

۱۰۲۴۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ: لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ، وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ ،

---

[1] صحيح البخاري، كتاب المغازي، رقم حديث (٣٨٨٣).
صحيح مسلم، الذكر والدعاء والتوبه والاستغفار، رقم الحديث (٢٨٧٣).

وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَاقِنٌ))[1]

''تین کام ایسے ہیں' جن کا کرنا کسی کے لیے حلال نہیں: وہ آدمی لوگوں کی امامت نہ کرائے جو انہیں چھوڑ کر صرف اپنی ذات کے لیے دعا کرتا ہے۔ اگر اس نے کیا تو اس نے ان کی خیانت کی۔ اور اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر میں نہ دیکھے' اگر ایسے کیا تو گویا وہ اندر داخل ہو گیا۔ اور وہ پیشاب وغیرہ روک کر نماز نہ پڑھے''۔

۱۰۳۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَؤُمَّ قَوْمًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَلَا يَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ))[2]

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی امامت کرائے اور وہ انہیں نظر انداز کر کے صرف اپنی ذات کے لیے دعا نہ کرے' اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے ان کی خیانت کی''۔

اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے بددعا کرنے کی ممانعت

۱۰۳۶۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَدْعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُونَ مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ))[3]

''اپنے' اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لیے بددعا نہ کرو' ممکن ہے کہ تم اللہ سے قبولیت کی گھڑی میں دعا کرو اور تمہاری دعا قبول ہو جائے''۔

۱۰۳۷۔ اور ایک روایت میں ہے:

((لَا تَدْعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى خَدَمِكُمْ

---

[1] ابو داؤد، کتاب الطهارة (۹۰). ترمذی، کتاب الصلوٰة (۳۵۷).
مسند احمد، باقي مسند الانصار (۵/۲۳۱) حديث (۲۲۴۷۷).

[2] ابو داؤد، کتاب الطهارة (۹۱).

[3] مسلم، کتاب الزهد والرقائق (۳۰۰۹/ ۷۴).

لَاتُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً نِيْلَ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيُسْتَجَابُ لَكُمْ ›› ❶

''تم اپنے' اپنی اولاد اور اپنے خادموں کے لیے بد دعا نہ کرو' ممکن ہے تم اللہ سے قبولیت کی ایسی گھڑی میں دعا کرو اور تمہاری دعا قبول ہو جائے''۔

گناہ اور قطع رحمی کی ممانعت

۱۰۳۸۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ ››۔

''روئے زمین پر کوئی مسلمان' گناہ یا قطع رحمی کے سوا اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرتا ہے تو وہ اسے وہی عطا کر دیتا ہے یا اس کی مثل اس سے تکلیف دور کر دیتا ہے''۔

تو حاضرین میں سے کسی نے کہا: ہم تو پھر زیادہ دعائیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ أَللّٰهُ تَعَالٰى أَكْثَرُ ›› ❷

''اللہ تعالیٰ بھی زیادہ عطا کرنے پر قادر ہے''۔

قافیہ بند کلام میں دعا کرنے کی ممانعت

۱۰۳۹۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

‹‹ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثُ ، مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ ، وَلٰكِنْ أَنْصِتْ ، فَإِذَا أَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهُ ، وَانْظُرْ إِلَى السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ ›› ❸

''ہر جمعے لوگوں کو خطاب (وعظ و نصیحت) کیا کرو' اگر تم نہیں مانتے تو پھر دو مرتبہ' اگر زیادہ ہی وعظ کرنا

---

❶ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ (۱۵۳۲).

❷ ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث (۳۵۷۳).

❸ بخاری، کتاب الدعوات (٦٣٣٧).

ہو تو پھر (ہفتے میں) تین مرتبہ۔ تم لوگوں کو اس قرآن سے اچاٹ کرنا نہ اپنی عادت بنانا۔ جب تم لوگوں کے پاس آؤ اور وہ اپنی گفتگو میں محو ہوں تو ان کی بات کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کر دینا ورنہ تم انہیں بیزار کر دو گے۔ بلکہ خاموش رہنا جب وہ تمہیں بات کرنے کے متعلق کہیں' اور وہ اس کا اشتیاق بھی رکھیں' تو پھر ان سے بات کرنا' اور قافیہ بند کلام میں دعا کرنے سے اجتناب کرنا''۔

قبولیت دعا کے لیے جلدی کرنے کی ممانعت

۱۰۴۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ))❶

''تم میں سے ہر کسی کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے' وہ یوں کہے' میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہیں ہوئی''۔

انسان کا ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو بخش دے'' کہنے کی ممانعت

۱۰۴۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ أَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ))❷

''تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ پس پختہ عزم کے ساتھ مانگا کرو' کیونکہ اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا''۔

۱۰۴۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَعَىٰ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ: اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي ، فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ))❸

''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو پختہ عزم سے سوال کرے' اور وہ یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر' کیونکہ اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا''۔

---

❶ بخاری، کتاب الدعوات (٦٣٤٠). مسلم، کتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار (٩٠/ ٢٧٣٥).

❷ بخاری، کتاب التوحید (٧٤٧٧). مسلم، الذكر والدعاء والتوبة الخ (٩/ ٢٦٧٨).

❸ بخاری، کتاب التوحید (٧٤٦٤). مسلم، الذكر والدعاء والتوبة الخ ٧/ ٢٦٧٨.

سستی سے بچنے کی دعا

۱۰۴۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخلِ ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).[1]

''اے اللہ! میں عجز و سستی' بزدلی و بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اور میں عذاب قبر نیز حیات و ممات کی فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

[1] بخاری، کتاب الدعوات (٦٣٦٥).
مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة الخ (٥٠/ ٢٧٠٦).

۳۷ كِتَابُ الرِّقَاقِ

اللہ کے ڈر سے رونا

۱۰۴۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ)) [1]

"جو شخص اللہ کے ڈر سے روتا ہے وہ جہنم میں نہیں جائے گا حتیٰ کے دودھ تھن میں واپس لوٹ آئے (اور یہ محال ہے)۔ اور کسی بندے پر اللہ کی راہ میں پڑنے والی غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔"

۱۰۴۵۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ؛ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [2]

"دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روتی ہے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات کو پہرہ دیتی ہے۔"

۱۰۴۶۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیسے ممکن ہے؟"

---

[1] ترمذی، کتاب الجهاد (۱۶۳۳، ۲۳۱۱)۔ نسائی، کتاب الجهاد (۶/ ۱۲)۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے یہ اضافہ کیا ہے "کسی مسلمان کے نتھنوں میں"۔ ابن المبارک نے "الجهاد" (۳۰) میں اسے روایت کیا ہے۔

[2] ترمذی، کتاب الجهاد (۱۶۳۹)۔ روایت حسن ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَ ابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ)) ❶

''اپنی زبان پر قابو رکھو تمہارا گھر تمہیں کافی ہونا چاہیے اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو''۔

مظالم سے بری الذمہ ہونا

۱۰۴۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضٍ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ)) ❷

''اگر کسی شخص کے ذمے اس کے بھائی کی عزت یا کسی اور چیز کا کوئی حق ہو تو وہ آج ہی اس سے بری الذمہ ہو جائے' اس سے پہلے کہ جب کوئی درہم و دینار نہیں ہوگا۔ اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوا تو اس کے ظلم کے حساب سے اس کے نیک اعمال لے لیے جائیں گے اور اگر اس کے نیک عمل نہ ہوئے تو صاحب حق کے گناہ لے کر اس شخص کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے''۔

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق

۱۰۴۸۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ)) ❸

''جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے تو اللہ اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے''۔

۱۰۴۹۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ الترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی حفظ اللسان (۲۴۰۶)۔ یہ روایت صحیح ہے۔ ابن المبارک نے الزھد (۱۴۳) میں نقل کیا ہے۔

❷ بخاری، کتاب المظالم والغصب (۲۴۴۹)۔ ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ (۲۴۱۹)۔ مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۴۳۵، ۵۰۶)۔

❸ بخاری، کتاب الرقاق (۶۵۰۷)۔ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبہ (۲۶۸۳)۔ ترمذی (۱۰۶۶)۔

((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ)).

''جو شخص اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے تو اللہ اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے''۔

میں نے عرض کی:

''اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا موت کی ناپسندیدگی مراد ہے؟ کیونکہ ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَ جَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)).[1]

''اس طرح نہیں' لیکن جب مومن کو اللہ کی رحمت' اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور پھر اللہ اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے''۔

۱۰۵۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَائَهُ وَ إِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَائَهُ)).[2]

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ میری ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے تو میں اس کی ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہوں' اور جب وہ میری ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے تو میں اس کی ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہوں''۔

پیٹ اور شرم گاہ کی حفاظت

۱۰۵۱۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ ضَمِنْتُ لَهُ الْجَنَّةَ)).[3]

---

[1] بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے (۶۵۰۷)۔ اور مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار نے موصولاً (۲۶۸۴). ترمذی، کتاب الجنائز (۱۰۷۶).

[2] بخاری، کتاب التوحید (۷۵۰۴). مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲۶۸۵). مالك، کتاب الجنائز (۱/ ۲۴۰). نسائی، کتاب الجنائز (۴/ ۱۰۷۹).

[3] بخاری، کتاب الرّقاق (۶۴۷۴، ۶۸۰۷). ترمذی، کتاب الزهد (۲۴۰۸).

''جو شخص مجھے شرم گاہ اور زبان کی ضمانت دے دے' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

۱۰۵۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَ شَرَّمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))❶

''اللہ نے جس شخص کو اس کی زبان اور اس کی شرم گاہ کے شر سے بچالیا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

خوف اور اس کے متعلق احکامات

۱۰۵۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ خَافَ أَدْلَجَ ، وَ مَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ))❷

''جس شخص کے دل میں خوف پیدا ہو جاتا ہے' وہ اپنا (نیکیوں والا) سفر ابتدائی شب میں (یعنی جلد) شروع کر دیتا ہے۔ اور جو اپنا سفر جلد شروع کرتا ہے وہی منزل پر پہنچتا ہے۔ سن لو! اللہ کا سامان قیمتی اور مہنگا ہے۔ سن لو! بے شک اللہ کا سامان جنت ہے''۔

۱۰۵۴۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا أَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ))❸

''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس شخص نے کسی ایک دن مجھے یاد کیا یا کسی موقع پر وہ مجھ سے ڈرا ہوا اسے آگ سے نکال دو''۔

۱۰۵۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس آئے اور اس سے پوچھا:

((كَيْفَ تَجِدُكَ ؟))

''تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟''

اس نے کہا:

---

❶ ترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۴۰۹)۔ روایت صحیح ہے۔

❷ ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ (۲۴۵۰)۔ روایت حسن ہے۔

❸ ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۵۹۴)۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں مبارک بن فضالہ مدلس راوی ہے۔ اور وہ عن سے روایت کر رہا ہے۔

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اللہ سے (رحمت ومغفرت کی) امید رکھتا ہوں' اور اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں''۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوا ، وَ أَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)) ❶

''اس موقع پر بندے کے دل میں جو دو چیزیں (خوف وامید) جمع ہوتی ہیں تو اللہ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے' اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے اس کے بارے میں امن عطا کر دیتا ہے''۔

۱۰۵۶۔ سیدنا ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے میری ملاقات ہوئی جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ وہ سب اپنے بارے میں نفاق کا اندیشہ رکھتے تھے' اور اپنے دین کے بارے میں کسی چال وتدبیر سے بے خوف نہیں تھے' اور ان میں سے کوئی بھی نہیں کہتا تھا کہ وہ جبریل علیہ السلام کے ایمان جیسی حالت پر ہے۔ ❷

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

۱۰۵۷۔ سیدنا عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا' آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا ہے' اس کے متعلق ہمیں بتائیں گے۔ انہوں نے کہا' میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْوَفَاةُ فَلَمَّا آيَسَ مِنَ الْحَيَاةِ قَالَ: أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِي حَطَبًا كَثِيْرًا ثُمَّ أَوْقِدُوْا فِيهِ نَارًا حَتّٰى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَاصَمَتْ إِلَى عَظْمِي وَامْتُحِشَتْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا ثُمَّ انْتَظِرُوْا يَوْمًا رِيْحًا فَاذْرُوْهَا فِي الْيَمِّ ، فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ)) ❸

''ایک شخص کی موت کا وقت قریب آیا اور جب وہ زندگی سے مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے اہل خانہ کو

❶ ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ (۹۸۳).
ابن ماجه، کتاب الزهد (۴۲۶۱). روایت حسن ہے۔
❷ بخاری (۱/ ۱۳۵). معلق روایت ہے۔
❸ بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء (۳۴۵۲).

وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان میں آگ لگا دینا۔ اور جب آگ میرے گوشت کو کھا جائے اور میری ہڈی تک پہنچ جائے اور وہ بھی جل کر کوئلہ ہو جائے تو اس کو پیسنا' پھر کسی تیز ہوا والا دن دیکھنا اور اس (راکھ) کو دریا میں بہا دینا' چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ پھر اللہ نے اس کو جمع کر کے اس سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف کی وجہ سے' پس اللہ نے اسے معاف کر دیا''۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص کفن چور تھا۔

خشوع کے متعلق احکامات

۱۰۵۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ. أَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ)).❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو' ایسی دعاء سے جو سنی نہ جائے' ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو' ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو۔ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

غلو سے اجتناب ضروری ہے

۱۰۵۹۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)).❷

''غلو اور تکلیف سے کام لینے والے ہلاک ہو گئے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار فرمائی۔

اچھا اور پاکیزہ کلام بھی صدقہ ہے

۱۰۶۰۔ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)).❸

---

❶ ترمذی، کتاب الدعوات (۳٤۸۲). نسائی، کتاب الاستعاذة (۸/ ۲٥٤، ۲٥٥). روایت صحیح ہے۔

❷ مسلم، کتاب العلم (۲٦۷۰). ابوداؤد، کتاب السنة (٤٦۰۸).

❸ بخاری، کتاب الرقاق (٦٥٦۳). مسلم، کتاب الزکاة (۱۰۱٦).

ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول اللّٰه ﷺ (۲٤۱٥).

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے' اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے''۔

۱۰٦۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَمَتَ نَجَا))۔ ❶

''جس نے خاموشی اختیار کی' اس نے نجات پائی''۔

۱۰٦٦۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لْيَسْعَكَ بَيْتُكَ وَ ابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ))۔ ❷

''اپنی زبان پر قابو رکھ' تیرا گھر تجھے کافی ہونا چاہیے اور اپنی خطاؤں پر رویا کر''۔

صبح وشام نیک عمل کرنا

۱۰٦۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ حَافِظَيْنَ رَفَعَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَا حَفِظَا مِنْ عَمَلِ الْعَبْدِ فِيْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ أَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَ آخِرِهَا خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ: أَشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ))۔ ❸

''جب دو محافظ فرشتے بندے کے دن یا رات کے اعمال لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ رجسٹر کے اوّل وآخر میں خیر وبھلائی ہی پاتا ہے تو وہ فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کو اس رجسٹر کے دونوں اطراف میں جو کچھ ہے بخش دیا''۔

فقر اور اس کے متعلق احکامات

۱۰٦۸۔ سیدنا ابن عباس اور سیدنا عمر بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ترمذی (۲۵۰۱)۔ روایت صحیح ہے۔

❷ ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللّٰه ﷺ (۲٤۰٦)۔ روایت صحیح ہے۔

❸ ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللّٰه ﷺ (۹۸۱)۔ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں تمام راوی ضعیف ہیں اور حسن مدلس ہے۔

((إِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ))۔❶

''میں نے جنت میں جھانکا تو میں نے وہاں اکثریت فقراء کی دیکھی۔ جبکہ میں نے جہنم میں جھانکا تو میں نے وہاں عورتوں کو کثرت سے دیکھا''۔

۱۰۶۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا))۔❷

''فقراء مہاجرین روز قیامت' مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے''۔

۱۰۷۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ))۔❸

''فقراء مسلمان' مال داروں سے نصف یوم پہلے جنت میں جائیں گے۔ اور وہ (نصف یوم) پانچ سو سال کے برابر ہے''۔

۱۰۷۱۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِبْغُونِي ضُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ))۔❹

''مجھے ضعفاء میں تلاش کرو' تمہیں اپنے ضعفاء کی وجہ ہی سے رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری نصرت کی جاتی ہے''۔

۱۰۷۲۔ سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا' سعد (رضی اللہ عنہ) کی رائے کو دیگر لوگوں کی رائے پر فضیلت حاصل ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَلْ تُنْصَرُونَ وَ تُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ))۔❺

''تمہیں' تمہارے ضعفاء ہی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے اور انہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے''۔

۱۰۷۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری (۱۱/ ۲۷۸)۔ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار (۲۷۳۷)۔ ترمذی، صفة جهنم (۲۶۰۲)۔

❷ مسلم، کتاب الزهد والرقائق (۴/ ۲۲۸۵)۔ ابن حبان (۶۷۷)۔

❸ ترمذی، کتاب الزهد (۲۳۵۳)۔ ابن ماجه، کتاب الزهد (۴۱۲۲)۔ روایت صحیح ہے۔

❹ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۵۹۴)۔ ترمذی، کتاب الجهاد (۱۷۰۲)۔ روایت صحیح ہے۔

❺ بخاری، کتاب الجهاد والسیر (۲۸۹۶)۔ نسائی، کتاب الجهاد (۶/ ۴۵)۔

((رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ)).❶

''بسا اوقات پراگندہ بالوں والا' غبار آلود پاؤں والا' دروازوں ہی سے ہٹا دیا جانے والا اگر اللہ پر قسم اٹھا لے تو وہ (اللہ) اسے پورا کر دیتا ہے''۔

۱۰۷۴۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُنْظُرْ مَاذَا تَقُولُ ؟)). ''دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو؟''

انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں' تین مرتبہ ایسے ہی کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ)).❷

''اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر فقر و فاقے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے' اس کی طرف فقر اس سیلاب سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جو نشیبی علاقوں کی طرف بہتا ہے''۔

۱۰۷۵۔ سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ)).❸

''جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے اس طرح بچاتا جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو (اس کی حالت مرض میں) پانی سے بچاتا ہے''۔

۱۰۷۶۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی کئی راتیں مسلسل اس طرح گزرتیں کہ آپ کے اہل خانہ بھوکے ہوتے' انہیں رات کا کھانا نصیب نہ ہوتا۔ اور اکثر اوقات ان کی روٹی جو سے تیار ہوتی تھی۔❹

۱۰۷۷۔ سماک بن حرب نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: ''کیا تم اپنی پسند کے مطابق نہیں کھاتے پیتے ہو؟ میں نے تو تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس پیٹ بھرنے کے لیے ردی قسم کی کھجور نہیں تھی''۔❺

---

❶ مسلم (۲۶۲۲).

❷ ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۵۰). روایت حسن ہے۔

❸ ترمذی، کتاب الطب (۲۰۳۶). روایت حسن ہے۔

❹ ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۶۰). مسند احمد، و من مسند بنی هاشم (۱/ ۲۵۵). روایت حسن ہے۔

❺ مسلم، کتاب الزھد والرقائق (۲۹۷۷). ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۷۲).

۱۰۷۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ، تیس صاع (تقریباً ستر کلو) جو کے عوض ایک یہودی کے پاس رہن تھی۔ ❶

آرزو کم کرنے کے احکامات

۱۰۷۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور فرمایا:

((هٰذَا الْإِنْسَانُ)). ''یہ انسان ہے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب ایک خط کھینچا اور فرمایا:

((هٰذَا أَجَلُهُ)). ''یہ اس کی عمر ہے''۔

اور ایک خط دور کھینچا اور فرمایا:

((هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْأَقْرَبُ)). ❷

''یہ آرزو ہے، وہ (انسان) اسی اسی آرزو کے چکر میں رہتا ہے کہ قریب والا خط اس کو آ پہنچتا ہے، یعنی اس کی موت آ جاتی ہے''۔

۱۰۸۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا:

((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ)).

''دنیا میں کسی پردیسی یا راہ گزر کی طرح رہو''۔

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: جب شام ہو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار مت کرو۔ اپنی تندرستی (کے ایام) میں اپنی بیماری کا توشہ اور اپنی زندگی میں اپنی موت کا سامان تیار کر لو۔ ❸

تقویٰ و پرہیزگاری کے متعلق احکامات

۱۰۸۱۔ عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبداللہ یمنی صحابی، اور وہ طلحہ کے بیٹے ہیں، بیان کرتے ہیں، ہم سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حالت احرام میں تھے۔ ہمیں ایک پرندہ تحفہ میں دیا گیا جبکہ طلحہ سو رہے تھے۔ پس ہم میں سے بعض نے اسے کھا لیا اور بعض نے ورع و پرہیزگاری کی خاطر نہ کھایا۔ پس جب سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار

---

❶ بخاری، كتاب الجهاد والسير (٢٩١٦). ترمذی، كتاب البيوع (١٢١٤).

❷ بخاری، كتاب الرقاق (٦٤١٨). ترمذی، كتاب الزهد (٢٣٣٤).

❸ بخاری، كتاب الرقاق (٦٤١٦). ترمذی، كتاب الزهد (٢٣٣٣).

ہوئے تو انہوں نے کھانے والوں سے موافقت کی اور کہا: ''ہم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تھا۔''❶

مفہوم واشارہ کے لحاظ سے ورع و پرہیز گاری کے متعلق بہت سی احادیث ہیں۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَعْ مَا يُرِيبُكَ)).

''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کر دے اسے ترک کر دو۔''

اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ)).

''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان متشابہ امور ہیں۔''

اللہ کی نعمت کو کم سمجھنے کی ممانعت

۱۰۸۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ)).❷

''جو تم میں سے (دنیا داری میں) کم ہے اسے دیکھو اور جو تم میں سے بڑا ہے اس کی طرف نہ دیکھو، اس لیے کہ یہ چیز زیادہ لائق ہے کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو کم نہ سمجھو۔''

گناہوں کو معمولی سمجھنے کی ممانعت

۱۰۸۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے اعمال کا ارتکاب کرتے ہو جو کہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم انہیں مہلکات میں سے شمار کرتے تھے۔❸

اپنے اعمال کی شہرت کرنے کی ممانعت

۱۰۸۴۔ سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، كتاب الحج (٦٥/ ١١٩٧). نسائی، مناسك الحج (٥/ ١٤٣).

❷ بخاری، كتاب الرقاق (٦٤٩٠). مسلم، كتاب الزهد والرقائق (٩/ ٢٩٦٣)، عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ.

❸ بخاری، كتاب الرقاق (٦٤٩٢). مسند احمد، باقی مسند المكثرين (٣/١٩٣)، حديث (١٢٦١٠).

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ ، وَمَنْ يُرَاءِي يُرَاءِي اللّٰهُ بِهِ))[1]

''جس نے سنانے کے لیے نیک کام کیا تو اللہ اس (کی بدنیتی) کے متعلق سب کو سنا دے گا۔ اور جس نے دکھلاوے کے لیے کام کیا تو اللہ اس کا دکھلاوا ظاہر کر دے گا۔''

۱۰۸۵۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ ، وَ مَنْ رَاءَ ى رَاءَ ى اللّٰهُ بِهِ))[2]

''جس نے سنانے کے لیے کوئی نیک کام کیا تو اللہ اس (کی بدنیتی) کے متعلق سب کو سنا دے گا' اور جس نے دکھلاوے کے لیے کام کیا تو اللہ اس کے دکھلاوے کو ظاہر کر دے گا۔''

حرص کی ممانعت

۱۰۸۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَهْرِمُ ابْنُ آدَمَ وَ يَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ))[3]

''ابن آدم بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں' مال اور عمر کی حرص اس کے ساتھ بڑی ہوتی جاتی ہے۔''

۱۰۸۷۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ))[4]

''دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے' جتنی انسان کی مال کی حرص اس کے دین کے شرف کو نقصان پہنچاتی ہے۔''

ریاکاری کی ممانعت

۱۰۸۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

---

1. مسلم، کتاب الزهد والرقائق (۴۸/ ۲۹۸۷). بخاری، کتاب الرقاق (۶۴۹۹).
2. مسلم، کتاب الزهد والرقائق (۴۷/ ۲۹۸۶).
3. بخاری، کتاب الرقاق (۶۴۲۱). اس کے الفاظ ہیں: ''ابن آدم بڑا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دو چیزیں' مال کی محبت اور درازیٔ عمر کی محبت بڑی ہوتی جاتی ہیں۔ مسلم، کتاب الزكاة (۱۱۵/ ۱۰۴۷)۔ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔
4. ترمذی، الزهد (۲۳۷۶).

((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيلَ. قِيلَ: ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ ، وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهُ وَ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهُ وَ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِيكَ، قَالَ: كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ، وَ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ أَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا ذٰلِكَ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَّادٌ وَ قَدْ قِيلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ إِلَى النَّارِ))[1]

''قیامت کے دن سب سے پہلے شہید کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا' اسے پیش کیا جائے گا' وہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا' وہ انہیں پہچانے گا' ان کا اقرار کرے گا' تو وہ (اللہ تعالیٰ) پوچھے گا' تو نے ان کے مطابق کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری خاطر قتال کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا۔ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو تو اس لیے لڑا تھا کہ تجھے جری و بہادر کہا جائے گا' وہ تو کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور دوسرا آدمی وہ ہوگا جس نے علم سیکھا اور اسے سکھایا' اور قرآن کی قراءت کی' اسے بھی پیش کیا جائے گا' وہ اسے نعمتیں یاد کرائے گا' وہ ان کا اقرار کرے گا تو وہ پوچھے گا' تم نے ان کے متعلق کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور اسے سکھایا' اور میں نے تیری خاطر قرآن کی قراءت کی۔ فرمائے گا: تم نے جھوٹ کہا' بلکہ تم نے تو اس لیے علم حاصل کیا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے' اور تم نے قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ تجھے قاری کہا جائے' وہ تو کہہ دیا گیا' پھر اس کے متعلق بھی کہا جائے گا کہ اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ پھر تیسرا شخص وہ ہوگا جس کو اللہ نے کشائش عطا کی ہوگی اور اسے مختلف اصناف کا مال دیا ہوگا۔ اسے بھی پیش کیا جائے گا' وہ اسے نعمتیں یاد کرائے گا۔ وہ ان کا

---

[1] مسلم، كتاب الامارة (١٥٢/ ١٩٠٥). النسائي، الجهاد (٦/ ٢٠).

اقرار کر لے گا' تو وہ پوچھے گا تو نے ان کے متعلق کیا کیا؟ کہے گا' میں نے تو ایسی کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے وہاں خرچ نہ کیا ہو۔ فرمائے گا: تم جھوٹ کہتے ہو' بلکہ تم نے تو اس لیے سب کچھ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے' وہ تو کہہ دیا گیا: پھر اس کے متعلق بھی کہا جائے گا کہ اسے بھی اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے''۔

۱۰۸۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ)).

''جب الحزن' سے اللہ کی پناہ طلب کرو''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ''جب الحزن' کیا چیز ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ)).

''جہنم میں ایک وادی ہے' جس سے جہنم روزانہ سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلْقُرَّاءُ الْمُرَاءُ وْنَ بِأَعْمَالِهِمْ)).[1]

''وہ اپنے اعمال کی ریا کرنے والے قراء''۔

۱۰۹۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا أُغْنِيُ الشَّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ فِيْهِ مَعِي غَيْرِيْ تَرَكْتُهُ وَ شَرَكَهُ فِي النَّارِ)).[2]

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں شرکاء کے شرک سے بے نیاز ہوں' جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شریک کو جہنم میں چھوڑ دوں گا''۔

۱۰۹۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ ، وَ مَنْ رَاءَ ى رَاءَ ى اللّٰهُ بِهِ)).[3]

''جو شخص سنانے کے لیے کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اللہ (قیامت کے دن) اس کے متعلق لوگوں کو سنا دے گا' اور جو شخص دکھانے کے کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اللہ (قیامت کے دن) اس کے متعلق دکھا دے''۔

---

[1] ترمذی، کتاب الزهد (۲۳۸۳).

[2] مسلم، کتاب الزهد و الرقائق (٤٦/ ۲۹۸۵). ابن ماجه، کتاب الزهد (۲/ ٤۲۰۲).

[3] مسلم، کتاب الزهد و الرقائق (٤٤۷/ ۲۹۸٦).

شہوات کی ممانعت

۱۰۹۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ))۔❶

''جہنم کے گرد شہوات کی باڑ لگا دی گئی ہے اور جنت کے گرد طبیعت پر گراں گزرنے والے مجاہدات کی باڑ لگا دی گئی ہے''۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے **''حُجِبَتْ''** کے بجائے **''حُفَّتْ''** کا لفظ استعمال کیا گیا' جس کا معنی ہے: ''گھیر لیا گیا ہے''۔

درہم و دینار کی پوجا کرنے کی ممانعت

۱۰۹۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعِسَ عَبْدُالدِّيْنَارِ ، وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ ، وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَ إِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ))۔❷

''درہم و دینار اور چادر و پوشاک کے پرستار ہلاک ہو جائیں' انہیں دیا جائے تو خوش اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائیں''۔

۱۰۹۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَ إِنْ لَمْ يَعْطَ سَخِطَ ، تَعِسَ وَ انْتَكَسَ وَ إِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ))۔❸

''درہم و دینار اور لباس کے پرستار ہلاک ہو جائیں' اگر انہیں دیا جائے تو راضی اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض' وہ سرنگوں ہو کر گر پڑیں' اور جب انہیں کانٹا چبھے تو کوئی نہ نکالے''۔

دل کی سختی کو ممانعت

۱۰۹۵۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الرقاق (٦٤٨٧). مسلم، کتاب صفة الجنة (١٨٢٣).

❷ بخاری، الجهاد والسير (٢٨٨٦). ابن ماجه، کتاب الزهد (٤١٣٦).

❸ بخاری، کتاب الجهاد والسير (٢٨٨٧). ابن ماجه، کتاب الزهد (٤١٣٦).

((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَ إِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقَلْبُ الْقَاسِي))[1]

''اللہ عزوجل کے ذکر کے بغیر زیادہ باتیں نہ کیا کرو' کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے' اور سخت دل والا اللہ سے' سب سے زیادہ دور ہوگا''۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث بننے والے کلام کی ممانعت

۱۰۹۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالاً ، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا دَرَجَاتٍ ، وَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالاً ، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ))[2]

''بندہ لا پروائی میں اللہ کی رضا مندی والا کلمہ بول دیتا ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے درجات بلند کر دیتا ہے' اور بندہ لا پروائی میں اللہ کی ناراضی والا کلمہ بول دیتا ہے' جس کی وجہ سے وہ اسے جہنم میں گرا دیتا ہے''۔

۱۰۹۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا ، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))[3]

''بندہ ایسا کلمہ بول دیتا ہے' جس کے انجام کا اسے پتہ نہیں ہوتا تو وہ جہنم میں اس قدر پھسل جاتا ہے جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے''۔

۱۰۹۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ))[4]

''آدمی ایسی بات کہتا ہے' جس میں وہ کوئی حرج محسوس نہیں کرتا' لیکن اسے اس بات کی وجہ سے ستر

---

[1] ترمذی، کتاب الزهد (۲٤۱۱).

[2] بخاری، کتاب الرقائق (٦٤٧٨). موطا، کتاب الجامع (۲/ ۹۸۵)، حدیث (٦).

[3] بخاری، کتاب الرقاق (٦٤٧٧). مسلم، کتاب الزهد والرقائق (٤۹/ ۲۹۸۸).

[4] ترمذی، کتاب الزهد (۲۳۱٤). مسند احمد، باقی مسند المكثرين (۲/ ۳۱٦)، حدیث (۷۲۳٤).

سال تک جہنم میں گرا دیا جائے گا''۔

۱۰۹۹۔ سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ ، وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ))۔[1]

''آدمی اللہ کی رضا مندی والا کلمہ بول دیتا ہے' اسے گمان بھی نہیں تھا کہ یہ اسی مقام تک پہنچ جائے گا جہاں یہ پہنچ چکا' اللہ اس کلمے کی وجہ سے' اس شخص کے لیے' اپنی ملاقات کے دن (قیامت) تک کے لیے' اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے' اور آدمی اللہ کی ناراضی والا کلمہ بول دیتا ہے' اسے گمان بھی نہیں تھا کہ اس مقام تک پہنچ جائے گا' جہاں یہ پہنچ چکا' اللہ اس کلمے کی وجہ سے اس شخص کے لیے' اپنی ملاقات کے دن تک کے لیے اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے''۔

---

[1] ترمذی، کتاب الزهد (۲۳۱۹). موطا، کتاب الجامع (۲/ ۹۸۵)، حدیث (٥).

۳۸ کِتَابُ الزُّهْد

زہد کی فضیلت

۱۱۰۰۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ ، وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ ، وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَ أَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبُ فِيْهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ)) ❶

''دنیا سے کنارہ کشی اس چیز کا نام نہیں کہ حلال کو حرام کر لیا جائے اور مال کو ضائع کر دیا جائے۔ بلکہ دنیا سے کنارہ کشی اور بے رغبتی یہ ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اس چیز سے' زیادہ قابل اعتبار نہ ہو' جو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس کے بدلے میں ملنے والے اجر وانعام کی وجہ سے تمہاری خواہش ہونی چاہیے کہ میں اس مصیبت میں مبتلا رہوں''۔

۱۱۰۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول (ﷺ)! ہمیں کیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور ہم دنیا سے بے رغبت ہوتے ہیں' اور آخرت ایسے ہوتی ہے گویا کہ وہ آنکھوں کے سامنے ہے۔ لیکن جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو اپنے اہل وعیال کے ساتھ مانوس و مشغول ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں؟''

---

❶ ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۴۰). ابن ماجه، کتاب الزھد (۴۱۰۰). یہ روایت ضعیف ہے۔ عمرو بن واقد' متروک الحدیث ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ تَكُونُونَ عَلَى حَالِكُمْ عِنْدِي لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَصَافَحَتْكُمْ فِي طُرُقِكُمْ)) ❶

''جب تم چلے جاتے ہو اگر اس وقت بھی تمہاری وہی حالت ہو جیسی میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کو آئیں اور تمہاری راہوں میں تم سے مصافحہ کریں''۔

۱۱۰۲۔ سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول (ﷺ)! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں، جب میں وہ کروں تو میں اللہ اور لوگوں کا محبوب اور پسندیدہ بن جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ)) ❷

''دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تمہیں پسند کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ تو تم لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے''۔

تقوی کے متعلق احکامات

۱۱۰۳۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)) ❸

''بے شک اللہ متقی، غنی اور گم نام بندے کو پسند کرتا ہے''۔

۱۱۰۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پوچھا گیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے زیادہ معزز لوگ کون ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَتْقَاهُمْ)).

''ان میں سے جو متقی ہیں''۔

---

❶ ترمذی، کتاب الزھد (۲۵۲۶). روایت حسن ہے۔

❷ ابن ماجہ، کتاب الزھد (۴۱۰۲). روایت حسن ہے۔

❸ مسلم، کتاب الزھد (۲۹۶۵). مسند سعد بن ابی وقاص (۱/۱۶۸).

انہوں نے کہا:

''ہم آپ سے اس بارے میں نہیں پوچھتے''۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنَ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا))[1]

''تو تم عربوں کی اصل اور سرشت کے بارے میں پوچھتے ہو؟ ان میں سے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں۔ بشرطیکہ وہ غور وفکر کریں''۔

۱۱۰۵۔ سیدنا یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ (ﷺ) سے بہت سی حدیثیں سنی ہیں' مجھے ان کے بھول جانے کا اندیشہ ہے۔ مجھے کوئی جامع کلمہ بتائیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ))[2]

''جو کچھ تمہیں علم ہے اس بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو''۔

۱۱۰۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے اکثر لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)).

''اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق''۔

اور پھر آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جس کی وجہ سے بہت سے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ))[3]

---

[1] بخاری، کتاب احادیث انبیاء (۳۳۵۳، ۳۴۹۰). مسلم، کتاب الفضائل (۲۳۷۸).

[2] ترمذی، کتاب العلم، (۲۶۸۳)، (۲۶۰۷) بترقیح احمد شاکر. یہ روایت ضعیف ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں بلکہ مرسل ہے۔

[3] ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حسن الخلق (۲۰۰۴). روایت صحیح ہے۔
ابن ماجه، کتاب الزھد (۴۲۴۶،۱۹۲۷). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۷۵۶۶) (۲/۴۴۲).

''منہ اور شرمگاہ''۔

۱۱۰۷۔ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى)).[1]

''حسب' مال ہے اور شرافت و بزرگی تقوی ہے''۔

۱۱۰۸۔ ابوطریف عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ رَأٰى أَتْقٰى لِلّٰهِ خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوٰى)).[2]

''جس نے کوئی قسم اٹھائی پھر اس نے اللہ کے لئے زیادہ تقوی والی چیز دیکھی تو وہ اس تقوی والی چیز کو اختیار کرے''۔

۱۱۰۹۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)).[3]

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی سرزد ہو جانے کے بعد نیکی کرو وہ اسے ختم کر دے گی اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ''۔

۱۱۱۰۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوْا الدُّنْيَا وَاتَّقُوْا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)).[4]

''دنیا شیریں سرسبز و شاداب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنائے گا اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ پس دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو' کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کے بارے میں تھا''۔

۱۱۱۱۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

---

[1] ترمذی، کتاب التفسیر عن رسول اللہ ﷺ، باب من سورۃ الحجرات (۳۲۷۱، ۳۱۹٤). اپنے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ ابن ماجہ، کتاب الزھد (٤۲۱۹).

[2] مسلم، کتاب الأیمان، (۳۱۱٦) بترقیم احمد شاکر (۱٦۵۱/ ۱۵).

[3] ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ (۱۹۸۷، ۱۹۱۰). یہ روایت صحیح ہے۔ مسند احمد، مسند الانصار، رقم (۲۰۳۹۲)، (۵/ ۱۵۳، ۲۲۸).

[4] مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، رقم (٤۹۲۰، ۲۷٤۲).

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعِفَافَ وَالْغِنٰى))❶

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' تقویٰ' عفت و پاکدامنی اور مال کی کفالت کا سوال کرتا ہوں''۔

عبادت کے لئے وقف ہو جانا

۱۱۱۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: اِبْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى ، وَ أَسُدُّ فَقْرَكَ وَ إِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ))❷

''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! میری عبادت کے لئے وقف ہو جا' میں تیرے سینے کو مال داری سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کو روک دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسے نہ کیا تو میں تیرے ہاتھوں کو مشغول رکھوں گا لیکن تیری محتاجی نہیں روکوں گا''۔

اللہ پر توکل

۱۱۱۳۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ يَغْدُوْا خِمَاصًا وَ يَرْجِعُ بِطَانًا ـ أَيْ مُمْتَلِئَةَ الْبُطُوْنِ ـ))❸

''اگر تم اللہ پر ویسے توکل کرو جس طرح اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں بھی ویسے ہی رزق فراہم کرے جس طرح پرندوں کو رزق فراہم کرتا ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو بھرے پیٹ واپس آتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرنا

۱۱۱۴۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف خط لکھا کہ وہ انہیں

---

❶ بخاري في الأدب المفرد (٦٧٤). مسلم كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، رقم (٤٩٢٠، ٢٧٢١). ترمذي، كتاب الدعوات، عن رسول الله ﷺ (٣٤٨٩). ابن ماجه، كتاب الدعاء (٣٨٣٢).

❷ الترمذي ، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ (٢٤٦٦). یہ روایت حسن ہے۔ ابن ماجه، كتاب الزهد (٤١٠٧). مسند احمد (٢/ ٣٥٨).

❸ روایت صحیح ہے۔ ترمذي، كتاب الزهد عن رسول الله ﷺ (٢٣٤٤).

نصیحت آموز خط لکھیں لیکن وہ کچھ زیادہ نہ ہو۔ پس انہوں نے خط لکھا۔ سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی طرف سے سیدنا معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے نام۔ آپ پر سلامتی ہو۔ امابعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ ، وَ مَنْ أَرْضَى النَّاسَ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَ كَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ)).❶

''جو شخص لوگوں کی ناراضی میں اللہ کی رضا طلب کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کی کفالت کے بارے میں کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے''۔ والسلام علیک۔

فضول کاموں کو ترک کرنا

۱۱۱۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)).❷

''آدمی کے اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ غیر متعلق چیز کو چھوڑ دے''۔

۱۱۱۶۔ سیدنا مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ کس بنا پر (فضل کے) اس مقام پر فائز ہوئے؟ انہوں نے فرمایا:

''سچی بات کہنا، امانت ادا کرنا، غیر متعلق چیز کو چھوڑ دینا اور عہد کو وفا کرنا''۔❸

اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتے ہوئے زینت ترک کرنا

۱۱۱۷۔ سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى تُخَيِّرَ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا)).❹

''جو شخص قدرت ہونے کے باوجود (فاخرانہ) لباس ترک کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام

---

❶ یہ روایت صحیح ہے۔ ترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللہ ﷺ (۲۴۱۴).

❷ روایت صحیح ہے۔ ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۱۷). ابن ماجہ، کتاب الفتن (۳۹۷۶).

❸ موطا ۲/ ۹۹۰. اس کتاب کے محقق بیان کرتے ہیں، اس کے موصولا روایت کرنے کا مجھے علم نہیں۔

❹ ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ (۲۴۸۱). روایت حسن ہے۔ مستدرك حاكم (۱/ ۶۱).

لوگوں کی موجودگی میں اسے بلائے گا حتیٰ کہ اسے اختیار دیا جائے گا کہ وہ ایمان کے جس جوڑے کو چاہے پہن لے''۔

مساکین سے محبت

۱۱۱۸۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَ أَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

''اے اللہ! مجھے زندہ رکھنا تو مسکینی کی حالت میں، مجھے فوت کرنا تو مسکینی کی حالت میں اور روز قیامت مجھے مساکین کی جماعت کے ساتھ اٹھانا''۔

راوی بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس لیے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا ، يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي مِسْكِيْنًا وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. أَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَ قَرِّبِيهِمْ يُقَرِّبْكِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [1]

''وہ مال دار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کسی مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا، خواہ کھجور کا کچھ حصہ (ٹکڑا) ہی دے دینا۔ مساکین سے محبت کرنا اور انہیں قریب رکھنا، روز قیامت اللہ تمہیں قرب نصیب فرمائے گا''۔

حسن اعمال کے متعلق احکامات

۱۱۱۹۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے لوگ بہتر ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۵۲).
بیھقی، السنن الکبریٰ للبیھقی الجزء السابع الصحفه نمبر ۱۲ (۷/ ۱۲). روایت صحیح ہے۔

((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَ حَسُنَ عَمَلُهُ)).

”جس کی عمر دراز ہو اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوں“۔

اس نے عرض کیا:

”کون سے لوگ برے ہیں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَ سَاءَ عَمَلُهُ)).[1]

”جس کی عمر دراز ہو اور اس کے اعمال برے ہوں“۔

زیادہ نیکیاں کرنے کے احکامات

۱۱۲۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا أَزْدَادَ ، وَ إِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ)).[2]

”ہر مرنے والا ندامت محسوس کرتا ہے، اگر کوئی نیکوکار ہو تو وہ نادم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ نیکیاں نہ کر سکا، اور اگر کوئی خطاکار ہوتا ہے تو وہ نادم ہوتا ہے کہ وہ ان سے باز نہ رہ سکا“۔

مؤمن کے لئے خیر ہی خیر ہے

۱۱۲۱۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَ لَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ إِذَا أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ ، وَ إِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)).[3]

”مومن کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے، اس کے ہر معاملے میں خیر ہے اور یہ سعادت صرف مومن کے نصیب میں ہے۔ جب اسے کوئی خوشی نصیب ہوتی ہے اور وہ شکر ادا کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، اور یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے“۔

---

[1] ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۳۰). روایت صحیح ہے۔

[2] ترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللّٰہ ﷺ (۲۴۰۳). روایت نہایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ متروک الحدیث ہے۔ دیکھئے: میزان الاعتدال (۴/ ۳۹۵).

[3] مسلم، کتاب الزھد والرقائق (۲۹۹۹).

مشکوک چیز سے اجتناب کرنا

۱۱۲۲۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا:

((دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَالْكِذْبَ رِيبَةٌ)).❶

''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کر دے اسے چھوڑ دو اور جو شک میں مبتلا نہ کرے اسے اختیار کرو۔ اس لیے کہ صدق میں اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں پر غیرت کے متعلق احکامات

۱۱۲۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)).❷

''بے شک اللہ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے، اور اللہ کو اس پر غیرت آتی ہے کہ مومن کسی حرام چیز کا ارتکاب کرے''۔

نفس کی تونگری کے متعلق احکامات

۱۱۲۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ)).❸

''تونگری کثرت ساز و سامان کا نام نہیں، بلکہ تونگری تو نفس کی تونگری کا نام ہے''۔

لوگوں کے درمیان گم نام شخص

۱۱۲۵۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ

---

❶ ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ (۲۵۱۸).
نسائی، کتاب الاشربة (۸/ ۳۲۷، ۳۲۸). روایت صحیح ہے۔

❷ بخاری، کتاب النکاح (۵۲۲۳). مسلم، کتاب التوبة (۲۷۶۱). ترمذی، کتاب الرضاع (۱۱۶۸).

❸ بخاری، کتاب الرقاق (۶۴۴۶). مسلم، کتاب الزکاة (۱۰۵۱). ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۷۳).

رَبِّهٖ وَ أَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مُنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ ››[1]

’’میرے اولیاء میں سے میرے نزدیک سب سے قابل رشک وہ مومن ہے جس کے بال بچے اور مال و دولت بہت کم ہو، نماز کی پابندی کرنے والا، اپنے رب کی اچھی طرح خوب عبادت کرنے والا اور مخفی طور پر بھی اللہ کی اطاعت کرنے والا، وہ لوگوں میں گم نام معمولی حیثیت رکھتا ہے، اس کی طرف انگلیاں نہیں اٹھتیں، اس کی روزی برابر برابر سی ہے، وہ اس پر صبر کرتا ہے، پھر اپنے ہاتھ سے خرچ اور ختم کرتا ہے، اس کی موت آتی ہے تو اس کے اختلافات بھی کم ہوتے ہیں اس کی میراث انتہائی معمولی ہوتی ہے۔‘‘

قناعت کے متعلق احکامات

۱۱۲۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَ رُزِقَ كَفَافًا وَ قَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ ››[2]

’’جس شخص نے اسلام قبول کر لیا، اسے گزارہ کے مطابق برابر برابر روزی دے دی گئی اور اللہ نے جو اسے دے رکھا ہے اس پر اسے دولت قناعت سے نواز دیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔‘‘

۱۱۲۷۔ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

‹‹ طُوبٰى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ كَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ ››[3]

’’اس شخص کے لیے بشارت ہے جسے ہدایت اسلام سے نواز دیا گیا اور اس کی گزران برابر برابر سی ہے اور وہ قناعت کرنے والا ہے۔‘‘

دانائی کے متعلق احکامات

۱۱۲۸۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے مابین فیصلہ کیا،

---

[1] ترمذی، کتاب الزھد (۲۳٤۷). مسند احمد، باقی مسند الانصار (۵/ ۲۵۲). روایت انتہائی ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبیداللہ بن زحر ضعیف اور علی بن یزید انتہائی ضعیف ہے۔

[2] مسلم، کتاب الزکاۃ (۱۰۵٤). ترمذی، کتاب الزھد (۲۳٤۸). ابن ماجه، کتاب الزھد (٤۱۳۸).

[3] ترمذی، کتاب الزھد (۲۳٤۹). مسند احمد، باقی مسند الانصار (٦/ ۱۹). روایت صحیح ہے۔

جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ پلٹا تو اس نے کہا: ''میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ، وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ))[1]

''اللہ بے بسی ولاچارگی پر ملامت کرتا ہے۔لیکن تم پر دانائی اختیار کرنا لازم ہے۔ جب کوئی معاملہ تم پر غالب آ جائے تو کہا کرو: میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

۱۱۲۹۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ))[2]

''دانا وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو پہچانے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے۔ اور وہ شخص بے بس ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشات کے پیچھے لگا لے۔ اور اللہ سے آرزو قائم کر لے''۔

نفس کا محاسبہ کرنے کے احکامات

۱۱۳۰۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلْكِيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ))[3]

''دانا وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو پہچانے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے، اور وہ شخص عاجز ہے جو اپنے آپ کو خواہشات نفس کے پیچھے لگا دے اور اللہ سے آرزوئیں کرے''۔

غربت وناداری کے احکامات

۱۱۳۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

1. ابو داؤد، کتاب الاقضية (٣٦٢٧). مسند احمد، باقي مسند الانصار (٦/ ٢٤).
2. ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق (٢٤٦١). ابن ماجه، کتاب الزهد (٤٢٦٠).
روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم ضعیف الحدیث ہے۔
3. ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ (٢٤٥٩).
ابن ماجه، کتاب الزهد (٤٢٦٠).

((أَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَ أَمِتْنِي مِسْكِينًا وَ احْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

''اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھنا، مسکینی کی حالت میں موت دینا اور قیامت کے دن مساکین کے زمرے میں اکٹھا کرنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا ، يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِينَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، يَا عَائِشَةُ أَحِبِّي الْمَسَاكِينَ وَ قَرِّبِيهِمْ يُقَرِّبْكِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).❶

''اس لیے کہ وہ مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا)! مساکین سے محبت کرنا اور انہیں قریب رکھنا۔ اللہ قیامت کے دن تمہیں قریب کرے گا''۔

۱۱۳۲۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَ كَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ ، وَ أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ ، وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ)).❷

''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مساکین تھے جبکہ مال دار لوگوں کو روک دیا گیا تھا۔ لیکن یہ جہنمی مال دار نہیں ہوں گے کیونکہ انہیں تو پہلے ہی جہنم رسید کر دیا گیا تھا۔ پھر میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر عورتیں تھیں''۔

نیک اعمال میں جلدی کرنے کے متعلق احکامات

۱۱۳۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا: هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا ، أَوْ غِنًى مُطْغِيًا ، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ ، فَشَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةُ

❶ ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۵۲)۔ بیھقی فی الکبری (۷/ ۱۸)۔

❷ بخاری، کتاب الرقاق (۶۵۴۷)۔
مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة الخ (۴/ ۲۰۹۶) (ح ۹۳/ ۲۷۳)۔

فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَ أَمَرُّ »۔❶

''قیامت کی سات نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، تم مشغول کر دینے والے فقر یا سرکش بنا دینے والی تونگری یا مفسد مرض یا مخبوط الحواس بنا دینے والے بڑھاپے یا اچانک آ جانے والی موت یا دجال کے منتظر ہو، کیا شر یا قیامت کا انتظار کیا جا رہا ہے، جبکہ قیامت بہت سخت اور بہت تلخ ہے''۔

اللہ کی ناپسندیدہ چیزوں کو ترک کرنے کے احکامات

۱۱۳۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سی چیز ترک (ہجرت) کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ »۔❷

''یہ کہ تم اپنے رب کی ناپسندیدہ چیزوں کو ترک کر دو''۔

۱۱۳۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نُهِيَ عَنْهُ »۔❸

''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں، اور مہاجر وہ ہے کہ جس چیز سے اسے منع کیا گیا ہے وہ اس سے رک جائے''۔

لوگوں پر ضرورت پیش کرنے کی ممانعت

۱۱۳۶۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تَسُدَّ فَاقَتُهُ ، وَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْ شَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى عَاجِلٍ »۔❹

''جس شخص کو کسی چیز کی اشد ضرورت ہو اور وہ اسے لوگوں پر پیش کرے تو وہ اس کی ضرورت پوری

❶ ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۰۶).

❷ نسائی ۷/ ۱۲۹. مسند احمد ۲/ ۲۵۷ ، حدیث (۶۸۰۳).

❸ بخاری، کتاب الایمان (۱۰). ابوداؤد، کتاب الجھاد (۲۴۸۱).

❹ ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (۱۶۴۵). ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۲۶).

نہیں کر سکتے' اور جس شخص کو کسی چیز کی اشد ضرورت ہو اور وہ اسے اللہ پر پیش کرے تو قریب ہے کہ اللہ اسے بے نیاز کر دے۔ یا تو جلدی موت سے دوچار کرنے سے یا جلد مال دے کر"۔

دنیا کو مطمع نظر بنانے کی ممانعت

۱۱۳۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا))[1]

"دنیا کے پیشوں اور ساز وسامان میں ایسے مشغول نہ ہو کہ دنیا ہی کی رغبت رہے"۔

گناہ کے ارتکاب سے ممانعت

۱۱۳۸۔ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))[2]

"نیکی' حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے"۔

مال میں ناحق تصرف کرنے کی ممانعت

۱۱۳۹۔ سیدہ خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ ، وَ رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ ، لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ))[3]

"یہ مال سرسبز و شیریں ہے۔ جس نے اسے اس کے حق کے ساتھ لیا تو اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مال میں اپنا من پسند تصرف کرتے ہیں' قیامت کے دن ان کے لیے جہنم ہے"۔

---

[1] ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۲۸).
مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابہ (۱/ ۴۹۱)، حدیث (۳۵۷۹).

[2] مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب (۱۴/ ۲۵۵۳). ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۸۹).

[3] ترمذی، الزھد (۲۳۷۴). مسند احمد، باقی مسند الانصار ۶/ ۴۰۸، حدیث (۲۷۱۹۱).

۱۱۴۰۔ سیدہ خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).❶

''بے شک لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لیے جہنم ہے''۔

حسب ونسب پر فخر کرنے کی ممانعت

۱۱۴۱۔ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ ، لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِي احْسَانِ ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ ، وَالنِّيَاحَةُ)).❷

''میری امت میں امر جاہلیت کی چار چیزیں ہیں، جنہیں وہ نہیں چھوڑیں گے، نیکی واحسان میں فخر کرنا، حسب ونسب پر طعن کرنا، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا''۔

۱۱۴۲۔ سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ)).❸

''اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی دوسرے پر فخر کرے نہ کوئی کسی دوسرے پر سرکشی کرے''۔

باچھیں کھلا کر/تکلف سے بات کرنے کی ممانعت

۱۱۴۳۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ ـ قَالَهَا ثَلَاثًا ـ)).❹

''باچھیں کھلا کر تکلف سے باتیں کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا)''۔

---

❶ بخاری، کتاب فرض الخمس (۳۱۱۸).

❷ مسلم، کتاب الجنائز (۲۹/۹۳۴). مسند احمد، باقی مسند الانصار (۴۰۲/۵)، حدیث (۲۲۹۶۹).

❸ مسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها واهلها (۲۸۶۵/۶۴). ابو داؤد (۴۸۹۵). ابن ماجه (۴۱۷۹).

❹ مسلم، کتاب العلم (۷/ ۲۶۷۰). ابو داؤد، کتاب السنة (۴۶۰۸).

لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں کرنے کی ممانعت

١١٤٤۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((وَيْلٌ لِّلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبَ ، وَيْلٌ لَّهُ وَيْلٌ لَّهُ)) ❶

''اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بیان کرتا ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے''۔

باہمی بغض وعداوت کی ممانعت

١١٤٥۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ)) ❷

''باہمی بغض وعداوت سے اجتناب کرو' اس لیے کہ وہ (دین کو) ختم کر دینے والی خصلت ہے''۔

برے اخلاق کی ممانعت

١١٤٦۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ ؛ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ)) ❸

''دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی مومن میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں؛ بخل اور برے اخلاق''۔

١١٤٧۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ)) ❹

''اے اللہ! میں اختلاف' نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

---

❶ ترمذی، کتاب الزهد (٢٣١٥)۔ حدیث حسن ہے۔

❷ ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع (٢٥٠٨)۔

❸ ترمذی، کتاب البر والصلة (١٩٦٢)۔

❹ ابوداؤد، کتاب الصلوٰة (١٥٤٦)۔ النسائی، الاستعاذة (٨/ ٢٣٢)۔

عاجزی اختیار کرنے کی ممانعت

۱۱۴۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ ، إِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ ، وَ إِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَ كَذَا ، وَ لٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)) ❶

''قوی مومن، اللہ کے ہاں، ضعیف مومن کی نسبت بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہے۔ البتہ سب میں خیر و بھلائی ہے۔ جو چیز تیرے لیے نفع مند ہے اس کے لیے پوری کوشش کر، اللہ سے مدد طلب کر اور عاجزی کا اظہار نہ کر، اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو ایسے نہ کہو، اگر میں کرتا، تو ایسے ایسے ہوتا۔ بلکہ یوں کہو، اللہ نے جو مقدر کیا اور جو چاہا ہوا، کیونکہ ''اگر'' عمل شیطان کو کھولتا ہے''۔

زیادہ ہنسنے کی ممانعت

۱۱۴۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

((مَنْ يَأْخُذُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ ، أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ ؟)).

''کون ہے جو ان کلمات کو سیکھ کر ان کے مطابق عمل کرے یا یہ کلمات ایسے شخص کو سکھائے جو ان پر عمل کرے؟''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور پانچ تک گنا تو فرمایا:

((اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ ، وَ ارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ ، وَ أَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا ، وَ أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا ، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)) ❷

---

❶ مسلم، كتاب القدر (٣٤/ ٢٦٦٤)، ابن ماجه، المقدمه ١/ ٣١ حديث (٧٩).

❷ ترمذی، كتاب الزهد (٢٣٠٥). مسند احمد، باقی مسند المكثرين (٢/ ٤١٥)، حديث (٨١١٥).

''محارم سے بچتے رہنا' تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے' اللہ نے تمہاری قسمت میں جو کر دیا ہے' اس پر راضی ہو جانا' تم سب سے زیادہ بے نیاز و مال دار بن جاؤ گے' اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرنا' تم مومن بن جاؤ گے' اور جو کچھ اپنے لیے پسند کرتے ہو' وہی لوگوں کے لیے پسند کرنا' تم مسلمان بن جاؤ گے' اور زیادہ نہ ہنسنا' کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے''۔

حقیقت اور اصلیت سے بڑھ کر ظاہر کرنے کی ممانعت

۱۱۵۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کہتی ہوں' میرے شوہر نے مجھے (یہ کچھ) دیا ہے' حالانکہ اس نے مجھے (وہ) دیا نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ))۔[1]

''جو شخص ایسی چیز کا اظہار کرے جو اسے دی نہیں گئی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹ کے دو کپڑے پہنے ہو''۔

متشبع اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو شکم سیر ظاہر کرتا ہے' حالانکہ وہ ایسے نہیں ہوتا' یہ معنی اس لحاظ سے بھی مستعار لیا گیا ہے' کہ کوئی شخص اپنے آپ کو کسی فضیلت' اہلیت اور زہد وتقویٰ کے ایسے معیار پر ظاہر کرے جس کا وہ اہل نہ ہو' اور اسے جھوٹ کے دو کپڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے' اور اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو لوگوں سے بڑے زاہدانہ اور متقیانہ انداز میں ملتا ہے' حالانکہ وہ اس طرح کا نہیں ہوتا۔

مال دار لوگوں کی ہم نشینی اختیار کرنے کی ممانعت

۱۱۵۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((إِنْ كُنْتِ تُرِيْدِيْنَ اسْرَاعَ وَاللُّحُوْقَ بِيْ ، فَلْيَكْفِيْكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ ، وَ إِيَّاكِ وَ مَجَالِسَةَ الْأَغْنِيَاءِ ، وَلَا تَسْتَخْلِعِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ))۔[2]

''اگر تم جلد مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو پھر تمہارے لیے اس قدر دنیا کافی ہونی چاہئے جتنا کسی مسافر کے

---

[1] مسلم، كتاب اللباس والزينة (١٢٦/ ٢١٢٩)۔
مسند احمد، باقي مسند الانصار (٦/ ١٠٠)، حديث (٢٤٦٤٧)۔

[2] ترمذي، كتاب اللباس عن رسول الله ﷺ (١٧٨٠)۔

پاس زادراہ ہوتا ہے' نیز مال دار لوگوں کی ہم نشینی سے بچنا اور کسی کپڑے کو رفو کر لینے (پیوند لگا لینے) سے پہلے نہ اتارنا''۔

لوگوں کے گناہوں کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۱۱۵۲۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہا کرتے تھے' اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو' ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے' کیونکہ سخت دل اللہ سے دور ہوتا ہے' لیکن تم نہیں جانتے' تم لوگوں کے گناہوں کی طرف اس طرح نہ دیکھا کرو گویا کہ تم مالک ہو' بلکہ اپنے گناہوں کو دیکھا کرو گویا کہ تم غلام ہو' پس بعض لوگ کسی بیماری یا آزمائش سے دوچار ہیں' اور کچھ صحت مند بچے ہوئے۔ پس آزمائش میں مبتلا لوگوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ ❶

دنیا کے مال و متاع کے لیے ہجرت کرنے کی ممانعت

۱۱۵۳۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) ❷

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے' ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی' پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے' اور جس کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی''۔

۱۱۵۴۔ سیدنا علقمہ بن وقاص لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ

---

❶ موطا (۲/ ۹۸۲)، حدیث (۸). الترغیب ۳/ ۵۳۸، حدیث (۴۸).

❷ بخاری، کتاب بدء الوحی (۱). مسلم، کتاب الامارة (۱۵۵/ ۱۹۰۷).
ابوداؤد، کتاب الطلاق (۲۲۰۱). ترمذی، کتاب فضائل الجهاد (۱۶۴۷).

رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِامْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))۔ ❶

''اعمال کا درومدار نیتوں پر ہے، ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی، تو اس کی ہجرت اس کام کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی''۔

❶ بخاری، کتاب بدء الوحی (١).

۳۹ کِتَابُ اللِّبَاسِ

سر مونڈنے کے متعلق احکامات

۱۱۵۵۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو ان کی شہادت کی خبر موصول ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے آل جعفر کو تین روز تک سوگ منانے کی مہلت دی، پھر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا:

((لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ، ثُمَّ قَالَ: أُدْعُوا إِلَيَّ بَنِي أَخِي)).

''آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔ پھر فرمایا: میرے بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ''۔

انہیں آپ کے پاس لایا گیا تو وہ ایسے نرم ونازک تھے جیسے چوزے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُدْعُوا إِلَيَّ الْحَلَّاقَ ، فَأَمَرَهُ فَحَلَّقَ رُؤُسَنَا)).❶

''حجام کو میرے پاس لاؤ' آپ نے اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیئے''۔

۱۱۵۶۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے بال لمبے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((ذُبَابٌ ، ذُبَابٌ)).

''نحوست' نحوست''۔

(اس وقت) آپ ﷺ کے پاس کوئی نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا۔ آپ ﷺ کا فرمانا میرے لیے

---

❶ ابوداؤد، کتاب الزینة، باب في الحلق الراش (۴۱۹۲). النسائي، کتاب الزینة (۸/ ۱۸۲).
مسند احمد (۱/ ۲۰۴). روایت صحیح ہے۔

تھا۔ پس میں باہر آیا اور بال کاٹ دیئے' پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ ، وَ هَذَا أَحْسَنُ)).❶

''میں نے آپ سے کوئی (برا) قصد نہیں کیا تھا' البتہ یہ حالت زیادہ بہتر ہے''۔

بالوں کو سنوار کر رکھنا

۱۱۵۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ شِعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ)).❷

''جس شخص کے بال ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی تکریم کرے''۔

۱۱۵۸۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ میری زلفیں مونڈھوں تک لٹکی ہوئی ہیں' کیا میں ان میں کنگھی کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ وَ أَكْرِمْهَا)).

''ہاں! ان کی تکریم کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں' سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان:

((نَعَمْ وَ أَكْرِمْهَا)).

''ہاں! ان کی تکریم کرو''۔

کی وجہ سے بعض اوقات انہیں دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے۔❸

بالوں کو مہندی لگانے کے متعلق احکامات

۱۱۵۹۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ)).❹

---

❶ ابو داؤد، كتاب الترجل (۴۱۹۰). النسائي، كتاب الزينة (۸/ ۱۳۱، ۱۳۵).

❷ ابو داؤد، كتاب الترجل، باب في اصلاح الشعر (۴۱۶۳).

❸ الموطا، كتاب الجامع، باب في اصلاح الشعر ۲/ ۹۴۹۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ اس میں یحییٰ بن سعید اور ابوقتادہ کے درمیان انقطاع ہے۔

❹ ابو داؤد، كتاب الترجل (۴۲۰۵). ترمذی، كتاب اللباس (۱۷۵۳).

''سفید بالوں کو مہندی اور کتم (ایک پودا جس کے بیج سے بالوں کو خضاب کیا جاتا تھا) سے رنگنا سب سے اچھا ہے''۔

۱۱۶۰۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص گزرا جس نے مہندی سے بال رنگے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَحْسَنُ هَٰذَا)).

''یہ کس قدر اچھا ہے''۔

پھر ایک اور شخص گزرا، اس نے بھی مہندی سے بال رنگے ہوئے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَحْسَنُ هٰذَا)).

''یہ کس قدر اچھا ہے''۔

پھر ایک اور شخص گزرا جس نے مہندی اور کتم سے خضاب کیا ہوا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هَٰذَا)).

''یہ اس سے بہتر ہے''۔

پھر ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ سے خضاب کیا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هَٰذَا كُلِّهِ)).❶

''یہ ان سب سے بہتر ہے''۔

داڑھی پر کالا خضاب لگانے کی ممانعت

۱۱۶۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ السَّوَادَ آخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يُرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)).❷

''آخری دور میں لوگ، کبوتر کے پوٹے (معدے) کی طرح کالا رنگ کریں گے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے''۔

۱۱۶۲۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے دن، سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ کو لایا گیا تو

---

❶ ابو داؤد. كتاب الترجل (٤٢١١).

❷ ابو داؤد، كتاب الترجل (٤٢١٢). نسائی، كتاب الزينه (٨/ ١١٩).
مسند احمد، و من مسند بنی هاشم (١/ ٣٥٧).

انکا سر اور داڑھی ثغامہ (ایک درخت جو پہاڑ کی چوٹی پر اگتا ہے اور اس کا پھل اور پھول سفید ہوتے ہیں' اور جب وہ خشک ہو جاتا ہے تو اس کی سفیدی اور بڑھ جاتی ہے) کی طرح سفید تھی' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((غَيِّرُوْا هٰذَا وَاجْتَنِبُوْا السَّوَادَ))❶

''اسے تبدیل کرو البتہ کالے سے اجتناب کرنا''۔

سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے کی ممانعت

۱۱۶۳۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے سے منع فرمایا ہے۔❷

۱۱۶٤۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کے بعض بال مونڈے ہوئے تھے اور بعض چھوڑے ہوئے تھے' تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرما دیا۔ اور فرمایا:

((إِحْلِقُوْهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهُ))❸

''پورا سر مونڈ دو یا پورا سر چھوڑ دو (نہ مونڈو)''۔

۱۱۶۵۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سر کے کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے سے مجھے منع فرمایا۔❹

ازار (شلوار، تہہ بند وغیرہ) نصف پنڈلی تک رکھنا

۱۱۶٦۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا' میرا ازار لٹک رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَبْدَاللّٰهِ! إِرْفَعْ إِزَارَكَ))۔

''عبداللہ! اپنا ازار اونچا کرو''۔

---

❶ مسلم، کتاب اللباس والزینة (۷۸/ ۲۱۰۲)۔ ابوداؤد، کتاب الترجل (٤۲۰٤)۔ ابن ماجه، کتاب اللباس (۳٦۲٤)۔

❷ بخاری، کتاب اللباس (۵۹۲۱)۔ مسلم، کتاب اللباس والزینة (۱۱۳/ ۲۱۲۰)۔

❸ ابوداؤد، کتاب الترجل (٤۱۹۵)۔

❹ النسائی، الزینه (۸/ ۱۱۳)۔

میں نے اسے اونچا کرلیا۔ پھر فرمایا:

((زِدْ)).

''مزید کرو''۔

پس میں نے مزید اونچا کرلیا۔ اور میں اس کے بعد اس کا اہتمام کرتا ہوں۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: کہاں تک؟ تو انہوں نے فرمایا:

((إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ)).❶

''نصف پنڈلیوں تک''۔

فخر وغرور کے طور پر ازار لٹکانے کی ممانعت

۱۱۶۷۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)).❷

''جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا لٹکاتا ہے تو روزِ قیامت' اللہ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا''۔

۱۱۶۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخُيَلَاءَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).❸

''جو شخص ازراہ تکبر اپنا ازار لٹکاتا ہے تو روزِ قیامت اللہ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا''۔

۱۱۶۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا)).❹

''اللہ روز قیامت اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو ازراہ تکبر اپنا ازار گھسیٹتا ہے''۔

مونچھیں کٹوانا

۱۱۷۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مسلم، كتاب اللباس والزينة (٢٠٨٦).

❷ بخاري، كتاب اللباس (٥٧٨٣). مسلم، اللباس والزينة (٤٢/ ٢٠٨٥). ابوداؤد، كتاب اللباس (٤٠٨٥).

❸ مسلم، كتاب اللباس والزينة (٤٥/ ٢٠٨٥).

❹ بخاري، كتاب اللباس (٥٧٨٨). مسلم، كتاب اللباس والزينة (٤٨/ ٢٠٨٧).

((أَنْهِكُوْا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوْا اللِّحَى)).

''مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ''۔

اور ایک روایت میں ((أَحْفُوْا الشَّوَارِبَ)) کے الفاظ ہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرہ کے موقع پر مٹھی بھر سے زائد داڑھی کو کتر دیتے تھے۔❶

۱۱۷۱۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا)).❷

''جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کترواتا وہ ہم میں سے نہیں''۔

خرچ کرنے میں اسراف وتکبر کی ممانعت

۱۱۷۲۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُوْا وَ تَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مِنْ غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيْلَةٍ)).❸

''اسراف اور تکبر کے بغیر کھاؤ' صدقہ کرو اور پہنو''۔

۱۱۷۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو چاہو کھاؤ' جو چاہو پہنو' تمہیں دو چیزیں ''اسراف'' اور ''تکبر'' راہ صواب سے بھٹکا نہ دیں۔❹

سخت بکل اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے کی ممانعت

۱۱۷۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لباس پہننے کے دو طریقوں سے منع کیا ہے۔ اشتمال اصماء یہ ہے کہ آدمی نماز میں ایک کپڑے (چادر) کو اپنے جسم پر لپیٹ لے' اور پھر اس کی ایک جانب اپنے کندھوں پر رکھ لے اور اس کی شرم گاہ ننگی ہو جائے' اور پہننے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آدمی

---

❶ بخاری، کتاب اللباس (۵۸۹۲)۔ مسلم، کتاب الطهارة (۴۱/ ۱۷۰۹)۔
ابو داؤد، کتاب الترجل (۴۱۹۹)۔

❷ ترمذی، کتاب الادب (۲۷۶۱)۔ نسائی، کتاب الطهارة الزينة (۱۵)۔ مسند احمد (۴/ ۳۶۶)۔
روایت صحیح ہے۔

❸ بخاری، کتاب اللباس (۱۰/ ۲۶۶)۔ ابن ماجه، کتاب اللباس (۳۶۰۵)۔

❹ فتح الباری (۱۰/ ۲۶۴، ۲۶۵)۔

ایک کپڑا لپیٹ کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔ ❶

غرور سے اترا کر چلنے کی ممانعت

۱۱۷۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ رَجُلاً مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ يَخْتَالُ فِي مِشْيَتِهِ إِذَا خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ❷

''تم میں سے پہلے ایک آدمی تھا جو ایک جوڑا زیب تن کیے ہوئے اپنے آپ کو بڑا سمجھ رہا تھا، اس نے اپنے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور بڑا اترا کر چل رہا تھا کہ اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا''۔

مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا منع ہے

۱۱۷۶۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں سے لعنت فرمائی ہے۔ ❸

۱۱۷۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورت کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مرد کا سا لباس پہنتی ہے۔ ❹

تصویریں بنانے کی ممانعت

۱۱۷۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ)). ❺

''جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، انہیں کہا جائے گا، تم نے جو تخلیق کیا تھا اسے زندہ کرو''۔

---

❶ بخاری، كتاب اللباس (٥٨٢١). مسلم، كتاب البيوع (٢/ ١٥١١).

❷ بخاری، كتاب اللباس (٥٧٨٩). مسلم، كتاب اللباس (٤٩/ ٢٠٨٨).

❸ بخاری، كتاب اللباس (٥٨٨٥). ابوداؤد، كتاب اللباس (٤٠٩٧). ترمذی، كتاب الادب (٢٧٨٤).

❹ ابوداؤد، كتاب اللباس (٤٠٩٨). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٢/ ٤٣٥)، حديث (٨٣٢٩).

❺ بخاری، كتاب اللباس (٥٩٥١). مسلم، كتاب اللباس والزينة (٩٧/ ٢١٠٨).

۱۱۷۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُ فِي جَهَنَّمَ))۔[1]

''ہر مصور، جہنم میں ہے، اللہ اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کو جسم عطا کرے گا اور جہنم میں عذاب دیا جائے گا''۔

۱۱۸۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا اَلْمُصَوِّرُوْنَ))۔[2]

''قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو جہنم میں سب سے سخت عذاب دیا جائے گا''۔

گھر میں تصویریں بنانے کی ممانعت

۱۱۸۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے اور ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔[3]

۱۱۸۲۔ ابوطلحہ زید بن جہنی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَدْخُلِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ))۔

''جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((تَمَاثِيْلُ))۔[4]

''(جس گھر میں) مورتیاں ہوں''۔

جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں جانے کی ممانعت

۱۱۸۳۔ سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ))۔

---

[1] بخاری، کتاب التعبیر (۷۰۴۲). نسائی فی الزینہ (۸/ ۱۹۰).
مسند احمد، ومن مسند بنی هاشم (۱/ ۳۱۷).

[2] بخاری، کتاب اللباس (۵۹۵۰). مسلم، اللباس والزینة (۹۸/ ۲۱۰۹).

[3] ترمذی، کتاب اللباس (۱۷٤۹). مسند احمد، باقی مسند الانصار (۳/٤۱۱) حدیث (۱٤٦۰۸).

[4] بخاری، کتاب للباس (۵۹٤۹). مسلم، اللباس والزینة (۸۳/ ۲۱۰٦).

”جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے“۔

اور ایک روایت میں ”مجسموں“ کا ذکر ہے۔

اور ایک روایت میں ”تصاویر“ کا ذکر ہے۔ ❶

سر کو پراگندہ کرنے کی ممانعت

۱۱۸۴۔ سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا' گویا کہ آپ اسے اپنے بال اور اپنی داڑھی کو سنوارنے کا حکم فرما رہے ہیں' پس اس نے بال سنوارے اور پھر دوبارہ حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ)) ❷

”کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی بکھرے ہوئے بال لے کر آئے' گویا کہ وہ شیطان ہے“۔

۱۱۸۵۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکھرے ہوئے بالوں والا ایک آدمی دیکھا تو فرمایا:

((أَمَا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ)) ❸

”کیا یہ کوئی ایسا شخص نہیں پاتا جو اس کے بال سنوار دے“۔

مرکب خوشبو لگانے کی ممانعت

۱۱۸۶۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ)) ❹

”اللہ اس آدمی کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے جسم پر معمولی سی خلوق (ایک مرکب خوشبو جو زعفران وغیرہ سے ملا کر بنائی جاتی ہے' اس کا رنگ اکثر سرخ یا زرد ہوتا ہے) ہوگی“۔

---

❶ بخاری، کتاب المغازی (۴۰۰۲)، مسلم، کتاب اللباس والزینة (۸۷/ ۲۱۰۶).

❷ الموطا، کتاب الجامع (۲/ ۹۴۹)، حدیث (۷).

❸ نسائی فی الزینه ۸/ ۱۶۰، باب تسکین الشعر.

❹ ابو داؤد، کتاب الترجل (۴۱۷۸)، مسند احمد، اول مسند الکوفیین (۴/ ۴۹۳) حدیث (۱۹۶۳۴).

۱۱۸۷۔ سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو رنگ دار خوشبو لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

((إِذْهَبْ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ))۔[1]

''جاؤ اسے دھوؤ' پھر دھوؤ اور پھر نہ لگانا''۔

بے لباس خواتین کا انجام

۱۱۸۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا))۔[2]

''جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا' کچھ ایسے لوگ ہوں گے' ان کے پاس بیل کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے' جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے' اور عورتیں ہوں گی جو لباس پہنے ہوئے بھی عریاں ہوں گی' مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی' ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے' وہ جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو پا سکیں گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے''۔

ستر ننگا کرنے کی ممانعت

۱۱۸۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے: ((اِشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ))۔ اس کی صورت یوں ہے کہ چادر کو پہلے دائیں ہاتھ اور بائیں کندھے پر اور پھر بائیں ہاتھ اور دائیں کندھے پر ڈال کر لپیٹنا۔ یا نماز میں پورا کپڑا اس طرح جسم پر لپیٹ لینا کہ ہاتھ بھی باہر نہ رہے' اور دوسرا لباس اس طرح ہے کہ بیٹھے ہوئے اپنے اوپر کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ شرم گاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔[3]

---

[1] ابوداؤد کتاب الترجل (٤١٧٦)۔ ترمذی، کتاب الادب (٢٨٦)۔ نسائی، الزینه (٨/ ١٣٢)۔

[2] مسلم، کتاب اللباس والزینة (٥٢/ ٢١٢٨)۔

مسند احمد، باقی مسند المکثرین (٢/ ٤٧٢) حدیث (٨٦٨٦)۔

[3] بخاری، کتاب اللباس (...)، مسلم، کتاب البیوع (٢/ ١٥١١)۔

ستر دیکھنے کی ممانعت

۱۱۹۰۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ))❶

''آدمی آدمی کے ستر کو دیکھے نہ عورت' عورت کے ستر کو دیکھے' اور مرد' مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے نہ عورت' عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے''۔

۱۱۹۱۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ))❷

''علی! اپنی ران سے کپڑا اٹھاؤ نہ کسی زندہ اور مردہ کی ران دیکھو''۔

ریشم پہننے کی ممانعت

۱۱۹۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ))❸

''جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا''۔

۱۱۹۳۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ))❹

''ریشم تو صرف وہی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو''۔

۱۱۹۴۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی قبا کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زیب تن کیا' پھر اس میں نماز پڑھی' جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو

---

❶ مسلم، كتاب الحيض (٧٤/ ٣٣٨). ترمذی، كتاب الادب (٢٧٩٣).
مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٣/ ٧٨)، حديث (١١٦٠٧).

❷ ابو داؤد، كتاب الحمام (٤٠١٥).

❸ بخاری، كتاب اللباس (٥٨٣٢). مسلم، كتاب اللباس والزينة (٢١/ ٢٠٧٣).

❹ بخاری، كتاب الجمعة (٦٨١). مسلم، كتاب اللباس والزينة (٧/ ٢٠٦٨).

ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے فوراً اتار دیا' پھر فرمایا:

((لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ)).❶

''یہ متقین کی شان کے خلاف ہے''۔

۱۱۹۵۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي وَ أُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ)).❷

''ریشمی لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں پر حلال قرار دیا گیا ہے''۔

سونا پہننے کی ممانعت

۱۱۹۶۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتارا اور پھینک دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَطْرَحُهَا فِي يَدِهِ)).

''تم میں سے کوئی آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ پر ڈال لیتا ہے''۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا' اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ' اس نے کہا: ''نہیں! اللہ کی قسم! میں اسے کبھی بھی نہیں اٹھاؤں گا' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پھینک چکے ہیں''۔❸

۱۱۹۷۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا' اور فرمایا:

((إِنَّكَ جِئْتَنِي وَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ)).❹

''تم میرے پاس آئے ہو' اور تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہے''۔

۱۱۹۸۔ سیدنا امام مالک رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' مجھے یہ ناپسند ہے کہ لڑکے سونے کی کوئی چیز پہنیں' اس لیے کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے' اور میں مردوں کے لیے اس

---

❶ بخاري، كتاب اللباس (۵۸۰۱). مسلم، كتاب اللباس والزينة (۲۳/ ۲۰۷۵).

❷ ترمذي، كتاب اللباس عن رسول الله ﷺ (۱۷۲۰).

❸ مسلم، كتاب اللباس والزينة (۵۲/ ۲۰۹۰).

❹ النسائي، الزينة (۸/ ۱۴۸). مسند احمد، حديث (۱۱۱۱۵).

کا پہننا ناپسند کرتا ہوں' خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ ❶

ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

۱۱۹۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا)). ❷

''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے' وہ دونوں پہنے یا پھر دونوں اتار دے''۔

سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت

۱۲۰۰۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ ، فَإِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

''سفید بال نہ اکھاڑو' کیونکہ جس مسلمان کے اسلام میں بال سفید ہوتے ہیں' تو روز قیامت اس کے لیے نور ہوگا''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)). ❸

''اللہ اس ایک سفید بال کی وجہ سے ایک نیکی لکھ دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس سے ایک گناہ دور کر دیتا ہے''۔

عورت کا اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال لگوانے کی ممانعت

۱۲۰۱۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کو چیچک ہوگئی تھی جس وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے تھے۔ میں نے اس

---

❶ الموطا، كتاب الجامع (٢/ ٩١٢) حديث (٤).

❷ بخاری، كتاب اللباس (٥٨٥٥). مسلم، كتاب اللباس والزينة (٦٨/ ٢٠٩٧).

❸ ابوداؤد، غذاء الالباب فی شرح منظومه (٣٧٢٢). السنن الكبرىٰ للبيهقى، الجزء السابع. مسند احمد ٣/ ٩٨، حديث (١١٧٦٦).

کی شادی کردی ہے، کیا میں اس کے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بال لگا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)).❶
''بال لگانے والی اور بال لگوانے والی پر اللہ کی لعنت ہو۔''

گودنے کی ممانعت

۱۲۰۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)).❷
''اور جلد کو سوئی سے گود کر تیل وغیرہ چھڑکنے والی اور چھڑکانے (گدوانے) والی پر لعنت فرمائے۔''

❶ بخاری، کتاب اللباس (٥٩٣٥). مسلم، كتاب اللباس والزينة (١١٥/ ٢١٢٢).
❷ بخاری، کتاب اللباس (٥٩٣٧). مسلم، كتاب اللباس والزينة (١١٩/ ٢١٢٥).

۴۰ كِتَابُ الأَدَبِ

احسان اور اس کے متعلق احکامات

۱۲۰۳۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ))۔ ❶

"جس شخص میں تین چیزیں ہوں اللہ اس پر اپنی رحمت عام کر دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ضعیف و ناتواں کے ساتھ اچھا سلوک، والدین کے ساتھ شفقت اور مملوک کے ساتھ احسان"۔

۱۲۰۴۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَكُنْ أَحَدُكُمْ إِمَّعَةً يَقُولُ أَنَا مَعَ النَّاسِ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنْتُ، وَ إِنْ أَسَاؤُا أَسَأْتُ، وَلٰكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَ إِنْ أَسَاؤُا أَنْ لَا تَظْلِمُوا))۔ ❷

---

❶ الترمذی، صفة القيامة، حديث (٢٤٩٤). اس کی سند میں عبداللہ بن ابراہیم جس پر احادیث گھڑنے کا محدثین نے حکم لگایا ہے۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ دیکھیں: سلسلة الاحاديث الضعيفة (٩٢).

❷ الترمذی، كتاب البر والصلة، حديث (٢٠٠٧) اور اس کے الفاظ یہ ہیں: "تم ایسے نہ ہو جاؤ کہ تمہاری اپنی کوئی رائے نہ ہو، تم کہو اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ بلکہ تم اپنے آپ کو اس چیز سے مانوس کرو کہ اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو تم بھی اچھا سلوک کرو گے اور اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو تم ظلم نہیں کرو گے۔

''تم میں سے کوئی ایسا نہ ہو جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہو' وہ کہے میں تو لوگوں کے ساتھ ہوں' اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے تو میں بھی اچھا سلوک کروں گا اور اگر وہ برا کریں گے تو میں بھی برا کروں گا۔ لیکن تم اپنے آپ کو اس چیز سے مانوس کر لو کہ اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے کہ تم اچھا سلوک کرو گے اور اگر وہ برا سلوک کریں گے تو تم ظلم نہیں کرو گے''۔

مہمان کی عزت و تکریم کرنے کے متعلق احکامات

۱۲۰۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))[1]

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے' جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے''۔

۱۲۰۶۔ سیدنا ابو شریح خویلد بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ))۔

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کے ''جائزے'' کی تکریم کرے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا ''جائزہ'' کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ))[2]

''ایک دن رات اس کی خواب خاطر مدارت کرو اور ضیافت تین دن تک ہے اور جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے''۔

مظلوم کی مدد کرنا

۱۲۰۷۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے

---

[1] بخاری، کتاب الأدب، (۶۰۱۸). مسلم، کتاب الایمان، حدیث (۷۴/ ۴۷).

[2] بخاری، کتاب الادب، حدیث (۶۱۳۵). مسلم، کتاب اللقطة، حدیث (۳/ ۱۳۵۲، ۱۴/ ۴۸).

گزرے جو کہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَ أَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ)).❶

''اگر تم نے ضرور ہی بیٹھنا ہے تو پھر سلام کا جواب دو، مظلوم کی مدد کرو اور راستے کی راہنمائی کرو''۔

مسلمان بھائی کی مدد و خیر خواہی کرنا

۱۲۰۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ ، وَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ .... الخ)).❷

''جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کوئی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائے گا۔ جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کا معاملہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے''۔

جو شخص اللہ کے لئے سوال کرے اسے کچھ دینے کے متعلق احکامات

۱۲۰۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا أَنَّهُ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ)).❸

---

❶ مسند احمد (۴/۳۴۵).

❷ مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، حدیث (۳۸۔ ۲۶۹۹).

❸ ابوداؤد، کتاب الزکاة، حدیث (۱۶۷۲). النسائی، کتاب الزکاة باب (۷۲، ۵/۸۲).

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو۔ جو شخص اللہ کے نام پر سوال کرے تو اسے دو، جو شخص تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو۔ اور جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اسے اس کا بدلہ دو۔ اگر تم ایسی کوئی چیز نہ پاؤ جو تم اس کے بدلے میں دے سکو تو اس کے لئے دعا کرتے رہو، حتیٰ کہ تم سمجھو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے''۔

عمر رسیدہ افراد کی عزت کرنا

۱۲۱۰۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلا قَيَّضَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ))۔❶

''جو نوجوان کسی عمر رسیدہ شخص کی اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کی اس عمر میں عزت کرتا ہے''۔

۱۲۱۱۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ ، وَ حَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ ، وَ إِكْرَامُ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ))۔❷

''عمر رسیدہ مسلمان کی، حامل قرآن کی، جو اس میں غلو کرنے والا ہو نہ بے مروتی برتنے والا، اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کے اکرام واحترام میں سے ہے''۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

۱۲۱۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ))۔❸

''میں نے ایک آدمی کو، ایک درخت کی وجہ سے، جنت میں چلتے پھرتے دیکھا، جو اس نے مسلمانوں کے راستے سے کاٹا تھا، جو لوگوں کے لئے باعث تکلیف تھا''۔

---

❶ الترمذي، كتاب البر، حديث (٢٠٢٢).

❷ ابو داؤد، كتاب الأدب، حديث (٤٨٤٣).

❸ بخاري، كتاب المظالم، حديث (٢٤٧٢). مسلم، كتاب الإمارة، (١٦٤/ ١٩١٤).

۱۲۱۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی چیز بتائیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ)).❶

''مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کر''۔

۱۲۱۴۔ سیدنا ابوبردہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے معلوم نہیں' شاید کہ آپ چلے (فوت ہو) جائیں اور میں آپ کے بعد باقی رہوں' پس زاد راہ کے لئے مجھے کوئی چیز بتا دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِفْعَلْ كَذَا ، وَ اِفْعَلْ كَذَا ، وَ أَمِرَّ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ)).❷

''یہ کرو' یہ کرو اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دو''۔

۱۲۱۵۔ سیدنا ابوبردۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے ایسی چیز کی بابت بتائیں جس کے ذریعے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے۔ ارشاد فرمایا:

((اَعْزِلْ الْأَذٰى عَنْ الطَّرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ)).❸

''مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر''۔

راہ بھٹکے ہوئے شخص کی راہنمائی کرنا

۱۲۱۶۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ ، وَ أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَ إِرْشَادُ الرَّجُلِ فِيْ أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ إِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ)).❹

''تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرا دینا صدقہ ہے' تیرا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔

❶ مسلم، كتاب البر، (۱۲۷/ ۱۹۱٤).

❷ مسلم، كتاب البر، (٤/ ۲۰۲۲ـ ۱۳۲/ ۲٦۱۸).

❸ مسلم (۲٦۱۸) ابن ماجه (۳٦۸۱).

❹ الترمذی، كتاب البر، حديث (۱۹۵٦).

تیرا کسی راہ بھٹکے ہوئے شخص کی راہنمائی کر دینا صدقہ ہے۔ تیرا راستے سے پتھر کانٹے اور ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے۔ تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے''۔

نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنا

۱۲۱۷۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ))[1]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرتے رہو اور ضرور برائی سے روکتے رہو یا پھر قریب ہے کہ اللہ اپنی طرف سے تم پر عذاب مسلط کر دے' پھر تم اس سے دعائیں کرو اور وہ تمہارے حق میں قبول نہ ہوں''۔

۱۲۱۸۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّكُمْ لَمَنْصُوْرُوْنَ وَ مُصِيْبُوْنَ وَ مَفْتُوْحٌ عَلَيْكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهِ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))[2]

''یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی' تمہیں تکلیف بھی پہنچے گی اور تم مفتوح بھی ہو گے۔ پس تم میں سے جو شخص اس حالت کو پا لے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے' نیکی کا حکم کرنا چاہئے اور برائی سے روکنا چاہئے۔ اور جس شخص نے قصداً میرے بارہ میں جھوٹی بات کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

برائی کے بعد نیکی کرنا

۱۲۱۹۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ كُنْتَ وَ اتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))[3]

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو' برائی ہو جانے کے بعد نیکی کر لو۔ یہ اس (برائی) کو ختم

---

[1] الترمذي ، كتاب الفتن ، حديث (٢١٦٩).

[2] ترمذي ، كتاب الفتن ، حديث (٢٢٥٧).

[3] ترمذي، كتاب البر، حديث (١٩٨٧).

دے گی اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ''۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت

۱۲۲۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي))❶

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں۔ میں آج انہیں اپنے سائے تلے جگہ دوں گا جس روز میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں''۔

۱۲۲۱۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طُعْمَ الْإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ سِوَاهُمَا ، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ))❷

''جس شخص میں یہ تین چیزیں ہوں اس نے ان کے ذریعے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا' جسے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام چیزوں سے بڑھ کر محبوب ہوں' وہ کسی شخص سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہو' وہ کفر میں لوٹنا اسی طرح ناپسند کرتا ہو اس کے بعد کہ اللہ نے اسے اس سے بچا لیا ہو جس طرح آگ میں ڈالا جانا ناپسند کرتا ہے''۔

۱۲۲۲۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ))❸

''اللہ عزوجل نے فرمایا: جو لوگ میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں' میری خاطر آپس میں میل ملاقات رکھتے ہیں اور میری خاطر آپس میں خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے میری محبت واجب ہو گئی''۔

۱۲۲۳۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ مسلم، كتاب البر والصلة (٢٥٦٦). مالك، الجامع (٢/٩٥٢).
مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٢/٢٣٧).

❷ بخاري، كتاب الاكره (٦٩٤١). مسلم، كتاب الايمان (٤٣). ترمذي، كتاب الايمان (٢٦٢٤).

❸ مالك ٢/ ٩٥٣، ٩٥٤. روایت صحیح ہے۔

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ تَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ)) ❶

''اللہ عزوجل نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں' ان کے لیے نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔''

۱۲۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءٍ تَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ)).

''اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان کے مقام و منزلت پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں بتائیں وہ کون ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾)).

''وہ لوگ ہیں جو آپس میں کسی رشتے داری کی وجہ سے یا مال کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اللہ کی رضا کی خاطر' محبت کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے نور کے ہوں گے' وہ نور پر ہوں گے۔ جب لوگ ڈر رہے ہوں گے اور خوف زدہ و غمگین ہوں گے تو انہیں اس وقت کسی قسم کا خوف و حزن نہیں ہوگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿سن لو! اللہ کے اولیاء خوف و حزن کا شکار نہیں ہوں گے﴾۔'' ❷

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرنا

۱۲۲۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ

---

❶ ترمذی، کتاب الزھد (۲۳۹۰)۔ مسند احمد۔ مسند الانصار (۵/۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۹)۔ روایت صحیح ہے۔

❷ اپنے شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔ ابوداود، کتاب البیوع (۳۵۲۷)۔ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نہ کہ ان کے بیٹے سے جس طرح یہاں ہے۔ اس کی سند ابوزرعہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس کا شاہد ابونعیم نے ''الحلیۃ'' (۱/۵) میں اور ابن حبان (۵۷۳) میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اتنے میں ایک آدمی گزرا تو اس نے کہا' اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْلَمْتَهُ ؟)).

''کیا تو نے اسے بتایا ہے؟''

اس نے عرض کی: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْلِمْهُ)).

''اسے بتاؤ''۔

پس وہ اس سے ملا تو کہا:

''میں اللہ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں''۔

اس (دوسرے) شخص نے کہا:

''جس ذات کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو اسی ذات کی خاطر میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں''۔ ❶

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی سے ملاقات کرنے کا اجر

۱۲۲۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ رَجُلاً زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ إِنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى. قَالَ: إِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ)). ❷

''ایک آدمی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی زیارت (ملاقات) کے لیے دوسری بستی میں جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی راہ میں ایک فرشتے کو نگرانی کے لیے مقرر کر دیتا ہے۔ پس جب یہ آدمی اس (فرشتے) کے پاس پہنچتا ہے' تو وہ پوچھتا ہے' کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ آدمی کہتا ہے' میں اس بستی میں اپنے (مسلمان) بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ وہ فرشتہ پوچھتا ہے' کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے' جس کا تو بدلہ چکانا چاہتا ہے؟ وہ کہتا ہے: نہیں! میں صرف اللہ کی رضا کی خاطر اس سے محبت کرتا

❶ ابو داؤد، کتاب الادب، حدیث (۵۱۲۵).

❷ مسلم، کتاب البر والصلة والاداب (۲۵٦۷). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۲۹۲).

ہوں۔ وہ فرشتہ کہتا ہے: میں تیری طرف اللہ کا قاصد بن کر آیا ہوں کہ جس طرح تو اللہ کی رضا کی خاطر اس سے محبت کرتا ہے، ویسے ہی اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے"۔

۱۲۲۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادِيًا بِأَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا))[1]

"جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا کسی (مسلمان) سے ملاقات کے لیے جاتا ہے تو پکارنے والا اسے پکارتا ہے کہ تیرے لیے خوشخبری ہو، تیرا چلنا بھی مبارک ہو، تو نے جنت میں اپنا ایک گھر بنا لیا"۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر بھائی چارہ قائم کرنا

۱۲۲۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین اخوت کا رشتہ قائم کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین اخوت، بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔ لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))[2]

"تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو"۔

تکلیف برداشت کرنے کے متعلق احکامات

۱۲۲۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے کچھ رشتے دار ہیں، میں ان سے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہوں، اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حلم و بردباری کے

---

[1] ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۰۷۶).
ابن ماجه، کتاب ما جاء فی الجنائز (۱۴۴۳). روایت حسن ہے۔

[2] الترمذی، کتاب المناقب، حدیث (۳۷۲۰). المستدرك للحاكم (۱۴/۳).
تاریخ ابن عساکر (۵۲، ۵۱/۴۲).

ساتھ پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ اجڈ پن کا مظاہر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ)).❶

''اگر تم ایسے ہی ہو جیسے تم نے بیان کیا ہے تو پھر تم تو گویا انہیں گرم راکھ کھلا رہے ہو، جب تک تمہارا یہی سلوک رہے گا تو اللہ کی طرف سے ان کے خلاف ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا''۔

اطمینان و وقار کے ساتھ رہنا

۱۲۳۰۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا:

((إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ)).❷

''تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ بردباری اور وقار و اطمینان''۔

کبیرہ گناہوں سے اجتناب

۱۲۳۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)).❸

''پانچوں نمازیں، جمعے سے جمعے تک، اور رمضان دوسرے رمضان تک اپنے دوران والے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے''۔

۱۲۳۲۔ سیدنا ابو سعید اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، تو فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))).

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا)''۔

پھر ہم میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا وہ رو رہا تھا اور معلوم نہیں ہو سکا کہ اس نے کس چیز پر حلف اٹھایا؟

---

❶ مسلم، کتاب البر، حدیث (۲۲/ ۲۵۵۸).

❷ مسلم، کتاب الایمان، حدیث (۲۵/ ۲۷).

❸ مسلم، کتاب الطهارة، حديث (۱٤/ ۲۳۳).

پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور آپ ﷺ کے چہرے پر خوش خبری کے اثرات تھے۔ اور یہ چیز ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب و پسندیدہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ ، وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ . إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَقِيلَ لَهُ: أُدْخِلْهُ بِسَلَامٍ))[1]

”جو شخص پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، رمضان کے روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ“۔

شر سے بچنے کے متعلق احکامات

۱۲۳۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا:

((بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ ۔ أَوْ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرِ ۔)).

”قبیلے کا برا بھائی یا قبیلے کا برا بیٹا“۔

پس جب وہ (آکر) بیٹھ گیا تو آپ ﷺ خندہ پیشانی کے ساتھ اسے پیش آئے۔ پس جب وہ آدمی چلا گیا تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! جب آپ ﷺ نے اس آدمی کو دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے اس اس طرح کہا تھا۔ اور پھر آپ خندہ پیشانی کے ساتھ اسے پیش آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا ؟ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ))[2]

”اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! آپ نے مجھے کب فحش گو پایا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز مقام و منزلت کے لحاظ سے وہ لوگ بدترین ہوں گے جن کے شر سے بچنے کے لیے لوگ ان سے کنارہ کش ہو جائیں“۔

ابوداود (۴۷۹۱) کی روایت میں ہے:

---

[1] النسائي، كتاب الزكاة، ٥/٦ـ٧، باب وجوب الزكاة.

[2] اسے امام نسائی کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔
بخاري، كتاب الادب، حديث (٦٠٣٢، ٦٠٥٤).

((إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِيْنَ يُكْرَمُوْنَ إِتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ)).

''وہ لوگ بدترین جن ہیں کے شر سے بچنے کے لئے ان کی تکریم کی جاتی ہے''۔

والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک

۱۲۳۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمُّكَ)). ''تیری ماں''۔

اس نے عرض کیا: ''پھر کون؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثُمَّ أُمُّكَ)). ''پھر تیری ماں''۔

اس نے عرض کی: ''پھر کون؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثُمَّ أُمُّكَ)). ''پھر تیری ماں''۔

اس نے عرض کی: ''پھر کون؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَبُوْكَ)). ''تیرا باپ''۔[1]

۱۲۳۵۔ سیدنا ابواسید مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ کا ایک آدمی آیا' اس نے عرض کی:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے والدین کی وفات کے بعد نیکی کی کوئی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ میں ان کے ساتھ نیکی کر سکوں؟''

---

[1] بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، (۵۹۷۱).
مسلم، ایضًا، کتاب البر والصلة والادب (۲۵۴۸).

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ! أَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ إِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَ صِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَ أَكْرِمْ صَدِيْقَهُمَا)).❶

''ہاں! ان کے لئے دعاء ان کے لئے مغفرت طلب کرنا' ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا' وہ جو صلہ رحمی کیا کرتے تھے اسے جاری رکھنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا''۔

۱۲۳۶۔ کلیب بن منفعہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی' اے اللہ کے رسول ﷺ! نیکی کا زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذٰلِكَ حَقًّا وَاجِبًا وَرَحِمًا مَوْصُولَةً)).❷

''تیری ماں' تیرا باپ' تیری بہن' تیرا بھائی اور تیرا غلام جو اس کے قریب ہے۔ یہ حق واجب اور رحمت موصولہ ہے''۔

۱۲۳۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدَيْنِ ، وَسُخْطُ الرَّبِّ فِي سُخْطِ الْوَالِدَيْنِ)).❸

''رب تعالیٰ کی رضا مندی والدین کی رضا مندی میں ہے' اور رب تعالیٰ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے''۔

۱۲۳۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ سے بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے' کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ مِنْ أُمٍّ ؟)).

''کیا تمہاری والدہ ہے؟''

---

❶ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین (۵۱۴۲). یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں علی بن عبید مجہول راوی ہے۔

❷ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین (۵۱۴۰). یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں کلیب بن منفعہ مستور ہے۔

❸ الترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین (۱۸۹۹). ابن حبان، (۴۳۰).

اس نے کہا: ''نہیں!''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ ؟)).

''کیا تمہاری خالہ ہے؟''

اس نے عرض کی: ''جی ہاں!''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَبِرَّهَا)).❶

''اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ''۔

۱۲۳۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى يَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ)).❷

''جس شخص نے دو بچیوں کی کفالت کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں تو یہ شخص روز قیامت اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ملائیں''۔

۱۲۴۰۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَ اتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)).❸

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق کے بارے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے''۔

۱۲۴۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ)).❹

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سے

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ (۱۹۰۴). ابن حبان (۴۳۶). حدیث صحیح ہے۔

❷ مسلم، کتاب البر والصلة، (۲۶۳۱). ترمذی، کتاب البر والصلة، (۱۹۱۴).

❸ ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۱۶). ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۴۷). امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا: یہ حدیث غریب ہے یعنی ضعیف ہے۔ اس کے ضعف کی وجہ سے اس کی سند میں بہت اختلاف واقع ہوا ہے۔

❹ ترمذی، کتاب البر والصلة (۳۸۹۵). ابن حبان (۴۱۶۵).

بہتر ہوں۔ جب تمہارا ساتھی فوت ہو جائے تو اس کے لئے دعا کرو''۔

والدین پر شفقت کرنے کے متعلق احکامات

۱۲۴۲۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، وَ أَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ))❶.

''جس شخص میں تین چیزیں ہوں' اللہ اس پر اپنی رحمت عام کر دیتا ہے اور اس کو اپنی جنت میں داخل فرمائے گا۔ ❶ ضعیف وناتواں کے ساتھ نرمی کرنا۔ ❷ والدین پر شفقت کرنا۔ ❸ اور غلاموں کے ساتھ احسان کرنا''۔

والدین کی نافرمانی کی ممانعت

۱۲۴۳۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ؟)).

''کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کے متعلق بتاؤں؟''

ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں' ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)).

''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا:

((أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ ، أَلَا وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)).

''سن لو! اور باطل وجھوٹ بات' سن لو! اور جھوٹی گواہی''۔

آپ یہ بات تکرار سے فرما رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم نے کہا' کاش کہ آپ خاموش ہو جائیں۔❷

۱۲۴۴۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ (٢٤٩٤).
امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

❷ بخاری، کتاب الادب (٥٩٧٦). مسلم، کتاب الایمان (١٤٣/ ٨٧).

((اَلْكَبَائِرُ: اَشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ))۔[1]

''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی' قتل کرنا' اور جھوٹی ڈبو دینے والی قسم اٹھانا کبیرہ گناہ ہیں''۔

زائد چیزیں خرچ کرنے کے متعلق احکامات

۱۲۴۵۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَ أَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تَلَامُ عَلَى كِفَافٍ وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى))۔[2]

''اے ابن آدم! اگر تم زائد چیز خرچ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر انہیں روک رکھو گے تو تمہارے لئے برا ہوگا۔ کفایت بھر چیزوں کے بارے میں تجھ پر کوئی ملامت نہیں' اور جو تیری کفالت میں ہیں ان سے (خرچ کرنا) شروع کر۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

خوش خبری کے متعلق احکامات

۱۲۴۶۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بعض معاملات کے سلسلے میں کہیں بھیجتے تو فرماتے:

((بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا))۔[3]

''خوش خبری سنانا' نفرت نہ دلانا' آسانی پیدا کرنا' تنگی پیدا نہ کرنا''۔

تواضع انکساری

۱۲۴۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ

---

[1] بخاری، کتاب الدیات (٦٨٧٠). النسائی، التحریم (٨٢/٧). مسند احمد (٢٧١/٣)، حدیث (٦٩٩٨).

[2] مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ان البر العلیا خیر من الید السفلی (١٠٣٦). ترمذی، کتاب الزھد (٢٣٤٣). مسند احمد، باقی مسند الانصار حدیث ابی امامۃ الباھلی الصدی (٥/ ٢٦٢).

[3] بخاری، کتاب الادب (٦١٢٤). مسلم، کتاب الجهاد والسیر (١٧٣٣). ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی کراهیۃ المراء (٤٨٣).

إِلَّا رَفَعَهُ))۔❶

''صدقے سے مال کم نہیں ہوتا۔ درگزر کرنے سے اللہ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جو شخص اللہ کی خاطر تواضع انکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ اسے بلندی عطا فرماتا ہے''۔

۱۲۴۸۔ سیدنا عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ))۔❷

''اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر اور نہ ہی کوئی کسی پر سرکشی کرے''۔

اچھے نام رکھنے کے متعلق احکامات

۱۲۴۹۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْا أَسْمَاءَ كُمْ))۔❸

''قیامت کے دن تمہیں' تمہارے اور تمہارے آباء و اجداد کے نام سے پکارا جائے گا پس اپنے نام اچھے رکھا کرو''۔

۱۲۵۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدُاللّٰهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ))۔❹

''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں''۔

۱۲۵۱۔ سیدنا ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ فَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدُاللّٰهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ

---

❶ مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (۲۵۸۸). ترمذی، كتاب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (۲۰۲۹). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (۲/۳۸۶). دارمی، كتاب الزكاة (۱٦۸۳).

❷ مسلم، كتاب الجنة و جنة نعيمها واهلها (۲۸٦۵/ ٦٤). ابوداؤد، كتاب الادب (٤۸۹۵).

❸ ابوداؤد، كتاب الادب (٤۹٤۸). الدارمی، كتاب الاستئذان (۵۷۸۸). مسند احمد، مسند الانصار (۵/ ۱۹٤). روایت ضعیف ہے۔ اس لیے کہ عبداللہ بن ابی زکریا اور ابودرداء رضی اللہ عنہ کے مابین انقطاع ہے۔

❹ مسلم، كتاب الادب (۲۱۳۲). ابوداؤد، كتاب الادب (٤۹٤۹). ترمذی، كتاب الادب (۲۸۳۳). ابن ماجه، كتاب الادب (۳۷۲۸).

وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَ هَمَّامٌ، وَ أَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَ مُرَّةُ))۔ ❶

''انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن، سب سے سچے نام حارث اور ہمام، اور سب سے برے نام حرب اور مرۃ ہیں''۔

برے نام تبدیل کرنا

۱۲۵۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برے نام تبدیل کر دیا کرتے تھے۔ ❷

۱۲۵۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جویریہ بنت الحارث کا نام ''برۃ'' تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا۔ اور آپ اس طرح کہا جانا ''برۃ کے پاس سے آئے'' ناپسند فرماتے تھے۔ ❸

۱۲۵۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا اور فرمایا:

((أَنْتِ جَمِيلَةٌ))۔ ❹

''تم جمیلہ ہو''۔

ابوداؤد بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عاص' عزیزہ' غلہ' شیطان' حکم' غراب' حباب اور شہاب نام تبدیل کر دیئے۔ اور حرب کا نام سلم' مضطجع کا نام منبعث' اُرض کا غفرۃ خضرۃ' شعب ضلال کا شعب ہدی اور بنی ریبہ کا نام بنی رشد اور معدیہ بنی رشد رکھا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں میں نے اختصار کی وجہ سے اس کی سند میں حذف کی ہیں۔

ناپسندیدہ نام رکھنے کی ممانعت

۱۲۵۵۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَافِعٌ وَ بَرَكَةٌ وَ يَسَارٌ))۔ ❺

''میں' رافع' برکت اور یسار نام رکھنے سے منع کرتا ہوں''۔

---

❶ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٥٠). نسائی، الخیل (٦/ ٢١٨). روایت حسن ہے۔

❷ ترمذی (٣٨٣٩). روایت حسن ہے۔

❸ مسلم، کتاب الادب (٢١٤٠).

❹ مسلم، کتاب الادب (٢١٣٩). ترمذی، کتاب الادب (٢٨٣٨). ابن ماجه (٣٧٣٣).

❺ ترمذی، کتاب الادب (٢٨٣٥).

۱۲۵٦۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْهٰى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوْا نَافِعًا وَ أَفْلَحَ وَ بَرَكَةً))۔❶
"ان شاء اللہ اگر میں زندہ رہا تو میں اپنی امت کو نافع، افلح اور برکت نام رکھنے سے منع کروں گا"۔

مختصر بات کرنے کے متعلق احکامات

۱۲۵۷۔ ابوظبیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن ایک آدمی آیا تو اس نے بہت باتیں کیں۔ فرمایا: اگر یہ مختصر اور کم بات کرتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
((رَأَيْتُ ۔ أَوْ أُمِرْتُ ۔ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ))۔❷
"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بات کرتے وقت اختصار سے کام لوں۔ کیونکہ اختصار ہی بہتر ہے"۔

لوگوں کی تعریف کرنے کے متعلق احکامات

۱۲۵۸۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ))۔❸
"جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور وہ بھلائی کرنے والے سے کہہ دے ((جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا)) "اللہ تجھے بہتر جزا دے"۔ تو اس نے بہت زیادہ تعریف کی"۔

حسن خلق کے متعلق احکامات

۱۲۵۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو تھے نہ بدزبان۔ آپ فرمایا کرتے تھے:
((إِنَّ مِنْ أَخْيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا))۔❹

---

❶ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۹٦۰). مسند احمد، باقی مسند المكثرين (۳/ ۴۱۲) حديث (۱۴٦۱۸).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۰۰۸). روایت حسن ہے۔

❸ ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (۲۰۳۵). روایت حسن ہے۔
النسائی فی "عمل اليوم" (۱۸۰).

❹ بخاری، کتاب المناقب (۳۵۵۹). مسلم، کتاب الفضائل (۲۳۲۱).

''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس کا تم میں سے اخلاق اچھا ہے''۔

۱۲۶۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ)) ❶

''مومن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور تہجد گزار کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے''۔

۱۲۶۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ أَخْلَاقًا وَ أَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ)) ❷

''اس شخص کا ایمان سب سے کامل ہے' جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے اور جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہے''۔

۱۲۶۲۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ)) ❸

''روزِ قیامت مومن کے ترازو میں' حسن خلق سے زیادہ وزنی کوئی اور عمل نہیں ہوگا' اس لیے کہ اللہ فحش گو اور بدکلام شخص کو پسند نہیں کرتا''۔

۱۲۶۳۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَ إِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ)) ❹

''ترازو میں حسن خلق سے زیادہ وزنی کوئی اور عمل نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ صاحب حسن خلق' اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور تہجد گزار شخص کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے''۔

۱۲۶۴۔ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ (کی تعریف) کے متعلق دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ مِنْكَ)) ❺

❶ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۷۹۸)۔ مسند احمد، مسند الشامیین (۶/ ۹۴)۔ روایت حسن ہے۔
❷ ترمذی، کتاب الایمان (۲۶۱۲)۔ روایت حسن ہے۔
❸ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۷۹۹)۔ ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۰۳)۔ روایت صحیح ہے۔
❹ ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۰۲، ۲۰۱۳)۔ روایت صحیح ہے۔
❺ مسلم، کتاب البر والصلة (۲۵۵۳)۔ بخاری فی ''الادب المفرد'' (۲۹۵)۔

''نیکی' حسن خلق ہے' اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو تیری نسبت سے اس کے متعلق پتہ چل جائے''۔

حلم ووقار

۱۲۶۵۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا:

((إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ)).❶

''آپ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے: حلم اور سنجیدگی''۔

مسلمان کا مسلمان پر حق

۱۲۶۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ)).❷

''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا' مریض کی عیادت کرنا' جنازے میں شریک ہونا' دعوت قبول کرنا' اور چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُلِلّٰه" کہنے والے کو "يَرْحَمُكَ اللّٰه" کہہ کر جواب دینا''۔

۱۲۶۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)).

''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں''۔

عرض کیا گیا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہیں؟''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَ إِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَ إِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَ إِذَا

---

❶ مسلم، كتاب الايمان (۲۵/۱۸).

❷ بخاری، كتاب الجنائز (۱۲۴۰). مسلم، كتاب السلام (۲۱۶۲).

عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَ إِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَ إِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ))۔❶

''جب تمہاری اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کرو' جب وہ تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو' جب تم سے نصیحت (خیر خواہی) طلب کرے تو اسے نصیحت کرو' جب وہ چھینک مارے اور وہ ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ'' کہے تو تم ''یَرْحَمُكَ اللّٰہُ'' کہہ کر جواب دو' جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو''۔

خیر و بھلائی کی راہنمائی کرنا

۱۲۶۸۔ سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول (ﷺ)! میری سواری ہلاک ہو گئی ہے اور میں سفر نہیں کر سکتا' پس آپ (ﷺ) میری سواری کا انتظام فرما دیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا عِنْدِيْ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ))۔

''میرے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں جو میں تجھے سواری کے لیے دے دوں''۔

اتنے میں ایک آدمی نے کہا' میں اسے ایسے شخص کے بارے میں بتاتا ہوں جو اس کی سواری کا انتظام کر دے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))۔❷

''جس شخص نے کسی خیر و بھلائی پر راہنمائی کی تو اسے بھی وہ نیک عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے''۔

۱۲۶۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی سواری طلب کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لیکن اس نے آپ کے پاس کوئی چیز نہ پائی جو آپ اسے سواری کے لیے عطا فرماتے۔ آپ ﷺ نے اسے ایک اور آدمی کے متعلق بتایا تو اس نے اسے سواری دے دی۔ پس وہ (سواری لے کر) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ))۔❸

---

❶ مسلم، کتاب السلام (۲۱۶۲)۔

❷ مسلم، کتاب الامارۃ (۱۸۹۳)۔ ابوداود، کتاب الادب (۵۱۲۹)۔

❸ ترمذی (۲۸۰۸)۔ روایت صحیح ہے۔

''نیکی کی راہنمائی کرنے والا' نیکی کرنے والے کی مانند ہے''۔

مسلمان بھائی کی عزت کا خیال کرنا

۱۲۷۰۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).❶

''جو شخص اپنے بھائی کی عزت بچاتا ہے تو اللہ قیامت کے دن اس کے چہرے کو آگ (جہنم) سے دور رکھے گا''۔

رحم کے متعلق احکامات

۱۲۷۱۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ)).

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا' اللہ اس پر رحم نہیں کرتا''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ)).❷

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا' اللہ اس پر رحم نہیں کرتا''۔

۱۲۷۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، إِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ)).❸

''رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے' تم اہل زمین پر رحم کرو' آسمانوں والا تم پر رحم فرمائے گا''۔

۱۲۷۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مَنْ شَقِيٍّ)).❹

''رحمت صرف کسی بدنصیب شخص سے چھینی جاتی ہے۔/ بدنصیب شخص ہی رحمت سے محروم ہوتا ہے''۔

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم (۱۹۳۱). روایت حسن ہے۔

❷ بخاری، کتاب الادب (۶۰۱۳، ۷۳۷۶). مسلم، کتاب الفضائل (۳۳۱۹).

❸ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٤١). ترمذی (۱۹۲٤). روایت حسن ہے۔

❹ ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۲۳). ابوداؤد (۳۹٤۲).

باہم محبت کرنے، رحم کرنے اور ہم دردی کرنا

۱۲۷۴۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى)).❶

''مومن باہم محبت کرنے، رحم کرنے اور ہم دردی کرنے کے لحاظ سے ایک جسم کی مانند ہیں۔ جب اس کے کسی عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو باقی پورا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے''۔

رحم دلی کے متعلق احکامات

۱۲۷۵۔ سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: سُلْطَانٌ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ ، وَ رَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى ، وَمُسْلِمٌ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ)).❷

''اہل جنت تین قسم کے ہیں: انصاف کرنے والا بامراد بادشاہ، ہر قرابت دار کے ساتھ مہربانی اور نرمی سے پیش آنے والا شخص، اور عیال دار پاک دامن مسلمان''۔

نرمی کے متعلق احکامات

۱۲۷۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).❸

''یقیناً جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو وہ اسے زینت بخشتی ہے۔ اور جب چیز سے نرمی نکال لی جائے تو یہ اسے معیوب بنا دیتی ہے''۔

۱۲۷۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الادب (۶۰۱۱). مسلم، کتاب السیر والصلة والادب (۲۵۸۶). مسند احمد، اول مسند الکوفیین (۴/ ۲۷۰).

❷ مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها (۲۸۶۵). مسند احمد، مسند الشامیین (۴/ ۱۶۲).

❸ مسلم، کتاب البر والصلة والادب (۲۵۹۴). مسند احمد، باقی مسند الانصار (۶/ ۵۸).

((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ)).❶

''یقیناً اللہ مہربان ہے' وہ نرمی اور مہربانی کو پسند کرتا ہے' اور وہ نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور اس کے علاوہ بھی کسی صورت میں عطا نہیں کرتا''۔

۱۲۷۸۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ)).❷

''جسے نرمی سے محروم کر دیا جائے' گویا وہ تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا''۔

مسلمان کا اس کی غیر موجودگی میں دفاع کرنا

۱۲۷۹۔ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو فرمایا:

((أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ ؟)).

''مالک بن دخشم کہاں ہے؟''

اتنے میں ایک آدمی نے کہا:

''وہ تو منافق ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتا''۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ)).❸

''ایسے نہ کہو' کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ کی رضا کی خاطر ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کا اقرار کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) کا اقرار کرتا ہے تو اللہ نے اس پر جہنم کی آگ حرام قرار دے دی ہے''۔

---

❶ مسلم، کتاب البر والصلة والادب (۲۵۹۳).

❷ مسلم، کتاب البر والصلة والادب (۲۵۹۲). ابو داؤد، کتاب الادب (۴۸۰۹).

❸ بخاری، کتاب الصلوٰة (۴۲۴، ۴۲۵). مسلم، کتاب الایمان (۳۳).

مسلمانوں کو ہاتھ اور زبان سے محفوظ رکھنا

۱۲۸۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ)) [1]

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کردہ چیزوں سے باز آ جائے"۔

۱۲۸۱۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے مسلمان افضل ہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ)) [2]

"جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں"۔

۱۲۸۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ)) [3]

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانیں اور اپنے اموال محفوظ سمجھتے ہوں"۔

مسلمان کی پردہ پوشی کرنا

۱۲۸۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [4]

---

[1] بخاری، کتاب الایمان (۱۰)۔ مسلم، کتاب الایمان (۴۰)۔ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲۴۸۱)۔

[2] بخاری، کتاب الایمان (۱۱)۔ مسلم، کتاب الایمان (۴۲)۔

[3] ترمذی، کتاب الایمان (۲۶۲۷)۔ النسائی، کتاب الایمان و شرائعه (۸/ ۱۰۴)۔ روایت صحیح ہے۔

[4] مسلم، کتاب البر والصلة والاداب (۲۵۹۰)۔

''جو بندہ کسی بندے کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

۱۲۸٤۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيٰى مَوْءُودَةً)) ❶

''جس نے کوئی خامی دیکھی اور اس کی پردہ پوشی کی تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے زندہ در گور ہونے والی بچی کو زندگی بخش دی''۔

بیوہ اور مسکین کے لیے تگ و دو کرنے کی فضیلت

۱۲۸۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - وَ أَحْسِبُهُ قَالَ -: وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتِرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ)) ❷

''بیوہ اور مسکین کے لیے تگ و دو کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے''۔ راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو اور وہ اس روزہ دار کی طرح جو افطار نہ کرتا ہو''۔

۱۲۸٦۔ سیدنا صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَ يَقُومُ اللَّيْلَ)) ❸

''بیوہ اور مسکین کے لیے تگ و دو کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی مانند ہے جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے''۔

سخاوت کے متعلق احکامات

۱۲۸۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابو داؤد، کتاب الادب (٤٨٩١)۔ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابو الہیثم کثیر مولی عقبہ مجہول ہے۔ دیکھئے التھذیب (١٢/ ٢٧٠)۔ المیزان (٤/ ٥٨٣)۔

❷ بخاری، کتاب الادب (٦٠٠٧)۔ مسلم، کتاب الزھد والرقائق (٢٩٨٢)۔

❸ بخاری، کتاب الادب (٦٠٠٦)۔ مسلم، کتاب الادب (٤١/ ٢٩٨٢)۔

((اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ عَنِ النَّارِ ، وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ ، وَ جَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ)) ❶

''سخی اللہ' لوگوں اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور آگ (جہنم) سے دور ہوتا ہے۔ جبکہ بخیل شخص' اللہ' لوگوں اور جنت سے بعید ہوتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ جاہل سخی' عابد بخیل کی نسبت اللہ کا زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہوتا ہے''۔

لوگوں کا شکریہ ادا کرنا

۱۲۸۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ)) ❷

''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا' اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا''۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

((لَا يَشْكُرُ اللّٰهُ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسِ)) ❸

''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا' وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا''۔

شفاعت کے متعلق احکامات

۱۲۸۹۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کسی چیز کا سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا:

((إِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَ يَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُوْلِهِ مَا يَشَآءُ)) ❹

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۹۶۱)۔ روایت نہایت ضعیف ہے۔ یہ روایت سعید بن محمد الوراق عن یحییٰ بن سعید عن الاعرج عن ابی ہریرہ کی سند سے مروی ہے۔ وراق متروک الحدیث ہے۔ اور وہ اس حدیث کی روایت میں اضطراب کا شکار ہے۔

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۵٤)۔

❸ ابو داؤد، کتاب الادب (٤٨١١)۔ روایت صحیح ہے۔

❹ صحیح البخاری، کتاب الزکاة۔

''(ضرورت مندوں کی) سفارش کیا کرو' (اس پر) تم اجر پاؤ گے' اور اللہ اپنے نبی کی زبان سے وہی فیصلہ کرائے گا جو وہ چاہے گا''۔

۱۲۹۰۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سفارش کیا کرو' اجر پاؤ گے۔ میں کوئی کام کرنا چاہتا ہوں' لیکن اسے موخر کر دیتا ہوں تا کہ تم سفارش کرو اور اجر پاؤ۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا)).❶

''سفارش کرو' اجر پاؤ''۔

سچ بولنے کی فضیلت

۱۲۹۱۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَ إِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا، وَ إِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَ إِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَ إِنَّ الرَّجُلَ يَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)).❷

''یقیناً صدق' نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے' اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے' آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ لیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ گناہوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے' جبکہ گناہ جہنم کی طرف لے جاتے ہیں' اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے''۔

لوگوں کی باتوں پر صبر کرنا

۱۲۹۲۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّهُ لَيُشْرَكُ بِهِ وَ يَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَ يَرْزُقُهُمْ)).❸

---

❶ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۳۴)۔ روایت صحیح ہے۔

❷ بخاری، کتاب الادب (۶۰۹۴)۔ مسلم، کتاب البر والصلة والادب (۲۶۰۷)۔
ابوداؤد، کتاب الادب (۴۹۸۹)۔

❸ بخاری، کتاب التوحید (۷۳۷۸)۔ مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار (۲۸۰۴/۴۹، ۵۰)۔

''تکلیف دہ بات سن کر صبر کرنے والا اللہ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں، وہ (مشرک) کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے، مگر وہ ان باتوں کے باوجود پھر بھی انہیں عافیت اور روزی عطا کرتا ہے۔''

۱۲۹۳۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی عمر رسید شخص بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ))[1]

''وہ مسلمان جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے، اس سے بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ نہ میل جول رکھتا ہے نہ ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے۔''

صلہ رحمی کے متعلق احکامات

۱۲۹۴۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ))[2]

''صلہ رحمی عرش کے ساتھ معلق ہے۔ وہ کہتی ہے: جو مجھے ملائے اللہ اسے ملائے اور جو مجھے قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔''

۱۲۹۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ))[3]

''رحم، رحمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا، اور جو تجھے قطع کرے گا میں اسے قطع کروں گا۔''

۱۲۹۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَبْسُطَ اللّٰهُ فِي رِزْقِهِ وَ أَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))[4]

---

[1] ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ (۲۵۰۷). ابن ماجه (۴۰۳۲) روایت صحیح ہے۔ صحابی کا نام سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

[2] بخاری، کتاب الادب (۵۹۸۹). مسلم، کتاب البر والصلة والادب (۲۵۵۵).

[3] بخاری، کتاب الادب (۵۹۸۸). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۲۹۵، ۳۸۳).

[4] بخاری، کتاب الادب (۵۹۸۵). ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ (۱۹۷۹).

''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، تعلقات بحال رکھے''۔

۱۲۹۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا))۔[1]

''صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ داری توڑی جائے تو وہ اسے جوڑے''۔

غلاموں سے درگزر کرنا

۱۲۹۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے پوچھا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں خادم سے کس قدر درگزر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُعْفُ عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً))۔[2]

''ہر روز اس سے ستر مرتبہ درگزر کرو''۔

نظر پست رکھنے کے احکامات

۱۲۹۹۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ))۔

''راستوں میں بیٹھنے سے بچو''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں تو ہم مجبور ہیں، وہی تو ہماری بیٹھنے اور بات چیت کرنے کی جگہیں ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْجُلُوسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ))۔

''اچھا پھر اگر ایسی ہی کوئی مجبوری ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] بخاری، کتاب الادب (۵۹۹۱). ابوداؤد، کتاب الزکاۃ (۱۶۹۷). ترمذی، کتاب البر والصلۃ (۱۹۰۸).

[2] ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۶۴). ترمذی، کتاب البر والصلۃ (۱۹۴۹). روایت حسن ہے۔

((غَضُّ الْبَصَرِ وَ كَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).❶

''نگاہیں پست رکھنا' تکلیف نہ پہنچانا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا''۔

کثرت و بہتات کے متعلق احکامات

۱۳۰۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ)).❷

''مومن سادہ لوح شریف ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکہ باز ذلیل ہوتا ہے''۔

مسلمان کی ضرورتیں پوری کرنا

۱۳۰۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَ مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).❸

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے ظلم کے سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے کے درپے ہوتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیا کی کوئی مصیبت دور کرتا ہے تو اللہ اس سے قیامت کے دن کی کوئی تکلیف دور کرے گا۔ جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرتا ہے تو اللہ اسے دنیا و آخرت میں آسانی فراہم کرے گا۔ جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

❶ بخاری، کتاب المظالم والغضب (٢٤٦٥). مسلم، کتاب اللباس والزينة (٢١٢١). ابوداؤد، کتاب الادب (٤٨١٥).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٧٩٠). ترمذی، کتاب البر والصلة (١٩٦٤). روایت حسن ہے۔

❸ بخاری، کتاب المظالم والغضب (٢٤٤٢). مسلم، کتاب البر والصلة والاداب (٢٥٨٠). ابوداؤد، کتاب الادب (٤٨٩٣).

یتیم کی کفالت کرنے کے متعلق احکامات

۱۳۰۲۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا ۔ وَ أَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ فَرَّجَ بَيْنَهُمَا ۔)) ❶

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔ اور ان دونوں کے درمیان کشادگی (فرق) پیدا کی''۔

۱۳۰۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ)) ❷

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دونوں (انگلیوں) کی طرح ہوں گے''۔

غصے پر قابو پانے کے متعلق احکامات

۱۳۰٤۔ سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)) ❸

''جو شخص اپنا غصہ نکالنے (اسے نافذ کرنے) کے باوجود غصے پر قابو پالے تو اللہ قیامت کے دن تمام مخلوق کی موجودگی میں اسے بلائے گا اور اسے اپنی پسند کی حور منتخب کرنے کا اختیار دے گا''۔

لوگوں سے برائی دور کرنا

۱۳۰۵۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الادب (٦٠٠٥). ابوداؤد، کتاب الادب (٥١٥٠).

❷ مسلم، کتاب الزهد والرقائق (٢٩٨٣).

❸ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٧٧٧).
ترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم (٢٠٢١). روایت حسن ہے۔

((اَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)).

''اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔

میں نے عرض کیا' کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَ أَكْثَرُهَا ثَمَنًا)).

''جو اپنے مالک کے ہاں انتہائی نفیس اور زیادہ قیمتی ہو''۔

میں نے عرض کیا' اگر میں نہ کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تُعِيْنُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ)).

''پھر کسی کاریگر کی مدد کر یا کسی بے ہنر کو کوئی کام سکھا دے''۔

میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتائیں کہ اگر میں کوئی عمل نہ کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهُ صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ)).❶

''لوگوں کو اپنی شر اور تکلیف سے بچاؤ' اس لیے کہ تمہاری طرف سے اپنے اوپر ایک صدقہ کرنا ہے''۔

مسلمان کو کپڑا پہنانا

۱۳۰۶۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سائل ان کے پاس آیا تو اس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کہا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: تم نے سوال کیا ہے اور سائل کا حق ہوتا ہے۔ اس لیے ہم پر حق ہے کہ ہم تجھ سے صلہ رحمی کریں۔ پس انہوں نے اسے کپڑا دیا۔ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ)).❷

''اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑے پہنائے تو جب تک ان کپڑوں میں سے کوئی ایک ٹکڑا بھی اس کے جسم پر رہے گا تو وہ (پہنانے والا) اللہ کے حفظ وامان میں رہے گا''۔

---

❶ بخاری، کتاب العتق (٢٥١٨). مسلم، کتاب الایمان (١٣٦).

❷ ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ (٢٤٨٤). روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں خالد بن طہمان ضعیف الحدیث ہے۔

لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنے کے احکامات

۱۳۰۷۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))۔❶

”کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ہی ملو (یہ بھی نیکی ہے)“۔

۱۳۰۸۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَ إِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَ اغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ))۔❷

”تم میں سے کوئی شخص نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر نہ سمجھے، اور اگر اسے کوئی نیکی کا کام نہ ملے تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کر لے۔ اور جب تم گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ بنا لیا کرو اور اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی بھیج دیا کرو“۔

۱۳۰۹۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))۔❸

”کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھیں، اگرچہ وہ آپ کا اپنے (دینی) بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہی کیوں نہ ہو“۔

اہل خانہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

۱۳۱۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ أَخْلَاقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ))۔❹

”مومنوں میں سے سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سے اچھے اخلاق والا اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ زیادہ نرمی اور مہربانی کرنے والا ہے“۔

---

❶ مسلم، کتاب البر والصلة والادب (٢٦٢٦).

❷ ترمذی، کتاب الاطعمة (١٨٣٣). روایت صحیح ہے۔

❸ مسلم، کتاب البر والصلة والادب (٢٦٢٦). ترمذی، کتاب الاطعمة (١٨٣٣).

❹ ترمذی، کتاب الایمان (٢٦١٢). مسند احمد، باقی مسند الانصار (٦ / ٤٧). روایت حسن ہے۔

مصافحہ کرنے کے احکامات

١٣١١۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا)). ❶

''جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں، اور وہ اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو انہیں بخش دیا جاتا ہے''۔

١٣١٢۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ وَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)). ❷

''جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے الگ ہونے سے پہلے ہی انہیں بخش دیا جاتا ہے''۔

١٣١٣۔ سیدنا عطاء الخراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَصَافَحُوا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوا وَيَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ)). ❸

''مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ وحسد جاتا رہے گا، آپس میں تحائف دیا کرو، اس سے محبت پیدا ہوگی اور رنجش جاتی رہے گی''۔

غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھنے کے احکامات

١٣١٤۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)). ❹

''بہادر وہ نہیں جو پچھاڑ دے، بلکہ بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے''۔

١٣١٥۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ ؟)).

---

❶ ابوداؤد، کتاب الادب (٥٢١١). البیهقی (٧/ ١٦٠).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (٥٢١٢). ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب (٢٧٢٧).

❸ موطا (٢/ ٩٠٨)، حدیث (١٦). حافظ زیلعی نے نصب الرایہ (۴/ ۱۲۱) میں اسے مرسل کہا ہے۔

❹ بخاری، کتاب الادب (٦١١٤). مسلم، کتاب البر والصلة والادب (١٠٧/ ٢٦٠٩).

’’تم اپنے میں سے غالب رہنے والا شخص کسے شمار کرتے ہیں؟‘‘

ہم نے عرض کیا: جس پر کوئی غالب نہ آ سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))[1]

’’اس طرح نہیں، بلکہ وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے‘‘۔

مسلمان بھائی کی مدد کرنے کے احکامات

۱۳۱۶۔ سیدنا جابر و ابوطلحہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ ، وَمَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَتُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِي نُصْرَتَهُ))[2]

’’جو مسلمان کسی مسلمان آدمی کو ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دے جہاں اس کی بہت زیادہ مذمت اور اسے سب و شتم کیا جا رہا ہو اور اس کی بے عزتی کی جا رہی ہو، تو اللہ ایسے شخص کو بھی ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دے گا جہاں وہ اپنی مدد ہونا پسند کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرتا ہے جہاں اس کی بے عزتی کی جاتی ہے اور اس کی خوب مذمت اور سب و شتم ہوتی ہے تو اللہ اس کی ایسے موقع پر مدد کرے گا جہاں وہ چاہتا ہے کہ اس کی مدد کی جائے‘‘۔

نیک چلن کے متعلق احکامات

۱۳۱۷۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَ عِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))[3]

---

[1] ابوداؤد، كتاب الادب (٤٧٧٩).
مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابه (١/ ٤٩٧) حديث (٣٦٢٥).

[2] ابوداؤد، كتاب الادب (٤٨٨٤).
مسند احمد، اول مسند المدنيين اجمعين (٤/ ٣٩) حديث (٦٣٧٤).

[3] ابوداؤد، كتاب الادب (٤٧٧٦).

"نیک چلن، اچھی ہیئت اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے"۔

وعدہ پورا کرنے کے متعلق احکامات

۱۳۱۸۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ سفید جوان تھے۔ اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ سے مشابہت رکھتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کریں۔ انہوں نے کہا: آپ سفید سرخی مائل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا۔ ہم لینے گئے تو آپ کی وفات ہوگئی اس لیے ہمیں کچھ بھی نہ ملا۔ پس جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے عہد کیا ہو تو وہ آئے اور وہ چیز لے جائے۔ تو میں کھڑا ہوا اور اس کے متعلق انہیں بتایا تو آپ نے وہ (اونٹ) ہمیں دینے کا حکم فرمایا۔❶

ایسے لوگوں کی باتیں سننا جسے وہ ناپسند کرتے ہوں

۱۳۱۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))❷

"جو شخص ایسے لوگوں کی بات پر کان لگائے جو اپنی بات کسی کو سنانا ناپسند کرتے ہوں، تو اس کے کانوں میں، روز قیامت، سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا"۔

لوگوں کی آبروریزی کرنے کی ممانعت

۱۳۲۰۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَرْبَا الرِّبَا اسْتِطَالَةٌ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ))❸

"لوگوں کی ناحق آبروریزی کرنا سب سے بڑی زیادتی ہے"۔

---

❶ بخاری، کتاب المناقب (۳۵٤۳). مسلم، کتاب الفضائل (۱۰۷/ ۲۳٤۳).

❷ بخاری، کتاب التعبیر (۷۰٤۲). ابوداؤد، کتاب الادب (٥۰۲٤).

❸ ابوداؤد، کتاب الادب (٤۸۷٦). مسند احمد، مسند العشرة المبشرین بالجنة (۱/ ۲٤۱).

پڑوسی کے متعلق وصیت کرنے کے احکامات

۱۳۲۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوْصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)).❶

''جبریل (علیہ السلام) پڑوسی کے متعلق مسلسل مجھے وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اس (پڑوسی) کو وارث قرار دے دے گا''۔

پڑوسی کو اذیت پہنچانے کی ممانعت

۱۳۲۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذْهَبْ فَاصْبِرْ)). ''جاؤ صبر کرو''۔

پس وہ دو یا تین مرتبہ آپ کے پاس (شکایت لے کر) آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ)).

''جاؤ اور اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو''۔

پس اس شخص نے ایسے ہی کیا۔ لوگ اس کے پاس سے گزرتے اور اس سے دریافت کرتے تو وہ انہیں اپنے پڑوسی کے سلوک کے بارے میں بتاتا۔ لوگ اس پر لعن طعن کرتے۔ پس اللہ نے بھی اس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ بعض لوگ اسے بددعائیں دیتے۔ پس پھر وہ شخص اپنے پڑوسی کے پاس آیا اور کہنے لگا، واپس آجاؤ آئندہ آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔❷

مسلمان کو حقیر سمجھنے کی ممانعت

۱۳۲۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

---

❶ بخاری، کتاب الادب (٦٠١٤). مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (١٤٠/ ٢٦٢٤).

❷ ابو داؤد، کتاب الادب (٥١٥٣).

حَرَامٌ ، دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا إِلٰى أَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ . . .))❶

''کسی شخص کو برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' مسلمان مکمل طور پر دوسرے مسلمان پر حرام ہے' اس کی جان' اس کی عزت اور اس کا مال اس پر حرام ہے' بے شک اللہ تمہارے جسموں' تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا' بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے''۔

گفتگو میں مبالغہ آرائی کی ممانعت

۱۳۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ))❷

''اللہ مبالغہ آرائی سے گفتگو کرنے والے آدمیوں کو ناپسند کرتا ہے' جو اپنی زبان کو اس طرح بل دیتا ہے جس طرح گائے اپنی زبان کو گھاس کھاتے وقت لپیٹتی ہے''۔

۱۳۲۵۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَحَلَّكُ الْكَلَامَ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَحَلَّكُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا))❸

''اللہ اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو بڑا زبان دراز ہو' وہ اپنی زبان سے باتوں کو اس طرح لپیٹے جیسے گائے اپنی زبان سے گھاس لپیٹتی ہے''۔

فحش کلامی کی ممانعت

۱۳۲۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ))❹

''حیاء ایمان کا حصہ ہے' اور ایمان کا انجام جنت ہے' جبکہ فحش کلامی' سخت دلی اور لوگوں سے دوری کا

❶ مسلم، کتاب البر والصلة والادب (۳۲/ ۲۵۶۴).

❷ ترمذی، کتاب الادب (۲۸۵۳). ابوداؤد (۵۰۰۵).

❸ ترمذی، کتاب الادب (۲۸۵۳).

❹ ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۰۹). حدیث حسن صحیح ہے۔

باعث بنتی ہے اور اس کا انجام جہنم ہے"۔

۱۳۲۷۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَیَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)).❶

"حیاء اور قلت کلام ایمان کے دو حصے ہیں، جبکہ فحش کلامی اور کثرت کلام نفاق کے دو شعبے ہیں"۔

ضرورت سے زائد تعمیر کرنے کی ممانعت

۱۳۲۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلند قبہ دیکھا تو فرمایا:

((مَا هٰذَا ؟)).

"یہ کیا ہے؟"

آپ کے ساتھیوں نے کہا: یہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کا ہے؟ آپ خاموش ہو گئے اور اسے اپنے دل میں رکھا۔ اتنے میں قبے کا مالک آ گیا۔ اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ کو سلام کیا، لیکن آپ نے اس سے اعراض کیا، اس نے کئی مرتبہ ایسے کیا، حتیٰ کہ اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی محسوس کر لی اور آپ کا اس سے اعراض کرنا بھی اسے معلوم ہو گیا۔ اس آدمی نے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شکایت کی اور کہا۔ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ ناراضی نہیں جان سکا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ باہر تشریف لائے اور انہوں نے تمہارا قبہ دیکھا (اور تو کوئی وجہ نہیں)۔ پس وہ آدمی اپنے قبے کی طرف آیا اور اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی روز دوبارہ باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قبہ نہ دیکھا تو فرمایا:

((مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ ؟)).

"قبے کو کیا ہوا؟"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا، اس کے مالک نے اپنے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی کا سبب پوچھا، تو ہم نے اسے بتا دیا تو اس نے اسے گرا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ إِلَّا مَالَا ، إِلَّا مَالَا)).❷

"جس عمارت کی ضرورت نہ ہو اگر وہ بنائی جائے تو وہ اپنے مالک کے لیے وبال ہے"۔

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۲۷).

❷ ابو داؤد، کتاب الادب (۵۲۳۷).

۱۳۲۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا الْبِنَاءَ وَلَا خَيْرَ فِيهِ))❶

''تعمیر کے سوا ہر قسم کا خرچہ اللہ کی راہ میں ہے، اس (تعمیر کے خرچ) میں کوئی خیر و بھلائی نہیں''۔

۱۳۳۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں چونے سے اپنی دیوار کی لپائی کر رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا هٰذَا يَا عَبْدَاللّٰهِ ؟)).

''عبداللہ! یہ کیا ہے؟''

میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میں اس دیوار کی مرمت و اصلاح کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْأَمْرُ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ))❷

''معاملہ تو اس سے کہیں آسان ہے''۔

تجسس اور تحسس، مقابلہ بازی، باہم حسد کرنے، بغض رکھنے اور باہم قطع تعلقی رکھنے کی ممانعت

۱۳۳۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ، وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَ كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ ، اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ ، اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا ۔ وَ يُشِيرُ إِلٰى صَدْرِهِ ۔ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَ عِرْضُهُ وَمَالُهُ ، وَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ))❸

---

❶ ترمذی (۲۸٤۲).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۲۳۵). ترمذی، کتاب الزهد (۲۳۳۵).

❸ بخاری، کتاب النکاح (۵۱٤۳). مسلم، کتاب النکاح (۳۲/ ۲۵٦٤). الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

''بدگمانی کرنے سے بچو' اس لیے کہ بدگمانی کرنا سب سے بڑا جھوٹ ہے' جاسوسی کرو نہ ٹوہ لگاؤ' باہم بغض رکھو نہ مقابلہ بازی کرو' باہم حسد کرو نہ قطع تعلقی کرو' اور جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے بھائی بھائی بن جاؤ' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' اور آپ اپنے سینے کی طرف اشارہ فرماتے تھے' کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' مسلمان کا مسلمان پر خون' اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے' بے شک اللہ تمہارے جسموں' تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا' لیکن وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے''۔

باہم تفاخر وتعاظم کی ممانعت

۱۳۳۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ تَعَاظُمَهَا بِآبَائِهَا إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ ؛ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى، وَ فَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ ، وَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى آدَمَ مِنْ تُرَابٍ . قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ أُنْثَى -إِلَى قَوْلِهِ- عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾)). ❶

''لوگو! اللہ نے تم سے جاہلیت کا تکبر اور آباؤ اجداد کی عظمت و بڑائی کو ختم کر دیا ہے' لوگ بس دو طرح کے ہیں' نیکوکار متقی شخص جو اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہے' دوسرا فاجر بد بخت جو اللہ عزوجل کے ہاں نہایت حقیر ہے' تمام لوگ آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا﴾''۔

باچھیں ہلا کر گفتگو کرنے کی ممانعت

۱۳۳۳۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَ أَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ)). ❷

---

❶ ترمذی، کتاب التفسیر (۳۲۷۰).

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۱۸).

''تم میں سے مجھے سب سے ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے، جو بہت باتیں کرنے والے اور زبان دراز ہیں''۔

لوگوں کی برائیوں کی ٹوہ لگانے کی ممانعت

۱۳۳۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو بلند آواز سے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ ايْمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ)).❶

''لوگو! جس نے اپنی زبان سے اسلام کا اقرار کیا ہے اور ایمان اس کے دل تک نہیں پہنچا، مسلمانوں کو اذیت پہنچاؤ نہ انہیں عار دلاؤ اور نہ ہی ان کی خامیوں اور عیبوں کے پیچھے پڑو اس لیے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کے عیب کا پیچھا کیا تو اللہ اس کے عیوب کے درپے ہو جائے گا، اور جس کے عیوب کے اللہ درپے ہو جائے تو وہ اسے رسوا کر کے چھوڑے گا، خواہ وہ اپنی سواری پر ہو''۔

۱۳۳۵۔ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ ايْمَانُ فِي قَلْبِهِ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ)).❷

''ایمان لانے والا اپنی زبان سے ایمان لاتا ہے، جبکہ ایمان اس کے دل میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی باہم غیبت کیا کرو نہ ان کے عیوب کے درپے ہوا کرو، اس لیے کہ جو شخص ان کے عیوب کے درپے ہوگا تو اللہ اس کے عیوب کے درپے ہوگا، اور اللہ جس کے عیوب کے درپے ہو جائے تو وہ اسے اس کے گھر میں رسوا کر کے چھوڑے گا''۔

۱۳۳۶۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ آدمی رات کے وقت اپنے اہل وعیال کے پاس آئے تاکہ وہ ان کی کسی خیانت یا کمزوری پر مطلع ہو جائے۔❸

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۳۲).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۸۸۰).

❸ بخاری، کتاب الحج (۱۸۰۱). مسلم، کتاب الرضاع (۱۸۴/ ۷۱۵).

مسلمان کو عار دلانے کی ممانعت

۱۳۳۷۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ)).

''جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو کسی گناہ کی عار دلائی تو وہ شخص مرنے سے پہلے وہ عمل ضرور کرے گا''۔

احمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''جس نے گناہ کیا تھا، اس نے اس سے توبہ کر لی''۔ ❶

۱۳۳۸۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت فرمائیں۔ پھر انہوں نے طویل حدیث بیان کی، اور اس کے آخر میں فرمایا:

((وَ إِنِ امْرِئٌ شَتَمَكَ أَوْ عَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَ بَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ)). ❷

''اگر کوئی آدمی، تجھے گالی دے یا تمہاری کسی کمزوری کے بارے میں، جس کا اسے علم ہے، تجھے عار دلائے، تو تم اس کے بارے میں جو جانتے ہو، اس کے بارے میں تم اسے عار نہ دلاؤ، کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہوگا''۔

دو آدمیوں کا تیسرے شخص کی موجودگی میں سرگوشی کرنا منع ہے

۱۳۳۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ)). ❸

''جب تین افراد ہوں تو دو، تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں''۔

۱۳۴۰۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ

---

❶ ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع (۲۵۰۵). اس کی سند متصل نہیں، خالد بن معدان کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

❷ ابو داؤد، کتاب اللباس (۴۰۸۴). مسند احمد، مسند المكيين ۵/ ۷۸، حدیث (۲۰۶۵۹).

❸ بخاری، کتاب الاستئذان (۶۲۸۸). مسلم، کتاب السلام (۳۶/ ۲۱۸۳).

ذَلِكَ يُحْزِنُهُ، وَلَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَصِفُهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا))❶

''جب تم تین افراد ہو تو دو' تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں' حتیٰ کہ وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں۔ یہ چیز (دو کا تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا) اس کے لیے پریشانی کا باعث ہوگی' اور عورت' عورت کے ساتھ مل کر اس کی باتیں اپنے خاوند سے بیان نہ کرے' گویا کہ وہ (آدمی) اس (عورت) کو دیکھ رہا ہے''۔

مسلمان کو خوف زدہ کرنے کی ممانعت

۱۳۴۱۔ سیدنا ابن ابی لیلیٰ' بیان کرتے ہیں' محمد ﷺ کے اصحاب نے ہمیں حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کو سفر کر رہے تھے' تو ان میں سے ایک آدمی سو گیا' پس ان میں سے بعض اس کی رسی لے کر چل دیئے' اس نے اسے پکڑ لیا اور وہ گھبرا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا))❷

''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے''۔

۱۳۴۲۔ عبداللہ بن سائب بن زید بن سائب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا))❸

''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا سامان نہ اٹھائے' مذاق کے طور پر نہ سنجیدگی کے طور پر''۔

ہر سنی سنائی بات بیان کرنے کی ممانعت

۱۳۴۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُ))❹

---

❶ بخاری، کتاب الاستئذان (٦٢٩٠)۔ مسلم، کتاب السلام (٣٨/ ٢١٨٤)۔

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (٥٠٠٤)۔ مسند احمد، باقی مسند الانصار ٥/ ٤٢٤، حدیث (٢٣١٢٨)۔

❸ ابوداؤد، کتاب الادب (٥٠٠٣)۔ مسند احمد، مسند الشامیین (٤/ ٢٧١)، حدیث (١٧٩٦٤)۔

❹ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٩٢)۔ الفاظ اسی کے ہیں۔

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرتا پھرے''۔❶

عریاں ہونے کی ممانعت

١٣٤٤۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيْ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَ حِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلٰى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَ أَكْرِمُوْهُمْ)).❷

''عریاں ہونے سے بچو، اس لیے کہ تمہارے ساتھ جو (فرشتے) ہیں، وہ بیت الخلاء اور جب آدمی اپنی اہلیہ کے پاس جاتا ہے، اس وقت تم سے جدا ہوتے ہیں ورنہ تمہارے ساتھ رہتے ہیں، پس تم ان کا حیا کرو اور ان کی تکریم کرو''۔

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

١٣٤٥۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الْمُسْلِمُ)).❸

''انگور کو کرم نہ کہو، اس لیے کہ کرم تو مسلمان ہے''۔

کثرت کلام کی ممانعت

١٣٤٦۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا ، وَ إِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَ أَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ)).❹

---

❶ اس کی اصل صحیح مسلم میں ان الفاظ کے ساتھ ہے: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرتا پھرے''۔

❷ ترمذی، کتاب الادب (٢٨٠٠).

❸ بخاری، کتاب الادب (٦١٨٢)، مسلم، الالفاظ من الادب وغیرها (٨/ ٢٢٤٧).

❹ ترمذی، کتاب البر والصلة (٢٠١٨).

"قیامت کے دن، تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب، اور سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جس کا تم میں سے اخلاق سب سے اچھا ہے، اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور کثرت کلام کرنے والے، باچھیں کھلا کر باتیں کرنے والے اور متکبر لوگ ہوں گے"۔

مہمان کا میزبان کے پاس تین دن سے زائد رہنا

۱۳۴۷۔ سیدنا ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَ لَيْلَةٌ ، وَمَا أُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ)) ❶

"ضیافت تین ایام ہے، اور اس کے دستور کے مطابق مہمانی ایک دن رات ہے، اور اس کے بعد وہ اس پر جو خرچ کرے گا وہ صدقہ ہے، اور اس (مہمان) کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے پاس اس قدر قیام کرے کہ اسے تنگ کر دے"۔

حسد کرنے کی ممانعت

۱۳۴۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ۔ أَوْقَالَ :۔ الْعُشْبَ)) ❷

"حسد سے بچو، اس لیے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی یا فرمایا گھاس کو کھا جاتی ہے"۔

۱۳۴۹۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ؛ اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ ، وَهِيَ الْحَالِقَةُ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا ، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوْا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا تَحَابُّوْنَ بِهِ أَفْشُوا السَّلَامَ

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة الخ (۱۹۶۸). مسلم، کتاب اللقطة (۱۴/ ۱۷۲۶).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۹۰۳).

بَيْنَكُمْ))۔❶

''تم میں پہلی امتوں کی بیماری سرایت کر گئی ہے' حسد اور بغض اور وہ مونڈنے والی ہے' اور میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بال مونڈتی ہے' بلکہ وہ دین کو ختم کرتی ہے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جب تک تم مومن نہ بن جاؤ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے' اور جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو مومن نہیں بن سکتے۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس وجہ سے تم آپس میں محبت کرنے لگو گے۔ آپس میں کثرت سے سلام کرو''۔

۱۳۵۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ))۔❷

''بندے کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

جھگڑے کی ممانعت

۱۳۵۱۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے کے پاس کسی جھگڑے کا شور وغل سنا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَ إِنَّمَا يَأْتِينِي الْخَصَمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا))۔❸

''میں بھی ایک انسان ہوں' میرے پاس جھگڑا آتا ہے' تو ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے کی نسبت زیادہ بلیغ انداز میں بات کر سکتا ہو اور میں اسے سچا سمجھ کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں' اگر میں کسی کو کسی مسلمان کا حق دے دوں تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے چاہے تو وہ اسے لے لے یا اسے چھوڑ دے''۔

۱۳۵۲۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ

---

❶ ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع (۲۵۱۰).
مسند احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة (۱/ ۲۰۸) حديث (۱۴۱۶).

❷ نسائی فی الجهاد ۶/ ۱۱ باب فضل من عمل فی سبيل الله قدمه.

❸ بخاری، کتاب المظالم والغصب (۲۴۵۸). مسلم، کتاب الاقضية (۵/ ۱۷۱۳).

بَعْضٍ فَأَقْضِي نَحْوَ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ))❶

''میں ایک انسان ہوں' اور تم میرے پاس اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو' ممکن ہے کہ تم میں ایک' دوسرے کی نسبت اپنی دلیل کے ہر پہلو سے زیادہ واقف ہو اور میں جو سنوں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں' پس اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا حق دے دوں تو میں اس کے لیے آگ کا ٹکڑا کاٹ رہا ہوں''۔

۱۳۵۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَّا تَزَالُ مُخَاصِمًا))❷

''تیرے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ تو جھگڑا کرتا رہے''۔

۱۳۵٤۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ أَلَدُّ الْخَصِمُ))❸

''انتہائی جھگڑالو شخص' اللہ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہے''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ خَاصَمَ عَلَى بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِي سُخْطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ)).

''جو شخص جانتے بوجھتے ناجائز جھگڑا کرتا ہے' تو وہ جب تک اس سے الگ نہیں ہو جاتا' اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے''۔

خیانت کی ممانعت

۱۳۵۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا ؛ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ، وَ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَ إِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ))❹

''جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ پکا منافق ہے' اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو' تو اس

---

❶ بخاری، المظالم والغصب (۲٦۸۰). مسلم، کتاب الاقضیة (۵/ ۱۷۱۳).

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۹٤). امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❸ بخاری، کتاب الاحکام (۷۱۸۸). مسلم، کتاب العلم (۵/ ۲٦٦۸).

❹ بخاری، کتاب الایمان (۳٤). مسلم، کتاب الایمان (۱۰٦/ ۵۸).

میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی حتیٰ کہ وہ اس خصلت کو ترک کر دے۔ ❶ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے ❷ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ❸ جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور ❹ جب جھگڑا وغیرہ کرے تو گالی گلوچ کرے۔''

۱۳۵۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا))❶

''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں شراکت داروں میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے، پس جب وہ اس سے خیانت کرتا ہے تو میں ان سے الگ ہو جاتا ہوں''۔

۱۳۵۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ))❷

''جو شخص تیرے پاس امانت رکھے تو اس کو امانت لوٹا دے، اور جو شخص تجھ سے خیانت کرے، تو اس سے خیانت نہ کر''۔

وعدہ خلافی کی ممانعت

۱۳۵۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا ائْتُمِنَ خَانَ))❸

''منافق کی تین نشانیاں ہیں، خواہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور سمجھے کہ وہ مسلمان ہے، ❶ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ❷ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور ❸ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے''۔

۱۳۵۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۳۸۳).

❷ ابوداؤد، کتاب البیوع (۳۵۳۵). ترمذی، کتاب البیوع (۱۲۶٤). حدیث حسن غریب ہے۔

❸ بخاری، کتاب الشهادات(۲٦۸۲). امام بخاری رحمہ اللہ نے ''اگرچہ نماز پڑھے، روزہ رکھے اور وہ سمجھے کہ وہ مسلمان ہے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ مسلم، کتاب الإیمان (۱۰۹/ ۵۹). حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

((لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ))❶

''اپنے بھائی سے جھگڑا کر نہ مزاح اور نہ ہی اس سے وعدہ کر کے خلاف ورزی کر''۔

مسلمان کو بے یار و مددگار چھوڑنے کی ممانعت

۱۳۶۰۔ سیدنا جابر و ابوطلحہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ ، وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ))❷

''اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کی بے حرمتی اور بے عزتی ہو رہی ہو تو اللہ اس شخص کو ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دے گا' جہاں وہ چاہتا ہو گا کہ اس کی مدد کی جائے' اور اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرتا ہے جہاں اس کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جا رہی ہو تو اللہ اس کی ایسے موقع پر مدد فرمائے گا جہاں وہ چاہتا ہو گا کہ اس کی مدد کی جائے''۔

برائی کے ارتکاب کی ممانعت

۱۳۶۱۔ امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' مجھے یہ خبر ملی ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم صالحین کے ہوتے ہوئے ہلاک کر دیئے جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ))❸

''ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی''۔

۱۳۶۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۹۵). حدیث حسن غریب ہے۔

❷ ابو داؤد، کتاب الادب (٤٨٨٤). مسند احمد، اول مسند المدنيين اجمعين (٤/ ٣٩) حديث (١٦٣٧٤).

❸ الموطا، كتاب الجامع (٢/ ٩٩١) حديث (٢٢).

((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي))❶

''تم میں سے کوئی شخص (بدہضمی کی وجہ سے) یوں نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا ہے' بلکہ یوں کہے' میرا نفس بدمزہ ہو گیا ہے''۔

کسی کو بھڑکانے، خراب کرنے کی ممانعت

۱۳۶۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا ، أَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهِ))❷

''جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں''۔

۱۳۶۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ))❸

''مومن سادہ لوح سخی ہوتا ہے جبکہ بدکار شخص مکار بخیل ہوتا ہے''۔

دورخی اختیار کرنے کی ممانعت

۱۳۶۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَجِدُوْنَ مَنْ هُوَ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ))❹

''تم اللہ کے ہاں سب سے برا شخص اسے پاؤ گے جو دورخی اختیار کرتا ہے' جو ان کے پاس آتا ہے تو ایک چہرے کے ساتھ اور ان کے ساتھ ایک چہرے کے ساتھ''۔

۱۳۶۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الادب (۶۱۷۹). مسلم، الالفاظ من الادب وغیرها (۱۶/ ۲۲۵۰).

❷ ابو داؤد، کتاب الطلاق (۲۱۷۵).

❸ ابو داؤد، کتاب الادب (۴۷۹۰). ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۶۴).

❹ بخاری، کتاب الادب (۶۰۵۸). مسلم، کتاب الامارة (۹۸/ ۲۵۲).

((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُو الْوَجْهَيْنِ))❶

''اللہ کے ہاں قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہوگا جو دورخی اختیار کرتا ہے''۔

۱۳۶۷۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ))❷

''جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے (دورخا) تو قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی''۔

مسلمان پر الزام لگانا منع ہے

۱۳۶۸۔ سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ ، وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ))❸

''جس شخص نے کسی مومن کو کسی منافق سے بچایا' تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مبعوث فرمائے گا جو قیامت کے دن اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا' اور جس شخص نے کسی مسلمان پر الزام تراشی کی' اور وہ اس کے ذریعے اس کی برائی چاہتا ہو تو اللہ اس کو جہنم کے پل پر روک لے گا حتیٰ کہ وہ (سزا بھگتنے کے بعد) اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے گا''۔

مسلمان کو فاسق کہنے کی ممانعت

۱۳۶۹۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ أَوْ يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ))❹

---

❶ ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۲۵)، حدیث حسن صحیح ہے۔

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۸۷۳)۔ الدارمی، کتاب الرقاق (۲۷۶۴)۔

❸ ابوداؤد، کتاب الادب ([illegible])۔

❹ بخاری، کتاب الادب (۶۰۴۵)۔ مسند احمد، مسند الانصار (۵/ ۲۱۵)، حدیث (۲۱۶۲۶)۔

''اگر کوئی آدمی کسی کو فسق یا کفر کا الزام دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہو تو پھر یہ کلمہ اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے''۔

مسلمان کو گالی دینے کی ممانعت

۱۳۷۰۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)).[1]

''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے''۔

۱۳۷۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْأَوَّلِ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ ۔ فَعَلَى الْبَادِئُ مِنْهُمَا حَتَّى يَتَعَدَّي الْمَظْلُوْمُ)).[2]

''گالی دینے والے دو افراد جو کچھ کہتے ہیں، اس کا گناہ پہلے شخص پر ہوتا ہے''۔ اور ایک روایت میں ہے: ''(اس کا گناہ) ان دونوں میں سے پہلے کرنے والے پر ہوتا ہے، حتیٰ کہ مظلوم زیادتی کرنے پر اتر آئے''۔

ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

۱۳۷۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ هٰذِهِ الرِّيْحَ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِيْ بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا وَاسْتَعِيْذُوْا مِنْ شَرِّهَا)).[3]

''یہ ہوا اللہ کی رحمت ہے، یہ رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو اسے برا بھلا نہ کہو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی، اور اس کے شر سے پناہ طلب کرو''۔

---

[1] بخاری، کتاب الایمان (٤٨). مسلم، کتاب الایمان (١١٦/ ٦٤).

[2] مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (٦٨/ ٢٥٨٧). ابو داؤد، کتاب الادب (٤٨٩٤). مسند احمد، باقی مسند المكثرين (٢/ ٣١٥).

[3] ابو داؤد، کتاب الادب (٥٠٩٧). ابن ماجه، کتاب الادب ٣٧٢٧).

رنجش و دشمنی رکھنے کی ممانعت

۱۳۷۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَفْتَحُ أَبْوَابَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْإِثْنَيْنِ ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا))[1]

''جمعرات اور سوموار کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں' پس اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنے والے ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے' سوائے اس شخص کے جس کی اپنے بھائی سے رنجش و دشمنی ہو۔ پس کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ وہ دونوں صلح کرلیں''۔

۱۳۷۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اتْرُكُوا أَوْ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا))[2]

''جمعہ میں' سوموار اور جمعرات کے روز' دو مرتبہ لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں' پس ہر مومن بندے کو معاف کردیا جاتا ہے' سوائے اس بندے کے جس کی اپنے بھائی سے دشمنی ہو۔ اور کہا جاتا ہے' ان دونوں کو چھوڑ دو یا ان کے معاملے کو موخر رکھو حتیٰ کہ وہ دونوں رجوع (صلح) کرلیں''۔

شر کی ممانعت

۱۳۷۵۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی' پس جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے' پس جب وہ بیٹھ گیا تو آپ پوری توجہ اور خندہ پیشانی کے ساتھ اسے پیش آئے' جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو آپ نے اس کے متعلق یوں یوں فرمایا تھا' پھر آپ پوری توجہ اور خندہ پیشانی کے ساتھ اسے پیش آئے' (وجہ کیا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (۳۵/ ۲۵٦٥). ابوداؤد، كتاب الآداب (٤٩١٦).

[2] مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (۳٦/ ۲۵٦٥).

((يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَاحِشًا ، إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهِ))[1]

''عائشہ (رضی اللہ عنہا)! آپ نے مجھے کب بدکلامی کرتے ہوئے پایا' روزِ قیامت' اللہ کے ہاں سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اس کے ساتھ میل جول ختم کر دیں''۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے:

((مِنْ شَرِّ النَّاسِ الَّذِيْنَ يُكْرَمُوْنَ اِتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ)).

''لوگوں میں سے برے لوگ وہ ہیں جن کی زبانوں (کے شر) سے بچنے کے لیے ان کی تکریم کی جاتی ہے''۔

بخل کی ممانعت

۱۳۷۶۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ يَسْفِكُوْا دِمَائَهُمْ وَ اسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ))[2]

''ظلم سے بچو' اس لیے کہ ظلم' روزِ قیامت' ظلمات کا باعث ہوگا' اور بخل سے بچو' کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا' اس نے انہیں اپنے خون بہانے اور اپنے محارم کو حلال جاننے پر تیار کیا''۔

۱۳۷۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَ جُبْنٌ خَالِعٌ))[3]

''آدمی میں جو بری خصلتیں ہیں' وہ طمع کے ساتھ لالچ اور دل نکال دینے والی نامردی''۔

۱۳۷۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا ، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا)).

''کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کی راہ (جہاد) والی غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔

---

[1] بخاري، كتاب الادب (٦٠٣٢).

[2] مسلم، كتاب البر والصلة والاداب (٥٦/ ٢٥٧٨).

مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٣/ ٣٩٦) حديث (١٤٤٧٤).

[3] ابوداؤد، كتاب الجهاد (٢٥١١). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٢/ ٤٠٤) حديث (٨٠٣٠).

اسی طرح کسی بندے کے دل میں بخل اور ایمان اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((فِي قَلْبِ مُسْلِمٍ)).❶

''مسلمان کے دل میں''۔

۱۳۷۹۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: اَلْبُخْلُ وَ سُوْءُ الْخُلُقِ)).❷

''دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی مومن میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں: بخل اور بد اخلاق''۔

مشقت میں ڈالنے کی ممانعت

۱۳۸۰۔ سیدنا ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)).❸

''جو شخص لوگوں کو نقصان پہنچائے گا' اللہ اس وجہ سے اسے نقصان پہنچائے گا' اور جو شخص لوگوں پر مشقت ڈالے گا تو اللہ اس پر سختی اور مشقت ڈالے گا''۔

مسلمان کی مصیبت پر خوش ہونے کی ممانعت

۱۳۸۱۔ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِأَخِيكَ فَيُعَافِيَهُ اللّٰهُ وَ يَبْتَلِيكَ)).❹

''اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر' ہو سکتا ہے کہ اللہ اسے بچا لے اور تمہیں آزمائش سے دوچار کر دے''۔

شعر گوئی کی ممانعت

۱۳۸۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، فضائل الجهاد (۱٦۳۳). النسائی، الجهاد (٦/ ۱۲). ابن ماجه، کتاب الجهاد (۲۷۷٤).

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹٦۱).

❸ ابوداؤد، کتاب الاقضية (۳٦۳۵). ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹٤۰).

❹ ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول اللّٰه ﷺ (۲۵۰٦).

((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)).❶

''اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے حتیٰ کہ پھیپھڑے تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرے''۔

۱۳۸۳۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے، جب ہم عرج کے مقام پر پہنچے تو ایک شاعر شعر کہنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خُذُوا الشَّيْطَانَ ، أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ ، لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)).❷

''شیطان کو پکڑو یا شیطان کو روکو، اگر آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرے''۔

کلام کو مزین کرنے کی ممانعت

۱۳۸٤۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)).❸

''جو شخص مردوں یا لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے کے لیے کلام کو مزین کرنے (نقالی، جگت وغیرہ) کا فن سیکھے تو روز قیامت اللہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل''۔

مومن کو نقصان پہنچانے کی ممانعت

۱۳۸۵۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا وَ مَكَرَ بِهِ)).❹

''وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچاتا ہے اور اس کے ساتھ چالبازی کرتا ہے''۔

---

❶ بخاری، کتاب الادب (٦١٥٥). مسلم، کتاب الشعر (٧/ ٢٢٥٧).

❷ مسلم، کتاب الشعر (٩/ ٢٢٥٩). مسند احمد، باقی مسند المكثرین (١/ ١٢)، حدیث (١١٠٦٣).

❸ ابوداؤد، کتاب الادب (٥٠٠٦).

❹ ترمذی، کتاب البر والصلة (١٩٤١). ابونعیم فی الحلیہ ٣/ ٤٩.

۱۳۸۶۔ سیدنا ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ضَارَّ مُؤْمِناً ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ ، وَمَنْ شَاقَّ مُؤْمِناً شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) ❶

''جو شخص کسی مومن کو نقصان پہنچاتا ہے تو اس وجہ سے اللہ اسے نقصان سے دوچار کر دیتا ہے' اور جو شخص کسی مومن کو مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ اسے مشقت میں ڈال دیتا ہے''۔

چہرے پر مارنے کی ممانعت

۱۳۸۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)) ❷

''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے جھگڑا وغیرہ کرے تو وہ چہرے (پر مارنے) سے بچے''۔

۱۳۸۸۔ سیدنا ابن حاتم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ)) ❸

''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے جھگڑا وغیرہ کرے تو وہ چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے' کیونکہ اللہ عزوجل نے آدم (علیہ السلام) کو اس کی صورت پر تخلیق فرمایا''۔

بدگمانی کرنے کی ممانعت

۱۳۸۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ)) ❹

''بدگمانی سے بچو' کیونکہ بدگمانی' سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے''۔

سختی کرنے کی ممانعت

۱۳۹۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابوداؤد، كتاب الاقضية (٣٦٣٥). ترمذی، كتاب البر والصلة (١٩٤٠).

❷ بخاری، كتاب العتق (٢٥٥٩). مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (١١٢/ ٢٦١٢).

❸ مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (١١٥/ ٢٦١٢).

❹ بخاری، كتاب النكاح (٥١٤٣). مسلم، كتاب المساقات (٢٨/ ٢٥٦٣).

((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَ يُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعَنَفِ ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَا سِوَاهُ))[1]

''بے شک اللہ مہربان ہے' مہربانی' نرمی کو پسند کرتا ہے' وہ نرمی پر جو کچھ عنایت کرتا ہے وہ سختی یا اس کے سوا کوئی اور چیز پر عنایت نہیں کرتا''۔

غیبت کرنے کی ممانعت

۱۳۹۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ ؟)).

''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟''

انہوں نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں' فرمایا:

((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)).

''تمہارا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو''۔

عرض کیا گیا: آپ بتائیں کہ جو میں کہوں' وہ چیز میرے بھائی میں موجود ہو (کیا یہ پھر بھی غیبت ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ ، وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ))[2]

''تم جو کہہ رہے ہو' اگر تو وہ اس میں ہے' تو پھر تم نے اس کی غیبت کی' اور اگر وہ اس میں نہ ہو تو پھر تم نے اس پر بہتان طرازی کی''۔

۱۳۹۲۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' غیبت کیا چیز ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تَذْكُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَسْمَعَ)).

''یہ کہ تم کسی کے متعلق ایسی بات کرو کہ اگر وہ سنے تو اسے ناگوار گزرے''۔

اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! خواہ وہ بات حق سچ ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (۷۷/ ۲۵۹۳).

[2] مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (۷۰/ ۲۵۸۹). ترمذی، كتاب البر والصلة (۱۹۳٤).

مسند احمد، باقي مسند المكثرين (۲/ ۵۰۸، حديث ۹۰۰۸).

((إِذَا قُلْتَ بَاطِلاً فَذٰلِكَ الْبُهْتَانُ)).❶

''اگر تم نے جھوٹ اور باطل کہا' تو پھر یہ بہتان ہے''۔

غصہ کرنے کی ممانعت

۱۳۹۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' مجھے وصیت فرمائیں' لیکن وہ زیادہ نہ ہو۔ یا اس نے کہا: مجھے کوئی مختصر سا حکم فرمائیں تاکہ میں بھولنے نہ پاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَغْضَبْ)).❷

''غصہ نہ کیا کرو''۔

۱۳۹۴۔ سیدنا ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَ إِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَ إِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ)).❸

''غصہ شیطان کی طرف سے ہے' شیطان آگ سے پیدا کیا گیا' اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے' پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضوء کرے''۔

۱۳۹۵۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَ إِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)).❹

''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیے' اگر غصہ جاتا رہے تو ٹھیک ورنہ اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

۱۳۹۶۔ سیدنا سلیمان بن صُرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑنے لگے' جبکہ ہم بھی آپ کے پاس تھے۔ ان دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی کو برا بھلا کہہ رہا تھا' غصے کی وجہ سے اس کا

---

❶ موطا، الجامع (۲/ ۹۸۷)، حديث (۱۰).

❷ بخاری، کتاب الادب (۶۱۱۶). ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۲۰). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۶۱۳).

❸ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۷۸۴). کشف الخفاء حدیث (۱۸۰۶).

❹ ابوداؤد، کتاب الادب (۴۷۸۲). مسند احمد، مسند الانصار (۵/ ۱۸۲) حدیث (۲۱۴۰۶).

چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ)).❶

''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں' اگر وہ اسے کہے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے' اگر وہ کہے: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں' تو اس کا سارا غصہ جاتا رہے گا''۔

پس ایک آدمی اس کے پاس گیا تو اسے کہا: شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ اس نے کہا: مجھے کوئی تکلیف یا کوئی دیوانگی ہے۔ تم جاؤ۔

مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی ممانعت

۱۳۹۷۔ حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' عبداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کی مرض الموت میں عیادت کی تو معقل رضی اللہ عنہ نے کہا' میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی ہے:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)).❷

''جس بندے کو اللہ کسی رعیت کی سربراہی عطا کر دے اور وہ اپنی رعیت کی بدخواہی پر فوت ہو جائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے''۔

۱۳۹۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بازار میں غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کر دیا۔ اسے نمی لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟)).

''غلے والے! یہ کیا ہے؟''

اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! اس پر بارش ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ. مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)).❸

---

❶ بخاری، کتاب الادب (٦١١٥). مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (١٠٩/ ٢٦١٠).

❷ بخاری، کتاب الاحکام (٧١٥٠). مسلم، کتاب الایمان (٢٢٧/ ١٤٢).

❸ مسلم، کتاب الإیمان (١٦٤/ ١٠٢)، ترمذی، کتاب البیوع (١٣١٥). ابن ماجه، کتاب التجارات (٢٢٢٤).

''تم نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہ کر دیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں، پس جس نے ہمیں دھوکہ دیا، وہ ہم میں سے نہیں''۔

فحش گوئی کی ممانعت

۱۳۹۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدکلام تھے نہ فحش گو تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا))۔[1]

''تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے تم میں سے اخلاق اچھے ہیں''۔

۱۴۰۰۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ))۔[2]

''جس چیز میں فحش ہو تو وہ اسے بدنما عیب دار بنا دیتا ہے، اور جس چیز میں حیا ہو تو وہ اسے مزین کر دیتا ہے''۔

۱۴۰۱۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ))۔[3]

''روز قیامت، مومن کے ترازو میں حسن خلق سے زیادہ کسی اور چیز کا وزن نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ فحش گو زبان دراز سے بغض (دشمنی) رکھتا ہے''۔

قطع رحمی کی ممانعت

۱۴۰۲۔ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ))۔[4]

---

[1] بخاری، کتاب المناقب (۶۰۲۹)۔ مسلم، کتاب الفضائل (۶۸/۲۳۲۱)۔
[2] ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۷۴)۔ ابن ماجه، کتاب الزهد (۴۱۸۵)۔ مسند احمد (۳/ ۲۰۲)، حدیث (۱۲۶۹۵)۔
[3] ترمذی، کتاب البر والصلة (۲۰۰۲)۔
[4] بخاری، کتاب الادب (۵۹۸۴)۔ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (۱۸/ ۲۵۵۶)۔

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

١٤٠٣۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ ، قَالَ: نَعَمْ. أَمَا تَرْضِيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ؟ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَذَاكِ لَكِ)).

''اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا' حتیٰ کہ جب وہ اس سے فارغ ہو چکا تو صلہ رحمی نے کھڑے ہو کر عرض کی: میرا یوں کھڑا ہونا' اس شخص سے تیری پناہ کے لیے ہے' جو قطع رحمی کرے گا' اللہ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اسے ملاؤں گا (اس پر مہربانی کروں گا) جو تجھے ملائے گا؟ اور میں اس سے قطع تعلق کر لوں گا جو تجھے قطع کرے گا' اس (رحم) نے عرض کیا' کیوں نہیں' بلکہ میں راضی ہوں' اللہ نے فرمایا: پھر ایسے ہی ہوگا''۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِقْرَأُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ - إِلٰى قَوْلِهِ - أَقْفَالُهَا ﴾))[1]

''اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو: عجب نہیں کہ اگر تم حاکم بن جاؤ''۔

سنی سنائی بات کو آگے بیان کرنے کی ممانعت

١٤٠٤۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَ قَالَ ، وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ))[2]

''یقیناً اللہ کو سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے بیان کرنا' مال ضائع کرنے اور کثرت سوال' ناپسند ہے''۔

لوگوں کا کسی آدمی کے لیے کھڑا ہونا منع ہے

١٤٠٥۔ ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' سیدنا معاویہ، سیدنا ابن زبیر اور سیدنا ابن عامر رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو سیدنا ابن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: بیٹھ جائیں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

---

[1] بخاری، کتاب الادب (٥٩٨٧). مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (١٦/ ٢٥٥٤).

[2] بخاری، کتاب فی الاستقراض و اداء الدیون والحجر والتفلیس (٢٤٠٨).
مسلم، کتاب الاقضیة (١٢/ ٥٩٣).

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).❶

''جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے سامنے باادب کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

۱۴۰۶۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ ایک لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تشریف لائے تو ہم آپ ﷺ کے لیے کھڑے ہو گئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا)).❷

''جس طرح عجمی ایک دوسرے کے لیے تعظیماً کھڑے ہوتے ہیں' تو ویسے نہ کھڑے ہوا کرو''۔

۱۴۰۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر انہیں کوئی اور شخص زیادہ محبوب نہیں تھا' لیکن جب وہ آپ ﷺ کو دیکھتے تو آپ ﷺ کے لیے کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے' کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ آپ ﷺ اسے ناپسند کرتے تھے۔❸

حلقے کے وسط میں بیٹھنے کی ممانعت

۱۴۰۸۔ ابومجلز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حلقے کے وسط میں بیٹھ گیا' تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد ﷺ کے فرمان کے مطابق ایسا شخص ملعون ہے۔ یا فرمایا: اللہ نے محمد ﷺ کی زبان پر' حلقے کے وسط میں بیٹھنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔❹

اپنے مومن بھائی سے ایسی بات کہنے کی ممانعت جو اس میں نہیں ہے

۱۴۰۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)).❺

---

❶ ابوداؤد، كتاب الادب (٥٢٢٩). مسند احمد، مسند الشاميين (٤/ ١١٤)، حديث (١٦٨٣٦).

❷ ابوداؤد، كتاب الادب (٥٢٣٠). مسند احمد، باقي مسند الانصار (٥/ ٢٩٩)، حديث (٢٢٢٤٣).

❸ ترمذى، كتاب الادب (٢٧٥٤).

❹ ابوداؤد، كتاب الادب (٤٨٢٦). ترمذى، كتاب الادب (٢٧٥٣).

❺ ابوداؤد، كتاب الاقضية (٣٥٩٧).

مسند احمد، مسند المكثرين من الصحابة (٢/ ٩٦)، حديث (٥٣٨٤).

''جس نے کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کی جو اس میں نہیں' تو اللہ اسے دوزخیوں کی پیپ میں ٹھہرائے گا حتیٰ کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس نے کہا ہے''۔

آدمی کا ''لوگ ہلاک ہو گئے'' کہنے کی ممانعت

۱۴۱۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ))[1]

''جب تم آدمی کو ''لوگ ہلاک ہو گئے'' کہتے ہوئے سنو' تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے''۔

ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے معلوم نہیں کہ ''أَهْلَكَهُمْ'' کاف پر زبر ''اس نے انہیں ہلاک کیا''۔ ہے یا ''أَهْلَكُهُمْ'' کاف پر پیش ''وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے'' ہے۔

آدمی کا ماشاء اللہ اور ماشاء فلان کہنے کی ممانعت

۱۴۱۱۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شَاءَ فُلَانٌ ، وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا: مَا شَاءَ ، ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ))[2]

''یہ نہ کہا کرو' جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا' بلکہ کہا کرو: جو اللہ نے چاہا' پھر فلاں نے چاہا''۔

انسان کا ((جَاشَتْ نَفْسِيْ)) کہنے کی ممانعت

۱۴۱۲۔ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ، وَ لٰكِنْ لِيَقُوْلَ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ))[3]

''تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے' میرا نفس خبیث ہو گیا ہے' بلکہ یوں کہے' میرا جی متلاتا ہے''۔

۱۴۱۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: جَاشَتْ نَفْسِيْ ، وَلٰكِنْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ))[4]

---

[1] مسلم، کتاب البر ٤/ ٢٠٢٤. ابو داؤد، کتاب الادب (٤٩٨٣).

[2] ابو داؤد، کتاب الادب (٤٩٨٠). مسند احمد، باقی مسند الانصار (٥/ ٤٤٩)، حدیث (٢٣٣٢٧).

[3] بخاری، کتاب الادب (٦١٨٠). مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرها (١٧/ ٢٢٥١).

[4] بخاری، کتاب الادب (٦١٧٩). مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرها (١٦/ ٢٢٥٠). ابو داؤد، کتاب الادب (٤٩٧٩).

''تم میں سے کوئی یوں نہ کہے ((خَبُثَتْ نَفْسِيْ))، بلکہ یوں کہے: ((لَقِسَتْ نَفْسِيْ))
(معنی ایک ہی' جی کا متلانا)''۔

لوگوں پر جھوٹ باندھنے کی ممانعت

١٤١٤۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُ)).❶

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے''۔

١٤١٥۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ)).❷

''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے' تو اس سے اٹھنے والے تعفن کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے''۔

١٤١٦۔ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں' ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مومن کذاب ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں''۔❸

١٤١٧۔ سیدنا سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ، وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ)).❹

''سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کرو' جبکہ وہ تمہیں سچا سمجھتا ہو' اور تم اس سے کذب بیانی کر رہے ہو''۔

کثرت سوال کی ممانعت

١٤١٨۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ

---

❶ مسلم، المقدمہ (٥/ ٥). ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٩٢).

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (١٩٧٢). ابونعیم فی الحلیہ (٨/ ١٩٧).

❸ موطا، کتاب الجامع (٢/ ٩٩٠)، حدیث (١٩).

❹ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٧١).

قِيلَ وَقَالَ، وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ))۔❶

''اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنا' خود نہ دینا اور دوسروں سے مانگتے رہنا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا' حرام قرار دیا ہے' جبکہ سنی سنائی بات کو آگے پہنچانا' کثرت سوال اور بربادی مال کو تمہارے لیے ناپسند فرمایا ہے''۔

لعنت بھیجنے کی ممانعت

۱٤١۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔❷

''لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہ بن سکیں گے نہ سفارشی''۔

۱٤٢۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا))۔❸

''صدیق (راست باز شخص) کی یہ شان نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو''۔

۱٤٢۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ))۔❹

''تم ایک دوسرے کو اللہ کی لعنت' اس کے غضب اور جہنم کی لعنت نہ کیا کرو''۔

۱٤٢۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا لَعَنَ الْعَبْدُ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ، فَتَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا ، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ

---

❶ بخاری، کتاب فی الاستقراض واداء الدیون والحجر والتفلیس (٢٤٠٨).
مسلم، کتاب الاقضیة (١٢/ ٥٩٣).

❷ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (٨٥/ ٢٥٩٨).
مسند احمد، من مسند القبائل (٦/ ٤٧١)، حدیث (٢٧٥٩٧).

❸ مسلم، البر والصلة والآداب (٨٤/ ٢٥٩٧).
مسند احمد، باقی مسند المکثرین (٢/ ٤٥٠)، حدیث (٨٤٦٨).

❹ ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٠٦). ترمذی، کتاب البر والصلة (١٩٧٦).

مُسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ ، فَإِذَا كَانَ أَهْلًا لِذٰلِكَ وَ إِلَّا رَجَعَتْ عَلٰى قَائِلِهَا))۔[1]

''جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے' لیکن اس سے پہلے ہی آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' پھر وہ زمین کی طرف نازل ہوتی ہے' لیکن اس کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں' پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے' لیکن جب وہ کہیں راہ نہیں پاتی تو پھر جس شخص پر لعنت کی جاتی ہے اس کی طرف جاتی ہے' اگر وہ اس کے اہل ہو تو ٹھیک ورنہ پھر وہ اس کے کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے''۔

۱٤۲۳۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر تھے' اور ایک انصاری عورت اونٹنی پر سوار تھی' اس نے اسے ڈانٹا اور اس پر لعنت کی' رسول اللہ ﷺ نے اسے سن لیا تو فرمایا:

((خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ))۔

''اس (اونٹنی) پر جو کچھ ہے اسے لے لو اور اس کو چھوڑ دو' کیونکہ وہ ملعونہ ہے''۔

سیدنا عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گویا کہ میں اب اسے لوگوں کے مابین چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں اور اسے کوئی پیش کش نہیں کر رہا۔[2]

۱٤۲٤۔ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک لڑکی اونٹنی پر تھی اور اس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی تھا۔ جب اس نے نبی ﷺ کو دیکھا اور درہ بھی تنگ ہو گیا تو اس نے اونٹنی کو ہانکتے اور ڈانٹتے ہوئے کہا: ''اے اللہ! اس پر لعنت فرما''۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ))۔[3]

''جس اونٹنی پر لعنت ہو' وہ ہمارے ساتھ نہ چلے''۔

کبوتر کے ساتھ کھیلنے کی ممانعت

۱٤۲٥۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتری کا پیچھا کرتے ہوئے اور اس کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

---

[1] ابو داؤد، کتاب الادب (٤٩٠٥).

[2] مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (٨٠/ ٢٥٩٥). ابو داؤد، کتاب الجهاد (٢٥٦١). مسند احمد، اوّل مسند البصريين (٤/ ٥٢٥).

[3] مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (٨٢/ ٢٥٩٦).

((شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً))۔[1]

''شیطان' شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے''۔

نرد (چوسر) کھیلنے کی ممانعت

۱٤۲٦۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ أَوْ النَرْدَ شِيْرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَ دَمِهِ))۔[2]

''جس شخص نے نرد (چوسر) کھیلا تو اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگین کیا''۔

۱٤۲۷۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ أَوِ النَّرْدَ شِيْرِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ))۔[3]

''جس شخص نے چوسر کھیلا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی''۔

انسان کے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے

۱٤۲۸۔ سیدنا ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ مَالَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى. كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ، وَ أَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَ آتِيْهِ))۔[4]

''روز قیامت ایک آدمی کو لایا جائے گا تو اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا' اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی' اور وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح چکی کا گدھا گھومتا ہے' تو جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے' اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں کرتے تھے' اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ کہے گا' کیوں نہیں' میں نیکی کا حکم دیا کرتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا'

---

[1] ابوداؤد، كتاب الادب (٤٩٤٠). ابن ماجه، كتاب الادب (٣٧٦٥).

[2] مسلم، كتاب السفر (١٠/ ٢٢٦٠). ابوداؤد، كتاب الادب (٤٩٣٩).

[3] ابوداؤد، كتاب الادب (٤٩٣٨). ابن ماجه، كتاب الادب (٣٧٦٢). موطا، كتاب الجامع (٢/٩٥٨).

[4] بخاري، كتاب بدء الخلق (٧٠٩٨). مسلم، كتاب الزهد والرقائق (٥١/ ٢٩٨٩).

اور میں برائی سے منع تو کیا کرتا تھا' لیکن خود اس کا ارتکاب کیا کرتا تھا''۔

جھگڑا، تکرار کرنے کی ممانعت

۱۴۲۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرآنِ كُفْرٌ)).❶

''قرآن کے بارے میں تکرار اور جھگڑا کرنا کفر ہے''۔

۱۴۳۰۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ)).❷

''اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا کر نہ اس سے مزاح کر اور نہ ہی اس سے وعدہ کر کے خلاف ورزی کر''۔

۱۴۳۱۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقًّا ، وَ بِبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ إِنْ كَانَ مَازِحًا، وَ بِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ)).❸

''میں اس شخص کے لیے' بہشت کے گرد ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں' جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے' اور اس شخص کے لیے' جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں' جو مزاح کے طور پر بھی جھوٹ بولنا ترک کر دے' اور اس شخص کے لیے' جنت کے اعلیٰ مقام میں ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں' جو اپنے اخلاق سنوار لے''۔

لوگوں کی نقلیں اتارنے کی ممانعت

۱۴۳۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے لیے سیدہ صفیہ (رضی اللہ عنہا) کا پست قد ہونا ہی کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابو داؤد، کتاب السنة (٤٦٠٣). مسند احمد، باقي مسند المكثرين (٢/ ٤٠١)، حديث (٨٠٠٩).

❷ ترمذی، کتاب البر والصلة (١٩٩٥). ابو نعیم، الحلیه (٣/ ٣٤٤).

❸ ابو داؤد، کتاب الادب (٤٨٠٠).

((لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مَزَجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ)).

''آپ نے ایک ایسی بات کہی ہے' اگر وہ سمندر میں ملا دی جائے تو یہ اس کی حالت بدل دے''۔

وہ بیان کرتی ہیں' میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک انسان کی نقل اتاری' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَلِي كَذَا وَ كَذَا)).❶

''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی انسان کی نقل اتاروں خواہ مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے''۔

وضاحت: بعض نے ''محاکاۃ'' کا معنی ''غیبت'' بیان کیا ہے۔ تب ترجمہ یوں ہوگا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میں کسی انسان کی غیبت کروں خواہ مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے''۔

نیک لوگوں سے دشمنی رکھنے کی ممانعت

۱۴۳۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ)).❷

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں''۔

بیابان میں مسافر کو پانی نہ دینے کی ممانعت

۱۴۳۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ؛ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِفَلَاةٍ يَمْنَعُهُ عَنِ ابْنِ السَّبِيلِ)).

''تین قسم کے لوگوں سے روز قیامت اللہ کلام کرے گا' نہ (نظر رحمت سے) ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا' اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے' ایک وہ آدمی جس کے پاس بیابان میں زائد (از ضرورت) پانی ہے لیکن وہ کسی مسافر کو نہیں دیتا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ: أَلْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ ،

---

❶ ابوداؤد، كتاب الادب (٤٨٧٥). ترمذی، صفة القيامة والرقائق والورع الخ (٢٥٠٢).

❷ بخاری، كتاب الرقاق (٦٥٠٢).

وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَ كَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا مَا يُرِيْدُ وَفَى لَهُ، وَ إِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ))❶

''اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: آج میں تمہیں اپنے فضل سے محروم کرتا ہوں، جس طرح تم نے اسے زائد پانی سے محروم کیا تھا' حالانکہ تیرے ہاتھوں نے نہیں پیدا کیا تھا' اور ایک وہ آدمی جو عصر کے بعد کسی آدمی کو سودا بیچتا ہے' اور اس کے سامنے قسم اٹھاتا ہے کہ اس نے اسے اتنی اتنی قیمت پر خریدا ہے' پس وہ شخص اسے سچا سمجھتے ہوئے' وہ چیز اس سے خرید لیتا ہے' حالانکہ وہ (بائع) ایسا نہیں ہوتا' اور ایک وہ آدمی جو صرف دنیا کی خاطر کسی امام کی بیعت کرتا ہے' اگر وہ اس کی چاہت کے مطابق اسے دے دیتا ہے تو وہ اس سے وفا کرتا ہے' اور اگر وہ اسے نہیں دیتا تو پھر وہ اس کی وفا نہیں کرتا''۔

حد سے زیادہ تعریف کرنے کی ممانعت

١٤٣٥۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دوسرے آدمی کی تعریف کرتے ہوئے سنا' جو اس کی حد سے زیادہ تعریف کر رہا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ))❷

''تم نے ہلاک کر ڈالا یا تم نے آدمی کی پشت کاٹ ڈالی''۔

١٤٣٦۔ ہمام بن حارث' مقداد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو مقداد اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے، آپ ضخیم آدمی تھے' اور اس کے چہرے پر کنکریاں پھینکنے لگے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ))❸

''جب تم بہت زیادہ تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈالو''۔

وضاحت: یہ وہ تعریف کرنے والے ہیں جو لوگوں کی تعریف کرنے کو اپنی عادت اور معمول بنا لیتے ہیں' اور

---

❶ بخاری، کتاب الاحکام (٧٢١٢). مسلم، کتاب الایمان (١٠٨/١٧٣).

❷ بخاری، کتاب الادب (٦٠٦٠). مسلم، کتاب الزهد والرقائق (٣٠٠١/٦٧).

❸ مسلم، کتاب الزهد والرقائق (٣٠٠٢/٦٩). ابو داؤد، کتاب الادب (٤٨٠٤). ابن ماجه، کتاب الادب (٣٧٤٢). مسند احمد (٦/٦).

اسے سامان تجارت بنا لیتے ہیں اور اس کے ذریعے ممدوح کو کھاتے رہتے ہیں' جہاں تک کسی اچھے اور بہترین فعل پر' امر محمود کی ترغیب دینے اور لوگوں کو اس کی اقتدا کرنے پر ابھارنے اور آمادہ کرنے کے لیے تعریف کرنا تو جائز ہے' اور یہ نہ قابل مذمت ہے نہ ایسی تعریف کرنے والوں کے زمرے میں آتا ہے۔

۱٤۳۷۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں' دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ۔ مِرَارًا ۔)).

''تیری خرابی ہو' تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی' تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی (آپ ﷺ نے بار بار یہی فرمایا)''۔

پھر فرمایا:

((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ لَهُ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهِ حَسِيبُهُ ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا، أَحْسِبُ كَذَا وَ كَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ)). ❶

''تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی کی ضرور ہی تعریف کرنا چاہے تو وہ یوں کہے' میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں' اور اس کا حساب لینے والا تو اللہ ہی ہے' اور میں اللہ پر کسی کا تزکیہ نہیں کرتا' میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ایسا ہے بشرطیکہ وہ اس کے متعلق جانتا ہو''۔

وضاحت: ''تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی''۔ یعنی تم نے حد سے زیادہ مدح سرائی کر کے اسے ہلاک کر ڈالا' تم نے اس کے سامنے اس کی حقیقت کو بڑھا دیا۔ اب وہ اپنے آپ پر فخر وغرور کرے گا اور اس طرح وہ ہلاک ہو جائے گا۔ پس تم نے جو اس کی مدح سرائی کی' گویا کہ تم نے اس کی گردن کاٹ ڈالی۔

کسی کے کپڑے سے ہاتھ صاف کرنے کی ممانعت

۱٤۳۸۔ سیدنا سعید بن حسن بیان کرتے ہیں' سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کسی گواہی کے سلسلے میں ہمارے پاس تشریف لائے تو کوئی آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تو انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور کہا: نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی ایسے کپڑے سے اپنا ہاتھ صاف کرے جو اس نے نہیں پہنایا' (یعنی وہ اس کی ملکیت نہیں)''۔ ❷

---

❶ بخاری، کتاب الشهادات (۲٦٦۲). مسلم، کتاب الزهد والرقائق (٦٥/ ۳۰۰۰).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب (٤۸۲۷).

پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت

۱۴۳۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنے پیٹ کے بل چت لیٹا ہوا دیکھا تو فرمایا:

((إِنَّ هٰذِهِ ضَجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ))[1]

''اس طرح لیٹنے کو اللہ پسند نہیں کرتا''۔

پردوں کے بغیر چھت پر سونے کی ممانعت

۱۴۴۰۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس کے پردہ نہ ہوں۔[2]

۱۴۴۱۔ عبدالرحمان بن علی بن شیبان اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ ـ حِجَازٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ))[3]

''جو شخص کسی ایسے گھر کی چھت پر رات کے وقت سوئے جس کے پردے نہ ہوں تو اس سے (حفاظت کا) ذمہ اٹھ جاتا ہے''۔

مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رہنے کی ممانعت

۱۴۴۲۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ))[4]

---

[1] ترمذی، کتاب الادب (۲۷۶۸). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۳۸۵)، حدیث (۷۸۸۱).

[2] ترمذی، کتاب الادب (۲۸۵٤).

[3] ابوداؤد، کتاب الادب (۵۰٤۱).

[4] بخاری، کتاب الادب (۶۰۷۷). مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (۲۵/ ۲۵۶۰). ابوداؤد، کتاب الادب (٤۹۱۱). ترمذی، کتاب البر والصلة الخ (۱۹۳۲).

''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلقی کرے' وہ آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے سے اعراض کرتے ہیں' اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے''۔

۱۴۴۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ))۔❶

''کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زائد قطع تعلق رہے' پس جب وہ اس سے ملے تو اسے تین مرتبہ سلام کرے' اگر وہ ہر مرتبہ جواب نہ دے تو وہ اس کے گناہ کا مستحق ٹھہرتا ہے''۔

۱۴۴۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ ، وَ إِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهِجْرِ))۔❷

''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن سے تین دن سے زائد قطع تعلق رہے' اگر تین دن گزر جائیں' اور وہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے' پس اگر تو وہ دوسرا شخص سلام کا جواب دے دے تو پھر اجر میں یہ دونوں شریک ہوں گے' اور اگر وہ سلام کا جواب نہ دے تو وہ گناہ کا مستحق ٹھہرے گا' اور مسلمان قطع تعلقی کے زمرے سے نکل جائے گا''۔

۱۴۴۵۔ ابو خراش سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ))۔❸

''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے سال بھر قطع تعلقی رکھے تو وہ اس کے خون بہانے (قتل کرنے) کے مترادف ہے''۔

لوگوں کی عزتوں کو نقصان پہنچانے کی ممانعت

۱۴۴۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ ابو داؤد، کتاب الادب (۴۹۱۳)۔

❷ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (۲۷/ ۲۵۶۲)۔ ابو داؤد، کتاب الادب (۴۹۱۲)۔ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

❸ ابو داؤد، کتاب الادب (۴۹۱۰)۔

((لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ)).[1]

''جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینوں کو نوچ رہے تھے' میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو لوگوں کے گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے''۔

[1] ابو داؤد، کتاب الادب (٤٨٧٨).

(۴۱) کِتَابُ الِاسْتِئْذَان

گھروں میں جاتے وقت اجازت طلب کرنا

۱٤٤٧۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَ إِلَّا فَارْجِعْ)).❶

''اجازت طلب کرنا تین مرتبہ ہے۔ اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس چلے آؤ''۔

۱٤٤٨۔ ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں، بنو عامر کے ایک شخص نے ہمیں بتایا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے کہا:

''میں اندر آ سکتا ہوں؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا:

((أُخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ: قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ)).

''اس شخص کے پاس جاؤ اور اسے اجازت طلب کرنے کا طریقہ بتاؤ، اسے کہو کہ وہ یوں کہے: السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟''

اس آدمی نے یہ بات سن لی اور کہا:

''السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟''

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔❷

---

❶ بخاری، کتاب الاستئذان، حدیث (٦٢٤٥). مسلم، کتاب الآداب، حدیث (٣٧/ ٢١٥٤).

❷ ابوداؤد، کتاب الادب، حدیث (٥١٧٧).

۱۴۴۹۔ سیدنا کلدۃ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ پس جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے سلام نہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِرْجِعْ وَ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ))❶

''واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟''

سوتے وقت آگ بجھانے کے متعلق احکامات

۱۴۵۰۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رات کے وقت مدینہ میں ایک گھر' اہل خانہ سمیت جل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ))❷

''یہ آگ تمہاری دشمن ہے' جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو''۔

۱۴۵۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک چوہیا آئی اور چراغ کی بتی کھینچتی ہوئی لائی اور اسے کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی دھاری دار چٹائی' جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' پر لا کر پھینک دیا۔ جس سے درہم برابر جگہ جل گئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَتُحَرِّقُكُمْ))❸

''جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ گل کر دیا کرو' اس لیے کہ شیطان اس طرح کی چیزوں کو اس طرح کے کاموں کی طرف راہنمائی کرتا ہے' تو وہ تمہیں جلا دیتی ہیں''۔

سوتے وقت دروازے بند کرنے کے احکامات

۱۴۵۲۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَغْلِقْ بَابَكَ وَ اذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَ اذْكُرِ اللّٰهَ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ

❶ ابوداؤد، کتاب الاداب، حدیث (۵۱۷۶). ترمذی، کتاب الإستیذان والادب، حدیث (۲۷۱۰). مسند احمد (۳/ ۴۱۴).

❷ بخاری، کتاب الاستئذان (۶۲۹۴). مسلم، کتاب الاشربۃ (۲۰۱۶).

❸ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۲۴۷).

وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ))۔❶

''بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کرو' اس لیے کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا' اپنا چراغ بجھا دیا کرو' اپنے مشکیزے کا منہ باندھ کر رکھو اور اللہ کا ذکر کرو' اپنا برتن ڈھانپ کر رکھو' خواہ اس پر لکڑی رکھو اور اللہ کا ذکر کرو''۔

راز چھپانے کے متعلق احکامات

۱٤٥٣۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے' جبکہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ پس آپ نے ہمیں سلام کیا۔ اور مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا۔ میں نے اپنی والدہ کے پاس آنے میں تاخیر کی' جب میں آیا تو انہوں (والدہ) نے کہا: تم تاخیر سے کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے کہا: آپ کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا: وہ راز ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے راز کے متعلق کسی سے بات نہ کرنا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! ثابت! اگر میں کسی کو وہ راز بتاتا تو وہ تمہیں بتاتا۔❷

۱٤٥٤۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک راز کی بات بتائی۔ وہ میں نے اپنی والدہ سمیت کسی کو نہیں بتائی۔❸

دوست سے ملاقات کرتے وقت جھکنے کی ممانعت

۱٤٥٥۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! جب کوئی شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرے تو کیا وہ اس کے سامنے جھکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا))۔ ''نہیں''۔

اس نے پوچھا: ''کیا وہ اسے گلے لگائے اور اس کا بوسہ لے؟'' فرمایا:

((لَا))۔ ''نہیں''۔

---

❶ بخاری، کتاب بدء الخلق (۳۲۸۰)۔ مسلم، کتاب الاشربة (۹٦/۲۰۱۲)۔ ابوداؤد، کتاب الاشربة (۳۷۳۱)۔

❷ مسلم، کتاب فضائل الصحابه (۲٤۸۷/۱٤٥)۔ مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۳/۱۹٥)۔

❸ بخاری، کتاب الاستئذان (٦۲۸۹)۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابه (۲٤۸۲/۱٤٦)۔

اس نے پوچھا: ''کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ!)) ''ہاں!'' ❶

آدمی کا رات کے وقت اپنے اہل وعیال کے پاس آنے کی ممانعت

۱۴۵۶۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغِيبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ أَهْلَهُ لَيْلًا)). ❷

''جب تم میں سے کوئی شخص طویل مدت تک گھر سے غائب رہے تو وہ پھر رات کے وقت اپنے گھر نہ آئے''۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو منع فرمایا کہ وہ رات کے وقت بیویوں کے پاس آئیں۔

فائدہ: یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو سفر سے واپس آ رہا ہو تو رات کے وقت نہ جائے، اس لئے کہ اس کی بیوی کو بناؤ سنگھار کرنے میں دشواری ہوگی۔ واللہ اعلم

راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

۱۴۵۷۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ)).

''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو''۔

انہوں نے کہا' اللہ کے رسول ﷺ! ہماری مجلسیں وہیں ہوتی ہیں' ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)).

''اگر تم نے وہیں بیٹھنا ہے تو پھر راستے کو اس کا حق دو''۔

انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)). ❸

---

❶ ترمذی، کتاب الاستئذان والادب عن رسول اللہ ﷺ (۲۷۲۸).

❷ بخاری، کتاب الحج (۱۸۰۱). مسلم، کتاب الامارۃ (۱۸۴/۷۱۵).
ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ ﷺ (۲۷۱۳).

❸ بخاری، کتاب المظالم والغصب (۲۴۶۵). مسلم، کتاب اللباس والزینۃ (۱۱۴/ ۲۱۲۱).

''نظر نیچے رکھنا' تکلیف نہ پہنچانا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا''۔

۱٤۵۸۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں بیٹھے ہوئے چند انصاریوں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ كُنتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ، وَ أَعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ، وَاهْدُوا السَّبِيْلَ)). ❶

''اگر تم نے لازمی طور پر بیٹھنا ہی ہے تو پھر سلام کا جواب دو' مظلوم کی مدد کرو اور راستہ بتاؤ''۔

دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنے کی ممانعت

۱٤۵۹۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)). ❷

''دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو''۔

۱٤٦٠۔ انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)). ❸

''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر جدائی پیدا کرے''۔

کسی کی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت

۱٤٦۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَ تَفَسَّحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ)). ❹

''تم میں سے کوئی شخص اپنے بیٹھنے کے لیے کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے بلکہ وسعت اور کشادگی پیدا کرو' اللہ تمہارے لیے کشادگی پیدا کر دے گا''۔

۱٤٦۲۔ انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دوسرا آدمی اس کے

---

❶ ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب (۲۷۲٦).

❷ ابوداود، کتاب الادب (٤۸٤٤).

❸ ترمذی، کتاب الادب (۲۷۵۲). حدیث حسن صحیح ہے۔

❹ بخاری، کتاب الاستئذان (٦۲٦۹). مسلم، کتاب السلام (۲۷/ ۲۱۷۷).

لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا' وہ آدمی وہاں بیٹھنے کے لیے گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔❶

مخنثوں کا گھروں میں داخلہ ممنوع ہے

۱۴۶۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مخنث' نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس آیا کرتا تھا' اور وہ اسے ان لوگوں میں شمار کرتے تھے جنہیں عورتوں کی خواہش نہیں ہوتی' ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ آپ کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ ایک عورت کی تصویر کشی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ وہ (اس قدر موٹی ہے کہ) جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل ہوتے ہیں اور جب پشت کرتی ہے تو آٹھ بل ہوتے ہیں' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا أَرَى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هَا هُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ)).

''میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ اس قدر جانتا ہوگا' آئندہ یہ تمہارے پاس نہ آئے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے اسے روک دیا۔❷

اور یہ اضافہ کیا: اور اسے نکال دیا' اور وہ مقام بیداء پر چلا گیا' اور ہر جمعہ کھانا مانگنے آتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے: عرض کیا گیا' اللہ کے رسول ﷺ! اس طرح تو وہ بھوک سے مر جائے گا۔ پھر آپ نے اسے جمعہ میں دو مرتبہ آنے کی اجازت دی' پس وہ آتا سوال کرتا اور چلا جاتا۔

لوگوں کے گھروں میں دیکھنے کی ممانعت

۱۴۶۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَأُوا عَيْنَهُ)).❸

''جو شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے تو اہل خانہ کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں''۔

۱۴۶۵۔ اور ایک روایت میں ہے:

((فَفَقَأُوْا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ)).❹

''اگر وہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالیں تو اس کی دیت ہے نہ قصاص''۔

❶ ابو داؤد، کتاب الادب (۴۸۲۸).
❷ مسلم، کتاب السلام (۳۳/ ۲۱۸۱). ابو داؤد، اللباس (۴۱۰۷).
❸ بخاری، کتاب الدیات (۶۸۸۸). مسلم، کتاب الآداب (۴۳/ ۲۱۵۸).
❹ النسائی، القسامہ (۸/ ۵۵).

(۴۲) کِتَابُ السَّلَام

حیوانات پر رحم کرنے کے احکامات

١٤٦٦۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ إِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)).

''ایک شخص چلا جا رہا تھا' اسے جب شدت کی پیاس لگی تو اس نے ایک کنواں پایا اور اس میں اترا اور پانی پیا' پھر باہر نکل آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے گیلی زمین چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے (اپنے دل میں) کہا' اس کتے کو بھی پیاس کی وجہ سے وہی تکلیف پہنچی ہے جو مجھے پہنچی تھی۔ پس وہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا' پھر اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کے اس فعل کی قدر کی اور اسے بخش دیا''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جانوروں کی خدمت سے ہمیں اجر ملے گا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)).[1]

---

[1] بخاری، كتاب المساقات (٢٣٦٣). مسلم، كتاب السلام (٢٢٤٤).

''ہر جاندار کی خدمت میں اجر وثواب ہے''۔

۱٤٦٧۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَخَلَتْ إِمْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَ لَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))[1]

''ایک عورت' ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی' اس نے اسے باندھ رکھا تھا' اسے خود کھلاتی تھی نہ اسے چھوڑتی تھی کہ وہ حشرات الارض میں سے کچھ کھالیتی''۔

۱٤٦٨۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((قَرَصَتْ نِمْلَةٌ نَبِيًّا فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ)).

''کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اس کی پوری بل کو جلا دینے کا حکم دے دیا اور انہیں جلا دیا گیا۔ تو اللہ نے اس (نبی) کی طرف وحی کی کہ ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹ لیا اور تم نے ایک گروہ کو جلا دیا''۔

نسائی کی ایک روایت میں ہے:

((فَإِنَّهُنَّ يُسَبِّحْنَ))[2]

''وہ تو تسبیح بیان کرتی تھیں''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کے متعلق احکامات

۱٤٦٩۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلَيَّ رُوْحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ))[3]

''جب کوئی مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ میری روح لوٹا دیتا ہے' حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔

---

[1] بخاری، کتاب المساقاة (۲۳٦۵). مسلم، کتاب السلام (۲۲٤۲).

[2] بخاری، کتاب بدء الخلق (۳۳۱۹). مسلم، کتاب السلام (۳۲٤۱). نسائی، الصید والذبائح (۷/۲۱۱).

[3] ابو داؤد، کتاب المناسك (۲۰٤۱). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ۵۲۷).

سلام کے متعلق احکامات

۱٤۷۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولٰى بِأَحَقَّ مِنَ الثَّانِيَةِ)).❶

"جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے' جب اسے بیٹھنے کے لیے کہا جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے۔ پھر جب کھڑا ہو تو سلام کرے' پس پہلا' دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں"۔

۱٤۷۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا)).❷

"جب تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کو ملے تو اسے سلام کرے' اگر ان کے درمیان درخت یا دیوار یا کوئی پتھر حائل ہو جائے اور پھر دوبارہ اسے ملے تو پھر بھی سلام کرنا چاہیے"۔

۱٤۷۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ سَلَامُكَ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ)).❸

"بچے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو' تمہارا سلام' تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا"۔

۱٤۷۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں سلام کیا' اور فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کیا کرتے تھے"۔❹

۱٤۷٤۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:

---

❶ ابو داؤد، کتاب الادب (٥٢٠٨). ترمذی، کتاب الاستئذان (٢٧٠٦). روایت حسن ہے۔

❷ ابو داؤد، کتاب الادب (٥٢٠٠). روایت صحیح ہے۔

❸ ترمذی، کتاب الاستئذان والادب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (٢٦٩٨). روایت ضعیف ہے۔ عقیلی نے "الضعفاء" (٢/ ١٠٦) میں روایت کیا ہے۔

❹ بخاری، کتاب الاستئذان (٦٢٤٧). مسلم، کتاب السلام (٢١٦٨).

"دو آدمی ملیں تو ان میں سے پہلے کون سلام کرے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ))۔❶

"ان میں سے جو اللہ کے زیادہ قریب ہے"۔

۱۴۷۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرُ))۔❷

"سوار پیدل چلنے والے کو پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل' کثیر کو سلام کریں"۔

۱۴۷۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا' کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَا تَعْرِفُ))۔❸

"کھانا کھلانا اور جس کو تو جانتا ہے اسے اور جسے نہیں جانتا اسے بھی سلام کرنا"۔

سلام جاہلیت کی ممانعت

۱۴۷۷۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' زمانہ جاہلیت میں ہم یوں کہا کرتے تھے: اللہ تمہاری وجہ سے آنکھیں ٹھنڈی کرے اور صبح بخیر۔ پس جب اسلام آیا تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا' (اور اس کے عوض السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے کلمات عطا کر دیئے گئے)۔❹

---

❶ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۹۷). ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ ﷺ (۲۶۹٤).
روایت حسن ہے۔

❷ بخاری، کتاب الاستئذان (۶۲۳۲). مسلم، کتاب السلام (۲۱۶۰). ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۹۹).

❸ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۹٤). بخاری، کتاب الایمان (۱۲). مسلم، کتاب الایمان (۳۹).

❹ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۲۲۷).

۴۳ كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں سے بچنا

۱۴۷۸۔ سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ السَّعِيْدَ كَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيْدَ كَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيْدَ كَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا))[1]

''جو شخص فتن سے بچا لیا گیا وہ سعادت مند ہے۔ بے شک سعادت مند وہ ہے جو فتن سے بچا لیا گیا، اور بے شک وہ سعادت مند ہے جو فتن سے بچا لیا گیا۔ اور جو شخص آزمایا گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ بہت اچھا ہے''۔

مشتبہات سے بچنا

۱۴۷۹۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا:

((كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ (رضی اللہ عنہما) إِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ قَدْ مَرَجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ أَمَانَاتُهُمْ وَ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا هٰكَذَا ؟)).

''اے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما)! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم ادنی درجے کے لوگوں میں

---

[1] ابو داؤد، كتاب الفتن (٤٢٦٣).

رہ جاؤ گے اور ان کے عہد و پیمان اور ان کی امانتیں خلط ملط ہو جائیں گی۔ وہ آپس میں اختلاف کریں گے اور اس طرح (آپ نے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر دکھایا) ہو جائیں گے؟''
وہ عرض کرتے ہیں، تو پھر کس طرح اس اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا:
((تَأْخُذُ مَا تَعْرِفُ، وَ تَدَعُ مَا تُنْكِرُ، وَ تَقْبَلُ عَلَى خَاصِتِكَ وَ تَدَعُهُمْ وَ عَوَامَهُمْ)).❶
''جس کا تمہیں پتہ ہے وہ لے لو اور جس کا تمہیں پتہ نہیں اسے چھوڑ دو، اور جو خاص ہے اسے قبول کر لینا اور جو عام ہے اسے چھوڑ دینا''۔

برائی کو ختم کرنا

۱۴۸۰۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَ ذَالِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ)).❷
''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے تبدیل کر دے، اگر (اس کی) استطاعت نہ رکھے تو اپنی زبان سے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو اپنے دل سے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''۔

۱۴۸۱۔ سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا)).❸
''اگر کسی قوم میں کوئی شخص گناہ کرتا ہو اور وہ اسے تبدیل کرنے پر قادر ہوں لیکن اس کے باوجود وہ اسے تبدیل نہ کریں تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے، ان کی موت سے پہلے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کر دے گا''۔

---

❶ بخاری، کتاب الصلوة، حدیث ۴۸۰۔ ابو داؤد، کتاب الملاحم، حدیث (۴۳۴۲)۔ ابن ماجه، کتاب الفتن، حدیث (۳۹۵۷)۔ مسند احمد (۲۲۱/۲) عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما۔
❷ مسلم، کتاب الایمان (۴۹)۔ ترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ (۲۱۷۲)۔ ابن ماجه، کتاب الفتن عن رسول اللہ ﷺ (۱۲۷۵)۔ النسائی، کتاب الایمان و شرائعه (۱۱۱/۸)۔
❸ روایت حسن ہے۔ ابو داؤد، کتاب الملاحم (۴۳۳۹)۔ ابن ماجه، کتاب الفتن (۴۰۰۹)۔

اختلاف وقتل اور فتن میں عبادت کرنے کی فضیلت

۱۴۸۲۔ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)).[1]

[1] مسلم، کتاب الفتن والشراط الساعة (۲۹۴۸). ترمذی، کتاب الفتن (۲۲۰۱).

''اختلاف وفتن میں عبادت کرنا، میری طرف ہجرت کرنے کے مترادف ہے''۔

فتن میں نیک عمل کرنے کے احکامات

۱۴۸۳۔ سیدنا امیہ شعبانی بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے کہا، ابو ثعلبہ! آپ اس آیت ﴿ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ﴾ [المائدة: ۱۰۵] ''تم اپنے ذمہ دار ہو'' کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے اس کے متعلق ایک باخبر شخص سے پوچھا ہے۔ میں نے بھی اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا:

((اِئْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْتَهُوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَ دُنْيَا مُؤْثَرَةً وَ إِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا أَلصَّابِرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ)).

''نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، حتیٰ کہ جب تم دیکھو کہ بخیلی مع حرص کی اطاعت کی جائے، خواہش کی اتباع کی جائے، دنیا کو ترجیح دی جائے اور ہر رائے دہندہ اپنی رائے کو پسند کرے، تو پھر تم اپنے ہی ذمہ دار ہو اور عام لوگوں کو چھوڑ دو، اس لیے کہ تمہارے بعد ایسے ایام آئیں گے کہ ان میں صابر شخص، ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے کے لیے، تمہارے جیسے عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کی مثل اجر ہوگا''۔

عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں، عتبہ کے علاوہ دیگر راویوں نے مجھے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں۔ پوچھا گیا:

((بَلْ مِنْكُمْ)). ''ہم میں سے یا ان میں سے؟''

آپ نے فرمایا:

((مِثْلُ عَمَلِكُمْ))۔❶

''بلکہ تم میں سے (پچاس آدمیوں کی مثل)''۔

فتنوں سے بچنے کا حکم

۱۴۸۴۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ))۔❷

''وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات کی طرف چلا جائے گا۔ اور فتنوں سے راہِ فرار اختیار کر کے اپنے دین کو بچا لے گا''۔

ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا

۱۴۸۵۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))۔❸

''سب سے افضل جہاد' ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے''۔

۱۴۸۶۔ سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں رکاب میں تھا' کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))۔❹

''ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا''۔

---

❶ ابوداؤد، کتاب الملاحم (٤٣٤١). ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ (٣٠٥٨). روایت حسن ہے۔

❷ بخاری، بدء الخلق (١٩، ٣٣٠٠). ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم (٤٢٦٧).

❸ ابوداؤد، کتاب الملاحم (٤٣٤٤). ترمذی، کتاب الفتن (٢١٧٤).

❹ نسائی، کتاب البیعة (٦/ ١٦١). روایت صحیح ہے۔

فتنوں سے ہاتھ روکنا

۱۴۸۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ))۔[1]

''عربوں کے لیے اس شر سے' ہلاکت وتباہی ہے جو قریب پہنچ چکا ہے۔ جس نے اپنا ہاتھ روک لیا وہ کامیاب ہو گیا''۔

فتنوں میں گھروں میں بیٹھے رہنے کے احکامات

۱۴۸۸۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَبَاذَرٍّ!)) ''اے ابوذر!''

میں نے عرض کیا' میں حاضر ہوں' حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ ؟))۔

''تمہاری اس وقت حالت کیسی ہوگی جب لوگ موت کا شکار ہوں گے اور اس وقت قبر ایک غلام کے بدلے میں ملے گی؟''

میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ یا انہوں نے کہا' اللہ اور اس کے رسول ﷺ میرے لیے جو پسند کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ))۔ ''تم صبر کو لازم پکڑنا''۔

یا فرمایا:

((تَصْبِرُ))۔ ''تم صبر کرنا''۔

پھر فرمایا:

((يَا أَبَاذَرٍّ!)) ''اے ابوذر!''

میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں' حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ ؟))۔

''اس وقت تمہاری کیسی حالت ہوگی جب تم زیت (مدینہ کا محلّہ) کے پتھروں کو خون سے رنگین دیکھو؟''

---

[1] ابو داؤد، کتاب الفتن والملاحم (۴۲۴۹)۔ روایت صحیح ہے۔

میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ میرے لیے جو پسند فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ)).

"تمہارا جن کے ساتھ تعلق ہے تم انہیں لازم پکڑنا (بس انہی کے ساتھ رہنا)"۔

میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر نہ رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَنْ)).

"پھر تو تم لوگوں کے ساتھ شریک ہو گئے"۔

میں نے عرض کیا: تو پھر آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَلْزَمُ بَيْتَكَ)). "اپنے گھر میں ٹک جانا"۔

میں نے عرض کیا، اگر وہ میرے گھر میں آ جائے؟ (تو پھر) آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَ إِثْمِهِ))[1].

"اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ تلوار کی چمک کے ذریعے تم پر غالب آ جائے گا تو پھر تم اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لینا، اس طرح وہ تمہارے اور اپنے گناہ کے ساتھ لوٹے گا"۔

۱۴۸۹۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کے (ظہور کے متعلق) فرمایا:

((كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ، وَ اقْطَعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَالْزَمُوا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ، وَ كُونُوا كَابْنِ آدَمَ))[2].

"اس وقت اپنی کمانیں توڑ دینا، اپنی (کمان کی) تانت کاٹ دینا، اپنے گھروں کے اندر ٹک کر بیٹھ جانا اور آدم علیہ السلام کے (اچھے اور بہتر) بیٹے کی طرح ہو جانا"۔

جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کے احکامات

۱۴۹۰۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ پر ہمیں خطبہ دیا تو کہا، رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بِحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمُ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ

---

[1] ابوداؤد، كتاب الفتن والملاحم (٤٢٦١). ابن ماجه، كتاب الفتن (٣٩٥٨). روایت صحیح ہے۔

[2] ابوداؤد، كتاب الفتن والملاحم (٤٢٥٩). ترمذی، كتاب الفتن (٢٢٠٤). روایت صحیح ہے۔

مِنْ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ))۔❶

''جو شخص جنت کا عمدہ حصہ چاہتا ہے تو وہ جماعت کے ساتھ منسلک ہو جائے' کیونکہ شیطان' اکیلے شخص کے ساتھ ہوتا ہے۔اور وہ دو افراد سے بہت دور ہوتا ہے''۔

ظالم کو ظلم سے روکنے کے احکامات

۱۴۹۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا))۔

''اپنے بھائی کی مدد کرو' ظالم ہو یا مظلوم''۔

ایک آدمی نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب وہ مظلوم ہوگا تو میں اس کی مدد کروں گا' مجھے بتائیں کہ جب وہ ظالم ہو تو میں اس کی کیسے مدد کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَحْجِزُهُ وَتَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ))۔❷

''تمہارا اسے ظلم سے باز رکھنا اور منع کرنا اس کی مدد کرنا ہے''۔

۱۴۹۲۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ﴾

''ایمان دارو! تم اپنے ذمہ دار ہو' اگر تم ہدایت پر ہو تو کسی کا گمراہ ہونا تمہارے لیے مضر نہیں''۔

حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْ شَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْهُ))۔❸

''جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں (اسے ظلم سے نہ روکیں) تو قریب ہے کہ اللہ اپنی طرف سے انہیں عمومی عذاب سے دوچار کر دے''۔

فتنوں میں ٹھکانا اور جائے پناہ حاصل کرنے کے احکامات

۱۴۹۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، کتاب الفتن (۲۱۶۵). مسند احمد، مسند العشرة المبشرة بالجنة (۱/ ۲۶). روایت صحیح ہے۔

❷ بخاری، کتاب الاکراہ (۶۹۵۲). ترمذی، کتاب الفتن (۲۲۵۵).

❸ ابوداؤد، کتاب الملاحم (۴۳۳۸). ترمذی، کتاب الفتن (۲۱۶۸).

((سَتَكُونُ فِتَنٌ؛ اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ يُشْرِفُ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ)). ❶

''عنقریب ایسے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا' اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص دور سے بھی انہیں جھانکے گا وہ اسے بھی سمیٹ لے گا' پس جو شخص ان حالات میں جو کوئی ٹھکانا یا جائے پناہ پائے اس سے پناہ حاصل کرلے''۔

بادشاہوں کی چوکھٹ پر جانے کی ممانعت

۱۴۹۴۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السَّلَاطِينِ افْتُتِنَ)). ❷

''جس نے جنگل میں سکونت اختیار کی اس کا دل سخت ہوگیا' جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہوگیا اور جو بادشاہوں کی چوکھٹ پر گیا تو وہ فتنوں سے دوچار ہوگیا''۔

دنیا کے مال ومتاع کی خاطر دین بیچنے کی ممانعت

۱۴۹۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فَسَتَكُونُ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)). ❸

''نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو' عنقریب اندھیری رات کی طرح فتنوں کا ظہور ہوگا' آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کو کافر' شام کو مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر' اور وہ دنیا کے مال ومتاع کی خاطر اپنے دین کو بیچ ڈالے گا''۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی ممانعت

۱۴۹۶۔ عرفجہ بن شریح بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

❶ بخاري، كتاب الفتن (۷۰۸۱). مسلم، كتاب الفتن و اشراط الساعة (۱۰/ ۲۸۸۶).

❷ ابوداؤد، كتاب الصيد (۲۸۵۹). ترمذي، كتاب الفتن (۲۲۵۶). نسائي الصيد والذبائح (۱۷۲/۷).

❸ مسلم، كتاب الايمان (۱۸۶/ ۱۱۸). ترمذي، كتاب الفتن (۲۱۹۵).

((سَتَكُوْنُ هَنَاةٌ وَ هَنَاةٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ)).

''عنقریب مصیبت آنے والی ہے اور شر پھیلنے والی ہے، پس جو شخص اس امت کے معاملے میں تفریق ڈالنا چاہے، جبکہ وہ اکٹھے ہوں، تو اسے تلوار سے قتل کر دو''۔

ور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ منبر پر لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهَا سَيَكُوْنُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَ هَنَاتٌ فَمَنْ رَأَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةِ، أَوْ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ، فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ)).[1]

''عنقریب میرے بعد مصائب آئیں گے، پس تم جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کو دیکھو یا وہ محمد ﷺ کی امت میں تفریق کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ خواہ کوئی بھی ہو، تو اسے قتل کر دو، اس لیے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ جبکہ جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، وہ علیحدہ کرتا ہے''۔

۱۴۹۷۔ سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِي فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ)).[2]

''جو آدمی میری امت میں تفریق ڈالنے کے لیے نکلے تو اس کی گردن مار دو (اسے قتل کر دو)''۔

جھگڑا کرنے کی ممانعت

۱۴۹۸۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ)).

''کوئی قوم ہدایت یافتہ ہونے کے بعد گمراہ نہیں ہوتی، جب تک وہ (ناحق کو حق ثابت کرنے کے لیے) جھگڑالو نہ بن جائے''۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت تلاوت فرمائی:

﴿ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴾

---

[1] مسلم (۵۹/ ۱۸۵۲). ابوداؤد، كتاب الاسنة (۴۷۶۲). نسائی، كتاب تحريم الدم (۷/ ۸۴).

[2] نسائي في التحريم الدم ۸۵/۷۰، باب قتل من فارق الجماعة.

”وہ جھگڑے کے سوا آپ کے سامنے کوئی دلیل پیش نہ کر سکے‘ اس لیے کہ وہ ہیں ہی جھگڑالو“۔ ❶

جاہلیت کی سی باتیں کرنے کی ممانعت

۱۴۹۹۔ سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ اسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ، وَ مَنْ ادَّعَى بِدَعْوَةِ جَاهِلِيَّةٍ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ)).

”جو شخص بالشت برابر جماعت سے الگ ہو جائے تو اس نے اسلام کی رسی کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا‘ الا یہ کہ وہ واپس آ جائے۔ اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح آوازیں نکالے (نوحہ وغیرہ کرے) تو وہ جہنم کے ڈھیر میں سے ہے“۔

کسی آدمی نے عرض کیا‘ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے؟ فرمایا:

((وَ إِنْ صَامَ وَ إِنْ صَلَّى . فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ)). ❷

”اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ پس اللہ کے دعویٰ کے ساتھ پکارو جس نے تمہارا نام مسلمان مومن رکھا“۔

بادشاہ کی قربت کی ممانعت

۱۵۰۰۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَ مَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ، وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا زَادَ مِنَ اللهِ بُعْدًا)). ❸

”جو جنگل میں رہا وہ سنگ دل و بے مروت ہو گیا‘ جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہو گیا‘ جو بادشاہ کے ساتھ رہا وہ فتنوں سے دوچار ہوا اور بندہ جس قدر بادشاہ کے قریب ہوتا جائے گا‘ اسی قدر اللہ سے دور ہوتا جائے گا“۔

نفس کی بے عزتی کرنے کی ممانعت

۱۵۰۱۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن (۳۲۵۳). ابن ماجه، المقدمه، حدیث (٤٨).

❷ ترمذی، کتاب الامثال (۲۸٦۳).

❸ ابوداؤد، کتاب الصید (۲۸۵۹). ترمذی، کتاب الفتن (۲۲۵٦). مسند احمد، ومن مسندی هاشم (۱/ ٤٦٤).

((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ)).

''مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ خود اپنی بے عزتی کرے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' وہ اپنی بے عزتی کیسے کرتا ہے؟ فرمایا:

((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ)).[1]

''وہ اپنے آپ کو ایسی آزمائش میں ڈالتا ہے جس کی اس میں طاقت نہیں ہوتی''۔

۱۵۰۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ)).[2]

''اے اللہ! میں فقر و قلت اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اور میں ظلم کرنے اور اپنے اوپر ظلم ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

جماعت سے علیحدہ ہو جانے کی ممانعت

۱۵۰۳۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي ـ أَوْ قَالَ:ـ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَ مَنْ شَذَّ شُذَّ إِلَى النَّارِ)).[3]

''میری امت ـ یا فرمایا: امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ضلالت و گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوگی' اور اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے' اور جو شخص (جماعت سے) الگ ہوگا' وہ جہنم کی طرف الگ ہوگا''۔

۱۵۰۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْأَخْلَاقِ)).[4]

''اے اللہ! میں لڑائی جھگڑے' نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

---

[1] ترمذی، کتاب الفتن (۲۲۵٤). ابن ماجه، کتاب الفتن (٤٠١٦).

[2] ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٥٤٤). نسائی، الاستعاذه (٨/ ٢٢٩).
صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب فی الاستعاذه (٤٠٩).

[3] ترمذی، کتاب الفتن (٢١٦٧). امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

[4] ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ (١٥٤٦).

۴۴ كِتَابُ الْأَحْكَامِ

خلیفہ کی بیعت کرنا

۱۵۰۵۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب ہم سمع وطاعت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے:

((فِيمَا اسْتَطَعْتَ أَوْ قَالَ: إِسْتَطَعْتُمْ))❶

''اتنی جتنی تو استطاعت رکھتا ہے یا جتنی تم استطاعت رکھتے ہو''۔

حکمرانوں کی اطاعت کرنا

۱۵۰۶۔ سیدہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَ مَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَا اللّٰهَ، وَ مَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَ مَنْ يَعْصِي الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي))❷

''جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی' جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی' اور جس نے امیر کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی' اور جس نے امیر کی

---

❶ بخاری، كتاب الاحكام، (۷۲۰۲، ۷۲۰۳، ۷۲۰۵). مسلم، كتاب الامارة (۱۸۶۷). ابو داؤد، الخراج والامارة والفیئ (۲۹۴۰). محدثین کی ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے۔ اور یہ مکمل باب قسم النواهي باب البهتان میں ہے۔

❷ بخاری، كتاب الجهاد والسير (۲۹۵۷). مسلم، كتاب الامارة (۱۸۳۵).

نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی‘‘۔

۱۵۰۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِسْمَعُوْا وَ أَطِيْعُوْا وَ إِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيْبَةٌ مَا أَقَامَ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ))۔[1]

’’سنو اور اطاعت کرو‘ اور اگر کوئی حبشی غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے‘ جس کا سر کشمش کے دانے کی طرح ہو تو جب تک وہ تم میں کتاب اللہ کا نفاذ کرے تو اس کی اطاعت کرو‘‘۔

۱۵۰۸۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ))۔[2]

’’مسلمان شخص پر لازم ہے کہ اگر اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے تو پھر وہ پسند و ناپسند میں سمع و اطاعت کا مظاہرہ کرے۔ اور اگر اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر سمع ہے نہ طاعت‘‘۔

۱۵۰۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَ يُسْرِكَ وَ مَنْشَطِكَ وَ مُكْرَهِكَ وَ أَثَرَةٍ عَلَيْكَ))۔[3]

’’تم پر‘ تمہاری بدحالی وخوش حالی‘ تمہاری خوشی و ناگواری اور تمہاری پسند میں بھی اور دوسروں کو تجھ پر ترجیح دینے کی صورت میں بھی سمع و طاعت لازم ہے‘‘۔

قول حق کے متعلق احکامات

۱۵۱۰۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ ہم نے تنگی و فراخی خوشی و ناخوشی‘ اور اگر ہم پر دوسروں کو ترجیح بھی دی جائے تمام حالات میں سمع و طاعت کی‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی‘ اور ہم نے اس پر بھی بیعت کی کہ ہم سلطنت کی بابت حکمرانوں سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ اور ہم ہر حال میں حق بات کریں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گے۔[4]

---

[1] بخاری، کتاب الاحکام (۷۱۴۲)۔ ابن ماجہ، کتاب الجهاد (۲۸٦۰)۔

[2] بخاری، کتاب الاحکام (۷۱۴۴)۔ مسلم، کتاب الامارة (۱۸۳۹)۔ ابوداؤد، کتاب الجهاد (۲٦۲٦)۔

[3] مسلم، کتاب الامارة (۱۸۳٦)۔ نسائی، کتاب البیعة (۷/ ۱۴۰)۔

[4] بخاری، کتاب الفتن (۷۰۵٦)۔ مسلم، کتاب الحدود (۱۷۰۹)۔

امارت وسرداری طلب کرنے کی ممانعت

۱۵۱۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى امَارَةِ، وَإِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ)). ❶

''عنقریب تم امارت وسرداری کی حرص کرو گے' جبکہ روز قیامت وہ ندامت وحسرت کا باعث ہوگی' اس کا آغاز اچھا معلوم ہوگا لیکن انجام برا ہوگا۔ (جس طرح دودھ پلانے والی دودھ پلاتے وقت اچھی ہوتی ہے مگر دودھ چھڑاتے وقت بری لگتی ہے)''۔

۱۵۱۲۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ مجھے عامل (حاکم) کیوں نہیں بنا دیتے؟ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آپ ﷺ نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا:

((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَ إِنَّهَا أَمَانَةٌ وَ إِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَ نِدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيْهَا)). ❷

''ابوذر! تم کمزور ہو جبکہ وہ ایک امانت ہے' اور جس نے اسے اس کے حق کے مطابق قبول کیا اور جو اس کی اس پر ذمہ داری تھی اسے نبھایا تو ٹھیک ورنہ قیامت کے دن یہ اس کے لیے رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی''۔

۱۵۱۳۔ سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھوں پر مارتے ہوئے فرمایا:

((أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيْرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيْفًا)). ❸

''قدیم! اگر امیر' سیکرٹری اور منتظم بنے بغیر تمہیں موت آئے تو تم کامیاب ہو''۔

---

❶ بخاری، كتاب الحكام (۷۱٤۸).

❷ مسلم، كتاب الاحكام (۱۸۲۵/۱٦). مسند احمد، مسند الانصار (۲۰٦/٥). حديث (۲۱٥٦۹).

❸ ابوداؤد، كتاب الخراج والامارة والفئ (۲۹۳۳). الترغيب (۱/ ٥٦۹، ٥۷۰) حديث (۲٤).

حکمرانوں کا لوگوں سے چھپ جانے کی ممانعت

١٥١٤۔ سیدنا ابومریم ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے کہا: ابو فلاں! اللہ نے آپ پر کس قدر احسان وانعام کیا ہے، عرب یہ کلمہ بولتے ہیں۔ میں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، جو میں آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَ خَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ إِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَ خَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

''اللہ جس شخص کو مسلمانوں کے معاملات کا سربراہ بنا دے اور وہ ان ضرورتوں، پریشانیوں اور مسائل کی پروانہ کرے بلکہ ان سے صرف نظر کر کے چھپا رہے تو قیامت کے دن اللہ بھی اس کی ضرورت و پریشانی اور مصیبت سے چھپا رہے گا اس کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کا پتہ لگانے اور ان کے مسائل حل کرنے کے لیے ایک آدمی مامور کر دیا۔[1]

امارت طلب کرنے کی ممانعت

١٥١٥۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عامل (گورنر) کیوں مقرر نہیں کر دیتے؟ راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ مارا، پھر فرمایا:

((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَ إِنَّهَا أَمَانَةٌ وَ إِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَ نَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيْهَا)).[2]

''ابوذر! تم کمزور آدمی ہو، یہ ایک امانت ہے، اور جو شخص اسے صحیح طور پر قبول کرے نہ اس کی ذمہ داری ادا کرے تو یہی چیز روز قیامت اس کے لیے رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی''۔

---

[1] ابو داؤد، كتاب الخراج والامارة والفيئ (٢٩٤٨).
البيهقي في الكبرى، فيما يلزم الامام من أمر (١٠/ ١٧٤) حديث (٢٠٢٥٨).

[2] مسلم، كتاب الامارة (١٦/ ١٨٢٥).

غداری کی ممانعت

۱۵۱۶۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الغَادِرُ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)) ❶

''قیامت کے دن غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا' اور کہا جائے گا' یہ فلاں بن فلاں کی غداری کا نشان ہے''۔

۱۵۱۷۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ إِسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ)) ❷

''قیامت کے دن ہر غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور وہ اس کی غداری کے مطابق ہی بلند کیا جائے گا۔ اور سن لو! امارت عامہ کی غداری سے بڑھ کر کوئی غدار نہیں''۔

کوئی عہدہ طلب کرنے کی ممانعت

۱۵۱۸۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے کوئی عہدہ عطا فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَبَاذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ الْيَتِيمِ)) ❸

''ابوذر! میں تمہیں ضعیف تصور کرتا ہوں' میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں' وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں' کسی دو پر بھی امیر بننا نہ یتیم کے مال کی سرپرستی قبول کرنا''۔

---

❶ بخاری، کتاب الادب (٦١٧٨). مسلم، کتاب الجهاد والسير (١٠/ ١٧٣٥).

❷ مسلم، کتاب الجهاد والسير (١٦/ ١٧٣٨).

❸ مسلم، کتاب الامارة (١٧/ ١٨٢٦). ابو داؤد، کتاب الوصايا (٢٨٦٨).

۴۵ كِتَابُ التَّمَنِّي

جنت سے ناامید ہونے کی ممانعت

۱۵۱۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ)).[1]
''اگر مومن کو اللہ کے ہاں جو عذاب وسزا ہے، اس کے متعلق، پتہ چل جائے تو وہ کبھی جنت کا طمع امید نہ رکھے، اور اگر کافر کو اللہ کے ہاں جو رحمت ہے، اس کا پتہ چل جائے تو وہ کبھی جنت سے ناامید نہ ہو''۔

اگر مگر کہنے کی ممانعت

۱۵۲۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''طاقتور مومن بہتر ہے اور اللہ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے۔ اور ہر کسی میں بھلائی ہے۔ جو چیز تجھے فائدہ دے اس کی طمع کر، اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور عاجز نہ ہونا، اور اگر تجھے کوئی معاملہ درپیش ہو تو یوں نہ کہنا کہ: اگر میں اس طرح کرتا تو اس طرح ہوتا، بلکہ یہ کہنا: جو اللہ نے مقدر کیا اور چاہا، وہی ہوا۔ اس لیے کہ اگر مگر شیطانی عمل کی راہ کھولتا ہے''۔[2]

---

[1] مسلم، كتاب التوبة (۲۳/ ۲۷۵۵). ترمذی، كتاب الدعوات (۳۵٤۲).
مسند احمد، باقي مسند المكثرين (۲/ ٤٤٦)، حديث (۸٤۳٦).

[2] صحيح مسلم.

(۴۶)

كِتَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت کو لازم پکڑنا اور اس کے احکامات

۱۵۲۱۔ سیدنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ رَسُوْلِهِ صلى الله عليه وسلم))[1].

”میں نے تم میں دو چیزیں‘ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت‘ چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان دونوں پر جمے رہو گے‘ ہرگز گمراہ نہیں ہو گے“۔

۱۵۲۲۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ وَهُوَ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيهِمَا))[2].

”میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں‘ اگر تم اس پر جمے رہے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے‘ ان میں سے ایک دوسری سے بڑھ کر ہے‘ اور وہ اللہ کی کتاب ہے جو کہ آسمان سے زمین کی طرف‘ ایک رسی

---

[1] الموطا، كتاب الجامع، باب القدر، حديث ۳. یہ روایت منقطع ہے۔ لیکن یہ روایت اپنے شواہد وغیرہ کے ساتھ حسن درجہ کی ہے۔ دیکھیں مستدرك للحاكم: ۹۳/۱، سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۷۶۱).

[2] اس حدیث کے کئی شواہد اور متابعات ہیں۔ لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھیں مستدرك للحاكم: ۱۰۹/۳، ۱۴۸ عن زيد بن أرقم. صحيح مسلم (۲۴۰۸/۳۷) عن زيد بن ارقم. مسند احمد (۳۶۶/۴)، عن زيد بن أرقم السنة لابن الى عاصم (۱۵۵۵) عن زيد (۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹) عن ابى سعيد الخدرى.

دراز کی گئی ہے اور دوسری چیز میرا کنبہ میرے اہل بیت ہیں' اور وہ دونوں الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ وہ میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ پس دیکھو کہ تم ان دونوں کے بارے میں کیسی جانشینی اختیار کرتے ہو۔"❶

۱۵۲۳۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن' رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی قصواء پر خطاب کرتے ہوئے دیکھا' تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابُ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي)).❷

"میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے اگر تم اس کے پابند رہے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے' اللہ کی کتاب اور میرا کنبہ، میرے اہل بیت"۔

رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا

۱۵۲۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ ﷺ جب اسے پہنتے تو اس کے نگینے کو ہتھیلی کی اندرونی طرف کر لیتے' پس لوگوں نے بھی ایسے کرنا شروع کر دیا۔ پھر آپ ﷺ منبر پر بیٹھے تو اسے اتار دیا' اور فرمایا:

((إِنْ كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتِمَ وَ أَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ)).

"اگر میں اس انگوٹھی کو پہنتا تو اس کے نگینے کو اندرونی طرف کرتا' پس آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا"۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ)).❸

"اللہ کی قسم! میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا، تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں"۔

۱۵۲۵۔ اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے' پس آپ ﷺ نے اسے

---

❶ ترمذی، کتاب المناقب، حدیث ۳۷۸۸. یہ روایت دو ضعیف طرق سے مروی ہے۔ ان میں سے ایک میں عطیہ بن سعد العوفی راوی ہے' وہ صدوق ہے کثرت سے خطائیں کرتا ہے' مدلس ہے اور عَنْ سے روایت کرتا ہے۔ دیکھئے تقریب (۴۶۳۱)۔ اور دوسری روایت میں حبیب بن أبی ثابت ہے۔ ثقہ فقیہ اور کثیر الارسال اور تدلیس ہے۔ اور کثرت سے روایت معنعن ہے۔ تقریب (۱۰۸٤).

❷ ترمذی، کتاب المناقب، حدیث (۳۷۸٦). اس کی سند ضعیف ہے۔ الطبرانی فی الاوسط حدیث (٤۷۵۷).
اس میں زید بن الحسن القرشی ابو الحسین الکوفی صاحب الانماط ضعیف ہے۔ دیکھئے: التقریب (۲۱۲۷).
یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ گذشتہ حدیث کی تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

❸ بخاری، کتاب الایمان والنذور، حدیث (٦٦٥۱). مسلم، کتاب اللباس والزینۃ (۵۳/۲۰۹۱).

پھینک دیا تو فرمایا:

((لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)).❶

''میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا''۔

پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

جن چیزوں سے اللہ نے منع کیا ان سے اجتناب کرنا

۱۵۲۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَعُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ)).❷

''جن چیزوں کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں ان کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھا کرو' تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء علیہم السلام سے زیادہ سوال کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس سے اجتناب کرو اور جب تمہیں کوئی حکم دوں تو اس پر استطاعت کے مطابق عمل کرو''۔

فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرنا

۱۵۲۷۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَ إِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرًا)).❸

''جب قاضی فیصلہ کرتے وقت اجتہاد اور پوری کوشش کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔ اور جب وہ (اجتہاد کے باوجود) کوئی غلط فیصلہ کر بیٹھتا ہے تو بھی اس کے لئے ایک اجر ہے''۔

---

❶ بخاري، كتاب اللباس، حديث (٥٨٦٧).

❷ بخاري، كتاب اعتصام، حديث (٧٢٨٨). مسلم، كتاب الفضائل، حديث (١٣١/ ١٣٣٧).

❸ بخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، حديث (٧٣٥٢).

مسلم، كتاب الأقضية، حديث (١٥/ ١٧١٦).

سنت کے مطابق عمل کرنے کے متعلق احکامات

۱۵۲۸۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَ عَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَ أَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

''جو شخص حلال کھائے' سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے تو وہ جنتی ہے''۔

ایک آدمی نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! موجودہ دور میں تو پھر ایسے بہت سے لوگ ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي)).

''میرے بعد کے دور میں ہوں گے؟'' ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر عمل کرنے کے احکامات

۱۵۲۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ بَيْنَهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى اثْنَيْنِ وَ سَبْعِينَ مِلَّةً، وَ سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ مِلَّةً كُلَّهَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً)).

''میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آنے تھے۔ وہ آپس میں اس قدر برابر ہوں گے جیسے جوتا' جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اعلانیہ طور پر اپنی ماں سے برا تعلق قائم کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو اس طرح کرے گا۔ اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' وہ کون سا گروہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ترمذی (۲۵۲۰). روایت ضعیف ہے۔ اس میں ابو بشر صاحب ابی وائل مجہول ہے۔

((مَنْ كَانَ عَلٰى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي)).❶

''جس کا عمل، میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق ہوگا''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی مخالفت کرنے والے سے قطع تعلق کرنا

۱۵۳۰۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدنا ابن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی قریبی نے بیچ کی دو انگلیوں میں کنکری رکھ کر پھینکی تو انہوں نے اسے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا:

((إِنَّهُ لَا يَصِيدُ بِهَا صَيْدًا)).

''اس کے ذریعے شکار بھی نہیں ہوسکتا''۔

اس آدمی نے پھر ویسے ہی کیا۔ تو انہوں نے کہا:

''میں تمہیں حدیث سنا رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے، جبکہ تم پھر کنکری پھینک رہے ہو، میں تم سے کبھی بھی کلام نہیں کروں گا''۔❷

خواہشات اور فرقہ بازی کی ممانعت

۱۵۳۱۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

((أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِفْتَرَقُوا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ مِلَّةً، وَ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ، اِثْنَتَانِ وَ سَبْعِينَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَىٰ بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ لَا يَبْقِي مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصَلٌ إِلَّا دَخَلَهُ)).❸

''سن لو تم سے پہلے جو اہل کتاب میں سے تھے وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ امت تہتر

---

❶ ابو داؤد، کتاب السنة (۴۵۹۷) عن معاویہ رضی اللہ عنہ۔ ترمذی، کتاب الإیمان (۲۶۴۱).

❷ بخاری، کتاب الادب (۶۲۲۰). مسلم، کتاب الصید والذبائح وما یؤکل (۵۴/ ۱۹۵۴).

❸ ابو داؤد، کتاب السنة (۴۵۹۷). دارمی، کتاب السیر (۲/ ۳۱۴)، حدیث (۲۵۱۸).

فرقوں میں تقسیم ہوگی' ان میں سے بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں' اور وہ ہے' اور عنقریب میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ جو خواہشات میں اس طرح مبتلا ہو جائیں گے جس طرح باؤلے کتے والی بیماری متاثرہ شخص کے ہر رگ و ریشے میں سرایت کر جاتی ہے''۔

دین میں نئی نئی باتیں جاری کرنے کی ممانعت

۱۵۳۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))[1]

''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کسی نئی چیز کا اضافہ کیا جو اس میں سے نہیں' تو وہ مردود ہے''۔

۱۵۳۳۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَ لَيُخْتَلِجَنَّ رِجَالٌ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ))[2]

''میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا' کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے دور ہی روک دیا جائے گا' میں کہوں گا' میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں' تو بتایا جائے گا' آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا کیا نئے کام جاری کر دیے تھے؟''

اطاعت سے انکار کی ممانعت

۱۵۳٤۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى)).

''میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جو خود انکار کر دے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کون انکار کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى))[3]

---

[1] بخاری، کتاب الصلح (۲٦۹۷). مسلم، کتاب الاقضیة (۱۷/ ۱۷۱۸).

[2] بخاری، کتاب الفتن (۷۰٤۹). مسلم، کتاب الفضائل (۳۲/ ۲۲۹۷).

[3] بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة (۷۲۸۰)..

مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۲/ ٤۷۹)، حدیث (۸۷٤۹).

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا''۔

بدعت کی ممانعت

۱۵۳۵۔ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا' جس سے دل کانپ گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑے' تو ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! گویا کہ یہ الوداعی وعظ ونصیحت ہے' لہٰذا آپ ہمیں کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَ إِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَ إِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❶

''میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور سمع اطاعت کی وصیت کرتا ہوں خواہ تم پر کوئی غلام ہی امیر کیوں نہ ہو' اس لیے کہ تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا' پس تم میری اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا۔ اسے داڑھوں سے مضبوط پکڑ لینا اور دین میں نئے نئے کام جاری کرنے سے بچنا' کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے''۔

۱۵۳۶۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنْ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا)) ❷

''جس شخص نے کسی بدعت کا اجراء کیا' جسے اللہ اور اس کے رسول پسند نہیں کرتے' تو اس بدعت پر عمل کرنے والے کا گناہ اس شخص پر بھی ہوگا۔ (جس نے اسے شروع کیا) اور یہ لوگوں کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں کرے گا''۔

سنت سے بے رغبتی کی ممانعت

۱۵۳۷۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تین آدمی' نبی کریم ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے

❶ ابو داؤد، کتاب السنة (٤٦٠٧). ترمذی، کتاب العلم (٢٦٧٦).

❷ ترمذی، کتاب العلم الخ (٢٦٧٧).

کے لیے' رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھر آئے۔ پس جب انہیں بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے کم سمجھا' تو انہوں نے کہا: ہماری نبی کریم ﷺ سے کیا نسبت ہے؟ ان کے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں مسلسل روزے رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔

پس رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف لائے تو فرمایا:

((أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَ كَذَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ أَتْقَاكُمْ لَهُ وَلٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّيْ وَ أَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ))[1]

''کیا تم لوگوں نے اس اس طرح کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کا تقویٰ رکھنے والا ہوں' لیکن میں روزہ رکھتا ہوں' افطار بھی کرتا ہوں' رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں' اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں' پس جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی تو وہ مجھ سے نہیں''۔

یہود و نصاریٰ کے طریقوں کی ممانعت

۱۵۳۸۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ)).

''تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی بالکل اس طرح پیروی کرو گے جس طرح بالشت' بالشت کے اور ہاتھ' ہاتھ کے برابر ہوتا ہے' حتیٰ کہ اگر وہ کسی سوسمار کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے''۔

ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! کیا پہلے لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَمَنْ ؟))[2] ''تو پھر اور کون ہو سکتے ہیں؟''

---

1. صحيح البخاري، كتاب النكاح. صحيح مسلم، كتاب النكاح.
2. بخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة (٧٣٢٠). مسلم، كتاب العلم (٦/ ٢٦٦٩).

۱۵۳۹۔ سیدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ حنین کے لیے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ مشرکین کے ایک ذات انواط نامی درخت کے پاس سے گزرے جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے۔ تو انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! جس طرح ان کا یہاں ذات انواط نامی درخت ہے' اسی طرح ہمارے لیے بھی کوئی ذات انواط مقرر فرما دیں' (تاکہ حصول برکت کے لیے ہم بھی اپنا اسلحہ اس پر لٹکا لیا کریں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمِ مُوْسٰى: إِجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ))❶

''سبحان اللہ' یہ تو ایسے ہی ہے جیسے موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے کہا تھا: ہمارے لیے بھی کوئی معبود مقرر کر دیں جس طرح ان کے معبود ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے سے پہلے لوگوں کی راہ پر چلو گے''۔

❷ ترمذی، کتاب الفتن (۲۱۸۰).

٤٧ كِتَابُ التَّوحِيد

اللہ تعالیٰ کی مدح وتعریف کرنا

۱۵٤۰۔ سیدنا مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) [1]

''اللہ کے نزدیک تعریف سے زیادہ پسندیدہ چیز کوئی نہیں۔ اس لیے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں۔ اس لیے اس نے ظاہری و باطنی تمام فحش چیزوں کو حرام قرار دیا ہے''۔

بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ نام رکھنے کی ممانعت

۱۵٤۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَخْنَعَ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمّٰى مَلَكَ الْأَمْلَاكِ)) [2]

''اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ اور ذلیل ترین وہ شخص ہے جس نے شہنشاہ نام رکھا''۔

۱۵٤۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ

---

[1] بخاری، کتاب تفسیر القرآن (٤٦٣٤). مسلم، کتاب التوبه (٣٢/ ٢٧٦٠).

[2] بخاری، کتاب الادب (٦٢٠٥). مسلم، کتاب الادب (٢٠/ ٢١٤٣).

((إِنَّ أَبْغَضَ رَجُلٍ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَخْبَثَهُ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكُ الْأَمْلَاكِ، وَلَا مُلْكَ إِلَّا اللّٰهُ))❶

''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ اور بدترین وہ شخص ہے جس کا نام شہنشاہ ہو' اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں''۔

اللہ عزوجل کی صفات کے متعلق عام سوال کرنے کی ممانعت

۱۵۴۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ ؟)).

''لوگ تم سے علم کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ کہیں گے ہر چیز کا خالق تو اللہ ہوا' تو پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑے ہوئے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا' دو آدمی مجھ سے اس طرح کا سوال کر چکے ہیں اور یہ تیسرا ہے''۔❷

زمانے کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

۱۵۴۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَسُبُّ بَنُوْا آدَمَ الدَّهْرَ وَ أَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِيَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارُ))❸

''اللہ عزوجل فرماتا ہے: آدم کی اولاد زمانے کو برا بھلا کہتی ہے' جبکہ زمانہ میں ہوں' رات اور دن میرے ہاتھ میں ہیں''۔

زمانے کو برا بھلا کہنے کی ممانعت:

عرب کی عادت تھی کہ مصائب نازل ہونے پر وہ زمانے کی مذمت کرتے اور اسے برا بھلا کہتے تھے۔ کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ تمام مصائب زمانے کی وجہ سے ہیں۔ پس اللہ عزوجل نے فرمایا: میں

❶ بخاری، الادب (٦٢٠٥). مسلم، کتاب الاداب (٢٠/ ٣١٤٣).

❷ بخاری، کتاب بدء الخلق (٣٢٧٦). مسلم، کتاب الایمان (٢١٥/ ١٣٥).

❸ بخاری، کتاب التوحید (٧٤٩١). مسلم، الالفاظ من الادب وغیرها (١/ ٢٢٤٦).

زمانہ ہوں، جو تم پر مصائب نازل کرتا ہوں، ان سب کا فاعل میں ہی ہوں، جو میں کرتا ہوں، جسے تم اپنے زعم کے مطابق زمانے کی طرف منسوب کرتے ہو۔

۱۵۴۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم میں سے کوئی زمانے کی ناکامی وخرابی نہ کہا کرے، اس لیے کہ اللہ ہی زمانہ ہے۔❶

اللہ کے ساتھ شرک کرنے کی ممانعت

۱۵۴۶۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ))❷

"جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتے (شرکیہ عقیدہ رکھتے) ہوئے فوت ہوا، وہ جہنم میں داخل ہوگا، اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

۱۵۴۷۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَقِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ))❸

"جو شخص اللہ عزوجل سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کرتا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص اس سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ شرک کرتا ہوگا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا"۔

عمل میں شرک کی ممانعت

۱۵۴۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا أُغْنِي الشُّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعَ مَعِي

---

❶ بخاری، کتاب الادب (٦١٨٢). مسلم، الالفاظ من الادب وغیرها (٤/ ٢٢٤٦).

❷ بخاری، کتاب الجنائز (١٢٣٨). مسلم، کتاب الایمان (١٥٠/ ٩٢).

❸ مسلم، کتاب الزهد والرقائق (١٥٢/ ٩٣).

غَیْرِي تَرَکْتُهُ وَ شِرْکَهُ))۔❶

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں شرکاء کے شرک سے بے نیاز ہوں' جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے سوا کسی کو شریک بنایا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں''۔

ستاروں سے بارش ہونے کا عقیدہ رکھنے کی ممانعت

۱۵۴۹۔ سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حدیبیہ میں' بارش کے بعد جو کہ رات کی ہوئی تھی' صبح کی نماز پڑھائی' پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا:

((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟))۔

''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟''

انہوں نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَ كَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ، وَ أَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ))۔❷

''اللہ نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے کچھ تو مومن ہوئے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا' رہے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو میرا وہ بندہ مؤمن ہے' اور ستاروں کا منکر ہے' رہا وہ شخص جس نے کہا ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے' تو وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے''۔

---

❶ مسلم، کتاب الزھد والرقائق (٤٦/ ٢٩٨٥).

❷ بخاری، کتاب الاذان (٨٤٦). مسلم، کتاب الایمان (١٢٥/ ٧١).

(۴۸)

كِتَابُ الْكَبَائِرِ وَالْأُمُورُ الْمُنْهِيُّ عَنْهَا

کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی ممانعت

۱۵۵۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)).

''سات مہلک خصلتوں سے بچو''۔

عرض کیا گیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَشِرَاكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالزِّنَا، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَ قَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ)).❶

''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' جادو' کسی جان کو ناحق قتل کرنا جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے' یتیم کا مال کھانا' زنا' میدان جہاد سے فرار ہونا اور پاک دامن' بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا''۔

یتیم کا مال کھانے سے ممانعت

۱۵۵۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)).

''سات مہلک چیزوں سے بچو''۔

❶ بخاری، کتاب الوصایا (۲۷٦٦). مسلم، کتاب الایمان (۱٤٥/ ۸۹).

پوچھا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا:

((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ)).❶

''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' جادو' کسی جان کو جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے' ناحق قتل کرنا' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' میدانِ جہاد سے فرار اختیار کرنا' بے خبر مومنات پر بہتان لگانا''۔

شراب نوشی پر دوام اختیار کرنے کی ممانعت

۱۵۵۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوثُ، وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمُدْمِنُ الْخَمْرَ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى)).❷

''تین قسم کے لوگوں کو' روزِ قیامت' اللہ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا' اپنے والدین کا نافرمان' مردوں سے مشابہت رکھنے والی عورت اور بے غیرت شخص۔ اور تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' اپنے والدین کا نافرمان' شراب نوشی پر دوام اختیار کرنے والا' اور کوئی چیز دے کر احسان جتلانے والا''۔

برائی کے اظہار کی ممانعت

۱۵۵۳۔ سیدنا عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''رسول اللہ ﷺ کے دور میں بذریعہ وحی لوگوں کا مواخذہ ہو جایا کرتا تھا۔ اب وحی کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا' اب جو شخص ہمارے سامنے خیر وبھلائی ظاہر کرے گا تو ہم اسے امن دیں گے' اس کی تصدیق کریں گے اور اسے اپنے قریب کریں گے' اور ہمیں اس کی مخفی باتوں سے کوئی سروکار نہیں' اور جس شخص نے

❶ بخاري، كتاب الوصايا (٢٧٦٦). مسلم، كتاب الإيمان (١٤٥/ ٨٩).

❷ نسائي، كتاب الزكاة (٥/ ٦٠).

مسند احمد، مسند عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ (٢/ ١٨٢)، حديث (٦١٨٥).

ہمارے سامنے برائی کا اظہار کیا تو ہم اسے امن دیں گے نہ اس کی تصدیق کریں گے' اگر چہ وہ کہتا پھرے کہ اس کا باطن صاف ہے۔"[1]

ظلم وسرکشی کی ممانعت

١٥٥٤۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ))[2]

"ظلم وسرکشی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی ایسا گناہ نہیں جو اپنے کرنے والے کے لیے دنیا میں بھی قابل مؤاخذہ ہو اور پھر اسے آخرت میں بھی اس کے لیے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔"

جھوٹے خواب بیان کرنے کی ممانعت

١٥٥٥۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَحَلَّمَ بِحِلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَ كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ))[3]

"جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں' تو اسے قیامت کے دن جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کے لیے کہا جائے گا' اور وہ کر نہیں سکے گا' اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات پر کان لگائے جو اپنی بات کسی کو سنانا پسند نہ کرتے ہوں تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا' اور جس نے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونک' جبکہ وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔"

---

[1] بخاری، کتاب الشهادات (٢٦٤١).

[2] ابوداؤد، کتاب الادب (٤٩٠٢). ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق (٢٥١١).

[3] بخاری، کتاب التعبير (٧٠٤٢). ابوداؤد، کتاب الادب (٥٠٤٢).
ترمذی، کتاب الرؤیا، اللباس (١٧٥١).

عورتوں کے ساتھ خلوت کی ممانعت

۱۵۵٦۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)).

''تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے اس کے محرم کے بغیر خلوت نشینی اختیار نہ کرے''۔

تو ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے جبکہ میرا نام فلاں غزوہ کے لشکر میں لکھا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)).❶

''تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو''۔

۱۵۵۷۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)).

''عورتوں سے خلوت نشینی اختیار کرنے سے اجتناب کرو''۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' دیور کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلْحَمْوُ الْمَوْتُ)).❷

''دیور تو موت ہے''۔

وضاحت: ''حمو'' سے مراد خاوند کے وہ رشتہ دار ہیں جن کا اس عورت سے نکاح ہو سکتا ہے۔ مثلاً خاوند کا بھائی' بھتیجا' چچا اور ماموں وغیرہ۔

زنا اور اس کی ممانعت

۱۵۵۸۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ)).❸

---

❶ بخاری، کتاب النکاح (٥٢٣٣). مسلم، کتاب الحج (٤٢٤/ ١٣٤١).

❷ بخاری، کتاب النکاح (٥٢٣٣). مسلم، کتاب السلام (٢٠/ ٢١٧٢).

❸ بخاری، کتاب الحدود (٦٧٨٢). النسائی، فی قطع السارق (٨/ ٥٧).

''جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا''۔

۱۵۵۹۔ سیدنا ہیثم بن مالک طائی' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِي رَحْمٍ لَا يَحِلُّ لَهُ)) ❶

''اللہ کے ہاں شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنا نطفہ ایسی شرم گاہ میں ٹپکائے جو اس کے لیے حلال نہیں (زنا کرے)''۔

۱۵۶۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا' کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)).

''یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کوئی شریک مقرر کرو' جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ)).

''تم اس اندیشے سے اپنی اولاد کو قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ)).

''کہ تم اپنے پڑوسی کی اہلیہ سے زنا کرو''۔

اور رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ .... الآية ﴾

''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے' اور وہ کسی جان کو' جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے' ناحق قتل نہیں کرتے' اور وہ زنا نہیں کرتے''۔❷

۱۵۶۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ، شَيْخٌ زَانٍ، وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)) ❸

---

❶ درمنثور، تحت الآية سورة الاسراء ولاتقربوا الزنى الخ و اخرجه الامام احمد (٤/ ١٨٠).

❷ بخاری، کتاب الادب (٦٠٠١). مسلم، کتاب الایمان (١٤١/ ٨٤).

❸ مسلم (١٠٧/١٧٢). السنائی (٥/ ٦٤).

''تین اشخاص کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا اور نہ ہی انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ① بوڑھا زانی ② جھوٹا بادشاہ ③ متکبر فقیر''۔

۱۵۶۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ ايْمَانُ)).

''جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے''۔

اور ایک روایت میں ہے:

((إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ ايْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ ايْمَانُ)).[1]

''جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے۔ پس جب وہ اس عمل سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف پلٹ آتا ہے''۔

۱۵۶۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا يُدْرِكُ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ ؛ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنُ زِنَاهُمَا الْإِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدَيْنِ زِنَاهُمَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى، وَالْقَلْبُ يَهْوِى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ)).[2]

''ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے، جسے وہ لامحالہ حاصل کر کے رہتا ہے، آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا کلام کرنا ہے، ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، جبکہ دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے''۔

جادو کی ممانعت

۱۵۶۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَعَلَّقَ بِشَيْءٍ وُكِّلَ إِلَيْهِ)).[3]

---

[1] ترمذی، کتاب الایمان (۲٦۲۵).

[2] مسلم، کتاب القدر (۲٦٤۷).

[3] النسائی، التحریم ۷/ ۱۰۳، باب / الحکم فی السحرة.

''جس نے کوئی گرہ لگائی' پھر اس میں پھونک ماری' تو اس نے جادو کیا' اور جس نے جادو کیا تو اس نے شرک کیا' اور جس نے (پناہ' بچاؤ حاصل کرنے کے لیے گلے وغیرہ میں) کوئی چیز لٹکائی تو اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔

۱۵۶۵۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ، وَالْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ)).❶

''جس نے علم نجوم کا ایک باب جس کا اللہ نے ذکر نہیں کیا' سیکھا تو اس نے جادو کی ایک شاخ حاصل کی' منجم (ستاروں کی گردش سے احوال کائنات معلوم کرنے والا) کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے جبکہ جادوگر کافر ہے''۔

۱۵۶۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ)).

''سات مہلک چیزوں سے اجتناب کرو''۔

عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلشِّرْكُ وَالسِّحْرُ)).❷

''شرک اور جادو''۔

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار سونتنے کی ممانعت

۱۵۶۷۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت فرمائی:

﴿ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴾

''ان سب سے جہنم وعدے کی جگہ ہے' اس کے سات ابواب ہیں' ہر باب کے لیے' ان میں سے حصہ تقسیم کیا گیا ہے''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابو داؤد، کتاب الطب (۳۹۰۵). ابن ماجه، کتاب الادب (۳۷۲۶).

❷ بخاری، کتاب الوصایا (۲۷۶۶). مسلم، کتاب الایمان (۸۹/۱۴۵).

((بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى أُمَّتِي ۔ أَوْ قَالَ:۔ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ))❶

''ان (سات دروازوں) میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے جس نے میری امت پر تلوار سونتی یا آپ نے فرمایا: امت محمد ﷺ پر (تلوار سونتی)''۔

۱۵۶۸۔ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا))❷

''جس نے ہم پر تلوار سونتی وہ ہم میں سے نہیں''۔

بانسری سننے کی ممانعت

۱۵۶۹۔ سیدنا نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی راستے پر جا رہا تھا کہ انہوں نے بانسری کی آواز سنی' تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں دے لیں' اور راستے کی دوسری جانب دور چلے گئے اور جب ہم کچھ دور پہنچے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا' نافع! کیا تمہیں کوئی چیز سنائی دے رہی ہے؟ میں نے کہا' نہیں۔ نافع بیان کرتے ہیں' پھر انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے ہٹائیں' اور فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا' جس طرح میں نے کیا۔ نافع بیان کرتے میں اس وقت چھوٹا تھا۔❸

موٹاپے کی ممانعت

۱۵۷۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِي يَلُونَهُمْ)).

''میری امت کے بہترین وہ لوگ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے' پھر ان کے بعد والا زمانہ''۔

راوی بیان کرتے ہیں' اللہ اعلم کہ آپ ﷺ نے تیسرے دور کا ذکر فرمایا یا نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن (۳۱۲۳).

❷ مسلم، کتاب الایمان (۹۹/۱۶۲). مسند احمد، اوّل مسند المدنیین (۴/ ۵۹) حدیث (۱۶۵۰۶).

❸ ابو داؤد، کتاب الادب (۴۹۲۴).

((ثُمَّ يُخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا))❶

''پھر ایسے لوگ آ جائیں گے کہ وہ موٹاپے کو پسند کریں گے' اور وہ گواہی طلب کیے جانے سے پہلے ہی گواہی دینے کے لیے پیش پیش ہوں گے''۔

کاہنوں سے (حالات) دریافت کرنے کی ممانعت

۱۵۷۱۔ صفیہ بنت ابی عبید' رسول اللہ ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں' انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا' آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا))❷

''جو شخص کسی نجومی' کاہن کے پاس جا کر' اس سے کسی چیز کے متعلق دریافت کرے اور پھر اسے سچا جانے' تو ایسے شخص کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی''۔

۱۵۷۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا ۔ وَ فِي رِوَايَةٍ ۔ أَوِ امْرَأَةً حَائِضٌ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ))❸

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کو سچ سمجھ لیتا ہے یا وہ عورت کی پشت میں جماع کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ یا حائضہ عورت سے جماع کرتا ہے۔ تو اس کا محمد ﷺ کی شریعت سے کوئی تعلق نہیں''۔

نسب میں طعن کرنے کی ممانعت

۱۵۷۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ؛ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ))❹

''لوگوں میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے وہ کفر کے مرتکب ہیں' نسب میں طعن کرنا اور میت پر

---

❶ مسلم، كتاب فضائل الصحابه (۲۱۳/۲۵۳٤).

❷ مسلم، كتاب السلام (۱۲۵/۲۲۳۰). مسند احمد، اول مسند المدنيين (٤/٨٥) حديث (١٦٦٤٣).

❸ ابو داؤد، كتاب الطب (٣٩٠٤). ترمذى، كتاب الطهارة (١٣٥).

❹ مسلم، كتاب الإيمان (١٢١/٦٧). مسند احمد، باقى مسند المكثرين (٢/٤٩٩) حديث (٨٩٢٧).

نوحہ کرنا''۔

زمین پر کنکریاں مار کر فال لینے کی ممانعت

۱۵۷٤۔ قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ)) ❶

''پرندوں کو اڑا کر فال کھولنا' بدشگونی لینا اور زمین پر کنکریاں مار کر فال لینا' یہ سب شیطانی کام ہیں''۔

ظلم کی ممانعت

۱۵۷۵۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ)).

''اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے' لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں''۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ وَ كَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ﴾

''تیرے رب کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے' جب وہ ظالم بستیوں والوں کو پکڑتا ہے' اس کی پکڑ یقیناً سخت دردناک ہوتی ہے''۔ ❷

۱۵۷٦۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ بِهِ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِينَ)) ❸

''جو شخص بالشت برابر ناجائز زمین حاصل کرتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنائے گا''۔

پرندوں کو اڑا کر فال لینے کی ممانعت

۱۵۷۷۔ قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ ابو داود، كتاب الطب (٣٩٠٧). مسند احمد، مسند المكيين (٣/ ٥٧٩) حديث (١٥٩٢١).

❷ بخاری، تفسير القرآن الكريم (٤٦٨٦). مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (٦١/ ٢٥٨٣).

❸ بخاری، كتاب المظالم والغصب (٢٤٥٣). مسلم، كتاب المساقاة (١٤٢/ ١٦١٢).

((اَلْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ))۔❶

''پرندوں کو اڑا کر فال لینا' بدشگونی لینا اور زمین پر کنکریاں مار کر فال لینا یہ سب شیطانی کام ہیں''۔

عورتیں غیر محرم کو زیور نہ دکھائیں

۱۵۷۸۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَتَحَلَّى ذَهَبًا وَ تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ))۔❷

''خواتین کی جماعت! کیا تمہارے زیور پہننے کے لیے چاندی کافی نہیں' سن لو! تم میں سے جو عورت بھی سونے کے زیورات پہن کر ان کا اظہار کرے تو اسے اس کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا''۔

بے جا طرف داری کی ممانعت

۱۵۷۹۔ سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوا عَصَبِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ))۔❸

''جو شخص ایک اندھے جھنڈے کے تلے لڑتا ہوا قتل ہو جائے' جو عصبیت کی (گروہی) دعوت دیتے ہوں یا عصبیت کی مدد کرتے ہوں' تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کی موت ہوگا''۔

۱۵۸۰۔ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَى إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ))۔❹

''جو شخص عصبیت کی طرف بلائے وہ ہم میں سے نہیں' جو شخص عصبیت پر قتال کرے وہ ہم میں سے نہیں' اور جو شخص ناحق اور ظلم وتعدی کی بنا پر قتال کرے تو وہ ہم میں سے نہیں''۔

۱۵۸۱۔ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عصبیت سے کیا

---

❶ ابوداؤد، کتاب الطب (۳۹۰۷). مسند احمد، مسند المکیین (۳/ ۵۷۹)، حدیث (۱۵۲۲۱).

❷ ابوداؤد، کتاب الخاتم (۴۲۳۷). النسائی، الزینه (۸/ ۱۳۵). مسند احمد (۵/ ۴۶۵).

❸ مسلم، کتاب الامارة (۵۷/ ۱۸۵۰). النسائی، التحریم (۷/ ۱۱۳).

❹ ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۲۱).

مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ)).❶

''یہ کہ تم ناحق اپنی قوم کی مدد کرو''۔

غصب کی ممانعت

۱۵۸۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقٍّ خُسِفَ بِهِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ)).❷

''جس شخص نے بالشت برابر ناحق زمین حاصل کی تو اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا''۔

۱۵۸۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا طَوَّقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ)).❸

''کوئی شخص بالشت برابر ناحق زمین حاصل نہ کرے ورنہ اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا''۔

دین میں غلو اختیار کرنے کی ممانعت

۱۵۸۴۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رمی الجمار (دس ذوالحجہ) کے دن، رسول اللہ ﷺ نے، جبکہ آپ اپنی سوار پر تھے، مجھے فرمایا:

((هَاتِ الْقُطْ لِي)).

''لا۔ میرے لیے کنکریاں چنو''۔

پس میں نے کنکریاں اٹھائیں تو وہ انگلی پر رکھ کر پھینکنے کی مقدار کے برابر تھیں۔ جب میں نے انہیں آپ کے ہاتھ میں رکھا، تو آپ انہیں اپنے ہاتھ میں حرکت دے کر کہنے لگے:

((بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ، فَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي

---

❶ ابو داؤد، كتاب الادب (٥١١٩). ابن ماجه، الفتن، رقم حديث (٥٥٤٠).
مسند احمد ٤/ ١٣٣ حديث (١٦٩٩١).

❷ بخاری، كتاب المظالم والغصب (٢٤٥٤).

❸ مسلم، المساقات (١٤١/ ١٦١١).

الدِّيْنِ))۔ ❶

''دین میں غلو اختیار کرنے سے بچو، تم سے پہلے لوگ دین میں غلو اختیار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے''۔

دانتوں میں کشادگی کرانے کی ممانعت

۱۵۸۵۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والیوں، گودانے والیوں، چہرے کے بال اکھڑوانے والیوں اور حسن وخوبصورتی کے لیے دانتوں میں کشادگی پیدا کر کے اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ ❷

۱۵۸۶۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بال اکھڑوانے والیوں، دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والیوں اور گدوانے والیوں پر لعنت فرماتے ہوئے سنا، جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں۔ ❸

مسلمانوں کو باہم قتال کی ممانعت

۱۵۸۷۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ))۔ ❹

''جب دو مسلمان اپنی تلواریں سونت کر میدان میں آجاتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں''۔

۱۵۸۸۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلٰى أَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا))۔ ❺

''جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر اسلحہ تان لیتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، پس جب ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کر دیتا ہے تو وہ اس جہنم میں چلا جاتا ہے''۔

---

❶ النسائی، مسناك الحج (٥/ ٢١٩). ابن ماجه، كتاب المناسك (٣٠٢٩).

❷ بخاری، كتاب اللباس (٥٩٣١). مسلم، كتاب اللباس والزينة (١٢/ ٢١٢٥).

❸ النسائی، الزينه (٨/ ١٢٧). مسند احمد (١/ ٥٤٠)، حديث (٣٩٥٤).

❹ بخاری، كتاب الايمان (٣١). مسلم، كتاب الفتن والشراط الساعة (١٥/ ٢٨٨٨).

❺ مسلم، كتاب الفتن والشراط الساعة (١٦/ ٢٨٨٨). ابن ماجه، كتاب الفتن (٣٩٦٥).

۱۵۸۹۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ)).

''جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مدمقابل آ جاتے ہیں تو ان میں سے ایک' دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' تو وہ دونوں جہنمی ہیں''۔

آپ سے عرض کیا گیا' اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو قاتل ہے (ٹھیک ہے جہنمی ہے) لیکن مقتول کیوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ)).❶

''اس نے بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا''۔

۱۵۹۰۔ سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

((إِسْتَنْصِتْ لِيَ النَّاسَ)).

''لوگوں کو خاموش کراؤ''۔

پھر فرمایا:

((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)).❷

''میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا''۔

مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی ممانعت

۱۵۹۱۔ سیدنا ابوالحکم بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَ أَهْلَ الْأَرْضِ إِشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)).❸

''اگر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین کسی مومن کے قتل کرنے میں شریک ہوں تو اللہ ان کو جہنم میں اوندھے منہ گرائے گا''۔

۱۵۹۲۔ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

❶ النسائی ۷/ ۱۱۳، باب تحریم القتل۔ مسند احمد ٤/ ٤٩٠، حدیث (١٩٦٠٩).

❷ بخاری، کتاب العلم (١٢١)۔ مسلم، کتاب الایمان (١١٨/ ٦٥).

❸ ترمذی، کتاب الدیات (١٣٩٨).

((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)). ❶

''ممکن ہے کہ اللہ ہر قسم کے گناہ بخش دے' سوائے اس شخص کے جو شرک کی حالت میں فوت ہو یا وہ مومن جس نے کسی مومن کو عمداً قتل کیا ہو''۔

۱۵۹۳۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)). ❷

''جس شخص نے کسی مومن کو ناحق قتل کیا اور وہ اس پر خوش بھی ہو تو اللہ ایسے شخص کا فرض قبول کرتا ہے نہ نفل''۔

خودکشی کی ممانعت

۱۵۹۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)). ❸

''جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو قتل کر لے تو وہ جہنمی ہے اور وہ اس میں ہمیشہ اسی طرح گرتا رہے گا' اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کر لیا تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا' اور جس نے لوہے کے ذریعے اپنے آپ کو قتل کیا تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اپنے پیٹ میں اس عمل کو دہراتا رہے گا''۔

۱۵۹۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُ نَفْسَهُ يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ)). ❹

''جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کر لے تو وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا' اور جو شخص اپنے آپ کو نیزہ

---

❶ ابو داؤد، کتاب الفتن والملاحم (٤٢٧٠).

❷ تخریج سابق۔ حافظ زیلعی نے نصب الرایہ میں ذکر کیا ہے ۴/۳۲۵۔

❸ بخاری، کتاب الطب (٥٧٧٨). مسلم، کتاب الایمان (١٧٥/ ١٠٩).

❹ بخاری، کتاب الجنائز (١٣٦٥). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (٢/ ٥٧٣)، حدیث (٩٦٣١).

مار کر خودکشی کرے تو وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا ہی رہے گا۔"

۱۵۹۶۔ سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قَرْحَةٌ فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَأِ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ. قَالَ رَبُّكُمْ: بَادَرَنِي عَبْدِي نَفْسَهُ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))[1]

"تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا، اسے پھوڑا نکل آیا، پس جب اس نے اسے تکلیف پہنچائی تو اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس (پھوڑے) کو زخمی کر دیا، پھر خون بند نہ ہوا حتیٰ کہ وہ شخص فوت ہو گیا، تمہارے رب نے فرمایا: میرا بندہ اپنی جان کے بارے میں مجھ پر سبقت لے گیا، میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔"

تہمت لگانے کی ممانعت

۱۵۹۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ))[2]

"جس نے اپنے مملوک (غلام، لونڈی) پر تہمت لگائی، حالانکہ وہ اس سے لاتعلق ہو، جو اس نے کہا ہے تو اسے قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے، اِلَّا یہ کہ وہ ویسے ہی ہو جیسے اس نے کہا ہے۔"

۱۵۹۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ، أَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

"جس نے اپنے مملوک پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری اور لاتعلق ہو جو اس نے کہا ہے تو قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی۔"

اور ایک روایت میں ہے:

((جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ))[3]

"قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے، اِلَّا یہ کہ وہ ویسے ہی ہو جیسا کہ اس نے کہا ہے۔"

---

[1] بخاری، کتاب احادیث الانبیاء (۳۴۶۳). مسلم، کتاب الایمان (۱۸۰/ ۱۱۳).

[2] بخاری، کتاب الحدود (۶۸۵۸). مسلم، کتاب الایمان (۳۷/ ۱۶۶۰). ابوداؤد (۵۱۶۵).

[3] ابوداؤد، کتاب الادب (۵۱۶۵). ترمذی، کتاب البر والصلة (۱۹۴۷).

آپ علیہ السلام کا فرمان: ''سات مہلک چیزوں سے اجتناب کرو''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں یہ بھی ذکر فرمایا: ''مومن بے خبر پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا''۔

۱۵۹۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ))❶.

''جو شخص جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے' تو اللہ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے''۔

تکبر و غرور کی ممانعت

۱۶۰۰۔ سیدنا ابو سعید اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْعِزُّ إِزَارِيْ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ شَيْئًا مِنْهُمَا عَذَّبْتُهُ))❷.

''اللہ عزوجل فرماتا ہے: طاقت و غلبہ میرا ازار اور کبریائی میری چادر ہے' پس جس شخص نے ان دونوں میں سے کسی میں کسی طرح بھی شریک ہونے کی کوشش کی تو میں اسے عذاب سے دوچار کر دوں گا''۔

۱۶۰۱۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)).

''جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا' وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

تو کسی آدمی نے عرض کیا' آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتے اچھے ہوں (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ))❸.

''اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے' جبکہ حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا کبر ہے''۔

---

❶ بخاري، كتاب الصوم (۱۹۰۳). ابو داؤد، كتاب الصيام (۲۳۶۲). ترمذي، كتاب الصوم (۷۰۷).

❷ مسلم، كتاب البر والصلة والآداب (۱۳/ ۲٦۲۰).
مسند احمد، باقي مسند المكثرين (۲/ ۳۳۲)، حديث (۷٤۰۰).

❸ مسلم، كتاب الإيمان (۱٤۷/ ۹۱). ابو داؤد، كتاب اللباس (٤۰۹۱).
ترمذي، كتاب البر والصلة (۱۹۹۸).

۱۶۰۲۔ سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالُ الذَّرِّ، فِي صُوَرِ الرِّجَالِ، يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى: بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، وَ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ))۔❶

''متکبر لوگ قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح جمع کیے جائیں گے' اگرچہ ان کی صورتیں مردوں جیسی ہوں گی' ذلت نے ہر طرف سے انہیں ڈھانپ رکھا ہوگا' انہیں ہانک کر جہنم کی بولس نامی جیل میں پہنچا دیا جائے گا' آگوں کی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور انہیں جہنمیوں کے زخموں کی پیپ پلائی جائے گی''۔

اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنے کی ممانعت

۱۶۰۳۔ سیدنا ابو عثمان ہندی بیان کرتے ہیں' جب زیاد نے نسب (ابوسفیان کے بیٹے ہونے) کا دعویٰ کیا تو میں سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: یہ تم نے کیا کیا؟ میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں' میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ))۔

''جس شخص نے اسلام میں' اپنے باپ کے علاوہ کسی اور باپ کا دعویٰ کیا' اور وہ جانتا بھی ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے' تو اس پر جنت حرام ہے''۔

ابو عثمان بیان کرتے ہیں' میں نے سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔❷

۱۶۰۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ))۔❸

''اپنے آباء سے بیزاری کا اظہار نہ کرو' پس جس شخص نے اپنے والد سے بیزاری کا اظہار کیا تو یہ کفر ہے''۔

---

❶ ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع الخ (۲٤۹۲)۔ مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابه (۲/ ۲٤۲)، حدیث (٦٦٨٦)۔

❷ بخاری، کتاب الفرائض (٦٧٦٦)۔ مسلم، کتاب الایمان (۱۱٤/ ٦۳)۔

❸ بخاری، کتاب الفرائض (٦٧٦٨)۔ مسلم، کتاب الایمان (۱۱۳/ ٦۲)۔

مہلکات کو حقیر جاننے کی ممانعت

۱۶۰۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم لوگ ایسے اعمال کرتے ہو، جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم انہیں مہلکات میں شمار کرتے تھے۔❶

چغل خوری کی ممانعت

۱۶۰۶۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ)).❷

''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا''۔

اور بخاری کی روایت میں لفظ ((قَتَّاتٌ)) ہے۔اس کا معنی بھی چغل خور ہے۔❸

۱۶۰۷۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ)).❹

''کیا میں تمہیں ''عضہ'' کے متعلق بتاؤں؟ وہ لوگوں کے درمیان دشمنی اور لڑائی پیدا کرنے والی چغل خوری ہے اور کذب و بہتان ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی''۔

ڈاکہ ڈالنے کی ممانعت

۱۶۰۸۔ راوی بیان کرتے ہیں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان (کرداروں) کے ساتھ اسے بھی شامل کرتے تھے:

((وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ)).❺

''کوئی ڈاکو جب ڈاکہ ڈالتا ہے اور لوگ اس کی طرف نگاہیں اٹھائیں (مگر وہ اسے روک نہ سکیں) تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا''۔

۱۶۰۹۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الرقاق (٦٤٩٢). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (٣/ ١٩٣).

❷ مسلم، کتاب الایمان (١٦٨/ ١٠٥).

❸ بخاری، کتاب الادب (٦٠٥٦).

❹ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب (١٠٢/ ٢٦٠٦).

❺ بخاری، کتاب المظالم والغضب. مسلم، کتاب الایمان. تخریج گزر چکی ہے۔

((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي اِسْلَامٍ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا))۔❶

''اسلام میں ((جَلَبَ)) ہے نہ ((جَنَبَ)) اور نہ ہی وٹہ سٹہ اور جس نے ڈاکہ ڈالا وہ ہم میں سے نہیں''۔

وضاحت: ((جَلَبَ)) کا معنی ہے کہ جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور ہو وہ لوگوں سے یہ نہ کہے کہ تم اپنا مال لے کر میرے دفتر میں پیش ہو جاؤ' اور وہ وہاں زکوٰۃ وصول کرے۔ اور ((جَنَبَ)) یہ ہے کہ جن لوگوں نے زکوٰۃ دینی ہے وہ اپنا مال' اس شخص سے دور نہ لے جائیں جو زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور ہے۔

چوپاؤں پر داغ کر نشان لگانے کی ممانعت

۱۶۱۰۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے پر داغ کر نشان لگایا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَسَمَهُ))۔

''جس شخص نے اسے داغ کر نشان ڈالا ہے' اللہ اس پر لعنت فرمائے''۔

اور ایک روایت میں ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ کر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے''۔❷

○

اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت' اس کے فضل وکرم' اس کی عون ونصرت' اس کی سہولت رسانی اور اس کی حسن توفیق سے ''الاوامر والنواہی'' کا ترجمہ مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدمت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس معمولی سی کوشش کو اپنے حضور قبول فرما کر راہ نجات اور حصول جنت کا ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف' محقق' مترجم' ناشر اور قارئین ومعاونین پر اپنا رحم فرمائے۔

آمین یا رب العالمین، والحمد للہ وحدہ، وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین.

ابوانس محمد سرور گوہر
ابوبکر ٹاؤن کھڈیاں خاص (قصور)

❶ ابو داؤد، کتاب الجهاد (۲۵۸۱). ترمذی، کتاب النکاح (۱۱۲۳). النسائی، کتاب النکاح (۶/ ۹۱).

❷ مسلم، کتاب اللباس والزینة (۱۰۷/ ۲۱۱۷). ابو داؤد، کتاب الجهاد (۲۵۶۴). مسند احمد، باقی مسند المکثرین (۳/ ۳۶۴).

اسلام ایک کامل دین، یعنی کامل ترین نظامِ حیات ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق جامع ہدایات اور تفصیلی احکامات ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں:
ایک قسم وہ ہے جن کی بابت کرنے کا حکم ہے اور ان کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
دوسری قسم وہ ہے جن کے کرنے سے روکا گیا ہے اور ان کے ارتکاب پر دنیوی اور اخروی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

پورا دین اور پورا نظامِ زندگی انہی مثبت اور منفی دو قسم کے احکامات پر مشتمل ہے اور اس کے ثمرات و برکات دونوں قسم کے احکامات پر عمل کرنے ہی میں منحصر ہیں۔ دورِ خیر القرون کے مسلمانوں یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین جو ہمارے اسلاف صالحین تھے، انہوں نے اس پر مکمل عمل کیا، اوامر بجالائے اور نواہی سے اجتناب کیا تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی عزت و سرفرازی سے نوازا اور آخرت کی لازوال نعمتوں سے بھی وہ یقیناً مالا مال ہوں گے، جیسا کہ ایسے باعمل مسلمانوں کے لیے اللہ کا وعدہ ہے۔
﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادُ﴾
ان کی دنیوی کامرانی ان کی آخرت کی فوز و فلاح کی نوید جاں فزا ہے۔

آج کے مسلمان ان کے برعکس زبوں حالی اور ذلت و پستی کا شکار ہیں۔ کیوں؟ محض اس لیے کہ آج کے مسلمان مکمل اسلام کو اپنانے کے لیے تیار نہیں۔ محض چند رسومات کی پابندی اور کچھ احکامات کو اپنا لینے ہی کو اپنے اسلام کے لیے کافی سمجھتے ہیں اور زندگی کے بیشتر شعبوں کو ہم نے اسلامی تعلیمات سے خارج کر رکھا ہے۔

اس کا نتیجہ ظاہر ہے، جس کو ساری دنیا دیکھ رہی ہے اور مسلمان خود اس کو بھگت رہے ہیں۔ لیکن غفلت کا خواب اتنا سہانا اور بے عملی کا خمار اتنا گہرا ہے کہ انہیں ہوش نہیں آ رہا اور وہ صحیح راستے کی طرف آنے یعنی مکمل اسلام کو اپنانے کے لیے آمادہ نہیں۔

گمراہی اور بے عملی کے اس تاریک ماحول اور شب تاریک میں اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات پر مبنی زیرِ نظر کتاب جیسی کتابیں روشنی کی کرن اور صبح امید کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ترجمہ و اشاعت کا اہتمام کرنے والوں کی کوششوں کو قبول فرمائے ان سے ان کا جو مقصد ہے، وہ حاصل ہو اور یہ روشن کتابیں عوام کی اصلاح و ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوں۔ آمین۔

(حافظ) صلاح الدین یوسف